ترجمہ
شرح اسباب

جلد اوّل

مع حاشیہ حکیم محمد شریف خاں و معمولات مطب

مترجم

حکیم خواجہ رضوان احمد

LUQMAN UNANI MEDICAL COLLEGE
& HOSPITAL LIBRARY, BIJAPUR
HAK
11938

CCRUM

اشاعت تو:

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

محکمہ آیوروید، یوگا و نیچروپیتھی، یونانی، سدھا و ہومیوپیتھی (آیوش)

وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند، نئی دہلی

ترجمہ شرح اسباب

جلد اوّل

Scanned with CamScanner

ترجمہ شرح اسباب

جلد اوّل

مع حاشیہ حکیم محمد شریف خاں و معمولات مطب

مترجم

حکیم خواجہ رضوان احمد

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

محکمہ آیوروید، یوگا و نیچروپیتھی، یونانی، سدھا و ہومیوپیتھی [آیوش]

وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند

نئی دہلی

Scanned with CamScanner

سلسلۂ مطبوعات:

© سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن، نئی دہلی

سن اشاعت : ۲۰۱۰ء

تعداد : ۵۰۰

قیمت :

طابع : مہر گرافکس، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵

ناشر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

۶۱-۶۵، انسٹی ٹیوشنل ایریا، اپوزیٹ ڈی بلاک، جنک پوری

نئی دہلی-۱۱۰۰۵۸

Scanned with CamScanner

فہرست

پیش لفظ	۵
امراض راس [سر کی بیماریاں]	۷
صداع [دردسر]	۷
شقیقہ [آدھاسیسی]	۷۶
دردسر شرکیق	۸۳
سرسام	۸۶
برسام	۱۱۳
شقاقلوس اور غانغرایا	۱۱۶
حمرہ	۱۲۰
ماشرا	۱۲۲
دوار [دوران سر]	۱۲۳
سدر [اندھیری آنا]	۱۳۱
سبات	۱۳۵
سبات ارقی [اور سبات سہری]	۱۵۵
سبات سہری [نینداور بیداری]	۱۵۸
جمود وجموس	۱۶۱
سہر [بیداری]	۱۶۴

Scanned with CamScanner

نسیان [بھول]	۱۷۲
مالیخولیا	۱۸۲
مالیخولیائے مراقی	۲۰۷
قطرب	۲۱۵
مانیا اور داء الکلب [جنون]	۲۱۹
صبارا	۲۲۱
اختلاط عقل اور ہذیان	۲۲۳
رُعونت وحُمق [بے وقوفی]	۲۲۷
عشق	۲۳۰
کابوس [نیند میں گھٹنا]	۲۳۵
صرع [مرگی]	۲۴۱
سکتہ	۲۷۰
فالج واسترخاء	۲۷۹
تشنج	۲۹۵
تمدد وکزاز	۳۰۱
رعشہ [کپکپی]	۳۰۷
خدر [سن بہری]	۳۱۴
لقوہ	۳۲۰
اختلاج	۳۳۰
زکام	۳۳۴
عصابہ [بھوں کا درد]	۳۴۳
جس دماغ	۳۴۷

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

طب یونانی دنیا کے قدیم نظامہائے علاج میں شمار کی جاتی ہے۔ اس میں مشاہدہ اور تجربہ کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کا ادبی سرمایہ بہت وقیع ہے اور اس میں جذب وقبول کے غیر معمولی امکانات ہیں۔ اس کے ادب عالیہ میں شرح، تفسیر، تلخیص اور ترجمہ پر بھی معتبر ومعتد بہ سرمایہ ملتا ہے۔ جس کا ایک نمونہ 'شرح الاسباب والعلامات' کا یہ اردو ترجمہ ہے۔ نجیب الدین سمرقندی [وفات: ۱۲۲۲ء] کی تالیف 'الاسباب والعلامات' دراصل ابوالحسن احمد بن محمد الطبری [وفات: ۹۸۵ء] کی معالجات بقراطیہ، علی بن عباس مجوسی [وفات: ۹۹۴ء] کی کامل الصناعہ اور شیخ الرئیس ابن سینا [وفات: ۱۰۳۷ء] کی القانون فی الطب جیسی اہم کتابوں کی روشنی میں لکھی گئی ہے اور عربی طبی ادب عالیہ میں اس کو اختصاص وامتیاز حاصل ہے۔ صدیوں تک نہ صرف یہ تالیف بلکہ اس کی شروح، حواشی اور تراجم میں طبی درسیات میں شامل رہے ہیں۔ اس کی ایک شرح نفیس میں عوض کرمانی [وفات: ۱۴۳۸ء] نے 'شرح الاسباب والعلامات' کے نام سے کی۔ اس کی پذیرائی نے طبی علمی دنیا میں ایک مثال قائم کی۔ نفیس عوض کرمانی کی یہ شرح بھی طبی نصاب تعلیم میں نہ صرف شامل ہوئی بلکہ اردو میں اس کے دو معتبر ترجمے بھی منظر عام پر آئے۔ ایک ترجمہ حکیم محمد کبیر الدین [وفات: ۱۹۷۶ء] اور ان کے رفقاء کے قلم کا رہین کا تھا تو دوسرا ترجمہ حکیم خواجہ رضوان احمد [وفات: ۱۹۷۲ء] کے مساعی کا نتیجہ تھا۔ طبی علمی حلقوں میں ان ترجموں کو قدر کی نظروں سے دیکھا گیا۔ حکیم خواجہ رضوان احمد کے ترجمہ کا خاص وصف یہ تھا کہ اس میں حکیم محمد شریف خاں [وفات: ۱۸۰۷ء] کے 'حاشیہ شرح اسباب' کو بھی خوبصورتی کے ساتھ شامل کر لیا گیا تھا۔ اس ترجمہ کے بارے میں حکیم خواجہ رضوان احمد دیباچہ میں لکھتے ہیں:

"میں نے اس سلسلہ میں خاندان شریفی کے ممتاز طبیب حکیم محمد شریف خاں

Scanned with CamScanner

مرحوم جد امجد مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحبؒ کے حاشیۂ شریف خاں کو سامنے رکھا اور اس میں جس قدر معمولات و مجربات درج تھے، ہر مرض کے آخر میں بلا کم وکاست اضافہ کردیے تاکہ پڑھنے والا ہر مرض کا علاج نہایت آسانی وسہولت کے ساتھ ان معمولات و مجربات کی روشنی میں کرسکے''۔

مزید لکھتے ہیں:

''اشاعت ثانی میں نہ صرف معمولات و مجربات کا اضافہ قائم رکھا، بلکہ جستہ جستہ مقامات پر حکیم شریف خاں مرحوم نے مسائل کے سلسلہ میں قدیم اطباء سے اختلاف کرتے ہوئے جن قیمتی آراء وخیالات کا اظہار کیا تھا وہ بھی ترجمہ شرح اسباب میں اضافہ کردیے گئے ہیں''۔

حکیم خواجہ رضوان احمد کے اس طرز عمل سے 'شرح الاسباب والعلامات' کے اس اردو ترجمہ کی اہمیت اور افادیت میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ حکیم خواجہ رضوان احمد کا یہ ترجمہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

زیر نظر [جلد اول] میں امراض راس کا تذکرہ ہے، چنانچہ اس ضمن میں صداع، سرسام، حمرہ، ماشرا، دوار، سدر، سبات، سہر، نسیان، مالیخولیا، اختلاطِ عقل و ہذیان، رعونت وحمق، عشق، کابوس، صرع، ام الصبیان، سکتہ، فالج، استرخاء، تشنج، تمدد و کزاز، رعشہ، خدر، لقوہ، اختلاج، زکام، عصابہ اور حس دماغ کا بیان ہے۔

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نے عربی اور فارسی طبی ادب کے معتبر اردو ترجموں کی باز اشاعت کا ایک جامع منصوبہ بنایا ہے، حکیم خواجہ رضوان احمد کا یہ اردو ترجمہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ توقع ہے علمی حلقوں میں اس کی باز اشاعت پسند کی جائے گی۔

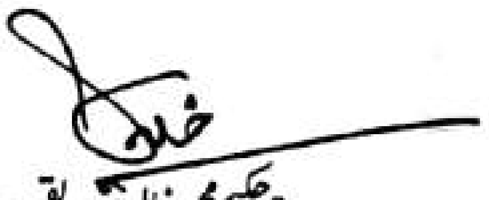

[حکیم محمد خالد صدیقی]

ڈائرکٹر جنرل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم

امراضِ راس

[سر کی بیماریاں]

صداع

[دردِ سر]

مصنف[1] نے کہا ہے صداع ایک قسم کا درد [الم] ہے

درد [الم] کی تعریف جالینوس نے اس طرح کی ہے کہ" درد حالت طبعی [اصلی حالت] سے خارج ہو جانے کا نام ہے" اور یہی تعریف اس کے پیرو مثلاً رازی، صاحب کامل، ابو سہل مسیحی صاحب مأة نے بھی کی ہے، لیکن "شیخ بوعلی سینا نے [اس کے برخلاف] اس طرح تعریف کی ہے کہ" درد کسی مخالف اور منافی شے کے ادراک [اور علم] کو کہتے ہیں" بشرطیکہ وہ مخالف و منافی کی حیثیت سے ہو" [یعنی درحقیقت مخالف ہو] اور یہی تعریف صحیح بھی ہے، اس لیے کہ جو لوگ نشہ سے بے ہوش [سکاری] ہوتے ہیں، بعض اوقات ان کا کوئی عضو کٹ جاتا یا زخمی ہو جاتا ہے، لیکن تاہم وہ اس سے دردناک نہیں ہوتے، کیونکہ [اس حالت میں ان کی] قوت ادراک معدوم ہوتی ہے، حالانکہ طبعی اور اصلی حالت سے خروج ہو جاتا ہے۔

۱- مصنف کے اقوال یعنی متن کے سلسلہ میں ربط رکھنے کے لیے خطوط وحدانی کی درمیانی عبارت کو پڑھنا چاہیے۔[مترجم]

Scanned with CamScanner

اسی طرح جس شخص پر کسی بڑے اہم کام کا غور وفکر غالب رہتا ہے، وہ بھی اس قسم کی تبدیلی [یعنی حالتِ طبعی کے خروج] سے ہوش اور ادراک نہ ہونے کی وجہ سے متألم نہیں ہوا کرتا۔

درد کی تعریف میں حیثیت کی قید [یعنی یہ کہ وہ مخالف اور منافی کی حیثیت سے ہو] صرف اس لیے لگائی گئی ہے کہ بعض چیزیں ایک اعتبار سے مخالف ہوتی ہیں، لیکن دوسرے اعتبار سے مخالف نہیں ہوتیں [بلکہ مفید ہوتی ہیں] مثلاً کڑوی[1] دواء۔ الم [درد] اور وجع دونوں مترادف [ہم معنی] ہیں، جیسا کہ کتاب جوامع اسکندرانیین کے علل وعوارض کے مقالۂ چہارم میں اس کی صراحت کی گئی ہے، چنانچہ ایک مقام پر کہا ہے کہ ''اس بات میں کوئی فرق نہیں ہے کہ الم، حدث اور وجع [تینوں کو یا تو صرف] الم کہیں یا درد یا حدث کہیں۔ [یعنی تینوں مترادف ہیں]

شرح کلیات میں قرشی کا قول ہے کہ میرے نزدیک جو بات ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ ''الم وجع سے زیادہ عام ہے، اس لیے کہ الم مخالف اور منافی شے کے ادراک کو کہتے ہیں، خواہ یہ ادراک کسی بھی قوت سے ہو، لیکن اس کے برعکس ''وجع'' اس مخالف کے ادرارک کو کہتے ہیں، جس کا ادراک قوت لمس [چھونے کی قوت] کے ذریعہ ہو اور یہ ایک ایسا قول جو صرف قرشی کے ساتھ ہی مخصوص ہے، ورنہ ہم نے اطباء متقدمین اور متاخرین کی کتابوں میں بہتیرا تلاش کیا، لیکن ان دونوں مذکورہ الفاظ [الم اور وجع] کے مواقع استعمال میں کوئی اختلاف نہیں پایا۔

الم یعنی درد اس مرض [صداع] کا عرض[2] عام ہے، جس کو جنس[3] کے بجائے استعمال کیا گیا

۱- کڑوی دوا کا استعمال اگر چہ برا معلوم ہوتا ہے لہذا تلخی کے لحاظ سے اگر چہ وہ مخالف ہے، لیکن تاہم اس کی تلخی سے جو تکلیف پہنچتی ہے وہ درد نہیں کہلائی جاتی، اس لیے کہ وہ اپنی تاثیر کے لحاظ سے مخالف نہیں بلکہ درحقیقت مفید ہوتی ہے، مرض کو دور کرتی اور صحت کو لوٹاتی ہے۔ [مترجم]

۲- ''عرض عام'' کسی چیز کی اس صفت کو کہتے ہیں جو اس چیز کی ماہیت میں داخل نہ ہو، لیکن اس میں اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں میں صفت کے طور پر پایا جاتا ہو مثلاً ''چلنا'' انسان کے لیے عرض عام ہے جو اس کی ماہیت میں داخل نہیں ہے لیکن اس میں اور دوسرے جانوروں میں صفت کے طور پر پایا جاتا ہے۔

۳- جنس اس کلی اور عام صفت کو کہتے ہیں جو کسی ایک چیز کی ماہیت ہی میں نہ پائی جاتی ہو، بلکہ بہت سی چیزوں کی ماہیت میں داخل ہو، مثلاً حیوانیت جو انسان کتے بلی وغیرہ سب میں پائی جاتی ہے، سب کی ماہیت میں داخل ہے، اس لیے انسان وغیرہ تمام جانداروں کے لیے ''حیوان'' ایک جنس ہے۔

Scanned with CamScanner

ہے، [اگر جنس لایا جاتا تو اس طرح کہا جاتا کہ] صداع ایک مرض مزاجی ہے [یعنی مزاج سے تعلق رکھتا ہے] اور مولم ہے [یعنی درد پیدا کرنے والا ہے] یا مفرق [یعنی تفرق اتصال پیدا کرنے والا] ہے، جیسا کہ صداع بھی اس مرض کے لیے عرض عام ہے۔

جو سر کے اعضاء میں پیدا ہوتا ہے فاضل علامہ قطب المحققین نے ''شرح کلیات'' میں کہا ہے کہ '' آنکھ'' وغیرہ سر کے اعضاء میں سے نہیں ہے، ورنہ آشوب چشم [رمد] کو بھی صداع کہا جاتا، بلکہ سر کے اعضاء جلد، گوشت، کھوپڑی کی بیرونی جھلی، غشاء صلب [ام جفیہ]، غشاء رقیق، جوہر دماغ [بھیجہ] دماغ کی دونوں زیریں غشاء، شبکہ [رگوں کا جال]، شرائین اور اوردہ ہیں اور نیز وہ ہڈی ہے جو قاعدۂ دماغ کہلاتی ہے، لیکن اعصاب [سر کے اعضاء میں سے نہیں ہیں بلکہ] وہ فروع [یعنی شاخوں] کے مانند ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ اس جگہ ہڈی اور جوہر دماغ کے ماسوا سر کے اعضاء سے بھی مذکورہ بالا اعضاء مراد ہیں، اس لیے کہ ہڈی اور جوہر دماغ میں حس نہیں ہے اور الم [درد] صرف احساس ہی کو کہتے ہیں۔ [یعنی جب ہڈی اور جوہر دماغ میں قوت احساس نہیں ہے کہ تو ان میں درد بھی نہیں پیدا ہو سکتا]

دردسر کی تعریف پر اعتراض:

دردسر کی مذکورہ بالا تعریف پر اس طرح اعتراض کیا گیا ہے کہ سر کے زخم سے یا اس کی کسی ہڈی کے ٹوٹ جانے سے یا چوٹ لگنے سے جو درد پیدا ہوتا ہے وہ دردسر نہیں کہلاتا، حالانکہ سر کے اعضاء میں درد ہوتا ہے۔

اعتراض کا جواب:

بہت سے اطباء نے اس اعتراض کو بہت مشکل سمجھا ہے، چنانچہ بعض نے [اس اعتراض سے بچنے کے لیے] ایک دوسری قید لگادی ہے اور وہ قید یہ ہے کہ ''اس کے ساتھ حواس بھی پراگندہ ہو جائیں'' یہ قید لگا کر وہ اس درد کو جدا کرتے ہیں جو ان مذکورہ اسباب سے پیدا ہوتا ہے، لیکن اس قید سے بھی وہ جدا نہیں ہوتا، [اس لیے کہ بعض اوقات چوٹ لگنے سے بھی ایسا درد پیدا ہوتا ہے، جس سے حواس پراگندہ ہو جاتے ہیں۔] بعض دوسرے اطباء نے [اس اعتراض سے بچنے کے لیے] کہا ہے

کہ ''صداع ایک ایسا درد ہے، جس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ صرف سر کے اعضاء ہی میں پایا جاسکتا ہے''۔ [اس قول سے بھی مقصود پورا نہیں ہوتا بلکہ] یہ مقصود میں مخل ہے، کیونکہ ہر قسم کے درد جو سر میں سوء مزاج یا تفرق اتصال سے پیدا ہوتے ہیں، وہ صرف سر کے اعضاء کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہیں، بلکہ تمام سر کے اعضاء اور دوسرے اعضاء بدن کے درمیان مشترک ہیں، اس کے باوجود یہ ایک ایسی بات ہے، جس کی کتاب میں کوئی اصلیت اور نشان نہیں ہے۔

اور سچ تو یہ ہے کہ یہ قطعاً اعتراض کا مقام نہیں ہے، کیونکہ ہر ایک درد جو سر کے ان اعضاء میں پیدا ہوتا ہے، جن کو ہم بالتفصیل بیان کر چکے ہیں، صداع [دردسر] کے نام سے موسوم کیا جاسکتا ہے، خواہ یہ دردسر سوء مزاج سے ہو یا تفرق اتصال سے یا زخم یا ہڈی کے ٹوٹنے یا سقطہ وضربہ [چوٹ لگنا] وغیرہ سے ——— اور گروہ اطباء کے صریح اقوال اس کے شاہد ہیں۔

دردسر گرم سادہ:

دردسر یا سوء مزاج گرم سادہ سے پیدا ہوتا ہے سوء مزاج سے اس جگہ سوء مزاج مختلف مراد ہے اور سوء مزاج مختلف اس عارضی مزاج کو کہتے ہیں جو اعضاء کے جوہر میں ان کے اصلی مزاج کے برخلاف قائم ہو جاتا ہے، مثلاً اعضاء اپنے اصلی مزاج سے زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہو جاتے ہیں، لہٰذا اس وقت اعضاء کی قوت حاسہ [گرمی سردی کو محسوس کرنے والی قوت] اس کیفیت کو محسوس کر لیتی ہے جو اس کے مضاد و مخالف ہے، [اس کے برخلاف] سوء مزاج مستوی وہ عارضی مزاج ہے جو عضو کے جوہر میں قائم ہو کر مزاج اصلی کے مانند ہو جاتا ہے اور طبیعت کے مقابلہ کو [جو مرض کو زائل کرنے کے لیے ہوتا ہے] باطل کر دیتا ہے، اس سوء مزاج سے کسی قسم کی اذیت نہیں پہنچتی، جیسا کہ مریضان دق میں ہوتا ہے۔

اسباب:

دردسر گرم سادہ یا تو ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے، جو بدن سے خارج ہوتے ہیں سبب اطباء کے نزدیک وہ چیز ہے جو بدن انسان کی تینوں حالتوں [صحت، مرض اور حالت ثالثہ جو صحت اور مرض کے درمیان ہوتی ہے] میں سے کوئی ایک حالت پیدا کرے اور اس نئی پیدا شدہ حالت سے بالذات مقدم ہو، مثلاً وہ سوءِ مزاج جو دھوپ وغیرہ [مثلاً آگ] سے جلنے [یعنی گرم ہونے] سے پیدا

Scanned with CamScanner

ہوتا ہے، اس لیے کہ جو چیزیں بالفعل گرم[1] ہوتی ہیں، مثلاً دھوپ، جب کہ اس کی گرمی بدن کی گرمی سے بہت زیادہ قوی ہو جاتی ہے تو وہ بدن میں گرمی بڑھا دیتی ہے، کیونکہ جب وہ چیزیں باہم ملاقی ہوتی ہیں، جن میں سے ایک زیادہ گرم ہے تو دوسری کمزور حرارت والی میں گرمی یقیناً زیادہ ہو جاتی ہے، لہٰذا دھوپ کی گرمی سے سر کی وہ سطح پہلے گرم ہوتی ہے جو گرم شے سے ملاقی ہوتی ہے، پھر وہ اعضاء یکے بعد دیگرے گرم ہوتے ہیں، جو سر کی سطح سے متصل ہوتے ہیں اور ان کا گرم ہونا اس گرم کرنے والی چیز کے زمانۂ قیام اور اس شخص کی استعداد کے مطابق ہوا کرتا ہے، یہاں تک کہ رقیق اور لطیف رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں اور بقیہ زیادہ گرم ہو جاتی ہیں اور ان میں جوش آ جاتا ہے جس سے ان کا حجم بڑھ جاتا ہے اور اس مقام میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے، جس میں جھلیاں، رگیں اور شرائین موجود ہوتی ہیں اور نیز سبب سابق[2] سے اور رطوبتوں کے گرم ہونے کی وجہ سے دماغ اور اس کے متصلہ اعضاء بھی گرم ہو جاتے ہیں، اس دردِ سر کو اطباء ''صداع احتراقی'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اس کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ ''صداع احتراقی'' سے مراد ایک قسم کی گرمی ہے، جو سر میں قائم ہو جاتی ہیں اور دھوپ کی شدید گرمی سے پیدا ہوا کرتی ہے، جب کہ دھوپ میں اتنی زیادہ مدت تک چلنے پھرنے کا اتفاق ہو کہ یہ گرمی سر میں قائم ہو جائے اور یہ گرمی تمام آدمیوں میں قائم نہیں رہتی، بلکہ بعض میں غسل کیے بغیر ہی اور بعض میں غسل کرنے پر ساکن ہو جاتی ہے۔

جاننا چاہیے کہ سوءِ مزاج گرم مختلف اور سوءِ مزاج سرد مختلف، خواہ وہ مادی ہو یا سادہ، شیخ کے نزدیک بذاتِ خود اپنی حرارت اور برودت سے درد پیدا کرتا ہے کیونکہ ''درد'' ایک انفعال اور تاثر ہے، جس کے لیے فاعل اور موثر کا ہونا ضروری ہے اور یہ دونوں کیفیتیں فاعل اور موثر ہو سکتی ہیں[3]، لہٰذا جب ان دونوں کیفیتوں سے اعضاء حساسہ متاثر ہوتے ہیں تو درد پیدا ہوتا ہے، علاوہ ازیں تفرق اتصال سے بھی درد پیدا ہوتا ہے۔

۱- بالفعل گرم یا بالفعل سرد وہ چیزیں کہلاتی ہیں، جو چھونے سے گرم یا سرد معلوم ہوتی ہیں، مثلاً گرم پانی یا سرد پانی کو بالفعل گرم یا بالفعل سرد کہتے ہیں اور جو چیزیں بدن انسان میں پہنچنے کے بعد گرم یا سرد تاثیر کرتی ہیں اور بالقوہ گرم یا سرد کہلاتی ہیں۔ [مترجم]

۲- سبب سابق سے مراد دھوپ کی گرمی ہے۔

۳- اس لیے ان دونوں کیفیتوں گرمی اور سردی کو کیفیت فاعلہ کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

سوءِ مزاج مختلف مادی ظاہر ہے۔ [یعنی اس میں دونوں کیفیتوں سے تفرق اتصال پیدا ہونے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے] لیکن سوءِ مزاج حار سادہ [گرم] [کے لیے دلیل کی ضرورت ہے] اس لیے کہ اس میں گرمی اعضاء کو تحلیل کر دیتی اور ان کے اجزاء کو پراگندہ کر دیتی ہے، تر اجزاء کو بخارات بنا کر اڑا دیتی اور رسوب کو تہ نشین کر دیتی ہے اور اس طرح جوہر رطب کو جوہر خشک سے جدا کر دیتی ہے۔

اس کے برخلاف سوءِ مزاج بارد [سرد] میں برودت [سردی] اجزاء کو اکٹھا کر دیتی اور ان کو کثیف بنا دیتی ہے اور جس جگہ اجزاء سمٹتے اور اکٹھے ہوتے ہیں اس جگہ کی طرف دوسرے اجزاء کا جذب ہونا ضروری ہے، لہذا جس جگہ سے یہ اجزاء جذب ہو کر آئیں گے، اس جگہ اجزاء میں ضرور پراگندگی پیدا ہوگی۔

لیکن [سوءِ مزاج رطب اور سوءِ مزاج یابس کی] رطوبت اور یبوست ذاتی طور پر صرف اپنی کیفیت سے بالکل درد نہیں پیدا کرتی، کیونکہ رطوبت [تری] وہ کیفیت ہے جس کے ذریعہ جسم ہر ایک شکل کو بآسانی قبول کر لیتا ہے اور یبوست [خشکی] وہ کیفیت ہے، جس کے ذریعہ جسم کسی شکل کو بمشکل قبول کرتا ہے۔ پس یہ دونوں کیفیتیں منفعلہ ہیں [فاعلہ نہیں]، لہذا یہ دونوں کیفیتیں بالذات درد نہیں پیدا کرتیں، البتہ سوءِ مزاج خشک تفرق اتصال پیدا کرنے کی وجہ سے درد پیدا کر سکتا ہے، اگر سوءِ مزاج خشک مادی ہو تو اس کے درد پیدا کرنے کا سبب ظاہر ہے، لیکن اگر سوءِ مزاج خشک سادہ [بلا مادہ] ہو تو اس وقت تفرق اتصال پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خشکی عضو کو کھینچتی ہے اور جو رطوبت عضو کے جوف میں بھری ہوئی ہے اعضاء کے سمٹنے اور سکڑنے کی صورت میں اس کے معدوم ہو جانے سے خلاء کا پیدا ہونا لازمی امر ہے، لہذا سمٹتے وقت اس طرف جس طرف سے اجزاء سمٹ اور سکڑ رہے ہیں ضرور تفرق اور پراگندگی پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ کیچڑ میں ہوا کرتا ہے، جب کہ وہ خشک ہو کر پھٹ جاتی ہے، لیکن سوءِ مزاج رطب [تر] صرف اس وقت درد پیدا کر سکتا ہے جب وہ مادی ہو، کیونکہ مادی تفرق اتصال پیدا کر دیتا ہے۔

ابو سہل مسیحی نے جو کہا ہے کہ ''سوءِ مزاج جب رطوبت یا یبوست سے پیدا ہوتا ہے تو درد ہلکا ہوا کرتا ہے'' اور [نیز اسی کا قول ہے کہ] ''سوءِ مزاج رطب درد پیدا کرتا ہے مگر اس کا درد بہت ہلکا ہوتا ہے'' اس سے اس کی مراد ''رطوبت بالہ'' ہے۔ [جس میں مادہ ضرور ہوتا ہے]

علامات:

علامت وہ حالت ہے، جس کے ذریعہ بدنی حالت پر استدلال کیا جاتا ہے، علامت ''عرض'' کی نسبت زیادہ عام ہے، کیونکہ گاہے اسباب سے مسبب پر استدلال کیا جاتا ہے [یعنی اسباب سے مسبب کو معلوم کیا جاتا ہے اور اس صورت میں اسباب ہی علامت بن جاتے ہیں] اور اسباب مقدم ہوا کرتے ہیں اور عرض موخر ہوا کرتا ہے، کیونکہ عرض سے مراد وہ حالت ہے جو مرض سے پیدا ہوتی ہے، علاوہ ازیں علامت کے عام ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ علامت صحت و مرض دونوں میں پائی جاتی ہے اور عرض صرف حالت مرض میں پایا جاتا ہے۔

سبب [جو بیرونی حرارت ہے] درد کے ساتھ موجود ہوتا ہے یا اس سے پہلے واقع ہو چکا ہوتا ہے کیونکہ حرارت ایسے اسباب متخلفہ [۱] میں سے ہے، جن کا اثر ان کے درد ہونے کے بعد بھی مدت تک منفعل میں باقی رہتا ہے۔ اس پر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ''جمہور حکماء تو اس امر پر متفق ہیں کہ سبب کے معدوم ہو جانے سے مسبب بھی معدوم ہو جاتا ہے اور معدے [۲] کے درمیان یہی فرق ہے، لہٰذا موثر کے دور ہونے کے بعد اس کی تاثیر کس طرح باقی رہ سکتی ہے''؟ اس اعتراض کا جواب میں یہ دیتا ہوں کہ یہ باتیں صرف مجازی طور پر ہیں، کیونکہ سبب کے زائل ہونے کے بعد جو اثر باقی رہتا ہے وہ درحقیقت اس زائل شدہ سبب کا مسبب نہیں ہوتا ہے، کیونکہ تلوار صرف کاٹنے کا سبب ہے اور تفرق [اعضاء کی علاحدگی اور زخم] جو اس کے بعد باقی رہتا ہے، وہ تلوار کا مسبب نہیں ہے [یعنی اس کا سبب تلوار نہیں ہے] بلکہ وہ یبوست اعضاء کا مسبب ہے۔ [یعنی اس کا سبب اعضاء کی خشکی ہے] کیونکہ اعضاء پانی کے مانند مائع اور سیال نہ ہونے کی وجہ سے جدا ہونے کے بعد نہ تو باہم مل سکتے ہیں اور نہ اپنی سابقہ شکل کو بآسانی چھوڑ سکتے ہیں، اس لیے وہ علاحدہ علاحدہ باقی رہتے ہیں —— اور اسی طرح وہ پانی بھی ہے جو آگ سے گرم کرنے کے بعد بھی گرم باقی رہتا ہے، حالانکہ اس سے آگ کو دور کر دیا جاتا ہے، کیونکہ آگ پانی کے عنصر کو گرم کرنے کا سبب ہے اور پانی

۱- اسباب متخلفہ ان اسباب کو کہتے ہیں، جو دور ہونے کے بعد اپنا اثر چھوڑ جاتے ہیں۔

۲- جب دو امور میں سے ایک امر کا وجود دوسرے کے وجود پر موقوف ہو اور یہ دونوں امور بیک وقت نہ پائے جائیں، بلکہ امر مُعِد کے دور ہونے پر دوسرے کا وجود ظہور میں آئے تو پہلے کو معد کہتے ہیں، مثلاً چلتے وقت یکے بعد دیگرے قدموں کا اٹھانا اور رکھنا اس میں پہلا قدم دوسرے کا مُعد ہے۔ [مترجم]

Scanned with CamScanner

کا گرم ہونا پانی کی اس استعداد کو دور کرنے کا سبب ہے جس کی وجہ سے پانی اپنی کیفیت کو قبول کر سکتا اور اس کی حفاظت کر سکتا ہے اور یہ اس امر کا سبب ہو جاتا ہے کہ اس حالت میں اپنی کیفیت کے برخلاف کیفیت کو جو کہ آگ کی کیفیت ہے، قبول کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کے لیے کامل اور استعداد پیدا کر دیتا ہے۔ اسی پر آفتاب وغیرہ کی گرمی کو قیاس کرنا چاہیے جو بدن میں پیدا ہو جاتی ہے۔ (سر کی جلد چھونے سے گرم معلوم ہوتی ہے) کیونکہ ہر ایک عضو کا ایک مزاج ہوتا ہے، جو گرم، سرد، تر اور خشک سے مرکب ہوتا ہے۔ یہی مزاج اس عضو کے لیے مناسب ہوتا ہے اور جب تک یہ خاص مزاج اس عضو میں موجود رہتا ہے، اس کی صحت بھی قائم رہتی ہے اور جب یہ مزاج زائل ہو جاتا ہے تو اس کی صحت بھی زائل ہو جاتی ہے، کیونکہ اس مزاج خاص کا ان کیفیات کے لحاظ سے مناسب اعتدال پر باقی رہنا صحت کے لیے دلالت [1] جوہری ہوتی ہے اور اس اعتدال سے کسی کیفیت کی طرف منحرف ہو جانا مرض کی دلالت جوہری ہوتی ہے، لیکن ان کیفیات کے لحاظ سے مناسب اعتدال پر قائم رہنے اور اس سے منحرف ہو جانے کو دو طریقوں سے معلوم کیا جاتا ہے، ایک تو اس عضو کے افعال سے۔ دوسرے اس کے ظاہری اعضاء کو کسی معتدل مزاج انسان کو چھونے سے، پس چھونے والا معتدل مزاج انسان اگر اس کو مثلاً گرم محسوس کرے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کا مزاج اعتدال سے منحرف ہو گیا ہے اور یہ انحراف محض گرمی کی جانب ہوا ہے اور گرمی کی زیادتی سے یہ کیفیت ظاہر ہو رہی ہے۔ اسی طرح اگر وہ معتدل انسان اس کو سرد یا نرم یا سخت محسوس کرے تو یہ بھی اپنی اپنی کیفیتوں پر دلالت کریں گے، کیونکہ ہر ایک چیز صرف اپنی مضاد اور مخالف شے سے منفعل ہوا کرتی ہے نہ کہ مشابہ سے۔

پیشاب اور پاخانہ معتدل ہوتے ہیں یعنی قارورہ کی رنگت اترجی [اترج یعنی بجورا لیموں کے چھلکے کے مانند ہلکی زرد] ہوتی ہے، قوام صاف اور معتدل ہوتا ہے، بو، رسوب اور مقدار معتدل ہوتی ہے اور وہ جھاگ دار نہیں ہوتا۔ پاخانہ میں ہلکی سی ناریت ہوتی ہے، پاخانہ کا قوام، اس کی مقدار اور بو حالتِ اعتدال پر ہوتی ہے اور وہ جھاگ دار نہیں ہوتا۔ پیشاب اور پاخانہ کے معتدل ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس حالت میں اعضاءِ غذاء اور اعضاءِ التنفض [فضلات کو دفع کرنے والے اعضاء مثلاً

۱- دلالت جوہری یا علامت جوہری اس علامت کو کہتے ہیں جو عضو کے جوہر اور اس کے جسم سے تعلق رکھتی ہے، مثلاً گرمی، سردی وغیرہ۔

گردہ، مثانہ، آنتیں وغیرہ] حالت اعتدال پر ہوتے ہیں، نیز اس صورت میں کوئی مادہ نہیں ہوتا جو عدم نضج کا موجب ہو۔ لعاب دہن خشک ہوتا ہے۔ کیونکہ حرارت تبخیر پیدا کرنے کے باعث ان رطوبتوں کو خشک کردیتی ہے، جو دماغ سے تالو اور زبان پر اترتی ہیں، نیز حرارت ان گلٹیوں کو خشک کردیتی ہیں، جن سے لعاب دہن پیدا ہوتا ہے، کیونکہ یہ گلٹیاں دماغ کے قریب ہوتی ہیں۔

سر میں بوجھ اور تناؤ بالکل نہیں ہوتا، نتھنے خشک ہوتے ہیں اور پیاس لگتی ہے پیاس سرد تر چیز کی خواہش کو کہتے ہیں، جس کی وجہ اس جگہ حرارت کی زیادتی ہوتی ہے۔ خشکی ہوتی ہے، کانوں میں دوی ہوتی ہے دوی اس آواز کو کہتے ہیں، جس کا وجود خارج میں نہیں ہوتا۔ اس کا سبب ان بخارات کی حرکت ہوتی ہے جو جلنے سے فضاء دماغ میں پیدا ہوجاتے ہیں، کیونکہ حرارت کی خصوصیت ہے کہ جب وہ کسی جسم میں اثر کرتی ہے تو اس کے تر و خشک اجزاء کو جدا کردیتی ہے، جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ حرارت پانی کے اجزاء کو لطیف کرکے ہوا بنادیتی ہے اور ہوائی اجزاء کو آگ بنادیتی ہے، لہذا پانی کے اجزاء مٹی کے اجزاء سے الگ ہوجاتے ہیں، اسی طرح جب دماغی رطوبت میں حرارت اثر کرتی ہے تو ان سے گرم بخارات جدا ہوتے ہیں اور وہ فضاءِ دماغ میں چکر لگانے لگتے ہیں اور ان کے چکر لگانے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کو قوتِ سامعہ معلوم کرلیتی ہے۔ ٹھنڈی چیزوں کے استعمال سے سکون ہوتا ہے کیونکہ ٹھنڈی چیزیں مضاد و مخالف ہونے کی وجہ سے سر کی قائم شدہ گرمی کو دور کردیتی ہیں۔

علاج:

ہوا کی تعدیل کریں اور اس کو سرد بنائیں کیونکہ علاج ہمیشہ بالضد ہوا کرتا ہے اور یہ اس لیے کہ دو متضاد چیزیں ایک مقام پر جمع ہوکر باہم تنازع کرتی ہیں، کیونکہ ہر ایک کی صورتِ نوعیہ اپنی کیفیت کے ذریعہ دوسری چیز کی صورتِ نوعیت سے مادہ کو الگ کردینا اور اس کے قائم مقام بننا چاہتی ہے، پس ان دونوں متضاد چیزوں میں سے جو زیادہ قوی ہوتی ہے وہ کمزور کو دور کردیتی ہے اور اس کے قائم مقام بن جاتی ہے۔

لیکن ہوا کو اس لیے سرد کیا جاتا ہے کہ اس کی داخلی اور خارجی تاثیر دائمی ہوتی ہے، خصوصاً قلب و دماغ میں تازہ ہوا براہ راست پہنچتی رہتی ہے اور یہ دوسری تدابیر کے برخلاف اپنی حالت

Scanned with CamScanner

سے بہت کم متغیر ہوتی ہے اور دوائی موثر ضعیف ہونے کے باوجود دوسرے موثر سے زیادہ قوی ہوتا ہے اگرچہ یہ دوسرا موثر قوی کیوں نہ ہو۔

مریض کو سرد و تر مکان میں رکھیں اس لیے کہ سرد و تر مکان کی ہوا بھی سرد ہوا کرتی ہے، اس لیے کہ رطوبت سردی کی معین و مددگار ہوتی ہے، کیونکہ رطوبت حرارت کو گھونٹ دیتی، اس کو دبا دیتی اور بجھا دیتی ہے، لہذا حرارت کمزور ہو جاتی ہے اور اس مکان کو سرد خوشبودار چیزوں سے خوشبودار کریں مثلاً صندل، گلاب اور کافور سے خوشبودار کریں، تا کہ سردی دماغ میں بہت جلد اور بہت زیادہ پہنچے، کیونکہ سرد خوشبودار چیزیں طبیعت کے مناسب ہوتی ہے، نیز دماغ کے مزاج اور روح کو تقویت پہنچاتی ہیں ٹھنڈے مشمومات[1] سے سر کو ٹھنڈک پہنچائیں، مثلاً بنفشہ، کافور اور سیب سے، کیونکہ ان کی تاثیر دماغ تک جلد ہی دفعۃً خالص حالت میں پہنچ جاتی ہے، اس لیے مشمولات [سونگھنے کی دوائیں] دماغ کے لیے متناولات [کھانے پینے کی چیزوں] سے بلحاظ تاثیر زیادہ قوی ہوتے ہیں۔

نطولات [تریڑے] کریں۔ نطول اس گرم یا سرد پانی کو کہتے ہیں جو عضو پر قریب سے تھوڑا تھوڑا ڈالا جاتا ہے یا زیادہ بلندی سے گرایا جاتا ہے، مگر نطول کا لفظ خاص طور پر غلیظ چیز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ صاحب مفتاح کا قول ہے کہ شاید نطول "نطل" سے مشتق ہے، جس کے معنی دردی [تلچھٹ] کے ہیں۔

اس مرض میں ایسی دواؤں سے نطول کرنا مناسب ہے جو بالفعل اور بالقوہ دونوں طرح سرد ہوں، مثلاً روغن گل، جس کو سرد پانی کے ساتھ ملا دیا گیا ہو، کیونکہ یہ سر کی طرف چڑھنے والے ردی بخارات کو بجھا دیتی اور ان کو نیچے کی طرف لوٹا دیتی ہے، لیکن اگر یہ بخارات زیادہ ہوں تو اس وقت ایسی چیزیں استعمال نہ کی جائیں جو بالفعل اور بالقوہ زیادہ ٹھنڈی ہوں، کیونکہ ان سے شدید قبض اور کثافت کے باعث مسامات بند ہو جاتے ہیں اور بخارات اندر بند ہو کر رہ جاتے ہیں اور اس لیے بھی زیادہ سرد چیزیں استعمال نہیں کرنی چاہئیں کہ ان سے بخارات غلیظ ہو جاتے اور تحلیل ہونے سے رک جاتے ہیں، بلکہ ان زیادہ سرد چیزو کے ساتھ روغن بابونہ تازہ ملایا جائے، اگر تازہ روغن بابونہ کی دستیابی دشوار ہو تو پرانا روغن بابونہ بقدر ایک تہائی کے ملائیں۔ اسی طرح ان اشخاص میں بھی کرنا چاہیے جن میں زیادہ ٹھنڈک پہنچانی واجب نہیں ہے، مثلاً عورتیں اور مخنث۔ [ہیجڑے]

۱- مشمومات "شموم" کی جمع ہے اور مشموم سونگھنے کی دواؤں کو کہتے ہیں۔

سر پر روغن لگائیں جو سرد اور حرارت کو بجھانے والے ہوں اور جن میں قبض نہ ہو، مثلاً روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن کدو، ان کو برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔

روغنوں کے ساتھ دواؤں کو مرکب کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ دواؤں کی کیفیتیں اور قوتیں کسی ایسی شے میں داخل کر دی جائیں، جو لطیف، لیسدار اور دیر میں تحلیل ہونے والی ہوں، مسامات کو نرم اور ڈھیلا کر کے نفوذ کر جائے، طبیعت کے مناسب اور تمام اعضاء کے مزاج کے موافق ہو اور تاکہ جلد پر دیر تک باقی رہنے کے باعث اس کا اثر پورے طور پر ہو۔ اسی لیے بعض فاضل اطباء نے کہا ہے کہ ایسے روغنوں کا استعمال زیادہ مناسب ہے جو لطیف ہوں اور جن کی تاثیر قوی ہو، جیسا کہ روغن بلساں کو مثلاً موم کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے، تاکہ موم اس کو تحلیل ہونے سے محفوظ رکھے اور ہوا کے خشک کرنے سے بچائے، کیونکہ اس قسم کے روغنوں کی قوتیں کامل تاثیر کرنے سے پہلے ہی شدت لطافت کے باعث تحلیل ہو جاتی ہیں، لیکن جب ان کے ساتھ کوئی ایسی چیز ہوتی ہے جو ان قوتوں کی حفاظت کرے تو یہ تحلیل نہیں ہوتیں۔

اور سرکہ رکھیں تاکہ ٹھنڈک زیادہ پہنچے اور بہت جلد نفوذ کر جائے، کیونکہ سرکہ کا خاصہ ہے کہ وہ اپنی لطافت، تیزی اور رقت قوام کی وجہ سے اندر گھس جاتا ہے اور دواؤں کی تاثیر کو بھی پوشیدہ اور گہرے مقامات تک پہنچا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ زمین پر گرتا ہے تو اس میں گھس جاتا ہے اور زمین کے خلل میں جو اجزاء ہوائیہ ہوتے ہیں ان کو حرکت میں لے آتا ہے، یہاں تک کہ سرکہ جب ان اجزاء ہوائیہ کے مقامات میں گھس جاتا ہے تو یہ اجزاء متحرک ہوتے ہیں اور اوپر کی طرف اٹھتے ہیں اور اپنے اوپر کی رطوبت کو اٹھاتے ہیں، لہٰذا بلبلے پیدا ہو جاتے ہیں۔

ٹھنڈک پہنچانے اور بہت جلد نفوذ کرنے کے علاوہ سرکہ میں قوت قابضہ بھی ہے، جس کی وجہ سے اعضاء اپنی طرف آنے والے فضلات کو دفع کرنے کے لیے قوی ہو جاتے ہیں، لیکن اگر اعتدال کے ساتھ ٹھنڈک پہنچانے کا ارادہ ہو تو روغن کا چوتھائی حصہ سرکہ میں ملائیں اور اگر زیادہ ٹھنڈک پہنچانا مقصود ہو تو چوتھائی سے زیادہ ملائیں، یہاں تک کہ روغن کے ہموزن یا اس سے بھی زیادہ شامل کریں اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ سرکہ بہت تیز نہ ہو، کیونکہ تیز سرکہ میں گرمی، سوزش اور جوش ہوا کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اور گلاب ڈالیں کیونکہ گلاب میں ٹھنڈک کے باوجود خوشبو بھی ہے، جس کی طرف روحیں اور قوتیں بالطبع ہوتی ہیں، لہذا اس کی تاثیر زیادہ قوی ہوتی ہے۔

شیخ نے ''ادویہ قلبیہ'' میں لکھا ہے کہ اگر ایک دوا قوت میں دوسری دوا کے برابر ہو، پھر ان میں سے ایک خوشبودار ہو تو یہ خوشبودار دوا زیادہ مفید ہوگی، اس لیے کہ اعضاء کی قوت جاذبہ اس کو شدت کے ساتھ جذب کرتی ہے۔ علاوہ ازیں گلاب میں شدید لطافت بھی ہوتی ہے جو اس کو نفوذ کرانے کے لیے معین ہوتی ہے، گلاب کا جلد خشک ہو جانا، اس کا رقیق ہونا اور اس کا لیسدار نہ ہونا اس کی شدت لطافت کی علامات ہیں اور شدتِ لطافت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس کے روغن کی بُو دوسرے خوشبودار روغنوں سے تیز ہوتی ہے، کیونکہ اس کی بو نتھنوں میں گھس کر اس کے مسامات اور نالیوں کو دوسرے روغنوں کی بُو پہنچنے سے پہلے بھر دیتی ہے اور سر پر روغن گل لگائیں، کیونکہ روغن گل سردی اور تری پیدا کرتا ہے اور دھوپ کی وجہ سے جوش اور ہیجان میں آئی ہوئی حرارت کو تسکین دیتا ہے اور اپنی ٹھنڈک اور قبض کی وجہ سے بخارات کو نیچے اتار دیتا ہے۔ تازہ روغنِ گل سب سے بہتر ہوتا ہے، جس پر ایک سال نہ گزرا ہو، جو خام ہو یعنی آگ سے نہ بنایا گیا ہو اور اس میں سے سب سے اچھا روغن گل وہ ہوتا ہے جو تازہ تلوں سے بنایا گیا ہو اور اس میں نمک نہ ملایا گیا ہو نیز تیل میں گلاب کے پھول زیادہ ڈالے گئے ہوں۔

مذکورہ بالا چیزیں سر پر لگائیں بلکہ ام رقیق پر لگائیں، جو یافوخ [تالو] کے نام سے موسوم ہے، کیونکہ اس مقام کی ہڈیاں نرم اور پتلی ہوتی ہیں، ان کے ذریعہ اندر کی طرف گرمی سردی بہت جلد پہنچ جاتی ہے نیز اس میں ایک درز اکلیلی ہے، جو نفوذ کرانے میں مدد دیتی ہے۔

جالینوس نے کہا ہے کہ موخر سر کو ٹھنڈک نہیں پہنچانی چاہیے، کیونکہ اس سے اعصاب کے مقام پیدائش کو نقصان پہنچتا ہے، علاوہ ازیں اس مقام پر جو ہڈی واقع ہے وہ نہایت سخت ہے، اس میں دوا نفوذ نہیں کر سکتی اور نہ یہ ہڈی جلدی سے احتراق اور سوزش کو قبول کر سکتی ہے، لہذا مناسب یہ ہے کہ پہلے تالو کو مونڈیں کیونکہ مونڈنے سے دواء کے نفوذ کرنے میں مدد ملتی ہے اور پھر اس پر آٹے یا اُون سے ایسا گھیرا بنایا جائے، جو قمحدوہ [گدی] پر دونوں بھوؤں تک گھر جائے، تاکہ جو چیز اس پر گرائی جائے وہ رک جائے [ادھر ادھر نہ بہ جائے] اور دماغ پورے طور پر اُسے جذب کرلے اور ہوا اس کی قوت کو پورا کام کرنے سے پہلے زائل نہ کر دے، پھر اس گھیرے میں دوا ڈالی جائے۔

Scanned with CamScanner

مریض کو سرد تر غذائیں کھلائیں مثلاً مزورہ [جھوٹا شوربا] جو جو اور مونگ سے کدو، پالک، کاہو، سبز دھنیا اور شیرہ مغز بادام کے ساتھ بنایا گیا ہو یا مسور مقشر، سرکہ، شکر اور بادام سے تیار کیا گیا ہو۔

چونکہ درد سر کی اس قسم کا علاج بہت آسان ہے، جیسا کہ رازی نے بیان کیا ہے، اس لیے اس میں دوائیں کھلانے اور پلانے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اس میں غذائے دوائی کا استعمال ہی کافی ہے، اسی لیے مصنف نے بھی صرف غذاؤں کے بیان پر ہی اکتفا کیا ہے۔

یا درد سر گرم سادہ ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو بدن کے اندر ہوتے ہیں مثلاً گرم دواؤں کے استعمال سے مثلاً جیسے میتھی اور مرچ سیاہ اور دماغ کو ضرر پہنچانے والی غذاؤں سے مثلاً شراب اور چھوارے، کیونکہ ان چیزوں سے گرم بخارات بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور یہ دوسرے اعضاء کی نسبت سر کو بہت جلد اور زیادہ گرم کر دیتے ہیں، کیونکہ یہ بخارات اپنی حرارت اور لطافت کی وجہ سے بدن کے بالائی حصے [یعنی سر] کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔

اور یہ گرم بخارات اپنی کثرت مقدار سے تمدد پیدا کر کے درد پیدا کرتے ہیں اور یا اپنی کیفیت کے خراب ہونے کے باعث تیزی اور سوزش سے درد پیدا کرتے ہیں اور یا ان بخارات کی گرمی سے سر کے اخلاط میں جوش پیدا ہو جاتا ہے اور وہ متخلخل ہو جاتے ہیں، جس کے باعث ان اخلاط اور رطوبات کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ [اور درد سر ہونے لگتا ہے]

علامات:

سبب پہلے دافع ہو چکتا ہے کیونکہ اندرونی اسباب کا اثر اسی وقت ہوتا ہے جب طبیعت اس میں اپنا عمل کر چکتی ہے اور ان کی تاثیر کو بالقوہ سے بالفعل حالت میں لے آتی ہے، جب یہ فعل ہو چکتا ہے تو یہ اسباب وہی فعل کرنے لگتے ہیں، جو کوئی بالفعل گرم چیز کرتی ہے خیاشیم نتھنے خشک ہوتے ہیں خیاشیم ناک کے انتہائی حصے کو کہتے ہیں اور یہ اس وجہ سے خشک ہوتے ہیں کہ تحلیل کرنے والی اور خشکی پیدا کرنے والی حرارت کا غلبہ ہوتا ہے جو رطوبتوں کو کم کر دیتی ہے۔

قلق [بے چینی] ہوتا ہے قلق اس حالت کا نام ہے، جس میں مریض ایک شکل سے دوسری شکل تبدیل کرتا ہے اور پھر اس شکل سے بھی دوسری شکل بدلنا چاہتا ہے۔ [یعنی کروٹیں بدلتا رہتا ہے] اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ غلبۂ حرارت کی وجہ سے افعال میں اضطراب اور تشویش [پراگندگی]

Scanned with CamScanner

پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ قلق ایک قسم کی حرکت ہے اور حرکت حرارت سے ہوا کرتی ہے، علاوہ ازیں مریض زیادتی سوزش کی وجہ سے بھی ایک شکل سے دوسری شکل بدلنا چاہتا ہے، کیونکہ اسے وہم ہوتا ہے کہ شاید اس شکل پر تبدیل ہونے سے آرام ملے۔

سارے حواس مکدر ہوتے ہیں، غور و فکر کی قوت خراب ہو جاتی ہے کیونکہ روح نفسانی کے ساتھ سیاہ بخارات مل جاتے ہیں، لہذا دماغی افعال میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے، اس کا بیان بھی انشاء اللہ عنقریب ہی آئے گا۔

نیند جاتی رہتی ہے اس لیے کہ دماغ خشک ہوتا ہے اور نیز اس لیے کہ حرارت روح کے مزاج میں تیزی پیدا کر دیتی ہے، اس لیے اس کی حرکت میں قلق [اضطراب] پیدا ہوتا ہے اور خارج کی طرف اس کا رجحان ہو جاتا ہے۔

علاج:

دماغ کو ٹھنڈک پہنچائیں اور اس غرض کے لیے قرص مثانث طلا کریں جو انزروت، اقاقیا، صندل، رسوت، گل سرخ، گل نیلوفر، مامیثا اور تخم کاہو سے سبز دھنیے کے پانی سے بنائے گئے ہوں، لیکن ضرورت شدید کے بغیر یبروج اور افیون کے مانند مخدر چیزوں کے استعمال سے پرہیز رکھا جائے، کیونکہ ان کے استعمال سے تاریکی چشم [ظلمتِ بصر] کے مانند خراب بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات ان کے استعمال سے ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے، چنانچہ طبری نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک طبیب کو دیکھا ہے جس نے اس دردسر کا علاج سرکہ، افیون اور کافور سے ٹھنڈک پہنچا کر کیا تھا، مریضہ حاملہ تھی، لہذا پہلے اس کا حمل ساقط ہوا اور پھر سکتہ میں مبتلا ہو کر بہتر گھنٹے کے بعد ہلاک ہو گئی۔

قرص کھلائیں جو تخم کھیرا، تخم ککڑی، تخم کدو، خشک دھنیا، طباشیر، تخم کاہو اور تخم خرفہ سے ترنجبین کے ساتھ بنائے گئے ہوں، شربت پلائیں مثلاً شربت نیلوفر، شربت بنفشہ، شربت عناب اور شربت تمر ہندی۔

طلا لگائیں جو نیلوفر، صندل، رسوت اور مامیثا سے کھیرے، کاہو اور سبز دھنیے کے پانی سے تھوڑے سرکہ گلاب اور روغن گل کے ساتھ بنایا گیا ہو۔

Scanned with CamScanner

طلاء وہ چیز ہے جو کسی عضو پر لگائیں جاتی ہے، لیکن اس لفظ کو ایسی رقیق چیزوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جو انگلی سے لگ کر اٹھ آتی ہیں اور ضماد ان غلیظ چیزوں کے لیے بولا جاتا ہے جو انگلی سے لگ کر نہیں اٹھ آتیں۔

نطول استعمال کریں جو ٹھنڈے عصارات[1] مثلاً عصارۂ خرفہ اور عصارۂ بید سے بنائے گئے ہوں۔

سر د روغن لگائیں، جن میں قبض نہ ہو مثلاً روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن کدو، روغن تخم خطمی، تا کہ قبض و تکثیف کی وجہ سے مسامات بند ہو کر نہ رہ جائیں۔

ماء الشعیر پلائیں کیونکہ یہ اپنی دس صفات کی وجہ سے گرم مرضوں میں تمام غذاؤں سے افضل ہے، جیسا کہ بقراط نے اس کی تحقیق کی ہے اور وہ دس صفات یہ ہیں:

۱- ماء الشعیر ٹھنڈا ہے۔
۲- اخلاط کو نضج دیتا ہے۔
۳- جلے ہوئے اخلاط کو خارج کرتا ہے۔
۴- معدے کو پاک و صاف کرتا ہے۔
۵- تمام بدن میں بآسانی نفوذ کر جاتا ہے۔
۶- لذیذ ہے نہ کڑوا ہے اور نہ کسیلا۔
۷- غذائے معتدل ہے۔
۸- پیاس کو تسکین دیتا ہے۔
۹- اخلاط فاسد کو جوش اور ہیجان میں نہیں لاتا۔
۱۰- نفخ نہیں پیدا کرتا اور نہ معدہ میں پھولتا ہے۔

ماء الشعیر [آش جو] بنانے کی ترکیب:

عمدہ سفید جو لے کر چھیلیں اور عمدگی کی پہچان یہ ہے کہ وہ پکاتے وقت بہت زیادہ نہیں پھولتے اور نہ وہ متعفن ہوتے ہیں اور ان کا پکا ہوا پانی سرخ ہوتا ہے۔ جو کا موٹا ہونا ہمیشہ اس کے عمدہ ہونے کی علامت نہیں ہوا کرتی، اس کے بعد ایک پیمانہ جو میں چودہ پیمانہ شیریں اور صاف پانی

۱- عصارات 'عصارۂ' اور عصارہ سبز بوٹیوں کے نچوڑے ہوئے پانی کو کہتے ہیں، لیکن گاہے اس پانی کو خشک بھی کر لیا جاتا ہے اور اس کو بھی عصارہ ہی کہتے ہیں، مثلاً عصارہ مامیثا۔

Scanned with CamScanner

ڈال کر ہلکی آگ پر پکائیں اور جھاگ اتارتے رہیں جب پک جائے تو اتار کر چھان لیں۔

بعض اطباء نے دس پیمانے اور بعض نے چوبیس پیمانے پانی ڈالنے کو کہا ہے۔

سرد غذائیں کھلائیں مثلاً مونگ، کدو، کھیرا، پالک اور سبز دھنئے سے املی یا تیشوق یا انار ترش کے ساتھ بنایا ہوا مزورہ۔ [شوربا]

دردِ سر سرد سادہ:

یا دردِ سر سوءِ مزاج سرد سادہ [مختلف] سے پیدا ہوتا ہے اور یہ دردِ سر بھی ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے جو بدن سے خارج ہوتے ہیں [یعنی اسباب خارجہ سے] مثلاً وہ دردِ سر جو ہوا کی سردی، برف سے جسم کے ملاقی ہونے اور سرد پانی میں نہانے سے ہوتا ہے کیونکہ یہ باتیں حرارت کو کمزور اور عضو کو سرد کر دیتی ہیں، اس لیے کہ ہر ایک چیز اپنے مخالف سے مقابلہ کرتی اور اس کے مقام میں داخل ہو کر اس کے قائم مقام بننا چاہتی ہے۔

گرم چشموں کے پانی میں نہانے سے بھی یہ دردِ سر پیدا ہوتا ہے حمات، حمہ کی جمع ہے جو زبر اور تشدید کے ساتھ ہے۔ حمات ان گرم چشموں کو کہتے ہیں، جن میں [غسل کرنے سے] اکثر مریض شفایاب ہوتے ہیں، کیونکہ ان چشموں [کے پانی] میں گندھک، نطرون اور نمک وغیرہ چیزوں کے معدنی اجسام [اجزاء] موجود ہوتے ہیں، اس لیے ان چشموں [کے پانی] سے سردی پیدا ہوتی ہے، کیونکہ ان چشموں [کے پانی] مسامات کو کھول دیتے اور حرارت کو پراگندہ کر دیتے ہیں نیز بدنی حرات کو مناسبت کی وجہ سے ظاہر بدن کی طرف جذب کر لیتے ہیں، لہٰذا حرارت آسانی سے تحلیل ہو جاتی ہے، جیسا کہ تنور کے جب تمام گوشے کھول دیے جاتے ہیں [تو اس کی حرارت دور ہو جاتی ہے]، اس وقت اعضاء بالکل ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔

بعض غافلوں نے کوتاہ بینی اور کم نظری سے "حمات" کو بدل "حمائۃ" پڑھا ہے، جس کے معنی "سیاہ کیچڑ" کے ہیں، حالانکہ یہ لفظی اور معنوی دونوں لحاظ سے صاف غلطی ہے، لفظی غلطی تو ظاہر ہے، لیکن معنوی غلطی اس طرح ہے کہ جو پانی اجزاء ارضیہ کے حل جانے سے مکدر ہو جاتا ہے، وہ اپنی غلظت، لزوجت اور یبوست کی وجہ سے مسامات کو بند کر دیتا ہے اور اس سے ظاہر بدن میں تکاثف پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بخارات کو بند کر دینے کے باعث اسباب مسخنہ [گرمی پیدا کرنے والے

اسباب [میں سے ہے۔ [نہ کہ اسباب مبردہ میں سے]

اس دردسر کا نام مبطہ ہے کیونکہ اس میں مبطہ [یعنی نیچا] ضرر ہوتا ہے۔ مبطہ اس حالت کو کہتے ہیں، جس میں سردی کے بعد دماغ کے بھیجنے اور سکڑنے سے حیرت و پریشانی اور اندھی حواس کے مانند کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس دردسر سے زکام پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ دماغ جب سرد ہو جاتا ہے تو اس وقت ان ابخارات کو نضج نہیں دے سکتا، جو اس کی طرف پہنچتے ہیں اور نہ اس کے فضلات تحلیل ہو سکتے ہیں اور نہ وہ بخارات تحلیل ہوتے ہیں جو اس کی طرف چڑھ کر آتے ہیں، خصوصاً جب یہ بخارات تر اور غلیظ ہوں، لہٰذا وہ بخارات دماغ میں جمع ہو کر رطوبات بن جاتے ہیں اور غذا کے فضلات کے ساتھ [دماغ سے ناک کے راستے] لوٹتے ہیں، جس طرح قرع انبیق میں قرع [دیگ] سے جو بخارات انبیق کی طرف چڑھتے ہیں وہ پانی بن کر لوٹتے ہیں۔

علامات:

دردسر کا سبب دردسر کے ساتھ موجود ہوتا ہے یا دردسر سے پہلے ہو چکتا ہے اور حواس میں گرانی ہوتی ہے یعنی حواس ست اور مکدر ہوتے ہیں، کیونکہ سردی اعصاب کو کثیف بنا دیتی اور ان کے مسامات کو بند کر دیتی ہے، اس لیے روح اعصاب کے ذریعہ اعضاء تک نہیں پہنچ سکتی اور وہ حرکت کرنے سے ست ہو جاتے ہیں اور نیز اس لیے کہ سردی حرارت کو بجھا دیتی ہے جو تمام حرکات کا آلہ ہے اور نیز اس لیے کہ سردی روح کو غلیظ کر دیتی ہے اور اس مادہ کو غلیظ بنا دیتی ہے، جس سے روح پیدا ہوتی ہے، لہٰذا روح حرکت کرنے سے ست ہو جاتی ہے۔

دردسر کے پچھلے حصے کی طرف مائل ہوتا ہے یہ اس لیے نہیں کہ سر کا پچھلا حصہ ذکی الحس ہوتا ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سر کا پچھلا حصہ سر کے تمام حصوں سے زیادہ سرد ہوتا ہے، لہٰذا اس جگہ سردی کا اثر زیادہ قوی ہوتا ہے اور گرم ہوا مریض کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔

علاج:

تکمید کریں یعنی ایسی چیزوں سے سینکیں جو بالفعل گرم ہوں اور سیال نہ ہوں —— اور تکمید اس لیے کی جاتی ہے کہ حرارت سر کے اندر تک پہنچ جائے اور سردی سے سر میں جو جمود پیدا

Scanned with CamScanner

ہوگیا ہے وہ دور ہوجائے، خواہ تکمید رطب ہو، مثلاً جانوروں کے مثانے میں گرم پانی بھرکر تکمید کی جاتی ہے اور کپڑے کو گرم پانی میں تر کر کے کی جاتی ہے، اس لیے کہ تکمید رطب کا اثر گرم پانی کے نطول سے زیادہ تیز ہوتا ہے، کیونکہ اس تکمید کا اثر عضو پر زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے اور خواہ تکمید یابس [تکمید خشک] ہو، جیسا کہ نمک، بھوسی، باجرہ اور ریگ کو گرم کر کے کی جاتی ہے، کیونکہ یہ چیزیں اپنی خشکی کی وجہ سے قوت اور حرارت کی حفاظت کرتی ہیں اور حرارت کو بڑھاتی ہیں۔

حمام کرائیں اس لیے کہ وہ دماغ کو گرم کرتا ہے، کیونکہ حمام کی گرم ہوا بذریعہ استنشاق دماغ میں پہنچتی ہے اور گرم ہوا مسامات کے ذریعہ بھی دماغ میں نفوذ کر جاتی ہے، علاوہ ازیں حمام دماغ کے مواد کو نضج دیتا اور ان کو تحلیل کرتا ہے اور غلیظ بخارات کو بھی تحلیل کر دیتا ہے اور گرم پانی کی ترطیب کے باعث جلد کو ملائم بناتا اور اس کے قبض اور تکاثف کو دور کرتا ہے نیز اعصاب کو نرم کرتا ہے۔

مریض کو کپڑے سے ڈھانپ کر بھپارہ [انکباب] دیں کیونکہ گرم بخارات دماغ کی طرف چڑھ کر وہی اثر کرتے ہیں جو حمام کرتا ہے اور سر پر گرم روغنوں کی تدہین مالش کریں مثلاً روغن سوسن، روغن چمبیلی، روغن مرزنجوش، ان روغنوں کو گرم کر کے سر پر لگائیں یا ان میں اسفنج یا اون بھگو کر تالو کے مقام پر رکھیں، یہ چیزیں چونکہ گرمی پہنچاتی، ڈھیلا کرتی اور تحلیل کرتی ہیں، اس لیے دردسر کو بہت آرام ہوجاتا ہے۔

غذاء کم دیں تاکہ بخارات زیادہ نہ چڑھیں اور دماغی فضلات کم ہوجائیں، کیونکہ جب غذاء زیادہ دی جاتی ہے تو دماغ کو اس سے حصہ بھی زیادہ ملتا ہے، لیکن دماغ اپنے کمزور ہونے کے باعث اپنے حصۂ غذاء میں پورا عمل کرنے سے عاجز ہوتا ہے، اس لیے دماغ کو گراں گزرتا ہے، علاوہ ازیں غذاء کم کرنے اور بھوکا رکھنے کی صورت میں گرمی زیادہ تیز ہوجاتی ہے، کیونکہ اس صورت میں غذائی رطوبتوں کی کثرت سے حرارت دبی ہوئی نہیں ہوتی۔ [جس طرح زیادہ کھانے کی حالت میں دب جاتی ہے]

قبض کو دور کریں اس غرض کے لیے بنفشہ، سپستاں، تخم خطمی، تخم السی اور انجیر کا جوشاندہ ترنجبین کے ساتھ پلائیں تاکہ ان کے ذریعہ جمود اور تکاثف دور ہوجائے اور بخارات دماغ سے لوٹ کر نیچے کی طرف لوٹ آئیں اور دماغ میں پیدا ہونے والی رطوبتیں بھی دفع ہوجائیں۔

یا دردسر دواخلی اسباب سے پیدا ہوتا ہے، مثلاً زیادہ سرد پانی پینے سے پیدا ہوجاتی ہے کیونکہ دماغ

Scanned with CamScanner

معدہ کی مشارکت کے باعث سرد پانی سے ایذاء پاتا ہے اور سرد پانی کے مانند دوسری سرد چیزوں سے ہوجاتا ہے جو بالفعل یا بالقوہ زیادہ ٹھنڈک پہنچاتی ہیں، لیکن جو چیزیں بالقوہ سرد ہیں ان سے دردِ سر کسی قدر دیر میں پیدا ہوتا ہے اور وہ دیر اتنی مدت کی ہوتی ہے کہ اس مدت میں طبیعت ان چیزوں میں پہلے اپنا عمل کر کے ان کی کیفیتوں کو قوت سے فعل میں لے آتی ہے اور اس کے بعد یہ چیزیں وہی فعل کرنے لگتی ہیں جو بالفعل سرد چیزیں کیا کرتی ہیں، یعنی اپنی مخالف چیز کا مقابلہ کرنا اور اس کے قائم مقام ہونا۔

علامات:

دردِ سر کا سبب اس کے ساتھ ہی شامل ہوتا ہے یعنی دردِ سر کا سبب دردِ سر سے پہلے قریب ہی ہوتا ہے، اور اس قدر قریب ہوتا ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ اب اگر دردِ سر کا سبب کوئی ایسی چیز ہو جو بالفعل سرد ہو تو اگر زیادہ سرد ہونے کی حالت میں کوئی اثر نہ کر سکے تو یہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ وہ بدن کی حرارت سے ٹوٹنے کے بعد کوئی اثر کر سکے اور اگر دردِ سر کا سبب کوئی چیز ایسی ہو جو بالقوہ سرد ہو مثلاً چھاچھ، تو چونکہ اس میں پہلے طبیعت اپنا اثر کر کے اس کو متغیر کر دیتی ہے، پھر یہ چیز اپنا اثر کر کے دوسری مرتبہ بدن کو متغیر کر دیتی ہے، اس کے بعد آخر کار بدن سے متغیر ہوجاتی ہے اور اس کی قوتیں باطل ہوجاتی ہیں —— اور جب بالقوہ سرد چیز کے استعمال پر ایک مدت گزر جائے، لیکن اس کا کوئی اثر ظاہر نہ ہو تو اس امر کی علامت ہے کہ طبیعت اس پر غالب آگئی ہے اور اس چیز کی قوت کو ضعیف کر دیا ہے، لہٰذا وہ چیز اپنے ضعیف اور عاجز ہونے کے باعث بدن کو متغیر کرنے پر قادر نہیں ہے اور اس حالت میں اس چیز کا ضعف لحظہ بلحظہ بڑھتا جائے گا، یہاں تک کہ وہ بالکل فنا ہوجائے گی، لہٰذا نا ممکن ہے کہ اس کے بعد بدن میں تغیر پیدا ہو سکے۔

سر چھونے سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے اور کپڑوں سے ڈھانپنے سے مریض کو آرام ملتا ہے کیونکہ کپڑے سرد ہوا کو بدن تک پہنچنے سے روک دیتے ہیں اور مسامات کے ذریعہ دفع ہونے والے بخارات پراگندہ ہونے سے رک جاتے ہیں اور یہ وہ باتیں ہیں جن سے یقیناً گرمی پیدا ہوتی ہے یا اس کے علاوہ دوسری بالفعل اور بالقوہ چیزوں سے فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ مخالف ہونے کی وجہ سے سردی دور ہوجاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

علاج:

گرم بوٹیوں کے جوشاندہ سے نطول کریں مثلاً بابونہ، اکلیل الملک، نمام، مرزنجوش، صعتر، پودینہ، شیخ ارمنی [گرم خوشبودار چیزیں سونگھائیں] مثلاً نسرین، سوسن اور مشک، نیز ان کے ماسوا عنبر، اگر، نرگس، چمبیلی، ریحان اور بہار نارنج گرم ضماد لگائیں جو جند بیدستر، حب الغار، قسط اور کباب چینی سے آب سداب اور گلاب کے ساتھ بنائے گئے ہوں اور مذکورہ بالا گرم بوٹیوں کے جوشاندہ کا بھپارہ دیں، جن کو قمقم میں جوش دیا گیا ہو۔

قمقم [1] میں جوش دینے سے یہ فائدہ ہے کہ حرارت دیر تک باقی رہتی ہے اور اس سے بخارات جلد ہی خارج نہیں ہو جاتے اور نہ اس میں ٹھنڈی ہوا بکثرت پہنچ سکتی ہے اور نیز اس سے وہ لطیف اور مسامات میں جلد نفوذ کرنے والے اجزاء بھی تحلیل نہیں ہوتے، جو بدن میں پہنچنے سے پہلے ہی جدا ہو جاتے ہیں۔

ناک اور کان کو بھاپ کے سامنے رکھیں درانحالیکہ سر موٹے کپڑے کے رومال [یا تولیے] سے ڈھانپا ہوا ہو، تاکہ سر تک گرمی اچھی طرح پہنچے۔

دردِ سر خونی:

گاہے دردِ سر سوءِ مزاج گرم سے پیدا ہوتا ہے، جس کے ساتھ کوئی مادہ ہوتا ہے اور یہ یا تو خون کے غلبہ سے ہوتا ہے۔ جس کی گرمی بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور یہ سوءِ مزاج گرم پیدا کر کے اپنی کیفیت [گرمی] اور کمیت [زیادتی مقدار] سے درد پیدا کرتا ہے۔

علامات:

چہرہ اور آنکھوں کی رنگت سرخ ہوتی ہے کیونکہ بدن کے ہر ایک حصے کی جلد سفید ہے۔ اسی طرح گوشت بھی سفید ہوتا ہے اور یہ سفیدی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب ان کو بہت زیادہ دھویا جاتا ہے یا جب برص ہو جاتا ہے۔ ان دونوں کی سرخی صرف کسی ایسی چیز کی وجہ سے ہے جو سرخ رنگ ہوتی ہے، نہ کہ کسی دوسری چیز سے، اور وہ سرخ چیز خون ہے، جو ان دونوں چیزوں کی عروق شعریہ [بال جیسی باریک رگوں] میں سرایت کیے ہوئے ہوتا ہے، اگر خون کم مقدار میں ہو تو وہ ہرگز

۱- قمقم - آفتابہ، ایک خاص قسم کا برتن، جس پر سرپوش لگا ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سرخی پیدا کرنے کے لیے کافی نہیں ہے اور آنکھ کے سرخ ہونے کا سبب بھی یہی ہوتا ہے۔ چہرہ اور آنکھوں کی مخصوص طور پر صرف اس لیے بیان کیا ہے کہ اس جگہ جو بحث ہے وہ سر میں خون کے غلبہ کے متعلق ہے۔[کسی دوسرے عضو میں خون کے غلبہ کا ذکر نہیں ہے]

اور یہ دونوں عضو پھولے ہوئے بھی ہوتے ہیں یعنی آنکھ کے پپوٹوں اور چہرے میں سرخی کے ساتھ تہیج [بھربھراہٹ] ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رطوبت کی زیادتی اور حرارت غریزیہ کے دب جانے کے باعث ان اعضاء کی قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی ان دونوں اعضاء کی رگیں بھری ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ خون کا حجم اس کی مقدار کی زیادتی اور تحلخل پیدا کرنے والی حرارت کے غلبہ کے باعث زیادہ ہو جاتا ہے۔

سر میں شدید گرانی ہوتی ہے کیونکہ سر کا وزن رگوں میں خون کے بھر جانے سے زیادہ ہو جاتا ہے اور بدن میں خون مقدار کے لحاظ سے دوسرے اخلاط سے بہت زیادہ ہے اور نیز اس وجہ سے گرانی شدید ہوتی ہے کہ خون قوت اور حرارت غریزی کو دبا دیتا ہے، لہذا قوت سر کا بوجھ اٹھانے سے کمزور ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں مریض سر میں شدید گرانی محسوس کرتا ہے، جیسا کہ تھکے ہوئے شخص کو اس کی قوت سے زیادہ بوجھ اٹھانے کے لیے مجبور کر دیا جائے۔

شرائین میں ضربان ہوتا ہے یعنی شرائین میں حرکت شدید ہوتی ہے، خصوصاً ان شرائین میں جو سر کے قریب واقع ہیں؟ کیونکہ سرد ہوا کے جذب کرنے کی حاجت شدید ہوتی ہے۔

مریض پر نیند کے مانند حالت طاری ہوتی ہے کیونکہ خون اپنی رطوبت اور قوام کے غلیظ ہونے کے باعث روح کے راستوں کو بند کر دیتا ہے اور نیز اس کو ظاہر بدن کی طرح پھیلنے سے روک دیتا ہے، علاوہ ازیں روح کے قوام کو غلیظ بھی کر دیتا ہے، لہذا وہ اپنے طبعی راستوں میں نفوذ نہیں کر سکتی نیز خون حرارت غریزی کو دبا لیتا ہے، لہذا حرارت غریزی دماغی روح کے ساتھ ظاہر بدن کی طرف خارج ہونے سے عاجز ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ گہری نیند نہیں ہوتی کیونکہ خون اپنی حرارت کے باعث روح کو پھیلا دیتا ہے اور اس کو بدن کے اندر پوشیدہ ہونے سے روک دیتا ہے، لہذا خون دو کیفیتوں میں سے ایک کیفیت یعنی کثرتِ مقدار سے نیند لاتا ہے اور دوسری کیفیت [یعنی گرمی] سے فقط بیداری پیدا کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور مریض پر ہر

Scanned with CamScanner

وقت نیند کے مانند حالت طاری رہتی ہے۔
نبض عظیم چلتی ہے یعنی نبض طویل، عریض اور شاہق ہوتی ہے، کیونکہ خون کی تری سے آلہ [شریان] نرم ہوتا ہے اور حرارت کی زیادتی سے ترویح کی ضرورت بھی شدید ہوتی ہے، اگرچہ قوتیں قوی نہ ہوں، کیونکہ جب آلہ نرم ہوتا ہے تو تھوڑی قوت بھی نبض میں عظیم پیدا کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔
قارورہ غلیظ ہوتا ہے کیونکہ قارورہ میں فضلات بکثرت خارج ہوتے ہیں اور اس کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ ہضم ضعیف ہوتا ہے اور یا مادہ کی کثرت اور مادہ کے نیچے دب جانے کے باعث قوت ممیزہ خون کو مائیت سے علاحدہ کرنے سے ضعیف ہو جاتی ہے، اس لیے خون مائیت کے ساتھ مل کر اس کو غلیظ کر دیتا ہے، کیونکہ خون مائیت سے زیادہ گاڑھا ہوتا ہے۔

علاج:
قیفال کی فصد کھولیں تا کہ مادہ صرف سر سے جذب ہو کر خارج ہو، کیونکہ رگ قیفال ''اجوف ساعد'' کی ایک شاخ ہے، جو رگ ابطی سے نہیں ملی ہے۔ قیفال اطباء کے نزدیک ہر ایک شے کے کنارے کو کہتے ہیں، لہٰذا اس رگ کو بھی اس نام سے موسوم کر دیا ہے، کیونکہ یہ بازو کے کنارے میں واقع ہے۔ بعض اطباء کہتے ہیں کہ قیفال کے معنی ''سر کی رگ'' ہیں۔ اس لیے کہ قیفال ''کیفالس'' سے مشتق ہے اور ''کیفالس'' یونانی زبان میں ''سر'' کو کہتے ہیں اور صرف اس لیے کہ اس رگ کی فصد سر کا تنقیہ کرتی ہے لہٰذا اس کو اس نام سے موسوم کر دیا گیا ہے۔
پچھنوں کے ساتھ پنڈلیوں پر سنگھیاں کھچوائیں تا کہ کچھ مادہ خارج ہو جائے اور باقی بدن کے زیریں حصے کی طرف متوجہ ہو جائے
دست لائی اس لیے نہیں کہ دستوں سے خون خارج ہوتا ہے بلکہ اس لیے کہ صفراوی اخلاط خارج ہو جائیں اور خون اوپر سے نیچے کی طرف ان کے عوض خلاء پیدا ہونے کی وجہ سے جذب ہو [اور دست لانے کے لیے] مطبوخ فواکہ استعمال کریں جو عناب، آلو بخارا، نیشوق، سپستاں، املی، بنفشہ اور شاہترہ سے ترنجبین کے ساتھ تیار کیا گیا ہو۔
ماء الشعیر پلائیں اگر دردِ سر کے ساتھ کھانسی ہو اور خون کی حرارت کو بجھانے والے شربت پلائیں مثلاً شربت عناب، شربت نیلوفر، شربت آلو بخارا۔

Scanned with CamScanner

یا مندرجہ ذیل معمولۂ مطب نسخہ استعمال کریں، جو ہر قسم کے گرم دردسر کے لیے مستعمل ہے۔

نسخہ:

لعاب بہدانہ ۳ گرام، شیرہ تخم کاہو مقشر ۵ گرام، پانی یا عرق گاؤزبان ۱۲۰ ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ ۲۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اگر زیادہ تبرید و تسکین منظور ہو تو شیرۂ عناب پانچ دانہ، شیرہ مغز کدو ۳ گرام اضافہ کریں۔

غذاء میں مزوّرات دیں مزوّرات ان شوربوں کو کہتے ہیں جن میں گوشت نہیں ڈالا جاتا۔ [بلکہ گوشت کے بغیر سبزترکاریوں اور دال مونگ وغیرہ سے تیار کیے جاتے ہیں] اور ایسا خون کو کم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اور یہ مزوّرات ترش ہوں یعنی ان کو آلو بخارا اور زردالو یا املی سے تھوڑی شکر کے ساتھ یا چھلی ہوئی مسور سے آب انار یا آب انگور خام سے یا چھلی ہوئی مونگ سے کدو پالک اور آب نارنج کے ساتھ تیار کیا گیا ہو ـــــ اور ترش مزوّرات اس وقت دیئے جائیں جب کھانسی نہ ہو، ترش مزوّرات اس لیے دیئے جاتے ہیں کہ یہ موجودہ خون کو کم اور اس کی گرمی کو زائل کردیتے ہیں، کیونکہ خون کا مادہ [یعنی جن چیزوں سے خون پیدا ہوتا ہے] وہ معتدل قسم کی کھانے پینے کی چیزیں ہی ہیں اور خون کا فاعل معتدل حرارت ہے، لیکن اس کے برخلاف ترشیوں کا مادہ جوہر لطیف ہے اور ان کا فاعل سردی ہے، اس لیے ترشیاں، مادہ کے لحاظ ہی سے نہیں بلکہ کیفیت فاعلہ اور کیفیت منفعلہ کے لحاظ سے بھی خون کے خلاف ہیں، کیونکہ ترشیاں خشک ہیں اور خون تر ہے، علاوہ ازیں ترشیاں مزے کے لحاظ سے بھی خون کے مخالف ہیں، کیونکہ شیرینی کو ترشی کے مانند کسی چیز کا مزہ بھی نہیں توڑ سکتا، یہی وجہ ہے کہ جو لوگ ترشیاں بکثرت استعمال کرتے ہیں ان کی قوت ساقط ہو جاتی ہے، رنگت بگڑ جاتی ہے، قبض رہنے لگتا ہے اور ان کو جلد ہی بڑھاپا آجاتا ہے۔

اور کامل تنقیہ کے بعد طلاء لگائے جائیں تاکہ زیادہ ٹھنڈک پہنچنے کی وجہ سے درد پیدا کرنے والا مادہ سر میں بند ہو کر دردسر میں اضافہ نہ کردے، کیونکہ اگر دردسر بڑھ گیا تو زیادتی درد کی وجہ سے اس کی طرف بدن کے مواد بکثرت چلے آئیں گے اور اس بات کا اندیشہ ہو جائے گا کہ ایسی حالت میں دماغ کی طرف کچھ مادہ آکر ورم نہ پیدا کردے اور مریض کی ہلاکت کا سبب نہ ہو جائے اور یہ طلاء آرد جو، کائی اور عصارۂ بید سے تھوڑے سرکہ کے ساتھ بنا کر لگائے جائیں۔

اور سعوطات استعمال کیے جائیں سعوط اس دوا کو کہتے ہیں جو ناک میں سڑکی جاتی ہے، مثلاً عصارۂ

Scanned with CamScanner

برگ کاہو، عصارہ برگ خرفہ اور عصارۂ کدو سے روغن گل کے ساتھ اور اس عورت کے دودھ کے ساتھ بنائے گئے ہوں جس کی گود میں لڑکی ہو۔

ٹھنڈے لخلخے سونگھائے جائیں آب خیار [کھیرے کا پانی] آب کاہو، آب کشنیز سبز اور روغن گل سے تھوڑا سرکہ ملا کر بنائے جائیں اور ایک چوڑے منہ کی شیشی میں ڈال کر خوب ہلا کر سونگھائے جائیں۔

معمولۂ مطب:

یا مندرجہ ذیل لخلخۂ بارد استعمال کریں، جو گرم دردسر اور سرسام میں معمولۂ مطلب ہے۔

نسخہ لخلخۂ بارد:

صندل سفید، گل ارمنی، خس، ہر ایک ۳ گرام، کافور اگرام، سبز دھنیے کا پانی، گلاب، ہر ایک ۲۰ ملی لیٹر۔

ترکیب:

پہلی تین دواؤں کو دھنیے کے پانی اور گلاب میں پیس کر کافور اضافہ کریں اور ایک چوڑے منہ کی شیشی میں ڈال کر مریض کی ناک کے سامنے رکھیں۔

دردسر صفراوی:

یا دردسر صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔

علامات:

گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ صفراء دوسرے اخلاط سے زیادہ گرم ہوتا ہے۔

سر میں گرانی زیادہ نہیں ہوتی، ٹھنڈی چیزوں کے استعمال سے آرام ملتا ہے، نتھنے خشک ہوتے ہیں، پیاس ہوتی ہے اور منہ کا مزہ تلخ ہوتا ہے کیونکہ جو چیز دماغ سے تالو کی طرف آتی ہے، وہ صفراء کے ساتھ مخلوط ہوتی ہے اور صفراء تلخ ہے۔

مریض کو نیند نہیں آتی جس کی وجہ دماغ کی گرمی خشکی ہوتی ہے اور گرمی و خشکی روح میں ناریت [گرمی] اور اشتعال پیدا کر دیتی اور اس کو باہر کی طرف مائل کر دیتی ہے۔

نبض سریع [تیز] چلتی ہے یعنی اس کی حرکت سابقہ کی حالت کے اعتبار سے بہت تھوڑے زمانہ میں پوری ہو جاتی ہے اور اس کے وقفے قریب قریب ہوتے ہیں۔ نبض کے سریع ہونے کا

Scanned with CamScanner

سبب اس جگہ صفراء کی شدید گرمی ہے جو سرعت حرکت اور سرد ہوا کے جذب کرنے کی ضرورت کے لیے لازمی ہے اور نیز اس کا سبب صفراء کی خشکی بھی ہے جو آلہ کی صلابت اور اس کو پورے طور پر حرکت کرنے سے روکنے کے لیے ضروری ہے، لہذا نبض تیز چلنے لگتی ہے، تا کہ سرعت کے ذریعہ زائل شدہ عظم کا تدارک ہو سکے۔

قارورہ صاف ہوتا ہے کیونکہ مادہ دماغ کی طرف چڑھ جاتا ہے کیونکہ یہ لطیف اور زیادہ گرم ہوتا ہے، اسی لیے اخلاط میں صفراء کا مرتبہ وہی ہے جو عناصر میں آگ کا بیان کیا جاتا ہے۔

چہرے کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے کیونکہ صفراء اپنی لطافت کے باعث ظاہر جلد کی طرف نفوذ کر جاتا ہے اور اس کو زرد بنا دیتا ہے۔ [ماھو یعنی وہ زردی کیسی ہوتی ہے؟] یعنی چہرے کی رنگت کا میلان زردی کی طرف کس قدر ہوتا ہے؟ یہ تعجب و تفخیم [عظمت] کے طور پر ایک استفسار ہے، گویا یہ زردی اپنی شدت اور زیادتی کے باعث اس قابل ہے کہ اس کے متعلق استفسار کیا جائے، تا کہ اس کی حقیقت معلوم ہو جائے، جیسا کہ ما القارعہ [کیا چیز ہے وہ ٹھوکنے والی] میں اسی قسم کا استفسار ہے۔

علاج:

مطبوخ ہلیلہ کے ذریعہ صفراء کو خارج کریں جس میں ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی، آلو بخارا، مویز منقی، عناب، ملٹھی، املی اور سپستان کو جوش دے کر ترنجبین، شیر خشت اور مغز املتاس حل کیا گیا ہو۔

پھر درد سر خونی میں بیان شدہ دواؤں سے مزاج کی تعدیل کریں چنانچہ طلاؤں، سعوطات اور لخلخوں وغیرہ سے ٹھنڈک پہنچانے والی تدبیریں استعمال کریں، لیکن اس جگہ ٹھنڈک پہنچانے میں اور وہاں [درد سر خونی میں] تحلیل کرنے میں زیادہ مبالغہ کریں۔

معمولِ مطب:

چنانچہ وہاں پینے کے لیے جو معمول مطب نسخہ لکھا گیا ہے اس میں شیرہ تخم خرفہ اور شیرہ زرشک ہر ایک ۵ گرام اضافہ کریں اور شربت بنفشہ کے بجائے شربت نیلوفر سے شیریں کر کے پلائیں۔

درد سر بلغمی:

یا درد سر سوء مزاج سرد سے پیدا ہوتا ہے، جس کے ساتھ کوئی مادہ ہوتا ہے اور مادہ یا تو بلغم ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

LUQMAN ... COLLEGE
ACC ... 1.
BIJAPUR

علامات:

دردِ سر شدید ہوتا ہے کیونکہ بلغم کی مقدار [illegible] کیفیت کے لحاظ سے بھی خراب ہوتا ہے، کیونکہ اعتدال سے تجاوز کیے ہوئے ہوتا ہے، لیکن صفراوی اور خونی دردِ سر کے مانند شدید نہیں ہوتا، کیونکہ حرارت بہ نسبت برودت کے زیادتی قوی ہوتی ہے اور رازی نے جو کہا ہے کہ "بلغم سے دردِ سر شدید نہیں ہوا کرتا" اس کا مطلب یہی ہے کہ بلغم سے جو دردِ سر پیدا ہوتا ہے وہ صفرا اور خون سے پیدا ہونے والے درد کی بہ نسبت شدید نہیں ہوتا۔

سر میں گرمی محسوس نہیں ہوتی اور نہ چہرہ اور آنکھوں میں سرخی ہوتی ہے کیونکہ ان کا سبب ہی موجود نہیں ہوتا سر میں بوجھ ہوتا ہے کیونکہ بلغم سے بھر جانے کے باعث سر کا وزن بڑھ جاتا ہے اور اس وجہ سے بھی کہ مادہ کی کثرت کے باعث حرارت دب جاتی ہے اور بلغم کی کیفیت [سردی] سے جو روح اور حرارت دونوں کے برخلاف ہے، قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں اور اس کی سردی اور تری کے باعث اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، کیونکہ ان کی تقویت گرمی اور خشکی سے ہوتی ہے اور یہ دونوں [گرمی اور خشکی] معدوم ہوتے ہیں، لہذا اعصاب سر کے اٹھانے سے عاجز ہوتے ہیں۔

سبات ہوتی ہے یعنی نیند لمبی اور گہری آتی ہے، اس لیے کہ سردی اور تری کی وجہ سے اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور روحِ نفسانی کے راستے ایک دوسرے کے نیچے دب جانے کے باعث بند ہو جاتے ہیں، اس لیے روح کا باہر کی طرف جانا ناممکن ہو جاتا ہے، خصوصاً جب غلیظ اور لیسدار مادہ سے بخارات جدا ہو کر جوہرِ روح کو بھی غلیظ کر دیں، لہذا [ان تمام وجوہ سے] تمام حواس اور حرکتیں ساکن ہو جاتی ہیں اور سُبات پیدا ہو جاتی ہے۔

حواس مکدر ہوتے ہیں کیونکہ سردی اور تری کی وجہ سے روح غلیظ اور قوتیں ضعیف ہو جاتی ہے [نتھنوں اور منہ میں تری ہوتی ہے] کیونکہ فضلاتِ دماغ دو راستوں سے دفع ہوتے ہیں، ان میں سے ایک راستہ تو وہ ہے جو بطنین مقدمین [یعنی دماغ کے دونوں اگلے حصوں] کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اس راستہ کا ابتدائی حصہ کشادہ ہے، اس کے بعد ٹونٹی کے مانند بتدریج تنگ ہوتا ہوا چلا گیا ہے۔ اس راستے کے فضلات ان دونوں پنکھوں میں جاتے ہیں، جو سرِ پستان کے مشابہ دو ابھار ہیں، پھر ان سے عظم مشاشی [مسام دار ہڈی] میں آتے ہیں، جو ان دونوں پنکھوں کے نیچے واقع

ہے اور جس کو مصفات کہتے ہیں، پھر یہاں سے ناک کے بالائی حصے اور نتھوں میں اترتے ہیں۔

دوسرا راستہ وہ ہے جو دماغ کے اگلے اور پچھلے حصوں کو ملاتا ہے۔ یہ راستہ بھی ابتداءً چوڑا ہے اور پھر بتدریج تنگ ہوتا ہوا چلا گیا ہے۔ اس سے دماغی فضلات اس گلی میں جاتے ہیں جو دماغ کی موٹی جھلی اور تالو کے درمیان واقع ہے، پھر یہاں سے تالو اور منہ میں گرتے ہیں اور جب ان رطوبتوں سے دماغ بھر جاتا ہے تو اس مقام پر یہ مواد بکثرت گرتے ہیں، البتہ اگر مادہ بہت زیادہ غلیظ ہو اور قوت دافعہ ضعیف ہو یا راستے بند ہوں۔ [تو اس وقت ایسا نہیں ہوسکتا]

مرض مزمن ہوتا ہے یعنی مدت مرض دراز ہوتی ہے، کیونکہ مادہ اپنی برودت، غلاظت اور لزوجت کے باعث جلدی نضج نہیں پاتا نبض بطی [سست] چلتی ہے یعنی اس کی حرکت معمول سے زیادہ مدت میں پوری ہوتی ہے، لہذا اس کا زمانہ سکون دور ہوتا ہے اور اس مقام پر اس کا سبب یہ ہے کہ برودت کی وجہ سے ترویج کی ضرورت کم ہوجاتی ہے اور نیز سردی سے قوتیں ضعیف ہوجاتی ہیں، جن کا دارومدار حرارت پر ہے قارورہ سفید ہوتا ہے کیونکہ خلط غالب [بلغم] سفید ہے اور حرارت بھی نہیں ہے جو قارورہ کو رنگین بنائے اور غلیظ ہوتا ہے کیونکہ مادہ اپنی کثرت کے باعث یا طبیعت کے دفع کرنے سے خارج ہوتا ہے۔ ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ اول میں [یعنی مادہ کی کثرت کی صورت میں] قارورہ کی سفیدی منی کے مانند ہوتی ہے اور کسی قدر رصاصیت [قلعی جیسا رنگ] لیے ہوئے ہوتا ہے اور دوسری صورت میں [یعنی دفع طبیعت کی صورت میں] ایام بحران میں آیا کرتا ہے اور اس کے آنے کے بعد آرام وسکون ملتا ہے۔

علاج:

تمام بدن سے بلغم کا استفراغ کریں اور اس کے لیے مثلاً یہ دوا استعمال کریں: ایارج فیقرا، جوارش سفرجلی مسہل جس کو سقمونیا اور شحم حنظل سے قوی کیا گیا ہو —— اور پہلے پہل تمام بدن کا تنقیہ کرنے کی غرض یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ابتداءً سر کا تنقیہ کیا جائے اور پھر بدن کے فضلات اس کی طرف جذب ہو کر چلے آئیں۔

اس کے بعد گولیوں سے خاص سر کا تنقیہ کریں جو صبر، تربد، انیسون، مصطگی، سقمونیا اور نمک ہندی سے شہد میں گوندھ کر دانہ نخود کے برابر بنائی گئی ہوں۔ گولیوں کی صورت میں استعمال کرانے

Scanned with CamScanner

کی غرض یہ ہے کہ دیر تک قائم رہنے اور دیر میں حل ہونے کی وجہ سے ان گولیوں کی تھوڑی سی مقدار بھی بہت زیادہ عمل کرے۔

ایارجات سے تنقیہ کریں ''ایارج'' کے معنی ''خدا کی دوا'' کے ہیں، اگرچہ ساری چیزیں خدا ہی کی ہیں، لیکن ان کو خدا سے منسوب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ایارج کی تاثیر بالخاصہ ہوتی ہے اور خواص [خاصیتیں] اور قوتیں عالم ارواح سے تعلق رکھتی ہیں اور عالم ارواح ہی ''عالم امر'' ہے جو عالم اجسام سے جس کو ''عالم خلق'' بھی کہتے ہیں اشرف واعلیٰ ہے۔

علاوہ ازیں بیان کیا جاتا ہے کہ ایارج کے معنی ''شریف'' اور ''مصلح'' کے ہیں اور ''ایارج'' تمام مسہلات میں پہلا مسہل ہے، جس کو اطباء قدیم نے ترکیب دیا تھا اور وہ اس کے سوا کسی دوسرے مسہل کے استعمال کی جرأت نہیں کرتے تھے، بلکہ اس وجہ سے کہ اس میں بہت سی مصلح دوائیں ہیں، صرف اسی کو استعمال کرتے تھے۔

شبیارات کے ذریعہ تنقیہ کریں جو صبر، مصطگی، تربد، غاریقون، نمک ہندی اور انیسون سے شہد میں گوندھ کر بنائی گئی ہوں یا برگ اترج یا خالص پانی میں گوندھ کر تیار کی گئی ہیں۔

''شبیار'' فارسی لفظ ہے۔[جس کا معنی ہیں شب کا یار یعنی رات کا دوست] اور اس مرکب کو اس نام سے موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کو ایارج کے مانند رات کو کھلایا جاتا ہے اور پھر مریض کو سلا دیا جاتا ہے، تاکہ حرکت اور بیداری دوا کے عمل کو کمزور نہ کردے، کیونکہ اس حالت میں دواء معدے سے جلد ہی اتر جاتی ہے اور اس کا عمل پورا نہیں ہوتا—— اور یا اس لیے سلایا جاتا ہے تاکہ قوتیں دوا کے اثر کو قوت سے فعل میں لانے کے لیے قوی ہو جائیں، لیکن ''مفتاح'' میں لکھا ہے کہ شبیار فارسی زبان میں صبر [ایلوا] کو کہتے ہیں اور اس مرکب کو شبیار اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں جزو اعظم [خمیر یا اصل] صبر ہے۔

اور غرغرہ سے تنقیہ کریں جو ایارج اور سکنجبین سے یا رائی، عاقرقرحا، مرزنجوش اور صعتر سے شہد اور کانجی کے ساتھ تیار کیے گئے ہوں۔

لیکن تنقیہ نضج کے بعد کریں یعنی تنقیہ کی تمام مذکورہ بالا صورتیں نضج مادہ کے بعد عمل میں آنی مناسب ہیں اور نضج ماءالاصول جیسی دواؤں سے کرنا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

11938

فاضل اطباء کے نزدیک نضج سے مراد یہ ہے کہ ''مادہ کا قوام معتدل ہو جائے اور وہ نکلنے اور دفع ہونے کا قابل ہو جائے'' کیونکہ ہر ایک مادہ غلظت، رقت اور لزوجت کی وجہ سے بآسانی دفع نہیں ہو سکتا۔ غلظت اور لزوجت کی وجہ سے مادہ کا بآسانی دفع ہونا ظاہر ہے، لیکن رقت کی وجہ سے بآسانی دفع نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رقیق شے کا فعل یہ ہے کہ وہ جس جگہ بند ہوتی ہے اس کے مسامات میں گھس جاتی ہے۔ جس سے اس کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض اطباء کا خیال یہ بھی ہے کہ فضلات و مواد جس قدر زیادہ رقیق ہوتے ہیں، اسی قدر ان کا خارج کرنا آسان ہوتا ہے، کیونکہ رقیق ہونے کی صورت میں وہ بہت زیادہ منفعل [متاثر] ہوتے ہیں، لہٰذا ان اطباء کے نزدیک نضج سے مراد ''مادہ کے قوام کا رقیق ہونا ہے'' لیکن یہ نہایت لچر بات ہے، کیونکہ جس مادہ کا قوام معتدل ہوتا ہے وہی استفراغ کو بآسانی قبول کرتا ہے۔ [یعنی آسانی کے ساتھ خارج ہوتا ہے] اور یہی وجہ ہے کہ ذات الجنب میں بلغم پہلے ہی دن خارج نہیں ہونے لگتا اور امراضِ حادہ میں پہلے ہی دن قارورہ میں رسوب ظاہر نہیں ہوتا۔ [حالانکہ ان امراض میں ابتداءً فضلات رقیق ہوتے ہیں]

معمولِ مطلب:

دردِ سر بلغمی میں مادۂ بلغم کو نضج دینے کے لیے یہ نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ:

گل بنفشہ ۷ گرام، عناب ۵ دانہ، سپستاں ۹ دانہ، تخم خطمی ۵ گرام، تخم خبازی ۷ گرام، گاؤزبان ۵ گرام، رات کو گرم پانی میں بھگو کر رکھیں، صبح کو مل چھان کر اور روغن بادام تین ماشہ اضافہ کر کے نیم گرم پلائیں۔

دس بارہ روز تک یہ نسخہ پلانے کے بعد اس نسخہ میں سناء مکی سات ماشہ اضافہ کر کے رات کو بھگو کر رکھیں صبح کو جوش دے کر چھانیں اور ترنجبین ۴۰ گرام، مغز املتاس ۵۰ گرام، شکر سرخ ۴۰ گرام، حل کر کے دوبارہ چھانیں اور روغن بادام ۳ ملی لیٹر اضافہ کر کے نیم گرم پلائیں۔

نسخۂ تبرید: خمیرہ گاؤزبان ۱۰ گرام کو ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے شیرۂ عناب پانچ دانہ، عرق گاؤزبان ۱۲۰ ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ ۲۰ ملی لیٹر ملا کر تخم ریحان ۷ گرام اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔

Scanned with CamScanner

اس کے بعد تنقیۂ دماغ کے لیے دو مسہل حب ایارج کے دیں — اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے: حب ایارج ۵ گرام کو روغن بادام شیریں سے چرب کریں اور ان پر ایک، دو ورق نقرہ لپیٹ کر ارگھڑی رات باقی رہے نیند سے بیدار ہو کر نیم گرم عرق گاؤزبان یا نیم گرم پانی سے نگل جائیں، صبح کے وقت بدستور مسہل مذکور پئیں، لیکن اس سے مغز املتاس اور روغن بادام خارج کر دیئے جائیں۔

اور تنقیہ کے بعد ضمادات، نطولات اور مشمومات کے ذریعہ [جو دردسر بارد سادہ میں بیان ہو چکے ہیں] اور اندرونی طور پر کشتہ خبث الحدید، کشتہ مرجان، ہر ایک چار چاول کو خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ گرام میں ملا کر کھلائیں اور اور ضرورت سمجھیں تو کھانا کھانے کے بعد جوارش مصطگی ۵ گرام استعمال کرائیں۔

اور عطوسات کے ذریعہ مزاج کو تبدیل کریں عطوس دوا کو کہتے ہیں جو چھینک لانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے، خواہ وہ سعوط کے طور پر ہو مثلاً جند بیدستر اور فرفیون چقندر کے پانی یا مرزنجوش کے پانی کے ساتھ یا سونگھنے کے دوا پر ہو، مثلاً کندش، تربد اور جند بیدستر کو باریک پیس کر ایک پوٹلی میں باندھ کر سونگھا جائے۔ عطوسات اس لیے استعمال کرائیں جاتے ہیں کہ چھینک سخت اور قوی حرکت کی وجہ سے دماغ کو گرم کرتی ہے اور اس کا تنقیہ بھی کرتی ہے، جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ چھینک دماغی رطوبتوں کو ہلا ڈالتی ہے اور ان کو جڑ سے اکھیڑتی اور قطع کرتی ہے، لہٰذا وہ رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں یا خارج ہو جاتی ہیں۔

عطوس [معمولۂ مطب] ان بجھا چونہ ۴ گرام، نوشادر ۲ گرام کو باریک پیس کر ایک شیشی میں رکھیں، بوقت ضرورت تھوڑی سا بطور ہلاس سونگھائیں۔

اور قطورات کے ذریعہ تبدیل مزاج کریں قطور اس دواء کو کہتے ہیں جو ناک یا کان وغیرہ میں ٹپکائی جاتی ہے، مثلاً سداب، بابونہ، مرزنجوش اور پودینہ کا جوشاندہ۔

اور نیز تبدیل مزاج کے لیے گرم روغن اور تکمیدات استعمال کریں جو بیان ہو چکے ہیں۔

غذاء:

دردسر بلغمی میں بکری یا چوزۂ مرغ کا شوربا چپاتی کے ساتھ دیں، علاوہ ازیں مونگ یا ارہر کی دال، کھچڑی اور بیضۂ نیمرشت بھی دے سکتے ہیں، یہ خیال رہے کہ مریض کو شکم سیر نہ کریں اور پانی زیادہ نہ پینے دیں۔

Scanned with CamScanner

دردِ سر سوداوی:

یا دردِ سر سوداء سے ہوتا ہے

علامات:

سر میں بوجھ ہوتا ہے کیونکہ مادہ غلیظ اور سرد ہوتا ہے، لیکن بوجھ دردِ سر بلغمی کی بہ نسبت بہت کم ہوتا ہے، کیونکہ سوداء خشک ہے، نیز بلغمی کی بہ نسبت بدن میں اس کی مقدار بھی کم ہے۔

ساتھ ہی خشکی بھی ہوتی ہے کیونکہ سوداء میں اجزاء ارضیہ [جو خشک ہوتے ہیں] زیادہ ہوتے ہیں، نیز سوداء کا مزاج سرد ہے، جو سوداء کو جما دیتا اور کثیف بنا دیتا ہے۔ [مریض کو نیند نہیں آتی اور اس کا رنگ نیلگوں ہوتا ہے] کیونکہ جس خلط کا غلبہ ہوتا ہے جلد اسی کی رنگت سے رنگین ہو جاتی ہے اور نیز اس وجہ سے کہ سوداء اپنی برودت اور یبوست کی وجہ سے خون، روح اور جلد کو کثیف کر دیتا ہے اور کثافت کی وجہ سے نیلا پن اور سیاہی پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ کثافت عضو کے اجزاء کو سمیٹتی اور سکیڑتی ہے، جس سے دو باتیں ضرور پیدا ہوتی ہیں۔

ایک تو یہ کہ ان اجزاء کے خلل سے ہوا کے شفاف اجزاء نکل جاتے ہیں۔ جیسا کہ مازو کو پھٹکری کے ساتھ مخلوط کرنے کی صورت میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، اس لیے کہ پھٹکری میں قوتِ نافذہ [نفوذ کرنے والی قوت] ہے اور مازو میں قوتِ قابضہ ہے، پس جب دونوں کو مخلوط کیا جاتا ہے تو پھٹکری کے اجزاء اپنی قوتِ نافذہ کے باعث مازو کے اجزاء میں گھس جاتے ہیں، مازو اپنی قوتِ قابضہ کے باعث اس کو دباتا ہے، لہٰذا پھٹکری کے خلل میں جو شفاف ہوا ہوتی ہے وہ خارج ہو جاتی ہے اور مرکب کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ ان اجزاء میں روشنی اور شعاعیں نفوذ نہیں کر سکتیں، کیونکہ یہ جب اجزاء میں نفوذ کرتی ہیں تو بعض سطحوں کا عکس بعض پر پڑتا ہے، پس اگر روشنی اور شعاعیں کم ہوتی ہیں تو سفیدی پیدا ہوتی ہے اور اگر روشنی اور شعاعی زیادہ ہوتی ہیں تو زردی پیدا ہوتی ہے اور پھر سرخی ظاہر ہوتی ہے۔

بدن خشک ہوتا ہے بشرطیکہ بدن میں بھی سوداء کی کثرت ہو، کیونکہ سوداء خشک ہوتا ہے۔

نبض باریک چلتی ہے یعنی نبض انگلیوں کے نیچے معتدل نبض کی نسبت عرض میں کم معلوم ہوتی ہے اور اس کا سبب اس جگہ یہ ہوتا ہے کہ خشکی کی زیادتی کے باعث آلہ نبض [شریان] سخت

Scanned with CamScanner

ہوتا ہے، اس لیے نبض کا بالائی طبق زیریں طبق کی طرف مائل نہیں ہوتا، جس سے نبض میں چوڑائی پیدا ہو، نیز نبض بطی [سست] ہوتی ہے کیونکہ ترویح کی ضرورت کم ہوتی ہے، قارورہ سفید اور رقیق ہوتا ہے کیونکہ مادہ غلیظ اور سخت ہونے کی وجہ سے قارورہ کے ساتھ دفع نہیں ہوتا، لیکن ایسا صرف نضج نہ ہونے کی صورت ہی میں ہوتا ہے، چنانچہ جب مادہ میں نضج کامل ہو چکتا ہے تو قارورہ سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے، کیونکہ اس کے ساتھ غلیظ مادہ بکثرت مل جاتا ہے۔

علاج:

نضج کامل کے بعد گولیوں کے ذریعہ سوداء کو خارج کریں نضج کے لیے بسفائج، اسطوخودوس، مویز منقی، گاؤزبان، بادرنجبویہ، آلو بخارا اور افتیمون کا جوشاندہ ترنجبین کے ساتھ پلائیں اور استفراغ کے لیے افتیمون، بسفائج، غاریقون، اسطوخودوس، ایارج اور تربد سے آب بادیان کے ساتھ گولیاں بنا کر استعمال کریں، نیز ایارجات سے تنقیہ کریں اور کامل تنقیہ کے بعد ضمادات اور نطولات سے مزاج کو تبدیل کریں ضماد بابونہ، اکلیل الملک اور مرزنجوش سے روغن چمبیلی کے ساتھ تیار کیا جائے اور نطول بابونہ، اکلیل الملک، صعتر، شیخ ارمنی، گاؤزبان، برگ چقندر اور بھوسی کے جوشاندہ سے کیا جائے۔

نیز سونگھنے کی دواؤں سے تبدیل مزاج کریں مثلاً نرگس، مشک اور عنبر تبدیل مزاج کے لیے گرم وتر روغن لگائیں مثلاً روغن بابونہ، روغن سوسن، روغن نرگس اور روغن مرزنجوش ہمراہ روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر۔

لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ تبدیلی ایسی چیزوں سے کی جائے جو زیادہ گرم نہ ہوں، بلکہ سردی کی طرف مائل ہوں بشرطیکہ سودائے طبعی ہو، کیونکہ اس کی سردی کم ہوتی ہے، لیکن اگر سودائے محترقہ ہو تو اس کے لیے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے کی ضرورت ہے، تاکہ اس کی پوشیدہ گرمی دور ہو جائے، جیسا کہ راکھ میں پوشیدہ گرمی ہوتی ہے اور تاکہ وہ دماغ کو زیادہ گرم کر کے جنون نہ پیدا کر دے۔

عمدہ غذائیں کھلائیں جن سے اچھے اخلاط پیدا ہوں، مثلاً بیضۂ نیمبرشت اور ایسے پرندوں کا گوشت کھلائیں جو لطیف ہوں، تیتر، چوزہائے مرغ اور طیہو، جو چنے کے ساتھ پکائے گئے ہوں۔

قوت ہاضمہ کو درست کریں تاکہ سوداء زیادہ پیدا نہ ہوں اور اس کے لیے مثلاً مفرح اور

Scanned with CamScanner

معتدل جوارشیں استعمال کرائیں بائیں کروٹ پر دیر تک سلائیں کیونکہ اس طرح سونے کی حالت میں جگر کے معدے پر مشتمل ہونے [منطبق ہونے] کے باعث ہضم میں بہت مددملتی ہے اور ہر قسم کی ریاضت چھڑوادیں۔

دردسر ریحی:

گاہے دردسر غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے جو سر میں بند ہو جاتی ہیں اور اپنی غلاظت کے باعث تحلیل نہیں ہوتیں اور تمدد [تناؤ] پیدا کر کے درد پیدا کرتی ہیں، ان ریاحوں کے پیدا ہونے کا سبب ضعیف حرارت ہوتی ہے، چنانچہ جس وقت یہ ضعیف حرارت غلیظ مادہ میں عمل کرتی ہے تو اس مادہ سے غلیظ بخارات پیدا ہوتے ہیں، جن کا تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہے، پھر جب ان بخارات سے حرارت دور ہو جاتی ہے اور ان کی غلظت بڑھ جاتی ہے تو یہ ریاح بن جاتے ہیں۔

علامات:

سر میں تمدد [تناؤ] ہوتا ہے کیونکہ ریاح ہوائی اجزاء کے غلبہ کے باعث باہر آنا چاہتی اور عضو سے نکلنا چاہتی ہیں، لہذا وہ متحرک ہوتی ہیں اور ان سے عضو میں تمدد پیدا ہوتا ہے، خصوصاً جب اس کی مقدار عضو کے جوف سے زیادہ ہو، لیکن یہ ایک ایسی علامت ہے جو ریاح اور اخلاط کے درمیان مشترک ہے، کیونکہ ان دونوں میں سے جو بھی زیادہ ہو جاتے ہیں وہ عضو میں تناؤ پیدا کرتے اور اس کے اتصال میں تفرق پیدا کرتے ہیں۔

ریاح کی مخصوص علامت یہ ہے کہ اس میں [ثقل نہیں ہوتا] کیونکہ ریاح میں اجزاء ارضیہ کا مادہ نہیں ہوتا، جو ثقل پیدا کرتا ہے، کانوں میں دوی کی شکایت ہوتی ہے [یعنی کان بجتے ہیں] اور اس کا سبب یہ ہے کہ ریح کی حرکت اور تموج سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، وہی محسوس ہوتی ہے، ریح کے منتقل ہونے کے باعث ایک جانب سے دوسری جانب درد منتقل ہوتا رہتا ہے کیونکہ "ریح" صرف اسی کو کہتے ہیں جو عضو میں پھیلی ہوئی ہوتی ہے، اس میں ایک جگہ بند نہیں ہوتی، اس لیے وہ ایک مقام سے حرکت کر کے دوسرے مقام پر چلی جاتی ہے، اس کی مثال وہ پانی ہے جو کسی ایک جگہ پر گھرا ہوا نہ ہو، چنانچہ جب اس کو ہوا حرکت دیتی ہے تو وہاں سے دفع ہونے لگتا ہے اور اپنے مقام سے بہنے لگتا ہے، اس کے برخلاف نفخ صرف اس ریح کے لیے بولا جاتا ہے جو ایک ہی فضاء

Scanned with CamScanner

[جوف] میں ساکن اور بند ہو۔

ٹیسیں ہوتی ہیں اس میں اعتراض ہے، کیونکہ ٹیسیں ریاح سے خصوصاً غلیظ ریاح سے نہیں پیدا ہوا کرتی۔

چنانچہ ابن سرافیون نے "دردسر" کے بیان میں کہا ہے کہ:

"اگر درد کے ساتھ بغیر ثقل کے تمدد ہو اور ٹیسیں بھی نہ ہوں تو سمجھ لینا چاہیے کہ مرض کا سبب ریح ہے۔"

نیز رازی نے دردسر کے بیان میں کہا ہے کہ:

"اگر مریض سر میں تمدد محسوس کرے، لیکن اس کے ساتھ ثقل یا ٹیسیں نہ ہوں تو یہ اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ سبب مرض ریح ہے۔"

ہاں گاہے دردسر کا سبب سر کے غلیظ بخارات ہوتے ہیں جیسا کہ رازی نے اپنی کتاب الفاخر فی الطب میں بیان کیا ہے۔

اس میں کنپٹیوں کے اندر شدید ٹیسوں کا ہونا لازمی ہے، کیونکہ طبیعت ان بخارات کو باہر دفع کرنا اور روح کو ان سے پاک صاف کرنا چاہتی ہے، لہٰذا شریانیں تڑپتی اور سخت ناگوار حرکتیں کرتی ہیں۔

علاج:

ان ریاحوں کو نطولات [یعنی تریڑوں] کے ذریعہ تحلیل کریں جو شیح ارمنی، برنجاسف، صعتر، مرزنجوش، اکلیل الملک، کرفس، سویا اور ان کے مانند دوسری چیزوں کے جوشاندہ سے تیار کیے گئے ہوں۔ نیز شمومات [سونگھنے کی دوائیں] کے ذریعہ تحلیل کریں مثلاً تازہ سداب، مرزنجوش، برگ بادیان اور مشک اور عطوسات [چھینک لانے والی دوائیں] استعمال کریں مثلاً مرچ سیاہ اور جند بیدستر، تاکہ چھینکوں کے ذریعہ ریاح اور غلیظ بخارات دماغ سے دفع ہو جائیں۔

چنانچہ بقراط نے ابیذیمیا میں بیان کیا ہے کہ:

"غلیظ ریاح سے پیدا ہونے والے دردسر کو چھینک شفا بخشتی ہے۔"

اور سعوطات استعمال کریں جو صبر، کندش، زعفران، مرچ سفید اور مشک سے آب مرزنجوش کے ساتھ بنائے گئے ہوں۔

نفاخ غذاؤں سے پرہیز کریں بلکہ صرف چوزے کھلائیں جو آب نخود، زیرہ، دارچینی اور مغز قرطم

Scanned with CamScanner

کے ساتھ پکائے گئے ہوں۔

رفع قبض کریں تا کہ ریاح پیدا کرنے والا مادہ دفع ہو جائے۔

دردسر شرکی معدی:

گاہے دردِ سر معدے کی شرکت سے ہوتا ہے کیونکہ معدہ عصب راجع کے ذریعہ دماغی جھلیوں سے اتصال رکھتا ہے، علاوہ ازیں معدہ دماغ کے محاذ میں واقع ہے نیز معدہ میں ایک عصب ہے جو بہت ہی زیادہ ذکی الحس ہے، اس کے ذریعہ دماغ تک درد پہنچتا ہے۔

معدہ اور دماغ کی مشارکت کی دو علامتیں ہیں، ایک تو یہ ہے کہ انسان جب کسی بدبودار چیز کو سونگھتا ہے تو اس کو ابکائی آنے لگتی ہے اور دوسری یہ ہے کہ انسان جب ٹھنڈا پانی پیتا ہے تو وہ اس سے اپنے دماغ میں سردی محسوس کرتا ہے اور [اور یہ بھی واضح رہے کہ] معدہ دماغی اذیت سے اس قدر ایذا نہیں پاتا جس قدر کہ دماغ معدے کی اذیت سے ایذاء پاتا ہے، کیونکہ معدہ دماغ کے محاذ میں واقع ہے، اس سے دماغ کی طرف بخارات چڑھتے ہیں اور چونکہ دماغ لطیف الجوہر اور ضعیف الجرم [کمزور] ہے، لہذا وہ ان بخارات کو قبول کر لیتا اور ان سے متاثر ہوتا ہے اور معدہ اگرچہ دماغ کے نیچے واقع ہے، لیکن دماغ سے اترنے والے فضلات معدے میں اس کی غلظت کے باعث نفوذ نہیں کر سکتے، بلکہ معدہ کے جوف میں ٹھہر جاتے ہیں اور پھر کسی زیادہ تکلیف کے بغیر وہاں سے پھسل کر پاخانہ کے ساتھ دفع ہو جاتے ہیں اور یہ دردسر شرکی یا تو معدے کے سوءِ مزاج سادہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یا معدے کے اخلاط سے پُر ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور یہ دردسر [یعنی دردسر شرکی معدی] دورہ اور نوبتوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور یہ دورے معدے کی مختلف حالتوں کے لحاظ سے اور معدے سے دماغ کی طرف بخارات اور خراب کیفیتوں کے پہنچنے کے لحاظ سے مختلف ہوا کرتے ہیں۔ جو دردسر معدہ کے سوءِ مزاج بلا مادہ [سادہ] کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے:

علامات:

غذاء سے معدے میں ثقل ہونے کی حالت میں دردسر شدید ہوتا ہے کیونکہ سوءِ مزاج کی تمام قسمیں قوت کو ضعیف کر دیتی ہیں اور اس کو ہضم کامل اور غذاء میں تصرف کرنے سے روک دیتی

ہیں، لہذا معدے کے لیے گراں گزرتا ہے اسی لیے وہ شدید اذیت پاتا ہے اور صرف یہی اذیت دماغ تک پہنچتی ہے، علاوہ ازیں اذیت کے ساتھ دماغ تک بخارات پہنچنے کے لیے بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہے، کیونکہ معدہ جب غذاء سے پُر ہوتا ہے تو زیادہ دیر تک غذاء کے پکنے کے باعث معدہ سے بخارات بکثرت صعود کرتے ہیں۔

جب معدہ غذا سے ہلکا ہوتا ہے تو دردسر بھی ہلکا ہو جاتا ہے کیونکہ اذیت کم ہو جاتی ہے اور بخارات بھی زائل ہو جاتے ہیں، لیکن گاہے اس وقت جب دردسر کا سبب معدے کا سوءِ مزاج گرم سادہ ہو، اس کے برعکس ہوتا ہے، چنانچہ خلوئے شکم اور بھوک کی حالت میں گرمی کی شدید ہو جانے کی وجہ سے دردسر بڑھ جاتا ہے اور معدے کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ عضو کی قوت اور اس سے کما حقہ افعال کا صادر ہونا اس امر پر موقوف ہے کہ عضو اپنی حالت اعتدال پر قائم رہے، چنانچہ جب وہ عضو اپنی حالت اعتدال سے بدل جاتا ہے تو اس کی حالت میں بھی بدل جاتی ہیں۔

علاج:

معدے کی حالت کو درست کریں اور اس کے مزاج کو تبدیل کریں جیسا کہ عنقریب ہی [امراض معدہ میں] اس کا بیان آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور جو دردسر معدہ میں اخلاط کے اجتماع سے پیدا ہوتا ہے وہ یا تو فم معدہ میں صفراء کے اجتماع سے ہوا کرتا ہے اور اس کی علامات یہ ہیں

غثیان [متلی] ہوتا ہے۔ غثیان معدے کی اُس حالت کو کہتے ہیں، جس میں گویا معدہ قے کا تقاضا کرتا ہے اور اس جگہ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ فم معدہ ذکی الحس ہونے کے باعث صفراء کی سوزش، تیزی اور تلخی سے اذیت پاتا ہے، لہذا طبیعت اس کو دفع کرنا چاہتی ہے اور یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

اور آنکھیں زرد ہوتی ہیں کیونکہ صفراء لطیف اور خفیف ہونے کی وجہ سے دماغ کی طرف چڑھ جاتا ہے اور اس کی رنگت سے آنکھیں بھی رنگین ہو جاتی ہیں، کیونکہ ان کی سفیدی بہت زیادہ صاف ہوتی ہے۔

معدے میں مروڑ ہوتا ہے جس کا سبب مادہ کی تیزی اور سوزش ہے اور یہ بھی وجہ ہے کہ مادۂ صفراء لطیف ہونے کی وجہ سے آنتوں میں نیچے کی طرف بآسانی نہیں جاتا، بلکہ اوپر کی طرف ہی

Scanned with CamScanner

مائل رہتا ہے۔

منہ کا مزہ تلخ ہوتا ہے کیونکہ منہ کی سطح معدے کی سطح سے متصل ہے۔

پیاس ہوتی ہے، جو صفراوی قے ہونے کے بعد ساکن ہو جاتی ہے کیونکہ صفراء جو پیاس کا سبب ہے، قے آنے سے دور ہو جاتا ہے۔

علاج:

سکنجبین اور گرم پانی پلا کر قے کرائیں کیونکہ گرم پانی متلی پیدا کرتا اور قے لاتا ہے اور گرم پانی معدے کی رطوبتوں کو بہاتا اور رقیق کر دیتا ہے نیز ہوائیت کی وجہ سے، جو اس میں گرم ہونے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے، ان رطوبتوں کو تیرا دیتی ہے، علاوہ ازیں گرم پانی معدے کو ڈھیلا کر دیتا ہے، لہذا معدے کی وہ قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں جن کے ذریعہ معدے کی رطوبتوں کو اور ان چیزوں کو جو معدے میں ہوتی ہیں، روکے رکھتا اور ان کو گھیرے رہتا ہے، اس لیے وہ رطوبتیں بآسانی دفع ہو جاتی ہیں۔

سرکہ [جس سے سکنجبین بنائی جاتی ہے] قاطع صفراء ہے۔ اس کو حالت اعتدال پر لاتا ہے اور معدے کی قوتِ ماسکہ کو کمزور کر دیتا ہے تاکہ وہ صفراء کو نہ روک سکے۔ سرکہ معدے کی قوتِ ماسکہ کو اس لیے کمزور کر دیتا ہے کہ معدے عضو عصبانی ہے اور سرکہ عصبانی اعضاء کے لیے نہایت ہی مضر چیز ہے، معدہ کے جوہر میں گھس جاتا ہے اور معدے میں جو صفراء گھسا ہوا ہوتا ہے اس کو نکال باہر کرتا ہے، کیونکہ سرکہ میں قوی حدت اور حراقت ہوتی ہے، جن کی وجہ سے وہ معدے کے مسامات کو کھول دیتا، نیز سردی کو معدے کی گہرائی میں گھسنے اور اندر نفوذ کرنے میں مدد پہنچاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرکہ کی سردی دوسری ترشیوں سے زیادہ ہے، کیونکہ دوسری ترشیوں میں قبض بھی ہوتا ہے، جو بدن میں زیادہ سردی پہنچنے کو روک دیتا ہے، علاوہ ازیں اگر معدے میں بلغمی رطوبتیں مخلوط ہوتی ہیں تو معدہ ان کو کاٹ چھانٹ کر نکال دیتا ہے اور شکر [جس کو سرکہ میں ملا کر سکنجبین بنائی جاتی ہے] جلا پیدا کرتی، رطوبت پہنچاتی اور سرکہ کی حدت اور سوزش کی تعدیل کرتی ہے، نیز سرکہ کی تاثیر اور عمل کو مدد دیتی ہے، کیونکہ شیرینی کے باعث طبیعت اس میں رغبت کے ساتھ عمل کرتی ہے۔

صفراء سے معدہ کا تنقیہ کریں، اس کے بعد حرارت کو بجھائیں یعنی معدہ اور سر کی حرارت کو

Scanned with CamScanner

تسکین دیں۔ معدہ کی حرارت کو تسکین دینے سے بخارات دور ہو جاتے ہیں اور معدے کو قوت دیں تا کہ معدہ فاسد مادوں کو قبول نہ کرے اور ان کو دفع کرنے پر قادر رہے، معدے کو قوت دینے کے لیے ربوبات قابضہ [قبض پیدا کرنے والے رب] استعمال کرائیں مثلاً رب بہی، رب غورہ، رب انار اور رب زعرور۔ رب اس چیز کو کہتے ہیں ہیں جو کسی چیز سے نچوڑ کر اس قدر پکاتے ہیں کہ وہ گاڑا ہو جاتا ہے اور بقدر چوتھائی باقی رہ جاتا ہے، اس میں شکر نہیں ملائی جاتی، البتہ اس جگہ [یعنی اس قسم کے درد سر میں] گاہے طباشیر، گل سرخ اور گل ارمنی اضافہ کر دیتے ہیں، تا کہ سردی اور قبض دور ہو جائے۔

نیز سر کو قوت دیں تا کہ اس کی اذیت دور ہو جائے اور وہ بخارات دور ہو جائیں جو اس کی طرف معدے پہنچتے ہیں اور ان چیزوں کے ساتھ سر کو قوت دیں، جو صداع صفراوی میں بیان ہو چکی ہیں۔

درد سر بلغمی:

یا درد سر معدے میں لیسدار بلغم کے جمع ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے جو جرم معدہ سے چمٹ جاتا ہے اور اس سے بآسانی علاحدہ نہیں ہوتا۔

علامات:

درد سر سے پہلے تخمہ ہو چکا ہوتا ہے تخمہ سے مراد ضعفِ ہاضمہ کے باعث غذاء کے فاسد ہو جانے کے ہیں، یہی معدہ میں بلغم کی پیدائش کا سبب ہوا کرتا ہے۔

ترش ڈکاریں آتی ہیں ڈکار اس حالت کو کہتے ہیں جو اس ریحی فضلے [ریح] کے باہر نکلنے سے پیدا ہوتی ہے جو معدہ میں بند ہوتا ہے اور منہ کے راستے معدے کی قوتِ دافعہ کے دفع کرنے سے خارج ہوتا ہے۔ اس درد سر میں ڈکاریں آنے کی وجہ یہ ہے کہ ضعفِ ہضم کی وجہ سے یہ ریاحی بخارات بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور طبیعت ان کو منہ کے راستے دفع کر دیتی ہے۔ ان کے ترش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ معدے کی حرارت غذاء میں پورا عمل نہیں کرتی اور نہ وہ غذاء کو ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہے۔ لہذا ایسی حالت میں غذاء ترش ہو جاتی ہے، جیسا کہ پھیکے میوے ترش ہو جاتے ہیں، جب کہ ان کو حرارت ناقص طور پر نضج دیتی ہے ـــــ یا ترش ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے میں چمٹے ہوئے بلغم کے ساتھ وہ سوداء مل جاتا ہے، جو معدے میں روزانہ گرتا رہتا ہے۔

Scanned with CamScanner

معدے میں نفخ ہوتا ہے کیونکہ یہ آپ کو پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے کہ نفخ [ریاح] کی پیدائش غلیظ مادہ میں کمزور حرارت کے عمل سے ہوا کرتی ہے۔

لعاب دہن کی زیادتی ہوتی ہے اس کا سبب یا تو یہ ہوتا ہے کہ معدے سے منہ کی طرف رطوبتیں بکثرت چڑھتی ہیں یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لعاب دہن ان گلٹیوں سے پیدا ہوتا ہے جو زبان کی جڑ کے پاس واقع ہیں، لہذا معدہ ان رطوبتوں سے مستغنی [بے پرواہ] ہونے کے باعث ان کو جذب نہیں کرتا، لہذا وہ منہ میں بکثرت جمع ہو جاتی ہیں۔

اور ابکائیاں آتی ہیں ابکائی [تہوع] معدے کی اس حرکت کو کہتے ہیں، جو معدے سے موذی کو دفع کرنے کے لیے پیدا ہوتی ہے، لیکن ان کے ساتھ موذی چیز حرکت نہیں کرتی [یعنی ابکائی میں معدے سے کوئی چیز خارج نہیں ہوتی]، اس جگہ ابکائی آنے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ ان فضلات سے ایذا پاتا ہے اور ان کو دفع کرنے کے لیے حرکت کرتا ہے، لیکن ان کو دفع کرنے اور ان کو تحریک دے کر ان کا قلع قمع کرنے سے عاجز اور ضعیف ہوتا ہے، کیونکہ یہ فضلات معدے کی خمل [یعنی چننوں] سے چسپاں ہوتے ہیں [اور بلغمی قے آنے کے بعد درد سر ساکن ہو جاتا ہے]

علاج:

معدے کا تنقیہ کریں چنانچہ اس غرض کے لیے تخم سویا، تخم مولی اور ملیٹھی کے جوشاندہ میں سکنجبین عسلی ملا کر پلائیں اور قے کرائیں یا حب ایارج سے دست لائیں اور نیز اس کو تقویت پہنچائیں تا کہ وہ فضلات کو دفع کرنے پر قادر ہو اور قوت ہضم کو درست کریں اور اس کے لیے ہلکی غذائیں کھلائیں اور گرم جوارشیں استعمال کریں تا کہ بلغم کی پیدائش موقوف ہو جائے یا درد سر خلط سوداوی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو معدے میں موجود ہوتی ہے۔

علامات:

معدے میں جلن محسوس ہوتی ہے کیونکہ سوداء میں حدت اور ترشی ہوتی ہے، بھوک زیادہ لگتی ہے کیونکہ سوداء فم معدہ میں دغدغہ اور لذع پیدا کرتا ہے، خصوصاً اگر سوداء اپنی کیفیت کے لحاظ سے ردی نہ ہو، اس لیے کہ سوداء ردی ہو تو اس صورت میں جذب کرنے کی نسبت دفع کرنے کی خواہش زیادہ ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

اور سوداوی قے آنے سے دردسر میں تخفیف ہو جاتی ہے

علاج:

مطبوخ افتیمون سے مادہ کو نضج دینے کے بعد سوداء کو خارج کرنے والی دواؤں کے ذریعہ معدہ کا تنقیہ کریں] مثلاً ان گولیوں سے تنقیہ کریں، جو ہلیلہ سیاہ، بسفائج، اسطوخودوس، افتیمون، غاریقون، حجر لاجورد اور سقمونیا سے آب بادرنجبویہ میں گوندھ کر بنائی گئی ہوں۔

یا دردسر ان ریاح کی وجہ سے ہوتا ہے جو معدہ میں پیدا ہوئی ہیں۔

علامات:

دردسر سے پہلے درد معدہ ہوتا ہے کیونکہ جو ریاح معدہ میں پیدا ہوتی ہیں وہ صرف اسی وقت دردسر پیدا کر سکتی ہیں جب وہ اس قدر زیادہ غلیظ ہوں کہ جب وہ معدے سے سر کی طرف منتقل ہوں تو اس لمبی مسافت میں تحلیل نہ ہو سکیں، ایسی حالت میں ان ریاح کے تمدد پیدا کرنے کی وجہ سے اولاً معدے میں درد کا ہونا ضروری ہے، علاوہ ازیں یہ بھی ممکن ہے کہ دماغ کی طرف صرف ان ریاح کی اذیت پہنچے، اس صورت میں بھی درد معدہ دردسر سے پہلے ہی ہوگا، کیونکہ اصل مرض "عرض" سے مقدم ہوا کرتا ہے۔

پہلے پہل دردسر تالو میں ہوا کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تالو معدے کے بالمقابل واقع ہے، پہلے پہل ایذا اسی کی طرف پہنچتی ہے، البتہ اس کے بعد جب یہ اذیت بڑھ جاتی ہے تو دردسر تالو سے سر کے دوسرے حصوں میں بھی منتقل ہو جاتا ہے اور یہ ایک ایسی علامت ہے جو دردسر کی ان تمام قسموں میں پائی جاتی ہے جو معدے کی شرکت سے پیدا ہوتے ہیں۔[معدہ کا درد ساکن ہو جانے سے دردسر بھی ساکن ہو جاتا ہے] کیونکہ یہ ریاح تحلیل ہو جاتے ہیں۔

اور بادانگیز نفاخ غذاؤں کے کھانے سے دردسر بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس قسم کی غذاؤں کے کھانے سے سبب بڑھ جاتا ہے۔

علاج:

نفخ[اور ریاح] کو تحلیل کریں اور گرم جوارشیں کھلا کر معدے کو قوت دیں۔ یہ گرم جوارشیں کا

Scanned with CamScanner

سرریاح ہوں، مثلاً کمونی، جوارش فوتجی۔ جوارش ''گوارش'' کا معرب ہے اور اس کے معنی ہاضوم [ہاضم کے] ہیں۔

یا دردِ سر فم معدے کی کمزوری اور اس کی ذکاوت حس سے پیدا ہوتا ہے، یہاں تک کہ فم معدہ اپنے ضعف کی وجہ سے فاسد مواد کو قبول کر لیتا ہے اس قول میں اعتراض ہے، کیونکہ ذکاوتِ حس اور ضعف ایک ساتھ نہیں ہوا کرتے، بلکہ ذکاوتِ حس اسی وقت ہوتی ہے جب عضو کی قوت کامل اور اس کے افعال صحیح و سالم ہوتے ہیں۔

اور اس میں کیموسات صالحہ [اچھے اخلاط] بھی فاسد ہو جاتے ہیں اس کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ فم معدہ پر جو چیز گرتی ہے وہ فاسد ہوتی ہے یا فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور ان اخلاط کو ہضم کرنے سے عاجز ہوتا ہے نیز وہ ان اخلاط میں کماحقہٗ تصرف کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، لیکن اگر مصنف یہ کہتا ہے کہ ''فم معدہ میں کیلوس فاسد ہو جاتے ہیں'' تو یہ زیادہ صحیح اور مناسب ہوتا، اس لیے فم معدہ ان اخلاط سے دردناک ہوتا ہے فم معدہ کے دردناک ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان اخلاط کی کیفیت خراب ہوتی ہے اور نیز فم معدہ کمزور ہوتا ہے، کیونکہ کمزور عضو ہر ایک موذی کو جلد قبول کر لیتا ہے، اور درد میں دماغ بھی شریک ہوتا ہے۔

علامات:

نیند سے بیدار ہونے کے بعد صبح کے وقت اور خلوئے شکم کے وقت دردِ سر میں شدت ہوتی ہے یعنی جب کہ شکم غذاء سے خالی ہوتا ہے تو دردِ سر شدید ہوتا ہے، اس لیے کہ خلوئے شکم کی حالت میں طبیعت فضلات کو معدے کی طرف اس لیے دفع کر دیتی ہے کہ اعضاء کے لیے غذاء تیار ہو اور اعضاء کے لیے آرام و آسائش کا سامان ہو، لیکن معدہ ان فضلات کو اپنی کمزوری کے باعث، نیز اس وقت غذاء کی خواہش ہونے کے باعث قبول کر لیتا ہے۔

علاج:

بہت جلد مریض کو روٹی کے چند لقمے آب غورہ یا آب ریباس، یا آب انار میں بھگو کر کھلائیں کیونکہ یہ قابض دوائیں مقوی معدہ ہیں، بخارات کو ساکن کرتی ہیں اور صفراء کا قلع قمع کر دیتی ہیں، جو خلوئے شکم کی حالت میں بالعموم معدے پر گرا کرتا ہے اور جب ان دواؤں کے ساتھ روٹی کے

Scanned with CamScanner

لقمے بھی ہوں گے تو یہ دوائیں معدے میں دیر تک قائم رہیں گی اور پھر کے بعد دیگرے اعضاء میں نفوذ کر جائیں گی، جس کے باعث معدہ کی طرف فضلہ کا گرنا موقوف ہو جائے گا۔

اور اگر ضعیف ہونے کے باوجود معدے کا مزاج بھی سرد ہو تو مذکورہ بھگوئے ہوئے لقموں کو گرم مصالح لگائیں گرم مصالح مثلاً انیسون، کرویا اور زیرہ اور نیز افاویہ سے خوشبودار کریں افاویہ ان گرم دواؤں کو کہتے ہیں جن میں عطریت [خوشبو] بھی ہوتی ہے، مثلاً زعفران، اگر اور تج، تا کہ ان کی وجہ سے قوت زیادہ پہنچے اور طبیعت ان کی طرف زیادہ متوجہ ہو لیکن اگر ترشی موافق نہ ہو مثلاً کھانسی کی وجہ سے یا اس کے علاوہ کسی دوسرے سبب سے تو روٹی کو جلاب کے ساتھ کھلائیں اور جُلاب[1] شکر، میٹھے پانی اور گلاب سے بنایا گیا ہو۔

دردِ سر ضعفِ دماغی:

گاہے دردِ سر ضعفِ دماغ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے

علامات:

معمولی سبب سے دردِ سر بڑھ جاتا ہے مثلاً بخارات سے، جو ہضم غذاء کے وقت معدے سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں، آواز اور بوؤں وغیرہ سے دردِ سر بڑھ جاتا ہے، کیونکہ ان معمولی اسباب سے دماغ بے حد متاثر ہوتا ہے اور جو چیزیں اس کی طرف پہنچتی ہیں ان کو دفع کرنے کی قدرت نہیں رکھتا ہے، اگرچہ وہ تھوڑی ہی ہوں۔

حواس مکدر ہوتے ہیں اور دماغی افعال میں فتور ہوتا ہے دماغی افعال مثلاً قوتِ فکر، قوتِ خیال، قوتِ حافظہ اور حرکاتِ ارادیہ وغیرہ میں خلل ہوتا ہے۔

علاج:

مقوی دماغ چیزوں سے دماغ کو قوت دیں، مثلاً خوشبودار غذائیں دیں اس لیے خوشبودار غذاؤں سے تغذیہ بھی زیادہ ہوتا ہے، قوت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے اور وہ دل پسند ہونے کے

۱- جلاب [جیم کو پیش اور لام کو تشدید] اس شربت کو کہتے ہیں جو شہد اور گلاب سے پکا کر تیار کیا جاتا ہے، لیکن گاہے شہد کے بجائے شکر اور گلاب سے بھی بناتے ہیں۔ [مترجم]

Scanned with CamScanner

باعث ہضم بھی جلد ہو جاتی ہیں۔

اور یہ خوشبودار غذائیں لطیف اور زود ہضم ہوں تاکہ ان سے فضلات کم پیدا ہوں اور یہ آسانی سے ہضم بھی ہو جائیں اور اعضاء کی طرف نفوذ کر جائیں، مثلاً چوزہائے مرغ اور تیہو جو چنے، زعفران، دارچینی اور گلاب کے ساتھ پکائے گئے ہوں۔

اوراسی قسم کے طلا لگائیں، مثلاً لونگ اور گلاب سر پر روغن لگائیں مثلاً روغن گل اور روغن بنفشہ۔

خوشبودار چیزیں سونگھائیں جو زیادہ گرم نہ ہوں اور نہ ان کی بو تیز ہو، مثلاً سیب، عنبر اور گلاب۔

اس کے بعد اگر سوء مزاج ہو تو اس کو تبدیل کریں اور ایسی چیزوں سے تبدیل کریں جو اس مزاج کے بالضد ہوں، لیکن اگر سوء مزاج مادی ہو تو استفراغ وتنقیہ کے بعد مزاج کو تبدیل کریں۔

معمولۂ مطب:

حریرہ مغز بادام: شیرہ مغز بادام شیریں سات عدد، شیرہ مغز کدو، شیرہ تخم خشخاش، شیرہ تخم کاہو مقشر، ہر ایک ۳ گرام، مصری ۴۰ گرام، سب کو پانی یا دودھ میں پیس کر آگ پر رکھیں اور گھی سے بگھاریں جب غلیظ ہو جائے تو اتار کر استعمال کریں۔

دردِ سرِ حِسّی:

گاہے دردسر دماغی حس کے تیز ہو جانے سے پیدا ہوا کرتا ہے اس صورت میں دماغ معمولی مخالف چیزوں سے متاثر ہوتا اور ان سے اذیت پاتا ہے۔

علامات:

ہر ایک معمولی سبب سے دماغ بہت جلد متاثر ہوتا ہے، ذکاوت حس موجود ہوتی ہے اور فضلات دفع ہونے کے راستے پاک صاف ہوتے ہیں [آنکھوں میں] کیچ، [کانوں میں] میل اور [ناک میں] ریٹھ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دماغ فضلات اور فاسد مواد سے پاک صاف ہوتا ہے۔ اور افعال دماغیہ صحیح وسالم ہوتے ہیں

علاج:

غلیظ غذائیں کھلا کر دماغی حس کو کند بنائیں] مثلاً سری، کلے پائے، جو آش جو کے ساتھ پکائیں گئے ہوں اور حلیم جو گائے کے گوشت سے بنایا گیا ہو، بشرطیکہ قوت ہاضمہ قوی ہو یعنی اس قسم

کی غلیظ غذاؤں کو ہضم کرنے کی قوت ہو اور یہ غلیظ غذائیں حسِ دماغی کو دو طریقوں سے کند کرتی ہیں۔

ایک تو ان سے جو خون پیدا ہوتا ہے، وہ غلیظ اور سرد ہوتا ہے، جس کے باعث روح بھی کثیف اور سست ہو جاتی ہے اور اعضاء میں کما حقہ نفوذ نہیں کر سکتی، لہٰذا اعضاء بھی اس روح کو کما حقہ قبول نہیں کر سکتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حسِ کند ہو جاتی ہے۔

دوسرے ان غذاؤں سے روح کم پیدا ہوتی ہے کیونکہ لطیف خون پیدا نہیں ہوتا جو روح کا مادہ ہے ورنہ سبز ترکاریاں کھلائیں یعنی اگر قوت ہاضمہ قوی نہ ہو تو سبز ترکاریاں مثلاً برگ کاہو، ساگ خرفہ اور سبز دھنیا کھلانا چاہیے، کیونکہ یہ سبز ترکاریاں خون کو ٹھنڈا کر دیتی ہیں اور خون جب ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو کثیف ہو جاتا ہے اور اس میں غلاظت پیدا ہو جاتی ہے، لیکن گاہے خون کی کثافت اس وقت تک محسوس نہیں ہوتی جب تک کہ اس کو شدید سردی نہ پہنچے اور اسی لیے گاہے مخدر دواؤں کے پلانے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے، جیسا کہ شربت خشخاش وغیرہ یعنی شربت خشخاش کے مانند جیسی چیزیں، جن سے طبیعت مانوس ہے اور جو عام طور پر کھائی جاتی ہیں، کیونکہ جو چیزیں بار بار کھائی جاتی ہیں طبیعت بار بار ان کی اصلاح کر چکی ہوتی ہے اور ان کی مضرتوں کو دفع کر چکتی ہے اور ان میں اثر کرنے کی عادی ہو جاتی ہے، اس لیے اس کی قوت زیادہ قوی ہو جاتی ہے اور اس کا برداشت کرنا بھی آسان ہوتا ہے، لیکن اگر اس قسم کی چیزیں کافی نہ ہوں تو فلونیا[1] استعمال کریں اور طلاء لگائیں جو تخم کاہو، پوست خشخاش، افیون، اجوائن خراسانی اور برگ بھنگ سے آب برگ لفاح کے ساتھ بنایا گیا ہو۔

لیکن یہ واضح رہے کہ بعض اوقات قوی مخدر دواؤں کے استعمال سے شدید مصیبتیں نازل ہو جاتی ہیں، مثلاً تاریکیٔ چشم پیدا ہو جاتی ہے اور گاہے ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے، جیسا کہ طبری نے ایک حکایت بیان کی ہے اور اسے ہم اس سے قبل نقل کر چکے ہیں، لیکن اگر قوی مخدر دواؤں کے استعمال کی ضرورت پیش آ جائے تو احتیاط کے ساتھ تھوڑی استعمال کرائیں اور پھر جس وقت مریض کے حالات میں تبدیلی اور حواس میں خلل پیدا ہونے لگے تو اس تدبیر کی تعدیل [سر پر] نیم گرم پانی گرا کر کی جائے۔

۱۔ فلونیا ایک معجون ہے، جو مخدر دواؤں سے بنائی جاتی ہے۔

[نوٹ] اس قسم کے صداع میں وہی حریرہ مفید ہوتا ہے، جو پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ [مترجم]

نخہ:

گاہے دردِ سر خلاء اور خشکی سے پیدا ہوتا ہے، جو نخہ کے نام سے موسوم ہے اور اس دردِ سر کا یہ نام اس کے عرض کے نام پر رکھا گیا ہے [کیونکہ "نخہ" کے معنی "ہلکا پن" کے ہیں اور اس دردِ سر میں ہلکا پن لازمی ہوتا ہے]

علامات:

یہ دردِ سر استفراغ کثیر کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے اور یہ استفراغ کثیر یا تو سر سے ہوتا ہے، مثلاً نزلہ، نکسیر اور غرغروں وغیرہ کے ذریعہ دماغ رطوبتیں جذب ہو کر خارج ہو جائیں اور یا یہ استفراغ تمام بدن سے ہوتا ہے مثلاً بدن کا استفراغ کلی[1]، جو قے، دستوں، فصد اور ادرار سے ہوتا ہے —— اور گاہے یہ دردِ سر غذاء نہ ملنے سے بھی پیدا ہو جاتا ہے، حالانکہ کسی قسم کا استفراغ نہیں ہوتا، جیسا کہ روزہ کی حالت میں ہو جاتا ہے۔

رازی نے کہا ہے کہ "دردِ سر نخہ زیادہ تر عورتوں کو پیدا ہوتا ہے" جس کی وجہ بعض اطباء نے یہ بیان کی ہے کہ عورتوں میں بچہ پیدا ہونے کے بعد خونِ نفاس بکثرت خارج ہوتا ہے اور نیز ان کو خونِ حیض بھی آتا رہتا ہے۔

یا نزف [جریان خون] کے بعد پیدا ہوتا ہے نزف کسی رگ کے کھل جانے کو کہتے ہیں، مثلاً خون بواسیر اور اس کو خاص طور پر بیان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ [کیونکہ استفراغ میں "نزف" بھی داخل ہے]

یا بیداری کے بعد لاحق ہوتا ہے کیونکہ بیداری خشکی پیدا کرتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ حالت بیداری میں روح کی حرکت باہر کی طرف ہوتی ہے اور حواس بھی محسوسات میں حرکت کرتے رہتے ہیں، اس لیے ان سے حرارت پیدا ہوتی ہے جو رطوبتوں کو بہت زیادہ تحلیل کر دیتی

۱- استفراغ کلی گاہے اس استفراغ کو کہتے ہیں، جس میں مواد کا استفراغ تمام اعضاء بدن سے ہوتا ہے، اسی کو تنقیہ عام بھی کہتے ہیں اور گاہے تمام اخلاط کے استفراغ کو بھی کہتے ہیں، جیسا کہ فصد کے ذریعہ ہوتا ہے، لیکن یہاں پر پہلے ہی معنی مراد ہیں، اس کے مقابلہ میں استفراغ جزئی یا تنقیہ خاص ہے، جس میں کسی خاص عضو مثلاً سر وغیرہ کا استفراغ ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

ہے، علاوہ ازیں حرکات ارادیہ کا مبداء ہے اور [یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ] خشکی اور رطوبتوں کی کمی کے وقت حرارت میں اشتعال پیدا ہونا ضروری امر ہے، لہذا رطوبتوں کے زیادہ تحلیل ہونے اور ان کے جل جانے کے باعث خشکی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

یا غم کے بعد غم اس کیفیت نفسانیہ کو کہتے ہیں، جس میں روح اور حرارت غریزی کسی موجودہ موذی سے ڈر کر اندرون بدن چلی جاتی ہے اور یہ اس لیے کہ شدتِ انقباض واختناق [گھٹنا] کے باعث حرارت غریزی بجھ جاتی ہے، جس سے سردی پیدا ہوتی ہے جو روح کو کثیف بنا دیتی ہے، لہذا اس کے بعد طبعی قوتیں کمزور ہوجاتی ہیں اور اس وجہ سے خون اور روح سے تحلیل شدہ حصہ کا بدل ضرور کم ہوجاتا ہے۔ علاوہ ازیں قوتوں کے کمزور ہونے سے خون اور ریح تحلیل بھی زیادہ ہوتے ہیں، کیونکہ قوتیں ان کو تحلیل ہونے سے روکنے کے لیے عاجز ہوتی ہیں، لہذا خشکی کا پیدا ہونا لازمی امر ہے، نیز گاہے حرارت جمع ہونے کے طور پر بدن میں لوٹ آتی ہے، جس سے اندرونی رطوبت بھی فنا ہوجاتی ہے، جو حرارت کے لیے مرکب [سواری] ہے اور یا یہ رطوبت بذریعہ اشتعال یا بذریعہ تقشف [خشکی] فنا ہوتی ہے۔

بیداری اور غم بھی اگرچہ استفراغ ہی میں داخل ہیں، لیکن ان میں جو استفراغ ہوتا ہے، وہ پوشیدہ طور پر تحلیل ہونے کی صورت میں ہوتا ہے اس لیے ان کو مخصوص طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اور یہ دردسر مذکورہ مجففات [خشکی پیدا کرنے والے اسباب] کے دوبارہ واقع ہونے سے بڑھ جاتا ہے کیونکہ ان سے خشکی بڑھ جاتی ہے۔

علاج:

مریض کو جید الکیموس مرطب غذاء کھلائیں مثلاً آش جو، حریرہ جونشاستہ، روغن بادام اور شکر سے بنایا گیا ہو، فربہ چوزے، ماء اللحم جو بکری کے شیر خوار بچہ کی گردن سے بنایا گیا ہو جس میں مرطب روغن ڈالے گئے ہوں] مثلاً روغن بادام، روغن کنجد۔

ناک میں روغن سعوط کریں مثلاً روغن بنفشہ، روغن کدو، روغن نیلوفر

اور نیز ناک میں مرطب مخ [گودا] اور مرطب چربیاں ٹپکائیں مخ مثلاً ساق البقر [گائے کی پنڈلی کا گودا] اور مرطب چربیاں مثلاً مرغیوں اور تیتروں کی چربی۔

Scanned with CamScanner

معمولات: مریض کو یہ حریرہ پلائیں:

مغز تخم کدو شیریں، تخم خشخاش، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، ہر ایک ۳ گرام، مصری ۲۰ گرام، سب کو گائے کے دودھ میں پیس کر گھی سے بگھاریں اور جب غلیظ ہو جائے تو آگ پر سے اتار کر استعمال کرائیں۔ گاہے اس میں مغز بادام شیریں ۵ عدد اور مغز تربوز گرام بھی اضافہ کرتے ہیں۔ سر پر ایسی عورت کا دودھ بھی گرانا فائدہ کرتا ہے، جس کی گود میں لڑکی ہو، نیز روغن حنا بھی مفید ہے، اس کا نسخہ علاج الامراض میں تحریر ہے۔

معجون راحت، بہت مفید ہے، نسخہ حسب ذیل ہے:

آملہ مقشر، حب الآس، تخم کاہو، تخم خرفہ، صمغ عربی، زرشک، گل سرخ، رب السوس، ہر ایک ۲۰ گرام، تخم کاسنی، کشنیز خشک، ہر ایک ۳۴ گرام، صندل سفید، تخم ککڑی، تخم کھیرا، تخم تربوز، تخم کدو، تخم شاہترہ، انجبار، ہر ایک ۱۵ گرام، مروارید، یاقوت، الائچی خورد، الائچی کلاں، طباشیر، ہر ایک ۶،۵ گرام، کافور ۱ ماشہ، ترنجبین ۲۷ گرام، عناب ۲۰ عدد، رب بہی، رب انار ہر ایک ۱۷۵ گرام، مصری ۲۱۰ گرام، گلاب آب مقطر ۱۴۰ ملی لیٹر، چار عدد کدو، تربوز کا نچوڑا ہوا پانی، خشک دواؤں کو کوٹ چھان کر شکر و رب کے پانی میں قوام کریں اور حسب قاعدہ معجون بنا کر استعمال کرائیں۔

اس قسم کے صداع میں یہ بخور بھی مفید ہوتا ہے۔ شاخ کدو، جرادہ کدو، برگ کاہو، تخم خشخاش، بنفشہ، نیلوفر، برگ بید سادہ، کالا دانہ، تمام دواؤں کو پانی میں جوش دیں اور اس پانی میں چادر بھگو کر مریض کو اڑھائیں، بہت مفید ہوتی ہے۔ [حاشیہ شریف خاںؒ]

دردسر عرضی:

دردسر گاہے بخاروں میں پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بخار کی حالت میں بدن سے دماغ کی طرف گرم بخارات چڑھا کرتے ہیں۔ [جو دردسر پیدا کر دیتے ہیں]

علامات:

یہ دردسر بخار کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اس کے دور ہو جانے سے ساکن ہو جاتا ہے

Scanned with CamScanner

علاج:

درد سر کا علاج بخار کا علاج ہے

درد سرورمی۔ گاہے درد سر دماغ اوراس کی جھلیوں کے گرم یا سرد ورم سے پیدا ہوتا ہے

علامات:

درد سر کے ساتھ سرسام موجود ہوتا ہے "سرسام" دماغ اوراس کی جھلیوں کے ورم کو کہتے ہیں، خواہ ورم گرم ہو یا سرد، جیسا کہ مصنف کی رائے ہے اور اس کی علامتیں بھی ہوتی ہیں جو عنقریب ہی بیان کی جائیں گی۔

اس کا علاج سرسام کا علاج ہے

درد سر جماعی:

درد سر گاہے جماع کے بعد پیدا ہوتا ہے اوراس کا سبب یا تو خشکی ہوتی ہے، اس کالحاظ سے جماع میں حرکت کرنی پڑتی ہے جو خشکی پیدا کرنے والی ہے، نیز اس لحاظ سے کہ جماع میں منی کا استفراغ ہوتا ہے، منی کا استفراغ دوسری تمام رطوبتوں کے استفراغ کی نسبت بہت زیادہ خشکی پیدا کرتا ہے۔[جس کا بیان عنقریب ہی آئے گا]لہذ ادرد سر کی یہ قسم درد سر خشہ میں داخل ہے۔

علامات:

یہ درد سر کثرت جماع کے بعد پیدا ہوتا ہے کیونکہ قلت جماع کی صورت میں بدن میں زیادہ خشکی نہیں پیدا ہوتی اور ساتھ ہی بدن دبلا اور خشکی ہوتا ہے کیونکہ موٹے تازے لوگوں میں جماع سے اس قدر خشکی نہیں پیدا ہوسکتی ہے کہ اس سے بدن میں کوئی آفت پیدا ہوجائے، خواہ کثرت ہی کیوں نہ کی جائے۔

علاج:

اس درد سر کا علاج وہی ہے جو اس درد سر کا کیا جاتا ہے جو خشکی سے پیدا ہوتا ہے، اس کے علاوہ شیریں پانی سے نہلائیں تاکہ بدن میں تری پیدا ہو اور دماغ میں براہ راست تری پہنچے اور نیز اس مشارکت سے نرمی پہنچے جو اعصاب اور دماغ کے درمیان ہے، لیکن پانی زیادہ ٹھنڈا نہیں ہونا

Scanned with CamScanner

چاہیے کیونکہ جماع کثرت تحلیل کے باعث بدن کو متخلخل کر دیتا اور نیز اس میں سردی پیدا کرتا ہے اور قوتوں کو کمزور کر دیتا ہے، لہذا اسر دیانی سے حرارت کے بالکل بجھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ناک میں روغن بنفشہ سڑکائیں تاکہ پہلے بہل دماغ میں تری پہنچے اور پھر اس کی مشارکت سے بدن بھی تر ہو جائے۔

دردسر بخاری:

دردسر گاہے بخارات سے پیدا ہوتا ہے جو اخلاط سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اور ان بخارات کے چڑھنے کا سبب بدنی اور نفسانی حرکات ہوتی ہیں، جو اخلاط کو گرم کر کے ان کو جوش میں لے آتی ہیں، خصوصاً جب ان اخلاط میں کوئی خراب کیفیت بھی موجود ہو۔

علامات:

بدن اخلاط سے پُر ہوتا ہے اور غلبۂ اخلاط کی علامتیں پائی جاتی ہیں

علاج:

مناسب طریق پر ان اخلاط سے بدن کا تنقیہ کریں اور سر کو قوت دیں تاکہ وہ بخارات کو قبول نہ کرے۔

دردسر تعبی جماعی:

دردسر گاہے اس وجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے کہ جماع کرنے والے شخص کے اعصاب ضعیف ہوتے ہیں اور جب وہ حرکت جماع سے تھک جاتے ہیں تو دماغ دردناک ہوتا ہے کیونکہ اعصاب اور دماغ میں مشارکت ہے، اس قسم کا دردسر قوی الباہ جوانوں میں نہیں پیدا ہوتا۔

علامات:

جماع کے بعد بدن میں رعشہ پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اعصاب ضعف کے باعث مستقل طور پر متصل اور مسلسل حرکت و سکون نہیں کر سکتے، لہذا غیر ارادی حرکتیں اور سکون حرکاتِ ارادیہ کے ساتھ مل جاتی ہیں۔ اسی طرح غیر ارادی حرکتیں سکونِ ارادی کے ساتھ شامل ہو جاتی ہیں، خصوصاً پاؤں میں رعشہ زیادہ ہوگا کیونکہ، پاؤں کے اعصاب بدن کے بوجھ کو اٹھانے سے کمزور ہوتے

Scanned with CamScanner

ہیں۔ یہ رعشہ جماع کے تھوڑی دیر بعد پیدا ہوتا ہے اور پھر جب کہ قوتیں آرام حاصل کر لیتی ہیں اور اپنی سابقہ حالت پر عود کر آتی ہیں تو دور ہو جاتا ہے۔

بدن کی حرکتوں میں ضعف ہوتا ہے کیونکہ حرکت کے آلات کمزور ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوا کرتا ہے گویا کہ دماغ کو کوئی شے کھینچ رہی ہے اور آگے یا پیچھے کی طرف کھینچ رہی ہے اور یہ آگے یا پیچھے کی طرف کھچاؤ دماغی حصوں کے کمزور ہونے کے مطابق ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغی حصوں میں سے جو حصہ زیادہ ضعیف ہوتا ہے اسی کو زیادہ اذیت پہنچتی ہے، اس لیے وہ اس موذی سے بچنے کے لیے بھچتا اور سکڑتا ہے اور جو حصے اس کے بالمقابل ہوتے ہیں وہ بھی اس کی وجہ سے کھنچتے ہیں، مثلاً اگر دماغ کا اگلا حصہ کمزور ہو اور یہ سکڑے تو اس کی طرف دماغ کا پچھلا حصہ کھینچے گا۔ اسی طرح اس کے برعکس —— اور گا ہے جماع کے وقت دماغ کے ایذا پانے اور سکڑنے کا انجام یہ ہوتا ہے کہ دفعۃً سکتہ پیدا ہو جاتا ہے اور موت آجاتی ہے۔

علاج:

اعصاب کو بذریعہ تمریخ [تیل لگانا] قوی بنائیں مثلاً روغن قسط، جند بیدستر کے ساتھ لگائیں۔

غذا، میں بکری کے یکسالہ بچوں کا گوشت دیں اور اسی طرح کے دوسرے جانوروں کا گوشت دیں اور ان کو خوشبودار کر کے دیا جائے

دماغ کو تقویت پہنچائیں تاکہ وہ اذیت سے متاثر نہ ہو تقویت دماغ کے لیے خوشبودار چیزیں استعمال کریں جو بیان ہو چکی ہیں۔

دردسر خماری:

دردسر گاہے خالص شراب کے بکثرت پینے سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب شراب پرانی اور غلیظ ہو یا مکدر ہو اس لیے کہ معدہ اسے بخوبی ہضم نہیں کر سکتا اور اس میں فضلات باقی رہ جاتے ہیں جو کیفیت ردیہ کی طرف مستحیل ہو جاتے ہیں، اس لیے ان سے بخارات بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور دردسر پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ گرم اور ردی بخارات معدے سے دماغ اور دماغی جھلیوں کی طرف چڑھ جاتے ہیں، لہٰذا دماغ اور دماغی جھلیوں کا مزاج گرم ہو جاتا ہے اور قوتیں بھی ان بخارات کو

Scanned with CamScanner

تحلیل نہیں کر سکتیں، لہذا یہ بخارات دماغ ہی میں باقی رہ جاتے ہیں اور اپنی گرمی، تمدید [تناؤ پیدا کرنا] اور ردی کیفیت سے دماغ کو ایذا دیتے ہیں۔ [جس سے دردِ سر ہونے لگتا ہے]

ابن سرافیون کا قول ہے:

''چونکہ تیز قسم کی شرابیں دردِ سر پیدا کرتی ہیں، اس لیے ہم جانتے ہیں کہ یہ فعل صرف ان کے تیز بخارات کا ہے، جو ان سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں''۔

اور یہ دردِ سر خمار سے پیدا ہوتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خمار ہی بذاتِ خود دردِ سر ہوتا ہے، بلکہ خمار وہ حالت ہے 'جس میں شراب ہضم نہیں ہوتی اور اس کا فضلہ باقی رہتا ہے'' پس جس وقت اس فضلہ کے ساتھ رطوبت مل جاتی ہے تو سر میں بوجھ اور دردِ سر پیدا ہوتا ہے اور جب اس کے ساتھ صفراء ملتا ہے تو قے اور ابکائیاں آنے لگتی ہیں اور صفراء جس قدر مقدار میں زیادہ اور خراب ہوتا ہے اسی قدر قے اور ابکائیاں زیادہ آتی ہیں، چنانچہ ایک مخمور کو دیکھنے کا اتفاق ہو چکا ہے کہ پہلے تو اسے اُبکائی آئی، پھر قے ہوئی جس میں خلط خارج ہوئی اور پھر اسی کے مانند پیشاب کیا۔ [یعنی پیشاب میں بھی وہی خلط خارج ہوئی تھی] اس کے بعد اس کی زبان اور منہ پر پھنسیاں نکل آئیں اور وہ اسی روز انتقال کر گیا—— ایک دوسرا واقعہ ہے کہ ایک شخص کو ابکائیاں برابر آرہی تھیں، یہاں تک کہ اس کی زبان باہر لٹک آئی اور سوج گئی، اس کے بعد نکسیر پھوٹی اور مر گیا، اس قسم کے واقعات ان لوگوں میں پیش آتے ہیں جن کے بدنوں میں اخلاط ردیہ جمع ہوتے ہیں، جو ابکائی اور قے کی شدت سے متحرک ہو جاتے ہیں۔ اگر شراب کے فضلہ کے ساتھ خون مل جاتا ہے تو وہ نشاط اور سرور پیدا کرتا ہے۔

علامات:

شراب پینے کے بعد دردِ سر پیدا ہوتا ہے اور سر میں بوجھ ہوتا ہے جو اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ سرد تر دماغ والے مریض میں بعض اوقات یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ وہ سر کو سیدھا کر کے بیٹھنے پر بھی قادر نہیں ہوتا، اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سر کی طرف غیر منہضم ردی بخارات بکثرت چڑھ جاتے ہیں اور وہاں پہنچنے کے بعد دماغ کی سردی سے متاثر ہو کر غلیظ اور تر ہو جاتے ہیں، جیسا حماموں کی چھتوں میں ہوتا ہے۔

علاج:

معدے میں جو کچھ شراب کا بقایا ہو اس کو خارج کریں یا بذریعہ قے خارج کریں، مثلاً

Scanned with CamScanner

سکنجبین اور جوشاندہ شبت بار بار پلائیں اور قے کرائیں، کیونکہ قے کے ذریعہ اس کا خارج کرنا بہت آسان ہے یا بذریعہ اسہال خارج کریں۔ اسہال کے لیے مسہل بلغم وصفراء، دونوں قسم کی دوائیں جمع کر کے استعمال کریں، مثلاً ایارج فیقرا کو حسب مزاج سقمونیا یا آب انارین اور سقمونیا سے قوی کر کے استعمال کریں، تاکہ معدے سے شراب کے غیر منہضم فضلات بہت جلد دفع ہو جائیں اور دردسر کا سبب دور ہو جائے، تاکہ وہ فضلات معدے میں دیر تک قائم بھی نہ رہیں، ورنہ وہ لیسدار ہو جائیں گے اور پھر نہ تو تحلیل ہوں گے نہ اس سے دفع ہو سکیں گے اور نہ وہ ہضم کے قابل رہیں گے۔ پس اگر وہ فضلات دفع نہ ہوں، ابکائی اور متلی شدید ہو جائے تو مریض کو تھوڑی سی عمدہ غذاء کھلائیں، تاکہ غذاء اس بقایا ردی فضلہ کے ساتھ مل جائے اور پھر قے کرائیں۔

معدے کی تقویت ایسے شربتوں سے کریں، جو حرارت کو بجھانے والے معدے کو قوی کرنے والے اور بخارات کے قاطع ہوں مثلاً شربت انار، شربت سیب، شربت غورہ سردیانی کے ساتھ اور اس قسم کی چیزوں میں سے فقاع بھی ہے جو تھوڑی خوشبودار چیزوں سے بنایا گیا ہو مثلاً بالچھڑ سے خوشبودار کیا گیا ہو، تاکہ معدے کو خوشبودار اور قوی بنائے، اور آشِ جو ہے کیونکہ آشِ جو کا خاصہ ہے کہ یہ معدے کو شراب کے بقیہ سے دھوڈالتا ہے اور اس کے ساتھ ہی حرارت کو بجھاتا اور بخارات کو دور کرتا ہے، خصوصاً جب اس میں قدرے آب غورہ یا آب لیموں بھی ملایا گیا ہو اور تھوڑا نمک شامل کر دیا گیا ہو، تاکہ اس میں لطافت پیدا ہو جائے، قبض جلد ہی رفع ہو جائے اور معدے سے فضلات دور ہو جائیں۔ کیونکہ یہ ان میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہے اس لیے آشِ جو معدے کو پاک صاف کرتا اور اس کو قوت دیتا ہے نیز حرارت کو بجھاتا، بخارات کو تسکین دیتا اور ہضم کے لیے مددگار ہوتا ہے۔

اور سر کو قوت دیں تاکہ بخارات اس سے بذریعہ تحلیل وردع دور ہو جائیں اور ٹھنڈک پہنچائیں ابتداء میں مثلاً روغنِ گل اور روغنِ آس سرکہ کے ساتھ استعمال کریں، لیکن انتہاء میں زیادہ ٹھنڈک پہنچانا مناسب نہیں ہے، کیونکہ اس سے مسامات کثیف اور بخارات غلیظ ہو جاتے ہیں، لہٰذا وہ تحلیل ہونے سے رک جاتے ہیں بلکہ انتہاء میں نیم گرم روغن بابونہ اور روغن سوسن کے مانند چیزیں استعمال کریں۔

دونوں قدموں کو ملیں اس طرح کہ قدموں کو گرم پانی میں رکھیں جس میں بنفشہ اور بابونہ قدرے نمک کے ساتھ جوش دیے گئے ہوں، تاکہ بخارات اوپر سے نیچے کی طرف جذب ہوں۔

Scanned with CamScanner

رازی نے کہا ہے:

''ایک شخص کو دردِ سر تھا، اس کے پاؤں ایک رات دن برابر ملے گئے، جس سے وہ اچھا ہو گیا''

دردِ سر ضربی:

دردِ سر گاہے سر کے سقطہ [گر جانا] یا ضربہ [چوٹ لگنا] سے پیدا ہوتا ہے سقطہ وضربہ سے دردِ سر یا تو صرف اس اذیت و تکلیف سے پیدا ہوتا ہے جو کھوپری کے اوپر کی جھلّی میں ابتداءً لاحق ہوتی ہے اور پھر یہ اذیت یہاں سے دوسری دماغی جھلّیوں میں شرکت کے باعث پہنچ جاتی ہے یا سقطہ و ضربہ سے جوہرِ دماغ یا اغشیۂ دماغ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے یا دماغ پھٹ جاتا ہے یا اس کی اندرونی یا بیرونی جھلّی پھٹ جاتی ہے یا ہڈی ٹوٹ جاتی ہے، جس سے جھلّیوں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے یا دماغ میں ہل جاتا ہے۔ جس سے شاذ و نادر ہی انسان بچتا ہے، ورنہ بالعموم ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا بیان عنقریب ہی آنے والی ہے۔

علاج:

ابتداء میں ورم پیدا ہونے سے پہلے حتی الامکان ضرب کے درد کو ساکن کریں تاکہ دماغ اور اس کی جھلّیاں متورم نہ ہو جائیں کیونکہ جس مقام پر درد ہوا کرتا ہے، طبیعت اس مقام کی طرف اسبابِ درد کا مقابلہ کرنے کے لیے پہنچتی ہے اور اس کے ساتھ ہی خون بھی پہنچتا ہے، لہذا اعضو متورم ہو جاتا ہے اور اس کا درد بڑھ جاتا ہے۔

سر کو ٹھنڈک پہنچائیں اس لیے کہ درد کی وجہ سے حرارت کا غلبہ ہو جاتا ہے، کیونکہ مقامِ درد کی طرف حرارتِ غریزی، خون اور روح متوجہ ہو جاتے ہیں اور چونکہ یہ تمام چیزیں گرم ہیں، لہذا ان سے عضو گرم ہو جاتا ہے نیز حرارت درد کے مقام پر مواد کو کھینچ لاتی ہے، اور اس کو قوت دیں] کیونکہ وہ ضعف کی وجہ سے ان مواد کو قبول کر لیتا ہے، جنہیں طبیعت اس کی طرف اصلاح کے لیے روانہ کرتی ہے، علاوہ ازیں سر ضعف کے باعث اپنی اس غذاء کو ہضم کرنے سے بھی عاجز ہوتا ہے جو اس کے لیے روزانہ آتی رہتی ہے، لہذا وہ غذاء سر میں فاسد ہو کر اس کے لیے بارِ گراں بن جاتی ہے۔ مذکورہ بالا اغراض حاصل کرنے کے لیے لیپ لگائیں یہ لیپ مذکورہ بالا تینوں اغراض [[۱] درد کو ساکن کرنا [۲] سر میں ٹھنڈک پہنچانا اور [۳] سر کو قوت دینا] کے لیے استعمال کریں اور مناسب ہے کہ لیپ آس

Scanned with CamScanner

کی شاخوں، آردِ جو، گُلِ ارمنی ، مامیثا، آرد مسور، رسوت، اقاقیا اور صندل سے آب بارتنگ کے ساتھ بنایا جائے، نیز ابتدائی حالت میں روغنِ گُل کا استعمال نہایت مفید ہے، کیونکہ روغن گُل درد کو ساکن کرتا اور سر کو قوت دیتا ہے۔ گاہے اس کے ساتھ تھوڑا سا سرکہ بھی ملا دیا جاتا ہے، تاکہ اس کو اپنی لطافت کے باعث کھوپری کے اندر تک پہنچادے اور اس کا بدرقہ [رہنما] بن جائے، لیکن اگر درد شدید ہو تو صرف روغن گُل پر اکتفاء کیا جائے، کیونکہ سرکہ اپنی گرمی اور تیزی کے باعث درد کو بڑھا دیتا ہے۔

اور سر سے مادہ کو دور کریں خواہ اس کے لیے [قیفال یا اکحل کی] فصد کھولی جائے اور خواہ دست لائے جائیں دست لانے کے لیے خواہ جوشاندۂ عناب اور مغز املتاس پلائیں یا ملین حقنے استعمال کریں، لیکن حقنے زیادہ بہتر ہیں۔ دست لانے کی غرض یہ ہے کہ آنتوں میں جو کچھ فضلہ ہو پہلے وہ خارج ہو جائے تاکہ ان بخارات کا سلسلہ منقطع ہو جائے جو سر کی طرف چڑھ رہے ہیں اور دو بارہ نیچے کی طرف اس کے عوض دوسرے مواد جذب ہو کر چلے آئیں اور وہ بھی خارج ہو جائیں اور اس لیے عضو ماؤف مواد سے محفوظ رہے۔ لیکن جب بخار آ جائے اور اختلاط عقل لاحق ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ دماغ میں ورم پیدا ہونے لگا ہے، لہٰذا اس وقت شدید قابض دوائیں استعمال کی جائیں تاکہ ورم بڑھنے سے رک جائے مثلاً پوست انار [ناسپال] جھاؤ، سرو، دقاق کندر اور گُل سرخ۔

لیکن اگر سقطہ وضربہ سے کھوپری کی بیرونی جھلی [غشاء مجلّل قحف] پھٹ گئی ہو تو سوءِ مزاج تبدیل کرنے کے بعد مرہموں سے زخم کا علاج کریں، تاکہ وہ بھر جائے اور اگر غشاء دماغ [ام مجس] کے علاوہ کھوپری کی اندرونی جھلیاں پھٹ گئی ہوں تو اس کا علاج دشوار ہے، بلکہ بالعموم ان کا زخم بھرتا ہی نہیں، قرحہ باقی رہتا ہے، جس کی وجہ سے ہمیشہ اذیت رہتی اور درد سر ستاتا رہتا ہے۔ اگر انشقاق [پھٹنا] خاص دماغ میں لاحق ہو گیا ہو تو مرض نہایت سخت اور اس کا علاج بے حد مشکل ہے۔ اس صورت میں عضو کی ریاست وشرافت کے باعث شدید خطرہ ہوتا ہے، بہر حال علاج مذکورہ بالا ہی کیا جائے اور اگر ام مجس [دماغ کی غشاءِ صلب] پھٹ گئی ہو تو مرض ان تمام صورتوں سے زیادہ شدید ہوتا ہے جو دماغ کی دوسری اندرونی جھلیوں کے پھٹنے سے لاحق ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ دماغ سے زیادہ قریب ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ صلابت کے باعث اس کا زخم بہت دیر میں بھرتا ہے اور اگر سقطہ وضربہ سے ہڈی بھی ٹوٹ گئی ہو تو اس کا علاج عنقریب ہی آخر کتاب میں بیان کیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

LUQMAN UNANI MEDICAL COLLEGE
BIJAPUR

بیضہ:

دردسر کی ایک خاص قسم ہے جو بیضہ کے نام سے موسوم ہے اور یہ [illegible] ہوتی ہے جو اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں یہ اخلاط یا تو بدن میں موجود ہوتے ہیں، جن سے بخارات یا تو کسی زیادہ وسیع راستے سے چڑھتے ہیں اور وہ وسیع راستہ معدے کا ہے اور یا یہ بخارات رگوں کے راستے سے چڑھتے ہیں، جن کے ذریعہ سر کی طرف غذاء پہنچتی ہے اور یا یہ اخلاط خاص سر میں ہوتے ہیں۔ [اور کھوپری کی بیرونی جھلی [غشاء مجلّل قحف] اور دماغ کی دونوں اندرونی جھلیوں میں بند ہو جاتے ہیں] اور یہ دونوں اندرونی جھلیاں وہ ہیں جو خاص دماغ کو گھیرے ہوتے ہیں، اس کے باوجود دماغ کمزور بھی ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ موذی بخارات کو قبول کر لیتا ہے اور ان کو دفع اور تحلیل کرنے سے عاجز ہوتا ہے اور معمولی معمولی اسباب مثلاً ان ہی بخارات کے حرکت کرنے سے نیز ان کی گرمی اور تناؤ سے ایذا پاتا ہے۔

یہ دردسر شدید ہوتا ہے کیونکہ تمدد [تناؤ] ایسے اعضاء میں پیدا ہوتا ہے، جو عصبی ہیں، ذکی الحس ہیں اور دماغ سے قریب ہیں [اور تمام سر پر حاوی ہوتا ہے جس طرح جھلّیاں سر پر حاوی ہیں۔

اور مشکل سے دفع ہوتا ہے کیونکہ بخارات بکثرت اور غلیظ ہوتے ہیں اور دماغ ان کو ضعف کے باعث تحلیل نہیں کر سکتا، نیز جھلّیاں مضبوط اور ٹھوس ہوتی ہیں، جن سے بخارات تحلیل نہیں ہو سکتے، البتہ زمانہ دراز میں تحلیل ہو سکتے ہیں جب کہ وہ رقیق اور لطیف ہونے کے بعد جھلّیوں میں نفوذ کر کے بطور ترشح [رساؤ] خارج ہو جائیں۔

واضح ہو کہ اطباء کے ایک گروہ کو اس دردسر کی ماہیت میں اختلاف ہے۔ فضول طوالت سے بچتے ہوئے ہم صرف وہی بیان کرتے ہیں جو ہم نے کلامِ شیخ سے سمجھا ہے، اور وہ یہ ہے:

> ''بیضہ ایک قسم کا دردسر ہے جو تمام سر میں ہوتا ہے، ہر وقت قائم اور برقرار رہتا ہے [قائم و ثابت] اور مزمن ہوتا ہے [مدتِ دراز تک رہتا ہے] تھوڑی تھوڑی دیر میں اور معمولی معمولی سبب سے شدید ہوتا رہتا ہے، حتی کہ اس درد کا مریض آواز اور روشنی سے نیز لوگوں کی ملاقات سے بھی جی چراتا ہے۔ تنہائی، تاریکی، آرام اور چت لیٹے رہنے کو پسند کرتا ہے۔ اسے ہر وقت ایسا محسوس ہوتا رہتا ہے گویا کہ اس کا سر ہتھوڑے سے کوٹا جا رہا ہے یا اس کا سر کھینچا جا رہا ہے یا پھٹا جا رہا ہے''۔

Scanned with CamScanner

اس کے بعد شیخ نے کہا ہے کہ بعض اطباء مذکورہ بالا شرائط کا لحاظ نہیں کرتے، بلکہ وہ ہر ایک درد کو جو سارے سر میں کھوپڑی کے اندر اور باہر پیدا ہوتا ہے" بیضہ" ہی کہتے ہیں۔

تمام اطباء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اس دردسر کا سبب معدہ یا سر کے بخارات ہوتے ہیں یا اس کا سبب خون، صفراء، بلغم اور سوداء میں سے کوئی ردی خلط ہوتی ہے یا ورم فلغمونی ہوتا ہے، جو خاص دماغ میں یا دماغی جھلیوں میں پیدا ہو جاتا ہے یا اس کا سبب حمرہ یا سرد ورم یا غلیظ ریاح ہوتے ہیں۔

لیکن مصنف نے بخارات کے علاوہ دوسرے اسباب کو بالکل ہی بیان نہیں کیا، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ مصنف نے بعض اطباء کے کلام میں دیکھا ہے کہ" صداع بیضہ میں شدید نوبتیں ہوتی ہیں" اسی سے اس نے یہ خیال قائم کر لیا ہو کہ" بیضہ بخارات کے علاوہ کسی دوسرے سبب سے نہیں ہوسکتا، اگر کسی دوسرے سبب سے ہوسکتا تو وہ ضرور ہر وقت قائم رہتا اور اس میں کسی وقت بھی آرام وسکون نہ ملتا، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔[یعنی مصنف کا یہ خیال کر لینا صحیح نہیں ہے] کیونکہ نوبتوں سے مراد دردسر کے شدید ہونے کے دورے ہیں، جیسا کہ کلام شیخ سے ظاہر ہے، چنانچہ شیخ نے کہا ہے کہ صداع بیضہ ہر وقت قائم و برقرار رہتا ہے اور مزمن ہوتا ہے، تھوڑی تھوڑی دیر میں اور معمولی معمولی سبب سے شدید ہوتا رہتا ہے، علاوہ ازیں گاہے ریاح اور اخلاط کی وجہ سے نوبتیں بھی ہوسکتی ہیں، جیسا صرع میں ہوا کرتا ہے۔

علامات:

دردسر معمولی اسباب سے شدید نوبتوں کے ساتھ بڑھ جاتا ہے معمولی اسباب مثلاً تھوڑی سی حرکت کرنا یا شراب پینا یا تبخیر پیدا کرنے والی چیز کا کھانا، کسی گرم چیز کی ملاقات سے گرم ہو جانا یا سخت آواز کا سننا۔ نوبتوں کی شدت درد کو پیدا کرنے والے اسباب کے موافق ہوتی ہے[یعنی اگر اسباب شدید ہوتے ہیں تو نوبتیں زیادہ شدید ہوتی ہیں ورنہ خفیف] اس لیے کہ کمزور دماغ میں جب مثلاً غلیظ اور فاسد بخارات بند ہو جاتے ہیں اور پھر وہ کسی سبب سے ہیجان میں آتے ہیں تو ان سے شدید دردسر پیدا ہو جاتا ہے اور جب تک یہ بخارات دفع نہ ہوں یا ان کو ہیجان میں لانے والا سبب دور نہ ہو اس وقت تک دردسر قائم رہتا ہے۔

اور اس دردسر کا مریض ضعفِ دماغ کے باعث سخت آوازوں کے سننے بلکہ معمولی گفتگو کے

Scanned with CamScanner

سننے سے اذیت پاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آواز سخت ہو یا معمولی، دونوں سے ہوا میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور اس کا شدید صدمہ پہنچتا ہے، جس کے باعث عصب سمع میں تفرق اتصال اور درد پیدا ہے اور پھر یہ اذیت عصب سمع سے دماغ کی دونوں اندرونی جھلّیوں تک پہنچتی ہے، اس لیے کہ عصب سمع ان دونوں جھلّیوں سے متصل ہے۔ پھر یہ اذیت ان دونوں جھلّیوں کے ذریعہ کھوپری کی بیرونی جھلّی تک پہنچتی ہے، کیونکہ یہ دونوں جھلّیاں کھوپری کی بیرونی جھلّی سے متصل ہیں اور یہ اتصال عصبی الیاف [پٹھوں کے ریشے] کے ذریعہ ہے، جس میں سے بعض الیاف کھوپری کی درزوں کے ذریعہ اوپر جاتے اور بعض نیچے اترتے ہیں، یہی وجوہ ہیں کہ درد کی شدت زیادہ ہوجاتی ہے، خواہ بخارات کھوپری کی بیرونی جھلّی کے نیچے بند ہوں اور خواہ دماغ کی دونوں اندرونی جھلّیوں میں

نیز مریض روشنی کے دیکھنے سے اذیت محسوس کرتا ہے اس لیے کہ روشنی قوتِ باصرہ کو پراگندہ اور پریشان کردیتی ہے اور پھر یہ اذیت آنکھ کے دونوں مجوف پٹھوں تک پہنچتی ہے جو دماغ کی دونوں اندرونی جھلّیوں سے متصل ہیں۔ قوتِ باصرہ کے پراگندہ اور پریشان ہونے کی وجہ یہ ہے کہ روح ایک نورانی جوہر ہے، جو صفائی میں اجسام سماویہ [آسمانی جسموں] کے مشابہ ہے اور روشنی اور نور کے موافق و مناسب ہے، اس لیے وہ [روح باصرہ] روشنی کے دیکھتے وقت اس کے شوقِ ملاقات اور خواہشِ ادراک میں بالکل باہر کی طرف چلی آتی ہے، لہٰذا متفرق اور پراگندہ ہوجاتی ہے اور اس کے متفرق ہوجانے سے اس کا مقام بھی متفرق اور پراگندہ ہوجاتا ہے، کیونکہ اس مقام پر باہر جانے کے لیے روح کا ازدہام ہوجاتا ہے اور وہ بکثرت جمع ہوجاتی ہے اور تاریکی میں روح منقبض ہوتی [سکڑتی] اور جمع ہوتی ہے، کیونکہ تاریکی کے مخالف ہونے کے باعث اس سے بھاگتی ہے، لہٰذا تاریکی کی حالت میں روح اس وقت تک قوی رہتی ہے جب تک کہ اس میں انقباض زیادہ نہ ہو۔ اس کے ماسوا یہ وجہ بھی ہے کہ ہر قسم کی روشنی میں حرارت [گرمی] ہوتی ہے اور حرارت کا کام ہے کہ وہ اجسام میں تحلل اور پراگندگی پیدا کرتی ہے اور تاریکی میں برودت [سردی] ہوتی ہے اور برودت کا کام ہے کہ وہ اجسام میں قبض اور تکاثف پیدا کرتی ہے، لیکن یہ خیال اس گروہ کا ہے جو تاریکی کو کیفیت [۱] وجودی سمجھتا ہے، لیکن جو لوگ تاریکی کو روشنی کا عدم تصور کرتے ہیں، ان کے نزدیک روشنی کا عدم [تاریکی] سردی کی مقتضی ہے، کیونکہ اعدام ملکات جب تک محض عدم نہیں ہوتے اس وقت تک

Scanned with CamScanner

امور موجودہ کے لیے ان کا مقتضی [اور سبب] ہونا ممکن ہے۔

اور تاریکی اور تنہائی کو پسند کرتا ہے تاکہ روشنی اور گفتگو سے بچارہے آرام وسکون چاہتا ہے کیونکہ حرکت اپنی گرمی کے باعث اخلاط اور بخارات کو جوش میں لاتی اور ان میں ہیجان پیدا کرتی ہے، لہٰذا دماغ ضعیف ہونے کے باعث ان دونوں چیزوں سے اذیت پاتا ہے، علاوہ ازیں خاص حرکت سے بھی ایذاء پاتا ہے، اگر چہ وہ غذاء اور بخارات کی حرکت کے مانند تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔

اور وہ نوبت کے وقت آنکھیں کھولنے پر قادر نہیں ہوتا جس کا سبب درد کی شدت ہوتی ہے، کیونکہ درد ایسی ہی چیز ہے جو تنفس کو جاری رکھنے والی قوتِ محرکہ کو تنفس سے روک دیتا ہے، جو قیام زندگی کے لیے ضروری ہے، چہ جائیکہ تنفس کے علاوہ دوسرے امور یا آنکھیں کھولنے پر قادر نہ ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آنکھیں روشنی سے نفرت کرتی ہیں اور اس سے اذیت پاتی ہیں، یا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں حرکت کرنے سے درد بڑھتا ہے اگر چہ وہ تھوڑی ہی ہو، خصوصاً اس وقت جب درد کھوپڑی کی بیرونی جھلی میں ہو، اس لیے کہ یہ جھلی پپوٹوں سے متصل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ پپوٹوں کی حرکت بخارات کی حرکت سے بہت ضعیف نہیں ہوتی۔

یہ دردسر ضربان [ٹیس] کے ساتھ نہیں ہوتا ہے مصنف کا یہ خیال اپنے مدعا کی بناء پر ہے، کیونکہ جب بخارات جھلیوں کے نیچے بند ہیں تو یقیناً ضربان [ٹیسیں] نہ ہوں گی، کیونکہ جھلیاں شرائین سے خالی ہیں۔ [جن کی وجہ سے ضربان ہوتا ہے]

اور مریض ہر وقت ایسا محسوس کرتا رہتا ہے گویا کہ اس کا سر ہتھوڑے سے کوٹا جارہا ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کہ بخارات جھلیوں کے نیچے سخت حرکت کرتے ہیں اور ان سے جھلیوں کے کسی حصہ کو جو صدمہ پہنچتا ہے وہ ہتھوڑے کی چوٹ کے مانند ہوتا ہے۔

یا سر پھٹا جارہا ہے اور ایسا اسوقت محسوس ہوتا ہے جب بخارات کسی ایک مقام میں ساکن ہوں اور جھلیوں میں ہر طرف تناؤ پیدا کر رہی ہوں۔

پس اگر سبب [بخارات] دماغ کی اندرونی غلیظ یا رقیق جھلی میں ہو تو مریض درد اور تناؤ کو آنکھوں کی جڑ میں محسوس کرتا ہے کیونکہ دماغ کی اندرونی جھلی دونوں آنکھوں کے عصبۂ مجوفہ پر لپٹی ہوئی ہے اور اس جھلی کا ایک حصہ کرۂ چشم پر بھی آیا ہوا ہے، نیز یہ اندرونی جھلی طبقاتِ چشم میں

Scanned with CamScanner

سے طبقۂ صلبیہ اور طبقۂ مشیمیہ سے متصل ہے۔

اور اگر بخارات بیرونی جھلی میں ہوں جو کھوپری کے اوپر منڈھی ہوئی ہے تو مریض سر پر ہاتھ رکھنے اور سر کو چھونے سے درد محسوس کرتا ہے اور سر کو چھونا ناگوار گزرتا ہے کیونکہ چھونے سے درد بڑھ جاتا ہے۔

نیز چہرے میں تناؤ سا محسوس کرتا ہے، ساتھ ہی چہرہ کا رنگ بھی بدلا ہوا ہوتا ہے چہرے کے رنگ کی تبدیلی ان بخارات کے موافق ہوتی ہے، جو خلط سے صعود کر کے اس درد کا سبب ہوئے ہیں اور یہ تبدیلی سرخی مائل ہوتی ہے، کیونکہ درد جاذب ہے اور اس حالت میں جو چیز عضو کی طرف بالعموم جذب ہوا کرتی ہے، وہ خون ہوتا ہے —— یا سرخی مائل ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بخارات اپنی حرارت کے باعث سر اور چہرے کے خون کو پگھلا دیتے اور اس کو رقیق و منتشر کر دیتے ہیں، لہٰذا وہ باہر کی طرف چلا آتا ہے اور اس کا رنگ نمایاں ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کھوپری کی بیرونی جھلی سارے سر اور چہرے کو گھیرے ہوئے ہے اور اسی لیے [درد سر کی یہ خاص قسم] بیضہ اور خوذہ کے نام سے موسوم ہے کیونکہ یہ درد سر اس ''خود'' سے جو سامان جنگ میں سے ہے اور اس امر میں مشابہ ہے کہ وہ سارے چہرے کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے۔

علاج:

اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے یہ معلوم کریں کہ یہ درد کس خلط کے بخارات سے پیدا ہوا ہے اور یہ بات ہر ایک خلط کی کثرت اور غلبہ کی علامات سے معلوم ہو سکتی ہے نیز ان علامتوں کے جاننے سے بھی اس کا علم ہو سکتا ہے جو غلبۂ اخلاط کے باعث چہرے اور سر میں پائی جاتی ہیں، مثلاً دموی بخارات کی صورت میں سر نہایت گرم ہوتا ہے چنانچہ جب اس کی گرمی بہت شدید ہو جاتی ہے تو اس کے لیے عربی مقولہ ''حمیَ التنور حَمْیاً'' [تنور خوب گرم ہو گیا] بولا جاتا ہے۔

اور اس میں سوزش ہوتی ہے کیونکہ سر میں حرارت غریبہ کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ اعتدال سے خارج ہوتی ہے۔

اور چہرے کی رنگت سرخ نیلگوں مائل ہوئی ہے یعنی سرخی کا میلان سیاہی کی طرف ہوتا ہے جو زیادہ شوخ اور چمکدار نہیں ہوتی، کیونکہ خون کا قوام گاڑھا اور کثیف ہوتا ہے اور وہ اپنی کثرت

Scanned with CamScanner

کے باعث زیادہ جمع ہو جاتا ہے۔

اور رطوبی یعنی بلغمی بخارات کی صورت میں سر بھاری ہوتا ہے کیونکہ حرارت غریزی اور قوتیں رطوبت سے دب جانے کے باعث سر کو اٹھانے سے کمزور ہو جاتی ہیں، [اور تمدد محسوس ہوتا ہے] کیونکہ بخارات کا حجم اعضاء [یعنی جھلیوں] کی وسعت سے زیادہ ہوتا ہے۔

اور نیز تہیج ہوتا ہے یعنی نرمی کے ساتھ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سر اور چہرے کی طرف جو بخارات صعود کرتے ہیں وہ غلیظ ہوا کرتے ہیں اور حرارت غریزی ان کو تحلیل کرنے سے ضعیف ہو جاتی ہے، لہذا وہ ان سے پانی جیسی رطوبت بن کر جلد کے نیچے بند ہو جاتی ہے۔

اور چہرے کی رنگ سفید مائل ہوتی ہے

اور سوداوی بخارات کی علامت یہ ہے کہ جلد سخت اور خشک ہوتی ہے اور یہ گمان ہوتا ہے کہ وہ ہڈیوں کے اوپر خشک ہو کر رہ گئی ہے، کیونکہ سوداء خشک ہے اور ساتھ ہی مریض کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے کیونکہ سوداء اپنی تاریکی اور سیاہی کی وجہ سے اور نیز ان بخارات کی تاریکی کے باعث جو سوداء سے صعود کرتے ہیں، روح میں وحشت پیدا کرتا ہے اور وحشت مریض کو چڑچڑا اور غضبناک بنا دیتی ہے اور اس کی پوری حقیقت انشاء اللہ عنقریب ہی بیان کی جائے گی۔

اور چہرے کی رنگت سیاہی مائل ہوتی ہے صفراوی بخارات کی علامتیں یہ ہیں کہ سوزش شدید ہوتی ہے گویا کہ سر پر انگار رکھا ہوا ہے، [اور چہرے کی رنگت کامل طور پر زرد ہوتی ہے] کیونکہ صفراء اپنی لطافت کے باعث ظاہر جلد کی طرف نفوذ کر جاتا ہے، جس سے جلد نہایت زرد ہو جاتی ہے، برخلاف ازیں بلغم و سوداء اگرچہ کبھی بدن میں ان کی مقدار زیادہ بھی ہوتی ہے، لیکن بدن کی رنگت میں کوئی زیادہ تغیر نہیں پیدا کرتے، کیونکہ یہ سرد اور غلیظ ہیں، اور بالطبع نیچے کی طرف مائل رہتے ہیں۔

بہرحال بعد تحقیق یقین کے ساتھ جس خلط کا غلبہ معلوم ہو اس کا استفراغ کریں اور پھر سر کو قوت دیں اور اس کے لیے ضرورت کے مطابق وہ چیزیں استعمال کریں جو تم کو کئی بار معلوم ہو چکی ہیں۔

دردِ سر بحرانی:

دردِ سر گاہے [حاد عفونتی امراض میں] بحران کے وقت پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ

اخلاط میں ہیجان اور جوش پیدا ہونے کے باعث دماغ کی طرف بخارات صعود کرتے ہیں۔ اچھے اخلاط میں جوش پیدا ہوکر بخارات صعود کرنے کی وجہ یہ ہے کہ طبیعت کے ساتھ مقابلۂ مرض [بحران] کے وقت ان اخلاط میں بھی اضطراب و ہیجان پیدا ہو جاتا ہے، لیکن بُرے اخلاط میں طبیعت کی تحریک سے ہیجان اور جوش پیدا ہوتا ہے۔

علامت:

یہ دردسر یوم باحوری میں پیدا ہوتا ہے] یوم باحوری وہ دن کہلاتا ہے جس میں بحران واقع ہوتا ہے۔ اس کو اضافت کے ساتھ یوم البحران [بحران کا دن] بھی کہا جاتا ہے، [یہ واضح رہے کہ] یوم باحوری کہنا خلاف قیاس [یعنی علم صرف کے قواعد کے خلاف] ہے گویا وہ باحور کی طرف منسوب [مضاف] ہے اور باحور تموز[1] کی شدت حرارت کو کہتے ہیں۔

اور بعض اوقات اس دردسر کے ساتھ قارورہ سفید اور رقیق ہوتا ہے کیونکہ طبیعت مرض کو دفع کرنے میں مصروف ہوتی ہے، وہ قارورہ میں کچھ بھی عمل نہیں کر سکتی، اسی وجہ سے گاہے بحران کے وقت پیشاب اور پاخانہ دونوں بند ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک بند رہتے ہیں جب تک کہ طبیعت مرض پر غالب نہ آجائے ـــــ یا قارورہ کے سفید اور رقیق ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کو رنگین اور غلیظ کرنے والے مادے دماغ کی طرف یا جس طرف طبیعت متوجہ ہوتی ہے اسی طرف چلے جاتے ہیں۔ باوجودیکہ بخار شدید ہوتا ہے اس لیے کہ جب اخلاط میں جوش اور حرکت اور طبیعت میں اضطراب پیدا ہوتا ہے تو گرمی بڑھ جاتی ہے اور قلب کی طرف گرم بخارات بکثرت پہنچنے لگتے ہیں۔

علاج:

پہلے یہ معلوم کریں کہ مادہ کس طرف متوجہ ہے اور طبیعت اس کو کس طرف دفع کرنا چاہتی ہے، لہٰذا دیکھا جائے کہ کیا مریض کو متلی محسوس ہو رہی ہے اور کیا اس کو تقلب نفس اور دوران سر کی شکایت ہے؟ تقلب نفس وہ حالت ہے جس میں ہر وقت متلی ہوتی رہتی ہے لیکن وہ متلی شدید نہیں ہوتی۔ اگر یہ علامتیں پائی جائیں تو اس پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ اوپر کی طرف مائل ہے اور طبیعت اس کو بذریعہ

۱- تموز: ایک مہینہ کا نام ہے جس میں گرمی نہایت شدید ہوتی ہے اور علم نجوم کے قواعد سے یہ اس وقت واقع ہوتا ہے جب آفتاب برج سرطان میں ہوتا ہے۔ [مترجم]

Scanned with CamScanner

ئے دفع کرنا چاہتی ہے۔ نشان سے یہ بات کس طرح معلوم ہو جاتی ہے؟ اس کا جواب ظاہر ہے، لیکن دوران سر سے اس کے معلوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دوران سر جب متلی کے ساتھ ہوتا ہے تو یہ ضرور معدے ہی کی مشارکت سے ہوا کرتا ہے، کیونکہ معدے سے دماغ کی طرف بخارات چڑھتے ہیں [جو دوران سر پیدا کردیتے ہیں] یا اخلاط سے اس عصب میں آفت واذیت پہنچتی ہے جو دماغ سے اتر کر معدے کی طرف پہنچتا ہے اور اس کو ہم انشاء اللہ آئندہ بیان کریں گے۔

یا دیکھا جائے کہ مریض شکم میں قراقر محسوس کررہا ہے قراقر ان آوازوں کو کہتے ہیں، جو بذات خود ریاح کی حرکت سے پیدا ہوتی ہے، جس سے ہماری کوئی ضرورت وابستہ نہیں ہوتی۔ [یعنی ریاح کی اس حرکت میں ہماری اختیاری حرکت کو کوئی دخل نہیں ہوتا]

اور کیا مریض مراق میں نفخ، اضطراب اور سوزش معلوم کررہا ہے مراق سے مراد اس جگہ جلد شکم ہے، یہ علامتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ طبیعت مادہ کو بذریعہ اسہال خارج کرنا چاہتی ہے۔ قراقر اس وقت ہوتا ہے جب اخلاط ومواد آنتوں کی طرف آتے ہیں اور آنتوں میں عرصہ دراز تک ٹھہرنے کے باعث ان سے غلیظ ریاحی بخارات پیدا ہونے لگتے ہیں، علاوہ ازیں آنتوں میں بھی بالعموم ہوائی اجزاء ضرور رہتے ہیں جو ان اخلاط ومواد کے ساتھ مل جاتے ہیں اور رطوبتوں کو چیرتے پھاڑتے ہیں، کیونکہ یہ ہوائی اجزاء طبعاً اوپر چڑھتے اور اخلاط و براز کی مزاحمت سے نیچے اترتے ہیں، لہذا اس کشمکش سے قراقر کا پیدا ہونا ضروری ہے، لیکن نفخ پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا ہوائی اجزاء کے لیے جگہ تنگ ہوتی ہے، نیز یہ اخلاط ومواد غلیظ ہوتے ہیں، لہذا یہ ہوائی اجزاء ان کو چیر پھاڑ نہیں سکتے، اس لیے مریض اس دباؤ اور تمدد کو جو ہوائی اجزاء سے آنتوں میں پیدا ہوتا ہے، اس قدر محسوس کرتا ہے کہ اس قدر آنتوں کے خالی ہونے کی حالت میں محسوس نہیں کرتا، یہاں تک کہ یہ اخلاط ومواد دستوں کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں، لیکن اضطراب اور سوزش پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مادہ گرم اور متعفن ہوتا ہے۔

یا یہ دیکھا جائے کہ کیا مریض اپنی آنکھوں کے سامنے شعاعیں، سرخی اور سرخ یا زرد خیالات دیکھتا ہے؟] یہ علامتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ طبیعت مادہ کو نکسیر کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے۔ اس قسم کی علامتوں کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ متعفن خون مثلاً جب بدن کے بالائی حصے

Scanned with CamScanner

کی طرف چڑھتا ہے تو اس سے اسی کے مانند رنگین بخارات جدا ہو کر روح باصرہ کے ساتھ مل جاتے ہیں تو روح بھی اسی کیفیت سے متکیف و متصف ہو جاتی ہے، لہذا سرخ اور زرد رنگ کی شعاعیں اور شکلیں معلوم ہونے لگتی ہیں۔ اس سے مریض کو خیال ہوتا ہے کہ یہ چیزیں خارج میں موجود ہیں۔ [حالانکہ درحقیقت ان کا کوئی وجود نہیں ہوتا]

بعض اطباء اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ خون کی رطوبت سے روح تر اور غلیظ ہو جاتی ہے اور اس میں شفاف ذرات پیدا ہو جاتے ہیں، جن میں خون کی رنگت اور چمک کی کسی قدر حکایت موجود ہوتی ہے، کیونکہ وہ [اپنی غلظت کے باعث] دوسری چیزوں کے عکس کو قبول کر لیتے ہیں، جیسا کہ ھالہ [۱] اور قوس [۲] قزح میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، لہذا مریض خیال کرتا ہے کہ خارج میں ان کا وجود ہے جیسا کہ وہ شخص جس کے بدن میں کسی خلط کا غلبہ ہوتا ہے، کھانے پینے کی چیزوں میں اسی خلط کا مزہ خیال کرتا ہے۔

اور یا یہ دیکھا جائے کہ کیا مریض اپنے گردوں میں اور نیز چھوٹی پسلیوں [اضلاع خلف] کے نیچے بوجھ محسوس کرتا ہے اس لیے کہ یہ علامتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ طبیعت مادہ کو بذریعہ ادرار دفع کرنا چاہتی ہے۔

اس کے بعد طبیعت کی مدد مادہ کو اسی طرف دفع کرنے کے لیے کرنی چاہیے جس طرف کہ وہ دفع کرنا چاہتی ہے چنانچہ اگر طبیعت بذریعہ قے دفع کرنا چاہتی ہے تو سکنجبین اور گرم پانی سے یا اصل السوس، بیخ خیار اور چقندر کے جوشاندہ سے طبیعت کی مدد کریں اور اگر طبیعت مادہ کو دستوں کی راہ دفع کرنا چاہتی ہو تو اس کی مدد کے لیے آلو بخارا، عناب، سپستاں، مویز منقیٰ اور املی کا خیساندہ، شیر خشت ملا کر پلائیں یا شربت آلو بخارا یا شربت تمر ہندی یا شربت ورد مکرر سرد پانی میں ملا کر دیں یا نرم حقنے کریں جو عناب، سپستاں، آلو بخارا، برگ چقندر، برگ نیلوفر، آشِ جو، بنفشہ اور نیشوق کے جوشاندہ سے ترنجبین اور روغن کنجد ملا کر بنائے گئے ہوں۔ اگر طبیعت نکسیر کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہو تو ناک میں کھجلا کر اس کی مدد کی جائے [تاکہ ناک میں کھجانے سے خون کی باریک باریک رگیں کھل جائیں اور نکسیر آنے لگے] نیز سرکہ کے بخارات کا بھپارہ دیں اور سرخ چیزوں کی طرف دیکھیں اور جنگلی پودینہ،

۱- ہالہ اس دائرہ کو کہتے ہیں جو بعض اوقات چاند کے چاروں طرف دیکھا جاتا ہے اور بارش کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

۲- قوس قزح اس نصف رنگین دائرہ کو کہتے ہیں جو بارش ہونے کے بعد آسمان پر نمودار ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

شگوفۂ اذخر اور کندش کو بیل کے پتہ میں گوندھ کر فتیلہ بنائیں اور ناک میں رکھیں۔
اور اگر طبیعت قارورہ کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہو تو شیرہ تخم خربزہ اور شیرہ تخم خیار ہمراہ سکنجبین یا شربت بنفشہ ملا کر اس کی مدد کی جائے۔

درد سر شمی:

درد سر گاہے بوؤں سے پیدا ہوتا ہے [جو ناک کے ذریعہ پہنچ کر یا مسامات کے راستہ نفوذ کر کے] سر کو بھر دیتی ہیں اور یہ بوئیں یا تو خوشبودار اور تیز ہوتی ہیں اور اپنی حدت اور تیزی سے درد سر پیدا کرتی ہیں خصوصا جب دماغ کا مزاج بھی گرم ہو کیونکہ یہ خوشبودار تیز بوئیں دماغ کے گرم ہونے کی صورت میں ہیجان زیادہ پیدا کرتی ہیں، کیونکہ اس صورت میں عضو کا مزاج بھی سبب کا معاون ہو جاتا ہے، لیکن اس کے برخلاف سرد مزاج مخالفت کے باعث سبب کو دور کر دیتا ہے۔[مثلاً مشک اور اس کے مانند دوسری گرم خوشبودار چیزیں]

علاج:

کافور اور سرد خوشبو میں سونگھائیں مثلاً بنفشہ اور نیلوفر، بشرطیکہ ان تیز خوشبوؤں کی صرف گرمی سے ضرر پہنچا ہو، لیکن اگر گرمی کے ساتھ خشکی بھی ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ ناک میں سرد روغن سڑکیں۔
گاہے درد پیدا کرنے والی بوئیں بدبودار اور گرم ہوتی ہیں مثلاً مرُکی اور ہینگ اور یہ بدبودار بوئیں اس وقت درد سر پیدا کرتی ہیں جب دماغ کو ضعیف پاتی ہیں۔ ساتھ ہی دماغ گرم بھی ہو کیونکہ قوی دماغ ان بوؤں کو اپنی ذات سے دور کر دیتا ہے کیونکہ خوشبوئیں دماغ کے مزاج سے نہایت موافقت رکھتی ہیں لہذا وہ ان کو قوت کے ساتھ اپنی طرف جذب کر لیتا ہے۔

علاج:

ایسی خوشبودار چیزیں سونگھائیں جو بدبودار چیزوں کے مزاج کے برخلاف ہوں چنانچہ اگر وہ بدبودار چیزیں خشک ہوں تو نیلوفر اور بنفشہ سونگھائیں اور اگر وہ تر ہوں تو کافور، صندل اور گلاب سونگھائیں۔ اس جگہ مشمومات [سونگھنے کی دوائیں] کے ذریعہ صرف اس لیے علاج کیا جاتا ہے کہ جس جگہ سونگھنے کی چیزوں سے ضرر پیدا ہوتا ہے، وہاں سونگھنے کی چیزوں کے ذریعہ ہی علاج کرنا

Scanned with CamScanner

زیادہ آسان اور مناسب ہے۔ علاوہ ازیں مزاج کے مطابق سر پر نطول کریں تاکہ دماغ کو قوت پہنچے اور اس کا مزاج اعتدال پر آجائے، نیز مسامات کھل جائیں، بخارات تحلیل ہو جائیں اور ان کی تیزی ٹوٹ جائے اور ناک میں روغن سڑکائیں جو مزاج اور بو کے لحاظ سے بدبودار چیز کے برخلاف ہوں اور سر کو قوت دیں ان چیزوں سے جو بیان ہو چکی ہیں۔

لیکن مزابل[1] [پاخانوں کے کھتے] اور مستنقعات کی بوئیں] مستنقعات[2] چمڑے جن کو چمار بھگو دیتے ہیں، چنانچہ یہ بوئیں دماغ میں پہنچ کر بند ہو جاتی ہیں اور اپنی عفونت، غلاظت، ثقل اور ایذا رسانی کے باعث درد سر پیدا کرتی ہیں اس لیے کہ جو بخارات ان سے جدا ہوتے ہیں وہ کثرتِ رطوبت کے باعث نہایت غلیظ اور ثقیل ہوا کرتے ہیں، پس جب یہ دماغ میں پہنچتے ہیں تو اسے بھی ثقیل [بوجھل] کر دیتے نیز اس کو اذیت پہنچاتے ہیں، بلکہ بعض اوقات ان سے دماغ میں تشنج پیدا ہونے لگتا ہے اور دماغی جھلی بخارات کی غلاظت کے باعث سکڑنے لگتی ہے اور عضو [دماغ] شدید نفرت و کراہیت کے باعث بذات خود سکڑنے اور منقبض ہونے لگتا ہیں نہ صرف اپنی کیفیت سے درد سر پیدا کرتے ہیں جیسا کہ مرچ اور ہینگ کی بوئیں صرف اپنی کیفیت سے درد سر پیدا کرتی ہے۔

علاج:

حمام کریں اور سر پر نیم گرم پانی گرائیں تاکہ یہ بخارات لطیف اور تحلیل ہو جائیں اور مسامات کھل جائیں۔ سرکہ سونگھائیں کیونکہ وہ ملطف اور مقطع ہے اور اپنی خاصیت کے باعث عفونت کو دفع کرتا ہے۔

اور فتیلے سرکہ میں بھگو کر ناک میں رکھیں اور حالت کے مطابق گرم یا سرد خوشبودار چیزیں سونگھائیں] چنانچہ اگر مریض بوڑھا ہو تو گرم خوشبوئیں سونگھائیں اور جوان ہو تو سرد۔

درد سر سُدّی:

درد سر گاہے سدّوں سے ہوا کرتے ہیں، جو غلیظ اخلاط سے پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ سدّے یا

۱- مزابل۔ جمع ہے مزبل کی، مزبل اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوڑ پاخانے وغیرہ جمع کیے جاتے ہیں۔

۲- مستنقعات جمع مستنقع کی ہے، اس سے مراد وہ چھوٹے چھوٹے حوض یا نالیاں ہیں جن میں چمار چمڑوں کو رنگنے کے لیے بھگو دیتے ہیں۔

تو دماغی وریدوں میں پیدا ہوتے ہیں اور یا دماغی شرائین میں یا ان اندرونی جھلیوں کی وریدوں یا شریانوں میں پیدا ہوتے ہیں جو بطون دماغ کے اندر ہوتی ہیں۔

علامات:

چہرہ ممتلی (بھرا ہوا) ہوتا ہے کیونکہ سدے کی وجہ سے چہرے میں اخلاط و رطوبات بھر جاتی ہیں۔اس علامت کو صرف چہرے کے ساتھ مخصوص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر تمام بدن ممتلی ہو تو یہ دماغی سدوں کی علامت نہیں ہوگا۔

نیز اس میں بوجھ اور تناؤ محسوس ہوتا ہے کیونکہ قوت بند شدہ مواد کو نفوذ کرانا چاہتی ہے، لیکن سدے اس کو روکتے اور مقابلہ کرتے ہیں، علاوہ ازیں بوجھ اور تناؤ محسوس ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ جن رگوں میں مواد اور رطوبات بکثرت بہتی رہتی تھیں ان میں جو اخلاط و رطوبات بند ہو جاتی ہیں وہ ان کی وسعت اور گنجائش سے زیادہ ہوتی ہیں، لہذا ضرور تمدد پیدا ہوتا ہے۔

مریض نے دردسر سے پہلے غذائیں بکثرت کھائی ہوں گی کیونکہ غذائیں بکثرت کھانے سے ہضم کمزور ہو جاتا ہے، لہذا سدے پیدا کرنے والے غلیظ فضلات بکثرت پیدا ہونے لگتے ہیں۔

اور آرام و آسائش سے رہنے کا عادی ہوگا کیونکہ حرکت و ریاضت بدن کو گرم کر دیتی ہے، فضلات کو رقیق و لطیف بنا دیتی اور ان کو تحلیل کر دیتی ہے، لیکن سکون و آرام اس کے برخلاف ہے۔

اور مریض نے حمام بھی چھوڑ دیا ہوگا کیونکہ حمام بدن کو گرم کر دیتا ہے، سرد اخلاط کو نضج دیتا اور ان کو پسینہ اور بخارات کے ذریعہ تحلیل کر دیتا ہے۔

علاج:

ان غلیظ اخلاط کو لطیف بنائیں اور ان کی تقطیع کریں۔اس غرض کے لیے زوفا، حاشا، بسفائج، اور افتیمون کا جوشاندہ گلقند کے ساتھ پلائیں اور ان کا تنقیہ کریں تنقیہ کے لیے ایارجات اور شبیارات استعمال کریں۔

دردسر دودی:

دردسر شاذ و نادر ان کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے جو دماغ میں اس مقام پر پیدا ہو جاتے ہیں جو

Scanned with CamScanner

نتھنوں کے انتہائی حصہ سے متصل ہے یعنی مقدم دماغ کے قریب۔ اس مقام پر کیڑوں کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ غلیظ اور متعفن مواد بکثرت جمع ہو جاتے ہیں اور پھر جب وہ متعفن ہوتے ہیں تو ان میں ایک ایسا مزاج پیدا ہو جاتا ہے، جس سے اس مادہ میں کیڑوں کی صورت قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے، پس مبدأ فیاض کی طرف سے اس مادہ پر کیڑوں کی صورت کا فیضان ہو جاتا ہے۔ [یعنی وہ مادہ کیڑوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے]، کیونکہ مبداء فیاض [خلاق عالم] کی جانب سے کوئی بخل نہیں ہوتا [مادہ میں جیسی استعداد ہوتی ہے، اسی کے مطابق اس کو صورت عطا کر دی جاتی ہے] جیسا کہ دنیا میں عفونت کے باعث ادنیٰ درجہ کے حیوانات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ [جس کا مشاہدہ موسم برسات میں بہت زیادہ ہوتا ہے] جس طرح دنیا میں وباء ان کیڑوں کے باعث اس وجہ سے دور ہو جاتی ہے کہ متعفن مواد کیڑے بن جاتے ہیں اور یہ کیڑے ان متعفن مواد کو اپنی غذا بنا لیتے ہیں، اس لیے کہ یہ مواد ان کے مناسب اور مشابہ ہوتے ہیں، اسی طرح ان کیڑوں کی پیدائش سے دماغ وغیرہ اعضاء کو بھی فائدہ پہنچتا ہے، کیونکہ ان کیڑوں کی پیدائش کے باعث متعفن مواد کا تنقیہ ہو جاتا ہے، لہٰذا عفونت کی کوئی بیماری پیدا ہونے نہیں پاتی، اگرچہ ان کیڑوں میں بھی عفونت، رداءت اور گندگی ضرور ہوتی ہے، لیکن ان کیڑوں سے دوسری آفتیں پیدا ہو جاتی ہیں، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کیڑوں کی حرکت طبیعت کے خلاف ہوتی ہے اور نیز ان کا مزاج مزاج انسانی کے برخلاف ہوتا ہے اور یہ اعضاء کو چوستے اور کاٹتے ہیں۔

بعض ہندی اطباء کا قول ہے:

"گاہے دماغ کے قرب وجوار میں دماغی جھلیوں کے نزدیک بھی کیڑے پیدا ہو جاتے ہے۔"

اس قول کو شیخ نے بھی صحیح سمجھا ہے اور یہ کیڑے اپنی حرکت کی وجہ سے اور اعضاء کو کاٹنے [یعنی اعضاء میں تفرق اتصال پیدا کرنے] کی وجہ سے درد پیدا کرتے ہیں۔

علامات:

خارش ہوتی ہے کیونکہ کیڑے حرکت کرتے ہیں اور کاٹتے ہیں، علاوہ ازیں جس متعفن مادہ سے یہ کیڑے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی کسی قدر باقی ہوتا ہے، اس سے ابھی تک کیڑے نہیں بنے ہوتے اور چونکہ یہ مادہ فاسد ہوتا ہے، لہٰذا عضو کو اذیت پہنچاتا اور اس کو کھاتا ہے اور یہ خارش شدید ہوا کرتی ہے اس لیے کہ سبب قوی ہوتا ہے اور عضو ماؤف ذکی الحس اور اعضاء سے قریب ہوتا

Scanned with CamScanner

ہے۔ ناک سے بدبو آتی ہے کیونکہ متعفن مادہ کسی قدر موجود ہوتا ہے اور یہ کیڑے بھی متعفن [گندے] ہوتے ہیں۔

حرکت کرنے سے دردسر شدید ہوجاتا ہے یعنی مریض کے چلنے پھرنے یا سرکو حرکت کرنے سے دردسر بڑھ جاتا ہے، کیونکہ اس سے کیڑوں میں بھی حرکت اور ہیجان پیدا ہوجاتا ہے اور حرارت و حرکت کے باعث مادہ میں بھی ہیجان اور جوش آتا ہے اور آرام وسکون سے دردسر ساکن ہوجاتا ہے۔

علاج:

پہلے دماغ کا تنقیہ کریں اور ناک میں ایارج فیقراء سعوط کرائیں کیونکہ ایارج فیقراء دماغ کا تنقیہ کرتا ہے اور اپنی تلخی کے باعث کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے اور کیڑوں کو ہلاک کرنے والی دوائیں ناک میں قطور کرائیں مثلاً آڑو کے پتوں کا پانی، توت کا پانی، افسنتین اور شیح ارمنی [درمنہ] کا جوشاندہ۔ اور نیز وہ ادویہ استعمال کریں جو نتن بنی [ناک کی بدبو] کی اصلاح کرتی ہیں جو عنقریب ہی بیان کی جائیں گی۔

معمولات مطب:

اطریفل شاہترہ ۹ گرام رات کو یا صبح کو کھلائیں، ناک کو برگ نیم کے جوشاندہ کی پچکاری سے صاف کریں اور نیم کو برگ نیم کے پانی میں پیس کر ناک میں قطور کریں یا روغن تارپین ٹپکائیں۔

دردسر تزعزعی:

دردسر گاہے تزعزع دماغ یعنی دماغ کے ہلنے سے پیدا ہوتا ہے جو کھیل کود میں شدید صدمہ پہنچنے یا چوٹ لگنے یا سر پر کسی چیز کے گرنے سے پیدا ہوتا ہے جس کے باعث دماغ میں تفرق اتصال لاحق ہوتا ہے اور بعض اجزاء کی طبعی وضع تبدیل ہوجاتی ہے، لہذا اس کے ایک حصے میں تمدد اور دوسرے حصے میں استرخاء پیدا ہوجاتا ہے۔ گاہے دماغ کی بعض جھلیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور دماغ کے بعض اجزاء پھٹ جاتے ہیں، لیکن ایسی صورت میں مریض کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔

علامات:

دماغ کے قریب کی رگوں اور پٹھوں میں تناؤ محسوس ہوتا ہے کیونکہ دماغی اجزاء کی وضع بدل

Scanned with CamScanner

جاتی ہے اور اس کے بعض حصے کسی ایک جانب کو مائل ہو جاتے ہیں۔ جس کے باعث اس کی متصلہ باریک باریک رگیں خلاف جانب تن جاتی ہیں۔

اور سدر ونسیان کے مشابہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ دماغی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں اور اپنے بعض افعال سے رک جاتی ہیں۔

اور گاہے اس سے سکتہ پیدا ہو جاتا ہے، جب تمام افعال دماغیہ رک جاتے ہیں اور گاہے مریض میں ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ہر قسم کی بوؤں کو سونگھنے سے ایک ہی بو محسوس کرتا ہے ایسا اس وقت ہوا کرتا ہے جب قوت شامہ کے مقام پر کوئی مادہ گرتا ہے اور پھر جب سانس کے ذریعہ اندر کھینچی ہوئی اس مادہ کے پاس آتی ہے تو وہ ہوا اس مادہ کی بو سے متکیف ہو جاتی ہے، کیونکہ اس مادہ کی بو ہر قسم کی بیرونی بوؤں سے زیادہ تیز ہوتی ہے اور دماغ اس سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

علاج:

فصد کریں باسلیق یا اکحل کی، تا کہ مادہ دماغ سے مخالف جانب متوجہ ہو جائے اور اس میں ورم نہ پیدا کرے دست لائیں اس غرض کے لیے جو ہم بیان کر چکے ہیں اور اس لیے کہ آنتوں میں جو فضلات موجود ہوں وہ خارج ہو جائیں اور دماغ کی طرف بخارات کا چڑھنا رک جائے، لہذا ورم پیدا ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔

اور اس غرض کے لیے نرم حقنے کرائیں اور آب کاسنی، مغز املتاس کے ساتھ پلائیں بشرطیکہ بخار بھی ہو، ورنہ تیز حقنے کریں اور حب قوقایا کھلائیں۔

اور خوشبودار چیزیں سونگھائیں، جو مزاج مریض کے موافق ہوں اور مقوی ضماد لگائیں مثلاً صندل، فوفل، گل ارمنی، ریوند چینی، کائی، آرد جو، آرد باقلا، بشرطیکہ دردسر کے ساتھ ورم اور بخار بھی ہو، ورنہ گلنار، مسور، پوست انار، گل سرخ، آس، چرائتہ اور پھٹکری کے مانند چیزیں ضماد کریں۔

مناسب روغن ناک میں سعوط کریں مثلاً روغن گل، روغن بنفشہ ہمراہ شیر عورت جس میں رسوت حل کی گئی ہو اور انہیں روغنوں میں سر کو غرق کریں اور انہیں روغنوں کو کان میں ٹپکائیں، کیونکہ یہ روغن مقوی دماغ ہونے کے باوجود دردسر کو تسکین بھی دیتے ہیں اور ورم پیدا نہیں ہونے دیتے اور بے خوابی کو نیز اس تمدد کو دور کر دیتے ہیں جو رگوں اور اعصاب میں پیدا ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

شقیقہ

[آدھا سیسی]

دردسر کی ایک خاص قسم ہے، جس کو شقیقہ [1] کہا جاتا ہے اس کا یہ نام مقام مرض کے لحاظ سے رکھا گیا ہے۔ اور یہ دردسر کی دونوں شقوق میں سے ایک شق میں پیدا ہوتا ہے اس درز تک جو سر کے طول میں واقع ہے۔ جالینوس نے اس دردسر کی تعریف اس طرح کی ہے کہ "یہ درد [سر کی ایک شق کی کمزوری کا] امتحان کرتا اور متوسط ہوتا ہے، یعنی یہ دردسر کے وسط تک پہنچتا ہے اور جب دماغ کی اس جھلی تک پہنچ چکتا ہے جو اسے دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے تو وہاں جا کر رک جاتا ہے۔ یہ درد بالعموم عادت کے طور پر ہوا کرتا ہے نیز ہر وقت رہتا ہے اور دوروں کے ساتھ آتا ہے اس دردسر کے تمام سر میں عام نہ ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کا مادہ مقدار میں تھوڑا ہوتا ہے اس قول میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سوءِ مزاج سادہ سے نہیں پیدا ہوتا، جیسا کہ محققین نے اس کی صراحت کی ہے اور مادہ کے تھوڑا ہونے کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس درد کا مادہ بالعموم صرف سر کی شرائین میں پیدا ہوتا ہے یا بدن کی شرائین سے سر کی طرف چڑھتا ہے، لہٰذا سر کی کمزور جانب کی شرائین اس مادہ کو قبول کر لیتی ہیں شرائین میں جو فضلات پیدا ہوتے ہیں وہ مقدار میں قلیل ہوا کرتے ہیں، کیونکہ ان کا خون تغذیہ بدن میں خرچ نہیں ہوتا، بلکہ صرف وریدوں کے خون کو قوت بخشتا ہے، جیسا کہ بقراط اور جالینوس کا مذہب ہے، اس لیے شریانی خون قدرتاً شرائین میں بند رہتا ہے، نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے، البتہ بیماریوں کے وقت اور ہر قسم کے استفراغ کی حالت میں ضرور گھٹ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شرائین میں پیدا ہونے والے فضلے بہت ہی قلیل ہوتے ہیں۔

لیکن ان لوگوں کے نزدیک جن کا قول یہ ہے کہ "شریانی خون تخم کے مانند ہے، جس کے بغیر اگنا ناممکن ہے" شریانی خون غذاء میں بہت کم خرچ ہوتا ہے، اس کے فضلات بھی تھوڑے ہوتے ہیں۔ بہر حال دونوں مذاہب کی رو سے مطلب حاصل ہے۔

---

[1] شقیقہ: کے معنی ایک شق یا ایک حصہ کے ہیں یہ دردسر چونکہ سر کی ایک شق یا ایک حصہ میں پیدا ہوتا ہے لہٰذا وجہ تسمیہ ظاہر ہے۔ [مترجم]

Scanned with CamScanner

طبری نے ابن سیار کا قول نقل کیا ہے:

''جب ہمارا اعتقاد ہے کہ شریانوں کے سرے وریدوں کے سروں سے ملے ہوئے ہیں تو یہ بہت ممکن ہے کہ خاص شرائین میں مادہ نہ پیدا ہو بلکہ وریدوں سے شرائین میں پہنچتا ہو، اس صورت میں مادہ کی زیادتی کے باعث تمام سر میں درد پیدا ہو جائے۔''

چنانچہ رازی اور شیخ جیسے اکثر فاضلوں نے شہادت دی ہے کہ یہ دردسر گاہے سر کی اندرونی جھلیوں میں پیدا ہوتا ہے، ایسی حالت میں درد کھوپری کے اندر آنکھوں کی گہرائی تک پہنچ جاتا ہے اور گاہے بیرونی جھلی میں بھی ہوتا ہے جو کھوپری پر منڈی ہوئی ہے، ایسی حالت میں سر پر ہاتھ رکھنا بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے، ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کھوپری کے اندرنی اعضاء قوی ہوتے ہیں، ان میں جو مواد ہوتے ہیں وہ درزوں کے راستے نکلتے رہتے ہیں۔ گاہے یہی درد کنپٹی کے عضلات میں ہوتا ہے اور ان تمام مقامات میں مواد گاہے وریدوں سے، گاہے شرائین سے اور گاہے ان دونوں سے پہنچا کرتے ہیں۔ یہ مادہ یا تو بخارات ہوتے ہیں جو تمام بدن سے سر کی طرف چڑھتے ہیں یا اسی جانب کے کسی خاص عضو سے چڑھتے ہیں اور جب وہاں چڑھ جاتے ہیں تو مادہ فضلیہ بن جاتے ہیں، اور یا گرم یا سرد اخلاط ہوتے ہیں جو رطوبی [مرطوب]، خام اور بمشکل تحلیل ہونے والے ہوتے ہیں۔

علامات:

اس دردسر کی خاص علامت یہ ہے کہ شرائین تڑپتی ہیں [یعنی شرائین میں ٹیسیں ہوتی ہیں] کیونکہ اس کا مادہ شرائین میں بند ہوتا ہے اور اس سے ردی بخارات پیدا ہوتے ہیں، لہذا طبیعت ان بخارات سے روح کی تعدیل کرنا اور روح کو ان بخارات سے پاک صاف کرنا چاہتی ہے، اس لیے شریانوں کی حرکت کو اس قدر بڑھا دیتی ہے کہ حرکت ناگوار معلوم ہونے لگتی ہے، اسی کا نام بقراط نے اشتداد الضربان رکھا ہے، خصوصاً دموی [خونی] میں کیونکہ خون کے بخارات شدتِ حرارت کے باوجود بہت غلیظ اور زیادہ ہوتے ہیں اور یہ خون سے شرائین ہی میں پیدا بھی ہوتے ہیں، اور جب ان شرائین کو دبا دیا جاتا ہے اور ان کو تڑپنے سے روک دیا جاتا ہے تو دردسر ساکن ہو جاتا ہے کیونکہ جب کوئی ذی حس عضو ضعیف ہو جاتا ہے اور اس کے نزدیک کوئی شریان ہوتی ہے تو اس عضو میں اس شریان کی تڑپ سے اس قدر زیادہ درد پیدا ہوتا ہے، جس قدر بحالت صحت

Scanned with CamScanner

ہرگز نہیں ہوتا، خصوصا جب شریان زیادہ تڑپنے لگے، لہذا جس وقت شریان کو تڑپنے سے روک دیا جاتا ہے تو درد بھی بالضرور ساکن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب شرائین کو دبایا جاتا ہے اور اس کو تڑپنے سے روک دیا جاتا ہے تو ان سے فضلات اور بخارات دماغ کی طرف کم چڑھتے ہیں، شقیقہ اور درد سر بیضہ کے درمیان یہی فرق ہے، جب کہ شقیقہ تمام سر میں ہو۔

علاج:

پہلے یہ معلوم کریں کہ یہ درد کس خلط کی وجہ سے ہے؟ پھر اس خلط کو خارج کریں حسب ضرورت بذریعہ فصد و اسہال۔

اس کے بعد خلط کے مطابق سرد یا گرم بوٹیوں کا جوشاندہ سر پر نطول کریں سرد بوٹیاں مثلاً نیلوفر، بنفشہ، برگ خطمی، برگ کاہو، گل سرخ اور گرم بوٹیاں مثلاً بابونہ شیح ارمنی، صعتر اور سویا اور سرد یا گرم طلا لگائیں سرد طلا مثلاً اجوائن خراسانی، تخم کاہو پوست بیخ لفاح اور افیون اور گرم طلاء مثلاً مہندی نمک کے پانی کے ساتھ اور مثلاً ثافسیا [سداب کوہی کا گوند] پوست بیخ کبر، عنصل [جنگلی پیاز] اور فرفیون کو شراب ریحانی میں گوندھ کر لگائیں۔

اور مناسب مروخات [۱] کی سر پر تمریخ کریں گرم ہوں یا سرد جو تمہیں معلوم ہو چکے ہیں، لیکن یہ واضح رہے کہ نطولات، اطلیہ اور مروخات میں تمام تر توجہ ماؤف جانب کی طرف رکھنی چاہیے۔

شریانوں کی تڑپ اس طرح روکی جائے کہ ان پر چپکنے والی دواؤں سے بنائے ہوئے طلاء لگائیں، جن میں افیون شامل کی گئی ہو اور ان کا کاغذ پر طلا کیا گیا ہو مثلاً دم الاخوین، زعفران، گوند ببول اور افیون کو انڈے کی سفیدی میں گوندھ کر استعمال کریں، یا مثلاً تخم کاہو، اجوائن خراسانی، افیون اور کتیرا سرکہ میں گوندھ کر لگائیں۔

پس اگر یہ کافی ہو یعنی اگر اس تدبیر سے درد ساکن ہو جائے تو مقصود حاصل ہے ورنہ کنپٹی کی دونوں شریانوں اور کان کے پیچھے کی دونوں شریانوں کو تلاش کریں، پس ان میں سے جو شریان زیادہ تڑپتی ہو اور بہت پھولی ہوئی نظر آئے تو سمجھ لینا چاہیے کہ اسی سے بخارات اور اخلاط دماغ

۱- مروخات 'مروخ' کی جمع ہے اور مروخ اس تر چیز کو کہتے ہیں جو کسی عضو پر چپڑ دی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

کی طرف چڑھ رہے ہیں۔

عمل بتر کریں یعنی اس شریان کو کاٹ دیں تاکہ راستہ کے بند ہو جانے سے فضلات کا چڑھنا بند ہو جائے، ایسا کرنے سے دردِ سر فوراً بند ہو جائے گا اور آنکھیں مرض انتشار سے محفوظ ہو جائیں گی، کیونکہ سر کی شرائین جب ممتلی ہو جاتی ہیں تو شرائین کی وہ شاخیں بھی ممتلی ہو جاتی ہیں جو آنکھوں کی خدمت کرتی ہیں اور ان میں پھیلی ہوئی ہیں، امتلاء سے ان شرائین میں تمدد پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے یہ آنکھوں کو دباتی ہیں اور ان کو دبا کر ان کے مقام سے باہر کی طرف دفع کرتی ہیں، لہٰذا ثقبہ عنبیہ [پتلی] کشادہ ہو جاتا ہے، [اور یہی مرض انتشار ہے] لیکن عمل بتر سے آنکھیں اس مرض [انتشار] سے محفوظ ہو جاتی ہیں کیونکہ اس عمل کی وجہ سے سر کی شرائین کی جانب فضلات چڑھنے کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں عمل بتر کرنے سے آنکھیں نزول الماء سے بھی محفوظ ہو جاتی ہیں، کیونکہ فضلات جب دماغی شرائین میں جمع ہو جاتے ہیں اور شرائین کے دوہرا اور ٹھوس ہونے کے باعث اس سے تحلیل نہیں ہو سکتے تو شرائین ہی میں ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ شرائین کی شاخوں میں پہنچ جاتے ہیں خصوصاً ان شاخوں میں جو آنکھ کے اندر پھیلی ہوئی ہیں، کیونکہ آنکھیں شدت درد کے باعث ارواح کے تحلیل ہونے کے سبب سے ضعیف ہو جاتی ہیں، لہٰذا ان فضلات و مواد کو بہت زیادہ قبول کر لیتی ہیں، لیکن عمل بتر کرنے سے وہ راستہ ہی بند ہو جاتا ہے، جس سے فضلات و مواد صعود کرتے ہیں۔

قرشی کا قول ہے:

> ''شقیقہ کے بعد انتشار پیدا ہونے کی وجہ شدت درد ہے، جو رطوبتوں کو باہر کی طرف ابھارتی ہے، لہٰذا پتلی کے مقام پر طبقۂ عنبیہ میں تفرق اتصال پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے پتلی کشادہ ہو جاتی ہے، علاوہ ازیں یہ بھی ممکن ہے کہ اس مقام پر پتلی کے کشادہ ہونے کا سبب ریاح ہوں، جو عضو میں تناؤ اور پھیلاؤ پیدا کر دیتی ہیں اور یہ ریاح درد کے باعث قوتِ ہضم کے کمزور ہو جانے سے پیدا ہوتی ہیں۔ شقیقہ کے بعد نزول الماء [موتیا بند] کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شقیقہ میں درد کی وجہ سے قوتِ ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے، جس کے باعث رطوبات فضلیہ بکثرت پیدا ہوتی ہیں جو نزول الماء پیدا کر دیتی ہیں] نیز دونوں آنکھیں درد کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہیں، لہٰذا یہ ان رطوبات کو

Scanned with CamScanner

بکثرت قبول کرنے لگتی ہیں''۔

قرشی کے اس قول پر اعتراض وارد ہوتا ہے، کیونکہ مذکورہ بالا صورت میں انتشار اور موتیا بند کی پیدائش شقیقہ کے ساتھ مخصوص نہیں رہتی [بلکہ شدتِ درد کی صورت میں ہروقت ہوسکتی ہیں] اور نہ عمل بتر ہی مفید ہوسکتا ہے۔ [کیونکہ عمل بتر اسی وقت مفید ہوسکتا ہے جب فضلات ومواد بذریعہ شرائین صعود کرتے ہیں]

عملِ بتر:

اس جگہ عملِ بتر سے اطباء کا اصطلاحی بتر مراد نہیں ہے، کیونکہ اس کے ساتھ عمل کیَ [داغنا] نہیں کیا جاتا ہے، کیونکہ بتر کے اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ پہلے شریان کے اُوپر سے جلد علاحدہ کی جاتی ہے، پھر شریان کو صنارہ [کانٹا] کے ذریعہ اٹھا کر اس کے ہر ایک کنارے کو ریشم کے دھاگے سے باندھ دیا جاتا ہے اور پھر بیچ سے کاٹ دیا جاتا ہے اور اس پر حابس الدم دوائیں لگادی جاتی ہے اور پھر اس شریان کو داغ دیں اور ایسے آلہ سے داغیں جو سونے کا بنا ہوا ہو اور اس کا سر گول ہو، تاکہ خون بند ہوجائے، اس لیے کہ شریان جب تھوڑی سی بھی کھل جاتی ہے تو اس کا التحام [بھرنا] مشکل ہوتا ہے، جس کی تین وجوہ ہیں:

ایک تو یہ ہے کہ شریان کا جرم [جسم] سخت ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا خون رقیق ہوتا ہے، لہٰذا اس کا انجماد مشکل ہوتا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ شریان ہروقت حرکت کرتی رہتی ہے اور حرکت التحام [زخم کا بھرنا] کو روک دیتی ہے۔

کیونکہ شگاف کے دونوں کناروں کے ملنے کے بعد سکون کی ضرورت ہوتی ہے، اگرچہ شریان کو مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا جائے اور اس کا زخم بھر بھی جائے لیکن دوبارہ پھٹ جانے اور مرض ابورسما[1] کے پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، کیونکہ شریان جڑنے کے بعد جب دوبارہ پھٹ جاتی ہے تو خون شریان اور جلد کی درمیانی فضاء میں بہنے لگتا ہے اور جلد کے صحیح وسلامت ہونے کے باعث وہ نکلنے کے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا، لہٰذا ابورسما پیدا ہوجاتا ہے۔

عمل سل:

[لیکن عمل سل خطرناک ہوتا ہے] اور وہ یہ ہے کہ جلد کو شریان کے طول میں چیرا جاتا ہے اور اس کو کانٹوں کے ذریعہ اٹھایا جاتا ہے اور شریان کے اردگرد جو چیزیں لگی ہوئی ہوتی ہیں ان کو کاٹ

۱۔ ابورسما صحیح لفظ ''انورسما'' ہے یعنی ''ب کے بجائے ن'' ہے۔ یہ ایک قسم کا ورم ہے، جو زیرِ جلد خون کے جمع ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

دیا جاتا ہے۔ پس جب شریان نمایاں ہو جاتی ہے تو دیکھا جاتا ہے کہ وہ باریک [چھوٹی] ہے یا بڑی۔ پس اگر وہ باریک ہوتی ہے تو کانٹے سے اٹھا کر دونوں جانب سے کاٹ دی جاتی ہے اور اس سے تین انگل کے برابر ٹکڑا کاٹ کر نکال لیا جاتا ہے۔ یہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ شریان سکڑ جائے، اس کے اوپر گوشت آجائے اور خون بند ہو جائے، پھر اس پر حابس الدم دوائیں چھڑک دی جاتی ہیں، مثلاً پشم خرگوش اور دواء کندر ــــــ پھر زخم کو بھرنے والے مرہم لگا دیے جاتے ہیں۔

لیکن اگر شریان بڑی ہوتی ہے تو اس کو چیر دیا جاتا ہے اور اس سے بقدر ضرورت خون نکال کر دو مقام سے تین تین انگل کے فاصلہ پر ریشمی دھاگے سے باندھ دیا جاتا ہے، پھر دونوں بندھنوں کے درمیان سے کاٹ دیا جاتا ہے، اس کے بعد ذرورات [چھڑکنے کی دوائیں] اور مرہم کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں بعض لوگوں نے عملِ سَل کا طریقہ یہ بیان کیا ہے کہ جلد کو چیر کر کانٹوں کے ذریعہ شریان سے علاحدہ کیا جائے، تا کہ شریان بخوبی ظاہر ہو جائے، اس کے بعد شریان کے نیچے ایک آلہ رکھا جائے جس کو "سلاک" کہتے ہیں اور جو ایک چکنا لوہا ہوتا ہے، اس کا سرا چکنا اور گول ہوتا ہے، اس کے بیچ میں چند دائرے سے ہوتے ہیں، پس شریان کو ان دائروں میں سے کسی ایک دائرہ میں ڈال کر لپیٹا جاتا ہے، یہاں تک کہ شریان کا کوئی ایک سرا ٹوٹ جاتا ہے۔

بہر حال یہ عمل دونوں صورتوں میں خطرناک ہے، کیونکہ جڑ جانے کے بعد بھی دوبارہ پھٹ کر خون بہنے اور اتورسما پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے اور اس وجہ سے بھی خطرناک ہے کہ اس عمل میں شدتِ درد کی وجہ سے غشی اور تشنج پیدا ہو جاتا ہے، چنانچہ طبری کا بیان ہے:

> "میں نے بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہے، جن کی شرائین میں عملِ سل کیا گیا تھا اور اس کی وجہ سے ان کی آنکھوں کی حرکات میں نقصان پہنچا اور ان کی بینائی کمزور ہو گئی اس کے علاوہ میں نے ایک شخص کو بصرہ میں دیکھا جس کی شرائین میں عملِ سل کیا گیا تھا، جس کے باعث اسی روز اس کی آنکھوں میں بدنما حول [بھینگا پن] پیدا ہو گیا تھا اور ایسا اس لیے ہوا تھا کہ اس شریان کی شاخیں آنکھ سے تعلق رکھتی تھیں۔"

میں کہتا ہوں کہ آنکھوں میں ضرر پہنچنے کی وجہ یہ ہے کہ عملِ سل سے اوتار کی ان شاخوں میں تشنج پیدا ہوتا ہے، جو شریانِ مسلولہ سے متصل ہوتی ہیں، کیونکہ قُربِ دماغ کے باعث درد نہایت

شدید ہوتا ہے [جس کی وجہ سے تشنج پیدا ہونے لگتا ہے] یا عمل سل سے خاص شرائین کی شاخوں میں تشنج پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان میں عصبی ریشے آئے ہوئے ہیں، جن سے حس وادراک کا فائدہ پہنچتا ہے، جیسا کہ جالینوس نے اپنی کتاب "نبض کبیر" میں صاف اور صریح طور پر لکھا ہے۔

طبری نے یہ بھی کہا ہے:

> "میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جس کی شریان میں عمل سل کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے اس کو سیلان لعاب [رال بہنا] کی شکایت پیدا ہوگئی تھی، جس کی وجہ یہ تھی کہ اس شریان کی ایک شاخ اس عضو سے تعلق رکھتی ہے جو ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے، پس جب وہ شریان کٹ جاتی ہے تو اس عضو میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے، لہذا اس کا فعل کمزور ہو جاتا ہے اور لعاب بہنے لگتا ہے"۔

لہذا بہتر یہی ہے کہ [عمل سل نہ کیا جائے بلکہ] مادہ کا تنقیہ کرنے کے بعد شریان کو کاٹ کر داغ دیں، لیکن یہ واضح رہے کہ دونوں کانوں کے پیچھے جو دو شریانیں ہیں، ہم نے ان دونوں شریانوں میں عمل سل کرتے ہوئے نہ تو کسی کو دیکھا ہے اور نہ کسی سے سنا ہے کہ کسی نے ان میں عملِ سل کیا ہے۔ ان دونوں رگوں کے کاٹ دینے سے نامردی اور انقطاع نسل ہو جاتا ہے، جیسا کہ بقراط نے کہا ہے اور اس کا بیان بھی انشاء اللہ آئندہ آئے گا۔

معمولات مطب:

اگر قبض کی شکایت ہو تو اطریفل زمانی ۷ گرام یا قرص ملین دو عدد رات کو کھلائیں، علاوہ ازیں شدت ضرورت کے وقت نیم گرم پانی ۵۰ ملی لیٹر میں صابون ۱۲ گرام حل کر کے روغن ارنڈی تولہ ملا کر حقنہ کرنا چاہیے، اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو منضج بلغم پلا کر مسہل بلغم دیں۔

بیرونی طور پر قرص مثلث سبز دھنیے کے پانی یا خالی پانی میں گھس کر پیشانی پر طلا کریں اور یہ فتیلہ استعمال کریں جو شقیقہ کے لیے نہایت مفید ہے۔

فتیلہ:

سیندور کو سفید دیسی کاغذ پر لگا کر فتیلہ بنائیں اور طلوع آفتاب سے قبل اس میں آگ لگا کر مریض کو سونگھائیں —— یا بندق ہندی [ریٹھے] کو قدرے پانی میں گھس کر ناک کی مخالف جانب سعوط کریں۔

Scanned with CamScanner

ہدایات:

مریض کو تاریک کمرے میں آرام سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں، ہر قسم کے رنج وغم اور فکر و تردد سے محفوظ رکھیں، زُود ہضم مقوی غذائیں مثلاً شوربا، یخنی، دودھ وغیرہ دیں، ہر قسم کی ثقیل و نفاخ اور گرم مبخر چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

دردِ سر شرکی

دردسر شرکی رحمی:

دردسر گاہے ورم رحم کی وجہ سے ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ رحم دماغ سے مشارکت رکھتا ہے، کیونکہ ان دونوں کے درمیان عصبی ریشوں کے ذریعہ تعلق ہے، نیز دماغ رحم کے بالمقابل واقع ہے، یہی وجہ ہے کہ جب عورت کے رحم میں مُرمکی اور کندر جیسی دواؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور اس کو اس طرح کپڑوں سے چھپا دیا جاتا ہے کہ یہ بو بالکل باہر نہ جاسکے۔ تب بھی عورت ان دواؤں کی بو کو اپنے ناک میں محسوس کرتی ہے۔ اسی طرح جب لہسن عورت کے فم رحم میں رکھا جاتا ہے تو اس کی بو بھی دماغ تک پہنچ جاتی ہے، لہذا جب رحم متورم ہوجاتا ہے تو اس سے دماغ کو بھی اذیت پہنچتی ہے اور یہ اذیت ورم پیدا کرنے والے مادے سے ردی کیفیت یا ردی بخارات کے پہنچنے سے لاحق ہوا کرتی ہے۔

یا رحم کی وجہ سے دردسر پیدا ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ [وضع حمل کے بعد] خون نفاس سے رحم کی صفائی پورے طور پر نہیں ہوتی بلکہ یہ خون رحم ہی میں جمع ہوجاتا ہے اور اس کی کیفیت بدل جاتی ہے اور پھر یا تو اس خون کی صرف ردی کیفیت دماغ تک پہنچتی ہے یا ردی کیفیت کے ساتھ گرم بخارات بھی پہنچتے ہیں، جو اس جمع شدہ خون سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

دردسر شرکی کلوی:

دردسر گاہے گردوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ دونوں گردے دماغ سے تعلق رکھتے ہیں، اسی وجہ سے منی دماغ سے ان دونوں گردوں کی طرف آتی ہے، جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے۔ علاوہ ازیں دونوں گردے دماغ کے محاذ میں بھی واقع ہیں۔ شیخ کا قول ہے کہ دونوں گردے دماغ

سے اس لیے مشارکت رکھتے ہیں کہ دماغ اور دونوں گردے جگر سے مشارکت رکھتے ہیں۔

دردسر شرکی قدمی وغیرہ

دردسر کا ہے دونوں پنڈلیوں اور قدموں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور کا ہے جگر، تلی، حجاب حاجز، مراق اور صلب [پشت] کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ ان اعضاء اور دماغ میں عصبی رشتوں اور محاذات کے باعث مشارکت ہے۔

علامات

دردسر مذکورہ بالا اقسام میں سے ہر ایک قسم کے لیے چند مخصوص علامات ہیں، مثلاً جو دردسر جگر کے سبب سے ہوتا ہے اس میں سر کے اگلے حصے میں درد ہوا کرتا ہے بلکہ تالو کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اور جو دردسر گردوں کی وجہ سے ہوتا ہے، وہ سر کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے جو جگر سے ہوتا ہے وہ سر کے دائیں طرف، جو طحال سے ہوتا ہے وہ سر کے بائیں طرف اور حجاب حاجز سے ہوتا ہے وہ سر کے بیچ میں کسی قدر آگے کی طرف اور جو مراق سے ہوتا ہے وہ سر کے بالکل اگلے حصے میں اور جو صلب سے ہوتا ہے وہ بالکل سر کے پچھلے حصے ہوا کرتا ہے اور ان سب کی وجہ محاذ اور مقابلہ ہے۔

اور جو دردسر دونوں قدموں کی وجہ سے ہوتا ہے، اس میں مریض دونوں قدموں سے چیونٹیاں سی چڑھتی ہوئی محسوس کرتا ہے کیونکہ دونوں پاؤں کا گوشت ٹھوس ہے، ان کی وریدیں اور شریانیں تنگ ہیں اور ان دونوں سے جو بخارات چڑھتے ہیں وہ بہت غلیظ اور ان کی حرکت بہت سست ہوتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا مادہ غلیظ ہوتا ہے، نیز منبع حرارت [یعنی قلب] سے دور ہونے کے باعث دونوں کی حرارت بھی کم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب یہ بخارات دماغ کی طرف چڑھتے ہیں تو مریض چیونٹیوں کے رینگنے جیسی کیفیت محسوس کرتا ہے اور جب یہ بخارات پنڈلیوں سے اوپر پہنچ جاتے ہیں تو اس کیفیت کا احساس موقوف ہو جاتا ہے، البتہ صرف حرارت محسوس ہوتی ہے۔ جو علامت تمام میں عام ہے یعنی دردسر کی مذکورہ بالا قسموں میں مشترکہ طور پر پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ان مذکورہ بالا اعضاء میں مرض اور ضعف پہلے ہوتا ہے اور اس کے بعد دردسر پیدا ہوا کرتا ہے کیونکہ دردسر ان اعضاء کے امراض کے تابع ہوتا ہے اور ان سے اسی طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح معلول [مسبب] علت [سبب] سے پیدا ہوتا ہے، مرض اصلی [جس سے دوسرے

Scanned with CamScanner

مرض بطور عرض پیدا ہو جاتے ہیں] جو علت [یعنی سبب] کے قائم مقام ہوتا ہے اور وہ مرض شرکی ہے جو معلول [یعنی مسبب] کے قائم مقام ہے بلحاظ وقت اتنی مدت پہلے ہوا کرتا ہے کہ مرض شرکی کے عضو میں اس مدت تک مرض پیدا ہونے کی استعداد اور قابلیت پیدا ہو جائے۔ جب مرض اصلی وقت کے لحاظ سے مرض شرکی سے مقدم ہوتا ہے تو اس کی علامات و اعراض بھی مقدم ہوتے ہیں۔

لیکن واضح رہے کہ یہ فرق اکثری ہے۔ [ہمیشہ ایسا نہیں ہوا کرتا] کیونکہ بعض حالات میں مرض شرکی کا پہلے ظاہر ہونا ممکن ہے، مثلاً جب اصلی عضو بے حس ہو یا ضعیف الحس ہو تو اس میں مرض کے شدید ہونے کے بعد تاخیر سے درد معلوم ہوگا اور عضو شرکی ذکی الحس ہو تو اس میں ابتداء مرض ہی سے درد پیدا ہونے لگے گا، مثلاً گردے اور دماغ کی جھلیاں یا اس صورت میں بھی ایسا ہو سکتا ہے جب مرض اصلی کا ضرر جلد ظاہر نہ ہو اور مرض شرکی کا ضرر جلد ظاہر ہو جائے، جیسا کہ جب جگر کی قوتِ جاذبہ ضعیف ہو جاتی ہے اور اس ضعف میں معدہ بھی اس لیے شریک ہو جاتا ہے کہ اس میں غذاء دیر تک باقی رہتی ہے، اس لیے مرض معدہ کا ضرر مثلاً بطلانِ شہوت اور فسادِ غذاء ضعفِ جگر کے ضرر مثلاً لاغری بدن سے پہلے ہوتا ہے، کیونکہ بدن کی لاغری بدنی رطوبتوں کے تحلیل ہونے پر موقوف ہے اور اس کے لیے زمانہ دور دراز کی ضرورت ہے، کیونکہ ان کا جلد تحلیل ہونا ممکن ہے۔

اس کے ماسوا یہ بھی ممکن ہے کہ دو عضو میں مادہ گرے اور ان میں سے ایک عضو میں دوسرے عضو سے پہلے ضرر ظاہر ہو جائے، حالانکہ ان دونوں میں کسی قسم کا تعلق نہ ہو۔

علاج:

ان اعضاء کا علاج کریں [جن کی وجہ سے دردِ سر پیدا ہوا ہے] قدموں کے سوا ہر ایک عضو کا علاج اس کے باب میں بالتفصیل بیان کیا جائے گا، لیکن دردِ سر قدمی کا علاج یہ ہے کہ رگ صافن کی فصد کھولیں، یا پنڈلیوں پر حجامت کرائیں اور حب اصطمخیقون سے بدن کا تنقیہ کریں۔ کنج ران سے لے کر قدموں تک دونوں پاؤں کو باندھیں اور ان کو نمک اور روغن خیری سے ملیں۔

Scanned with CamScanner

سرسام

طبری نے کہا ہے کہ 'سرسام' فارسی نام ہے اور اس کے معنی 'سر کا مرض' ہیں، کیونکہ 'سر' راس [یعنی سر] کو کہتے ہیں اور 'سام' کے معنی ان کے نزدیک 'مرض' کے ہیں ——— اور شیخ کا بیان ہے کہ سرسام کے معنی 'ورم سر' کے ہیں، اس لیے 'سام' کے معنی 'ورم' کے ہیں، شاید یہ معنی پرانی فارسی میں ہوں اور اس کا استعمال متروک ہو چکا ہو۔

اسی طرح برسام بھی ہے، اس لیے کہ بر کے معنی 'سینہ' کے ہیں۔ [مذکورہ بالا معنی کے لحاظ سے] سرسام کا نام اس کی ذات اور حقیقت کے مطابق رکھا گیا ہو۔ [کیونکہ اس کے لغوی معنی بھی ورم سر یا مرض سر کے ہیں اور اصطلاحی طور پر بھی اس کے معنی یہی ہیں]

سرسام ورم ہے خواہ ورم گرم ہو یا سرد، لیکن بعض اطباء نے سرسام کو ورم گرم کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور ورم ایک غیر طبعی زیادتی ہے۔ جو مادۂ فضلیہ سے پیدا ہوتی ہے اور عضو میں ایسا تمدد پیدا کر دیتی ہے جو اس کے افعال میں ضرر پہنچانے لگتا ہے۔

جو دماغ کی دونوں جھلیوں میں سے کسی ایک جھلی میں ایک ساتھ پیدا ہوتا ہے دونوں جھلیوں میں سے ایک تو وہ باریک جھلی ہے جو دماغ سے لپٹی ہوئی ہے [ام رقیق] اور دوسری وہ موٹی جھلی ہے جو کھوپری کے اندرونی جانب لگی ہوئی ہے۔ [ام غلیظ۔ غشاء صلب]

یا خاص دماغ میں پیدا ہوتا ہے دماغ میں ورم پیدا ہونے کی رائے شیخ، ابوسہل مسیحی، صاحب کامل اور اکثر متاخرین کی ہے، لیکن جالینوس نے بعض قدماء کے حوالہ سے لکھا ہے:

"ورم انہیں اعضاء میں پیدا ہوسکتا ہے جو نرمی اور سختی میں متوسط درجے کے ہیں، لیکن جو اعضاء زیادہ نرم ہیں جیسا کہ دماغ یا جو اعضاء زیادہ سخت ہیں جیسا کہ ہڈیاں، ان میں ورم نہیں پیدا ہوسکتا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ زیادہ نرم اعضاء میں ان کی نرمی کے باعث فضلات نہیں ٹھہر سکتے اور زیادہ سخت اعضاء میں ان کی سختی کے باعث فضلات نفوذ نہیں کر سکتے۔"

دماغ کے متورم نہ ہونے کی دلیل:

مگر بذات خود جالینوس نے مذکورہ بالا اعضاء میں ورم پیدا ہونے یا نہ ہونے کے متعلق کوئی یقینی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ البتہ یوحنا بن سرافیون کو یقین ہے کہ ان اعضاء میں ورم نہیں پیدا ہوسکتا۔

Scanned with CamScanner

چنانچہ اس نے اپنی کناش میں لکھا ہے:

''تم جب ورم دماغ کا لفظ سنو تو اس ورم کو خاص دماغ [بھیجہ] کی طرف منسوب نہ سمجھو بلکہ 'ماننجس' کی طرف منسوب سمجھو [یعنی ورم دماغ سے ''ماننجس'' نامی جھلی کا ورم سمجھنا چاہیے] کیونکہ ہم تمہیں بتلا چکے ہیں کہ متورم ہونے والے تمام اعضاء میں تمدد [تناؤ] کی استعداد اور قابلیت ہونی چاہیے۔ لہذا جو اعضاء زیادہ نرم ہیں مثلاً دماغ اور جو اعضاء زیادہ سخت ہیں مثلاً ہڈیاں وہ ہرگز متورم نہیں ہو سکتے۔''

اسی کی پیروی صاحب تلخیص نے اور محمد بن زکریا رازی نے اپنی کناش موسومہ فاخر میں کی ہیں۔

دماغ کے متورم نہ ہونے کی دلیل کی تردید:

شیخ الرئیس نے یوحنا بن سرافیون اور اس کے تابعین کی مذکورہ دلیل کو کئی دلائل سے رد کیا ہے، جو یہ ہیں۔

۱- دماغ اور ہڈیاں دونوں ہی تغذیہ حاصل کرتے ہیں اور تغذیہ میں غذاء کے باعث تمدد [تناؤ] اور زیادتی [بڑھوتری] کا ہونا یقینی ہے، لہذا فضلات سے بھی عضو میں تمدد اور زیادتی کا پیدا ہونا ممکن ہے۔

۲- جوہر دماغ اگرچہ نرم ہے، لیکن وہ لزج [لیسدار] بھی ہے اور جو چیز نرم اور لزج ہوتی ہے اس میں تمدد [تناؤ] بھی پیدا ہو سکتا ہے اور ہڈی اگرچہ سخت ہے، لیکن اس میں اتنی رطوبت [نرمی] ضرور موجود ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نفوذ غذاء کو قبول کر سکتی ہے، لہذا اس وجہ سے ہڈی کا تمدد ممکن ہوا، اس کا اقرار جالینوس نے بھی کیا ہے۔

۳- ہڈی میں نمو [افزائش] ہوتا رہتا ہے اور نمو [افزائش] اسی وقت ہو سکتا ہے جب اس میں غذاء سے تمدد اور زیادتی بھی پیدا ہو، لہذا ہڈی فضلات سے بھی تمدد کو قبول کر سکتی ہے۔ یہی حال جوہر دماغ کا ہے۔

۴- اگر ہڈی ایسے فضلات کو قبول نہ کرتی جو اس میں تمدد [پھیلاؤ] اور زیادتی پیدا کرتے ہیں تو دانت ہرگز سبز اور سیاہ نہ ہوتے اس لیے کہ دانتوں کی سبزی اور سیاہی فضلات کے نفوذ کرنے کی وجہ سے ہی ہوا کرتی ہے۔

استاد علامہ نے ان دلائل کو [غلطی سے] ''امام'' کی طرف منسوب کرتے ہوئے ان کے جوابات دیے ہیں، چنانچہ پہلی دلیل کا جواب یہ دیا ہے:

Scanned with CamScanner

''غذاء سے جو تمدد [پھیلاؤ] پیدا ہوتا ہے وہ بہت تھوڑا ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا یہ ضروری نہیں ہے کہ جو اعضاء غذاء کے تمدد کو قبول کر لیتے ہیں وہ ورم کے تمدد کو بھی قبول کر سکیں۔ اس لیے کہ ورم کا تمدد [غذاء کے تمدد سے] زیادہ ہوا کرتا ہے''۔

علامہ کے اس جواب کی تردید کے لیے میں کہتا ہوں کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے کہ غذاء کا تمدد تھوڑا ہوا کرتا ہے، کیونکہ عضو اپنی اصلی حالت سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ البتہ غذاء سے جو تمدد پیدا ہوتا ہے وہ یکبارگی نہیں بلکہ بتدریج پیدا ہوتا ہے اور یہی حال فضلات کے تمدد کا بھی ہے۔ ہاں دونوں کے تمدد میں اس قدر فرق ہے کہ غذاء کا تمدد بہت آہستہ آہستہ [تدریجاً] ہوا کرتا ہے اور فضلات کا تمدد بہت جلد واقع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہم اس امر کو بھی تسلیم نہیں کرتے کہ ورم کا تمدد ہمیشہ زیادہ ہی ہوا کرتا ہے، اس لیے کہ اکثر اوقات ورم بہت ہی چھوٹا اور تھوڑا ہوتا ہے۔

دوسری دلیل کا جواب علامہ نے یہ دیا ہے:

''لزوجت [لیس] سے چکنائی مراد ہے یا اس سے قوام کا غلیظ ہونا مراد ہے۔ ایسا غلیظ کہ وہ تمدد کو قبول کر سکے، جیسا کہ فضلات مخاطیہ [رینٹھ وغیرہ] میں ہوتا ہے۔ اگر لزوجت سے مراد چکنائی ہے تو اس معنی کے لحاظ سے لزج چیز تمدد کو قبول نہیں کر سکتی اور اگر دوسرے معنی مراد ہیں تو وہ بالکل غلط ہے، کیونکہ علم تشریح سے ظاہر ہے کہ دماغ میں اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہے۔''

میں اس کا جواب یہ دیتا ہوں:

''شیخ کے بیان کے مطابق لزوجت ایک کیفیت ہے جو جسم کو ہر شکل قبول کرنے کے لیے بآسانی مستعد کر دیتی ہے، اس کے باوجود وہ مشکل سے متفرق اور پراگندہ ہوتی ہے، اس کی وجہ سے اس چیز کا جسم متصل طور پر پھیل سکتا ہے اور ٹوٹ نہیں سکتا، جیسا کہ شہد میں ہوتا ہے۔''

تشریح داں حضرات کے درمیان اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جوہر دماغ ایسا ہی ہے، کیونکہ اعصاب کے لیے لچک کے ساتھ سخت ہونا ضروری تھا، لہٰذا ان کے مقام پیدائش [دماغ] کے جوہر کا سخت اور لچکدار ہونا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی وضاحت ہے۔

تیسری دلیل کا جواب علامہ نے یہ دیا ہے:

''نمو [افزائش] کا تمدد، ورم کے تمدد سے بالکل برخلاف ہوتا ہے کیونکہ نمو میں قوت

Scanned with CamScanner

نامیہ [بڑھانے والی قوت] فاعل ہوا کرتی ہے اور ورم میں قوت دافعہ فاعل ہوتی ہے۔
علاوہ ازیں نمو میں مادہ صالح اور مرغوب طبع ہوتا ہے اور ورم میں فاسد اور ردی نیز نمو
میں جو تمدد پیدا ہوتا ہے وہ اقطار ثلاثہ [لمبائی - چوڑائی - موٹائی] میں طبعی مناسبت کے
مطابق ہوتا ہے، لیکن ورم میں اس کے برخلاف صورت ہے۔ لہذا ان میں سے ایک
سے دوسرے کو قیاس کرنا مناسب نہیں ہے۔''

اس کا جواب میں یہ دیتا ہوں کہ ماہیت کے اعتبار سے دونوں قسم کے تمدد [تمدد غذائی اور تمدد فضلی] میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لیے کہ تمدد غذائی تمدد ہونے کی حیثیت سے تمدد فضلی سے جدا نہیں ہے۔ البتہ ان دونوں قسم کے تمدد میں عوارض کے اعتبار سے جو فرق ہے وہ ہمارے مقصود میں مطلق حارج نہیں ہے، کیونکہ ہمارا مقصد تو اسی سے پورا ہو جاتا ہے کہ ہڈی اور دماغ دونوں تمدد کو قبول کرتے ہیں۔ خواہ ان کا فاعل کوئی بھی ہو اور کسی بھی مادے سے اور کسی بھی جہت میں ہو۔

چوتھی دلیل کا جواب علامہ نے یہ دیا ہے:

''دانتوں کی سبزی اور سیاہی ایسے فضلات کے قبول کرنے سے نہیں پیدا ہوتی جو خارج
سے آیا ہو، بلکہ دانتوں کا مزاج خراب ہو جانے کے باعث ان کی غذاء فاسد ہو جاتی
ہے اور اسی وجہ سے دانت لاغر بھی ہو جاتے ہیں۔''

اس کا جواب میں یہ دیتا ہوں:

''خواہ کوئی فضلہ فضلہ ہونے کی حیثیت سے خارج سے وارد ہو یا نفسِ عضو میں پیدا ہو۔
دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ اصل غرض تو یہ بیان کرنا ہے کہ دانت مادہ
کے نفوذ کو قبول کرتا ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ دانت ایسے فضلات کو قبول کر لیتے
ہیں جو ورم نہیں پیدا کرتے تو اسی طرح ان میں ورم پیدا کرنے والے فضلات کا نفوذ
بھی ممکن ہے''۔

یا ورم دماغ کی دونوں جھلیوں اور جوہر دماغ سب میں ہوتا ہے

سرسام کی اقسام میں فرق:

سرسام کی مذکورہ بالا قسموں میں یہ فرق ہے کہ اگر ورم جوہر دماغ [یعنی خاص دماغ] میں ہوتا ہے تو نبض عظیم ہونے کے باوجود موجی بھی ہوتی ہے۔ حرارت [بخار] شدید ہوتی ہے اور آنکھوں کی گہرائی میں شدید درد معلوم ہوا کرتا ہے۔ سرسام کی یہ قسم بہت خراب ہوتی ہے، بالعموم چوتھے روز

Scanned with CamScanner

مریض کو ہلاک کر دیتی ہے، لیکن اگر چوتھے روز سے تجاوز کر جائے تو مریض اچھا ہو جاتا ہے۔

اگر ورم غشاء صلب [ام جس] میں ہوتا ہے تو مذکورہ بالا عوارض خفیف ہوتے ہیں، نبض صلب، منشاری ہوتی ہے اور مریض خاص کھوپری میں درد محسوس کرتا ہے۔

اور اگر ورم غشاء رقیق [ام رقیق] میں ہوتا ہے تو مذکورہ عوارض درمیانی درجہ کے ہوتے ہیں۔ نبض صلب چلتی ہے۔ غشاء کے نرم ہونے کے باعث کسی قدر موجی بھی ہوتی ہے۔

قرانیطس [1]:

اور یہ ورم یا تو خون سے پیدا ہوتا ہے اور اس کا نام قرانیطس ہے لفظ 'قرانیطس'، 'ق' سے ہے، جیسا کہ رازی نے اس کی تصحیح کی ہے۔ خواہ یہ ورم دماغ کی غشاؤں میں ہو یا دماغ میں یا ان سب میں، لیکن شیخ الرئیس وغیرہ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نام غشاؤں کے ورم کے سوا کسی دوسرے عضو کے ورم کے لیے نہیں بولا جاتا۔

وجہ تسمیہ:

قرانیطس نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ورم 'قرانیطس' کو ضرر پہنچاتا ہے جو ذہن اور عقل کا نام ہے۔

علامات:

بخار ہوتا ہے کیونکہ دماغ شرائین کے ذریعہ قلب سے مشارکت رکھتا ہے۔ لہذا مقام ورم پر مادہ متعفنہ سے جو حرارتِ غریبہ پیدا ہوتی ہے وہ قلب تک پہنچ جاتی ہے اور پھر شریانوں کے ذریعہ ہی تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔

جو ہر وقت چڑھا رہتا ہے کیونکہ حرارت جلد جلد برابر قلب تک پہنچتی رہتی ہے، اس لیے بخار نہیں اترتا۔ اس کے برخلاف جب ورم قلب سے دور کسی عضو میں ہوتا ہے جیسا کہ گردے تو وہ بخار

۱۔ قرانیطس ق اور ف دونوں کے ساتھ صحیح ہے یہ یونانی لفظ ہے، جس کے معنی ہذیان یا اختلاط عقل کے ہیں اور چونکہ اس مرض میں یہ علامات لاحق ہوتی ہیں لہذا الازم کے نام پر مرض کا نام رکھا گیا ہے۔ [شریف خاں] مگر جدید تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ لفظ ف کے ساتھ صحیح ہے چونکہ فرین Phren کے معنی حجاب حاجز اور دماغ کے اور طس یعنی ITIS کے معنی التہاب یا سوزش کے ہیں اور فری نائٹس Phrenitis سیری برومننجائٹس Cerebromeningitis' اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ دماغ جھلیوں اور دماغ میں ایک ساتھ ورم ہوتا ہے دیکھو معجم انجیزی دعربی ڈاکٹر محمد شرف صفحہ ۶۳۷ و ص ۶۳۱

ضرور اتر تا چڑ ھتا رہتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی سر بھاری، آنکھیں اور چہرہ نہایت سرخ ہوتے ہیں کیونکہ دماغ میں جو شدید حرارت پیدا ہو جاتی ہے وہ خون کو گرم اور رقیق کر دیتی ہے نیز اس کا حجم بڑھا دیتی ہے، لہذا خون جس حصہ بدن میں بھی ہوتا ہے۔ اس کے قریب کے اعضاء کی ظاہر سطح کی طرف اس کا میلان زیادہ ہو جاتا ہے۔ دردسر ہوتا ہے چنانچہ جب ورم دونوں غشاؤں میں ہوتا ہے تو اس وقت دردسر پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دونوں غشائیں اپنے مخالف کا احساس کرتی ہیں، جو سوء مزاج اور تفرق اتصال ہیں۔ لیکن جب ورم خاص دماغ میں ہوتا ہے تو اس وقت دردسر ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ دونوں جھلیاں دماغ کے ساتھ ہی متصل ہیں۔ دماغ کے ورم سے ان میں بھی تمدد [تناؤ] ہونے لگتا ہے۔ خصوصاً جب ورم عظیم ہو۔

ہذیان [بکواس] ہوتا ہے اس لیے کہ ورم اگر دماغ کے اگلے حصے میں ہوتا ہے تو حس مشترک اور قوتِ خیال دونوں خراب ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ مریض ایسی چیزوں کو محسوس کرنے لگتا ہے جو خارج میں موجود نہیں ہوتیں اور جو باتیں خزانہ خیال میں موجود ہوتی ہیں ان کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ اگر ورم دماغ کے درمیانی حصے میں ہوتا ہے تو غور و فکر اور تخیل کی قوتیں بگڑ جاتی ہیں اور وہ حسب دستور مناسب اور غیر مناسب باتوں میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اگر ورم دماغ کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے تو قوت حافظہ خراب ہو جاتی ہے اور مریض تمام معانی جزیہ [یعنی تمام یاد کی ہوئی باتوں] کو بھول جاتا ہے اور اپنے فاسد خیالات کی بناء پر تمام باتیں ایسی کرتا ہے جو حالات اور مقام کے مطابق نہیں ہوتیں۔ اگر ورم غشاؤں میں ہوتا ہے تو ہذیان پیدا ہونے کی وجہ دماغ کا قرب ہوگا اس لیے کہ دماغ اس غشاء کے درد سے ضرر پاتا ہے، جو اس کے اوپر لپٹی ہوئی ہے

ساتھ ہی مریض ہنستا بھی ہے کیونکہ گرم خونی مادہ طبیعت کے لیے دوسرے اخلاط سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ اس کے باوجود خون مادہ میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے، جو خون کے انبساط میں مدد دیتی ہے اور اس میں سرخی، روشنی اور کسی قدر چمک ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خونی مزاج اشخاص میں خون کی زیادتی سے شراب سے مست لوگوں [یعنی متوالوں] کے مانند فرحت اور خوشی کی کامل استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور وہ معمولی معمولی باتوں سے ہنسنے اور خوش ہونے لگتے ہیں، خصوصاً جب ان کے دماغی افعال میں خلل پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ ایسی صورت میں مریض ہر وقت اچھی اچھی

Scanned with CamScanner

صورتوں اور لذیذ چیزوں کا تصور کرتا رہتا ہے، لہذا روح بیرونی اعضاء کی طرف حرکت کرتی اور پھیلتی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے سینہ اور چہرے کے اعصاب تن جاتے ہیں، ان کے منافذ کھل جاتے ہیں اور ان کی فضائیں پھیل جاتی ہیں، لہذا چہرے اور منہ میں ہنسی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

صاحب تلخیص کا قول ہے کہ ہنسی اور خوشی پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ خون طبیعت کے نزدیک مرغوب و محبوب ہوتا ہے، لہذا جب وہ بدن میں زیادہ ہو جاتا ہے تو خوشی پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ مال و دولت اور سرمایہ کے بڑھ جانے سے خوشی ہوا کرتی ہے۔

زبان کھردری ہوتی ہے کیونکہ بخار کی حرارت زبان کی سطح کو چھیل ڈالتی ہے اور اس کی رطوبت کو خشک کر دیتی ہے، لہذا اس کے اجزاء کی وضع میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے، بعض اجزاء زیادہ بلند ہو جاتے ہیں اور بعض خلاء پیدا ہونے کی وجہ سے زیادہ پست ہو جاتے ہیں۔

کھردرے پن کو زبان کے ساتھ کیوں مخصوص کیا ہے، حالانکہ بخار کی وجہ سے تمام بدن میں یہی بات پیدا ہو جاتی ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ زبان کا کھردرا پن اس کے نرم و نازک اور پولا ہونے کے باعث زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔

اور اس کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے کیونکہ زبان میں رگوں کی کثرت کے باعث رنگنے والا مادہ زیادہ جمع ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں زبان نرم و نازک عضو ہے۔ لہذا وہ رنگنے والے مادے کے اثر کو بہت زیادہ قبول کرتی ہے ـــــ یا زبان کے سرخ سیاہی مائل ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس مرض کا مادہ گرم اور تیز خون ہوتا ہے جو بہت جلد جل جاتا ہے اور سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات چہرے کے دوسرے اعضاء بھی سیاہ ہو جاتے ہیں۔

نبض عظیم چلا کرتی ہے اور اکثر اوقات آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں اور بلا اختیار بہتے ہیں، کیونکہ دماغ میں رطوبت والے فضلات زیادہ ہوتے ہیں اور وہ اپنی کمزوری کے باعث ان کو روک نہیں سکتا، لہذا وہ رطوبتیں شدت حرارت کے باعث رقیق و لطیف ہو کر آنکھوں کی طرف بہنے لگتی ہیں، کیونکہ آنکھیں نرم و نازک ہیں، خلقۃً کمزور ہیں، دماغ سے قریب واقع ہیں، اس لیے آنکھیں ان رطوبتوں کو اپنی کمزوری کے باعث نیز ان کی زیادتی کے باعث نہیں روک سکتیں، بلکہ ان کو چھوڑ دیتی ہیں اور وہ خود بخود آنکھوں سے بہنے لگتی ہیں۔

یہ علامت [آنکھوں سے بلا اختیار آنسو بہنا] بہت خراب ہے، کیونکہ یہ علامت اسی وقت پیدا

Scanned with CamScanner

MAN UNANI MEDICAL COLLEGE
BIJAPUR

ہوتی ہے جب دماغ میں مرض شدید ہوتا ہے۔

بلا اختیار آنسو بہنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آنکھیں [illegible] ضعیف ہو جاتی ہیں تو وہ اپنی غذاء کو نضج نہیں دے سکتیں، لہذا وہ غذا [illegible] سکیں اپنے ضعف کی وجہ سے اس کو ٹھہرانے پر قادر نہیں ہوتیں، اس لیے وہ فضلات بلا ارادہ بہنے لگتے ہیں۔

آنکھوں کے کمزور ہو جانے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ دوسری بدنی قوتیں بھی کمزور ہو جائیں، لہذا ٹھنڈا پسینہ اور بول و براز وغیرہ فضلات بھی خارج ہونے لگیں'' ۔ کیونکہ آنکھوں کا جسم بہت لطیف ہے، وہ دماغ سے بہت قریب واقع ہیں۔ اس لیے دماغ کی شرکت سے آنکھوں کو جس قدر ضرر پہنچ سکتا ہے، اس قدر دوسرے اعضاء کو نہیں پہنچتا ہے۔

اگر آنسو صرف ایک آنکھ سے بہیں تو یہ اور بھی زیادہ خراب علامت ہے، کیونکہ اس سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ رطوبتیں فنا ہو گئیں ہیں اور دماغ کے اس حصے میں یا اس طرف جس طرف کہ ورم ہے دماغی گرمی اس قدر زیادہ ہو گئی ہے کہ اس میں رطوبت باقی نہیں رہی جو آنسوؤں کے ذریعہ بہہ سکے اور دماغ کے دوسرے محفوظ حصے میں چونکہ ضرور خشکی کم ہوتی ہے، لہذا اس حصے سے آنسو بہتے ہیں۔

مریض روشنی سے نفرت کرتا ہے کیونکہ قوت باصرہ دردناک ہوتی ہے نیز روح باصرہ روشنی کی وجہ سے کمزور ہوتی ہے۔ اس لیے کہ روشنی جس کا کام تفرق اور پراگندگی ہے وہ روح باصرہ میں بھی تفرق اور پراگندگی پیدا کر دیتی ہے۔

ناک سے خون کے قطرے ٹپکتے ہیں [یعنی نکسیر بہتی ہے] جس کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ دماغی رگوں میں سے کسی رگ کا منہ کھل جاتا ہے یا خون کی زیادتی۔ حدت [تیزی] اور احتراق کے باعث کوئی رگ پھٹ جاتی ہے، لہذا ایسی حالت میں ناک سے خون بہنے لگتا ہے، کیونکہ ناک دماغی فضلات کے بہنے کا راستہ ہے۔

علاج:

ابتدائی تین دنوں میں رگ قیفال کی فصد کھولیں تا کہ مادہ سر سے جذب ہو کر خارج ہو جائے اور مریض کی قوت کے مطابق خون نکالیں خون کے نکالنے میں مبالغہ ہرگز نہ کریں، تا کہ بدن میں خون اس قدر باقی رہے کہ غذاء نہ کھلانے کے باوجود طبیعت اس خون کی وجہ سے مرض کو دفع کرنے کے لیے قوی رہے، اس لیے کہ جب کسی قدر مواد فاسدہ کا استفراغ ہو جاتا ہے تو بدن

Scanned with CamScanner

کے باقی ماندہ مادہ پر طبیعت قوی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ منفعل [متاثر] جس قدر زیادہ قلیل ہوتا ہے، اسی قدر اس میں فاعل [موثر] کی تاثیر زیادہ قوی ہوا کرتی ہے۔ قبض کو دور کریں اور اس کے لیے مثلاً طبیخ فواکہ پلائیں، جس میں شربت آلو بخارا، املی اور ترنجبین ملائی گئی ہو ——— اور نرم حقنے استعمال کریں۔ جن میں مغز املتاس ملایا گیا ہو۔

دماغ کو ٹھنڈک پہنچائیں اور اس کے لیے سر پر سرکہ، روغن گل اور گلاب رکھیں کیونکہ یہ دوائیں دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتی۔ اس میں تراوٹ پیدا کرتی اور اس کو قوت دیتی ہیں اور بخارات کو دماغ کی طرف چڑھنے سے روکتی اور چڑھی ہوئے بخارات کو واپس لوٹا دیتی ہیں۔

لخلخے سونگھائیں جو آب کدو، آب خیار، آب کشنیز سبز، سرکہ اور روغن گل سے تیار کیے گئے ہوں۔

شمومات [سونگھنے کی دوائیں استعمال کریں جو بنفشہ اور نیلوفر کے مانند سرد و تر ہوں۔

غذا:

ماء الشعیر [آش جو] پلائیں اور اس کے سوا کوئی غذاء نہ دیں بشرطیکہ قوت مریض قوی ہو اور مرض کا زمانہ انتہاء قریب ہو، کیونکہ مرض کی حالت میں غذاء دینے کی غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ مریض کی قوت اس قدر قوی رہے کہ وہ بحران کے وقت مرض کو دفع کرنے پر قادر رہے اور غذاء جس طرح بذات خود قوت میں اضافہ کرتی ہے، اسی طرح بالغرض قوت کو کمزور بھی کرتی ہے، کیونکہ غذاء مرض کو تقویت دیتی ہے جو قوت کا دشمن ہے اور اس کی کئی وجوہ ہیں۔

ایک وجہ یہ ہے کہ طبیعت جب ہضمِ غذاء میں مشغول ہو جاتی ہے تو مرض کے ساتھ اس کا مقابلہ کمزور ہو جاتا ہے، اس لیے مرض ضرور قوی ہو جاتا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ طبیعت مرض کے باعث کمزور ہونے کی وجہ سے غذاء میں کما حقہ عمل نہیں کرسکتی، اس لیے غذاء فاسد اور خراب ہونے کے لیے مستعد ہو جاتی ہے، اس کے باوجود مادۂ مرض میں غذاء کو اپنی طرف پھیر لینے کی قدرت ہوتی ہے، لہٰذا مرض بڑھ جاتا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ غذاء بدن کے مادوں کو زیادہ کردیتی ہے، اس لیے اس میں طبیعت کم عمل کرتی ہے اور بدن کے مادوں میں سے کسی قدر مادہ مرض کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے۔

لہٰذا جب تک مرض کو دفع کرنے کے لیے قوت کافی ہو، مرض کی مدت بھی تھوڑی ہو، اس قدر کہ اس مدت میں قوت مقابلہ و مجاہدہ مرض کو برداشت کرسکے تو ایسی حالت میں غذائے لطیف [ہلکی

غذاء [کافی ہوتی ہے، ورنہ ہو ۔ چھلی ہوئی مونگ، کدو اور پالک کا شوربا] ان چیزوں کا پانی [مغز بادام کے ساتھ پلائیں۔

قرانیطس خالص:

ورم مذکور یا صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کو قرانیطس خالص کہتے ہیں

وجہ تسمیہ:

اس مرض کو 'قرانیطس خالص' کے نام سے موسوم کرنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ صفراء نہ صرف گرمی سے بلکہ گرمی و خشکی سے ایک ساتھ دماغ کو اذیت و تکلیف پہنچاتا ہے، خون اس کے برخلاف ہے کیونکہ وہ اپنی رطوبت کی وجہ سے دماغ میں اس قدر شدید اذیت نہیں پیدا کرتا، لہذا خون صرف ایک حیثیت سے [یعنی صرف گرمی سے] ذہن کے لیے مضر ہے اور صفراء ہر حیثیت سے [یعنی گرمی اور خشکی دونوں سے] مضر ہے۔

علامات:

بخار کی گرمی تیز ہوتی ہے جس کا سبب صفراء کی گرمی خشکی ہوتی ہے اور گرمی کے ساتھ جس قدر خشکی معین ہوتی ہے، اسی قدر اس کی گرمی بڑھتی جاتی ہے۔

مریض کو نیند نہیں آتی اور سر ہلکا ہوتا ہے کیونکہ مادۂ مرض خفیف، لطیف اور قلیل ہوتا ہے۔ [آنکھیں اور نتھنے خشک ہوتے ہیں۔ چہرہ اور زبان زرد ہوتے ہیں، نبض تیز چلتی ہے اور مریض بستر پر کودتا ہے] کیونکہ حرارت سے حرکت اور برودت سے سکون کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلوں میں رہنے والے حیوانات موسم سرما میں مُردوں کے مانند پڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں اور موسم گرما میں ہر وقت چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ حرارت تمام بدنی حرکتوں کا آلہ ہے۔ حرارت جس قدر زیادہ تیز ہوتی ہے، اسی قدر حرکت بھی تیز ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں خشکی بھی حرارت کی معین ہوتی ہے نیز اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے اعصاب کے لیے حرکتیں کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے ماسوا صفراء خفیف اور ہلکا بھی ہوتا ہے، لہذا بدنی قوتوں پر بوجھ نہیں ڈالتا اور نہ ان کو اپنے بوجھ سے اس قدر کمزور کرتا ہے کہ وہ اعضاء کے بوجھ کو برداشت نہ کر سکیں۔

Scanned with CamScanner

مریض کو ہذیان [بکواس] اور غضب [غصہ] ہوتا ہے غضب [غصہ] اس نفسانی کیفیت کو کہتے ہیں، جس میں روح انتقام کی غرض سے باہر کی طرف حرکت کرتی ہے اور غضب پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مادہ [صفراء] رقیق، صاف اور زیادہ نرم ہو جاتا ہے، لہٰذا اس کا اشتعال بڑھ جاتا ہے، اس کی حرکت تیز ہو جاتی ہے، اس قسم کا غصہ [غضب] بہت شدید ہوتا ہے، کیونکہ روح جو اس خون سے پیدا ہوتی ہے، اس کی حرارت بہت شدید ہوتی ہے اور صفراء کی لطافت کے باعث یہ جلد ہی ٹھنڈا بھی ہو جاتا ہے —— اور غضب وغصہ کی زیادتی اور عقل کے خراب ہو جانے کے باعث مریض کا اخلاق بگڑ جاتا ہے

مقدم دماغ کے متورم ہونے کی خاص علامت:

اگر ورم مقدم دماغ میں ہوتا ہے تو اس سے تخیل بگڑ جاتا ہے اس کے افعال میں تشویش پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ مقدم دماغ تخیل کا مقام ہے۔ اس جگہ تخیل سے مراد خزانۂ خیال کی محفوظ صورتوں میں عمل کرنا اور حواس ظاہرہ سے غائب ہونے کے بعد ان ہی صورتوں کو لوٹانا [یعنی یاد کرنا] ہے۔ اس سے خزانۂ خیال کی محفوظ صورتوں کے معانی جزئیہ میں ترکیب وتفصیل کرنا [جوڑ توڑ کرنا] مراد نہیں ہے، کیونکہ یہ قوتِ متخیلہ کا فعل ہے، جس کا مقام دماغ کا بطن کا اوسط ہے۔

مقدم دماغ کے متورم ہونے کی صورت میں قوتِ فکر اور قوتِ حافظہ دونوں درست ہوتی ہیں، چنانچہ دیقلیس طبیب کو ایسا ہی عارضہ لاحق ہوگا تھا۔ وہ خیال کرتا تھا کہ "اس کے گھر میں آدمیوں کا گروہ باجا بجا رہا اور کھیل کود رہا ہے اور ان کو گھڑی بھر کے لیے بھی چین نہیں ہے" لیکن چونکہ اس کی قوتِ فکر درست تھی، لہٰذا وہ ان آدمیوں کو باہر نکال دیئے جانے کا حکم دیتا تھا اور چونکہ اس کی قوت حافظہ درست تھی، اس لیے وہ ہر دوست ودشمن کو جو اس کے پاس آتا تھا پہچانتا تھا۔ ایسی حالت صرف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب مرض زمانۂ ابتداء میں ہوتا ہے اور جب مرض خفیف ہوتا ہے، لیکن جب مرض شدید ہو جاتا ہے تو دماغ کے باقی حصوں میں بھی مشارکت کے باعث خلل اور فتور پیدا ہو جاتا ہے۔

متوسط دماغ کے متورم ہونے کی خاص علامت:

اگر ورم دماغ کے درمیانی حصے میں ہو جو مقام فکر ہے تو قوت فکر خراب ہو جاتی ہے اور اس میں تشویش پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی کو اختلاط عقل بھی کہا جاتا ہے، چنانچہ ایک شخص میں ایسی ہی حالت

Scanned with CamScanner

پیدا ہوگئی تھی جو اپنے آپ کو حجرہ [کوٹھری] میں بند کر کے اور کھڑکی کھول کر لوگوں سے دریافت کرتا تھا کہ" کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے لیے کوئی چیز پھینکی جائے"۔ جب وہ لوگ کسی چیز کا نام لیتے تھے تو وہ شخص وہی چیز ان کی طرف پھینک دیتا تھا۔ طبیب مذکور کے مانند اس کا خیال [فاسد] نہیں تھا، چنانچہ جو چیز وہ پھینکتا تھا اسے پہچانتا تھا اور اس کے فائدہ اور منفعت سے واقف تھا، کیونکہ قوت حافظہ صحیح و سلامت تھی، لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ غلط کر رہا ہے۔

موخر دماغ کے متورم ہونے کی مخصوص علامت:

اگر ورم دماغ کے موخر حصہ میں ہو جو قوت حافظہ کا مقام ہے تو قوتِ حافظہ خراب ہو جاتی ہے اور اس کے افعال میں تشویش پیدا ہو جاتی ہے، اسی لیے اس کو رداءتِ ذکر [حافظہ کی خرابی] کہا جاتا ہے، لیکن ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے، کیونکہ قوت حافظہ بالعموم سردی سے خراب ہوا کرتی ہے اگر ورم دماغ کے تمام حصوں میں ہو تو ان مذکورہ بالا ساری قوتوں کے افعال باطل ہو جاتے ہیں یعنی ان کے افعال میں تشویش پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج:

ماء الفواکہ [میووں کا پانی] سے دست لائیں مثلاً املی، عناب، آلو بخارا، نیشوق اور سپستان کا پانی ترنجبین اور شیر خشت ملا کر پلائیں۔

آش جو پلائیں اور آب انار دیں جو کھٹ مٹھے انار سے نچوڑا گیا ہو۔

نیز آب کدو استعمال کرائیں جو کدو سے اس طرح نکالا گیا ہو کہ پہلے کدو پر سخت آٹے کا لیپ لگائیں اور پھر اس کو نیم گرم تنور میں رکھ دیں، جب وہ پک جائے تو اس میں سوراخ کر کے پانی نکال لیں اور آب تربوز پلائیں جو اس طرح نکالا گیا ہو کہ اس کا سر کاٹ کر چھری سے چھید یں، پھر کسی برتن پر اوندھا رکھ دیں، یہاں تک کہ اس کا پانی بہہ کر نکل آئے۔

اور سر پر سرکہ اور روغن گل رکھیں، نیز کدو کے چھلکے، کھیرے کے چھلکے، مکوہ سبز اور بید سادہ رکھیں۔ سرد و تر روغن لگائیں مثلاً روغن بنفشہ، روغن کدو اور روغن نیلوفر، جن کو برف سے ٹھنڈا کر لیا گیا ہو۔ اس قسم میں سردی اور تری پہنچنے سے بالکل کسی بات کا اندیشہ نہ کریں، جیسا کہ سرسام دموی [خونی] میں کیا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

پانی کا نطول کریں، جس میں سرد وتر بوٹیاں جوش دی گئی ہیں مثلاً بنفشہ، کدو کے چھلکے، نیلوفر اور خطمی۔ اگر مریض کو نیند نہ آتی ہو تو ان میں کاہو اور پوست خشخاش بھی ملائیں اور قدرے بابونہ بھی اضافہ کریں، تا کہ خشخاش کی اصلاح ہو جائے یا سری پاؤں کے جوشاندہ سے نطول کریں۔

سرسام سوداوی:

یا ورم [سرسام] سوداء سے ہوتا ہے

علامات:

مریض کو ہذیان [بکواس] ہوتا ہے اور وہ خوف زدہ رہتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ روح ایک نورانی جوہر ہے جو مخالفت طبع کے باعث تاریکی اور سیاہی سے گھبراتی ہے، چنانچہ جب دماغ میں سوداء زیادہ ہو جاتا ہے تو روح کو تاریک اور سیاہ بنا دیتا ہے۔ جس سے روح ہر وقت گھبراتی رہتی ہے۔ اس کا بیان عنقریب ہی آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نیز مریض روتا ہے کیونکہ سوداء خون کو غلیظ، سرد اور سیاہ کر دیتا ہے، لہٰذا اس سے جو روح پیدا ہوتی ہے وہ بھی ایسی ہوتی ہے۔ اس لیے یہ روح انبساط کو قبول نہیں کرتی اور مریض میں رنج و غم کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے، لہٰذا وہ غم پیدا کرنے والی معمولی معمولی باتوں سے غمگین ہوتا اور ڈرنے لگتا ہے اور انسان میں جب کوئی ایسی بات پیدا ہوتی ہے جو اس کی خواہش اور طبیعت کے برخلاف ہوتی ہے تو روح اس اذیت دینے والی چیز سے بچ کر اندرونِ بدن چلی جاتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اعصاب بھی بدن کے اندر کی طرف کھنچ جاتے ہیں اور دماغ، آنکھوں اور سینہ کی فضائیں تنگ ہو جاتی ہیں، ان کے راستوں [رگوں] میں انعصار پیدا ہو جاتا ہے [یعنی ان میں نچوڑنے جیسی حالت پیدا ہو جاتی ہے] جس سے رونے کی شکل پیدا ہو جاتی ہے اور اس وقت جو رقیق رطوبتیں دماغ میں موجود ہوتی ہیں وہ لازمی طور پر آنسوؤں اور مخاط [رینٹھ] کے ذریعہ خارج ہونے لگتی ہیں، جیسا کہ پانی میں بھگوئے ہوئے اسفنج کو ہاتھوں۔ سے دبانے پر پانی نکلنے لگتا ہے۔

ان رطوبتوں کے دماغ میں پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ درد جو، رلانے کا باعث ہے قلب کو گرم کر دیتا ہے، کیونکہ درد کی وجہ سے خون اور روح قلب کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، ایسی حالت میں قلب اور اس کے قرب و جوار سے دماغ کی طرف گرم بخارات چڑھنے لگتے ہیں جو دماغی

رطوبتوں کو پگھلا کر اور رقیق بنا کر بہانے لگتے ہیں۔ اس کے بعد یہ بخارات دماغ میں کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد خود بھی سرد اور غلیظ ہو جاتے ہیں اور رطوبات بن جاتے ہیں۔ لہذا اپنی غلاظت کے باعث دماغی جھلیوں میں نفوذ نہیں کر سکتے۔ علاوہ ازیں یہ بخارات دماغ کی طرف دفعۃً بہت سے چڑھ جاتے ہیں اور دونوں جھلیوں کے ٹھوس ہونے کی وجہ سے یہ بخارات جلدی سے تحلیل نہیں ہو سکتے، لہذا دماغ ان کو نچوڑ کر آنکھوں کی طرف دفع کر دیتا ہے، کیونکہ آنکھیں دماغی جھلیوں کے ساتھ متصل ہیں اور یہ رطوبتیں ان درزوں سے نکلتی ہیں جو بھوؤں کے قریب واقع ہیں نیز یہ رطوبتیں گرم ہوا کرتی ہیں، کیونکہ قلب کے اندر جوش کی وجہ سے جو گرمی ان رطوبتوں میں پیدا ہو جاتی ہے وہ ہنوز باقی ہوتی ہے اور گرم کرنے والا سبب جس قدر زیادہ قوی ہوتا ہے اسی قدر آنسو زیادہ گرم ہوتے ہیں۔

مریض کو نیند نہیں آتی اور اس کی عقل جاتی رہتی ہے عقل سے مراد اس جگہ "وہ قوت ہے جو انسان میں بہت سے تجربوں اور عرصۂ دراز کے مشاہدوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ جن کی وجہ سے اس کو چند باتوں کا علم کماحقہ ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ مناسب باتوں کو اختیار کرنے اور نامناسب باتوں سے بچنے لگتا ہے" —— اور یہ قوت اسی وقت تک صحیح و سلامت رہتی ہے جب تک کہ دماغی قوتیں صحیح و سلامت۔

نتھنے اور حلق کا کوا خشک ہوتا ہے اور مریض سانس اس قدر جلد جلد لیتا ہے گویا کہ اس کا گلا گھوٹا جا رہا ہے یعنی تنفس متواتر ہوتا ہے اور تنفس متواتر وہ کہلاتا ہے جس میں تنفس کی حرکت انبساطی اور حرکت انقباضی کے درمیان وقفہ کم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قلبی گرمی کی زیادتی کے باعث سرد ہوا کی ضرورت زیادہ ہوا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں تنفس کے متواتر ہونے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ حجاب حاجز میں تمدد [تناؤ] پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے کہ حجاب حاجز میں دماغ سے جو اعصاب[1] آتے ہیں دماغ کے ورم کی وجہ سے ان میں تمدد پیدا ہو جاتا ہے اور سودا، کی خشکی کے باعث دماغ بھی خشک ہو جاتا ہے۔ حجاب حاجز میں اس لیے بھی تمدد ہوتا ہے کہ وہ قلب کی گرمی کے باعث سخت اور خشک ہو جاتا ہے، اس لیے تنفس متواتر ہوتا ہے، تاکہ اس سے اس کمی کا تدارک ہو جائے جو تنفس کے عظیم نہ ہونے سے لاحق ہو گئی ہے۔

۱- حجاب حاجز میں کوئی دماغی عصب نہیں آتا بلکہ اس میں عصب حجابی جو تیسرے چوتھے پانچویں عنقی عصب سے نکل کر بنتا ہے پھیلتا ہے اور دوسرے زیریں چھ یا سات اعصاب بین الاضلاع پھیلتے ہیں دماغی اعصاب میں سے صرف عصب راجع مری کے ہمراہ حجاب حاجز کے سوراخ سے گزر کر معدہ میں پھیلتا ہے حجاب حاجز سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

Scanned with CamScanner

[لیکن یہ واضح رہے کہ] یہ علامت سرسام کی اسی قسم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، بلکہ سرسام کی جملہ اقسام میں پائی جاتی ہے، جیسا کہ صاحب کامل نے اس کی وضاحت کردی ہے۔

آنکھیں کھلی ہوئی اور مبہوت ہوتی ہیں یعنی ان میں حرکت نہیں ہوتی۔

ٹکٹکی بندھی ہوئی ہوتی ہے اس لیے کہ پپوٹوں کے اعصاب میں تشنج اور ان کے عضلات میں خشکی کے باعث انقباض پیدا ہو جاتا ہے نیز دماغی افعال بگڑ جاتے اور اصلی حالت سے تبدیل ہو جاتے ہیں۔

اور مریض کی حالت میں حمی ربع [چوتھیہ بخار] کے دوروں کے مانند ہر چوتھے روز شدید تغیر پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ انشاء اللہ آئندہ بیان کی جائے گی۔

خفیف دردسر ہر وقت رہتا ہے کیونکہ مادہ مقدار میں تھوڑا اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

اور بخار بھی خفیف ہوتا ہے کیونکہ سوداء میں سردی اور خشکی کی وجہ سے شدید تعفن نہیں پیدا ہوتا، کیونکہ عفونت کا دارو مدار گرمی اور تری پر ہے نبض صغیر، صلب اور مختلف چلتی ہے نبض کے صغیر ہونے سے یہ مراد ہے کہ نبض اقطار ثلاثہ [لمبائی، چوڑائی، موٹائی] میں کم ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ شریان سخت ہے اور ہوا کی ضرورت کم ہے۔ نبض کے صلب ہونے سے یہ مراد ہے کہ انگلیوں کے دبانے سے وہ بآسانی اندر کی طرف نہیں دبتی، جیسا کہ کھینچے ہوئے وتر کا حال ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں شریان خشک ہوتی ہے اور دماغی ورم کی وجہ سے تن جاتی اور دب جاتی ہے۔ اس لیے انگلیوں کے نیچے آسانی سے نہیں دبتی۔ نبض کے قرعات میں باہم اختلاف اس لیے ہوتا ہے کہ شریان اپنی سختی کے باعث حرکت دینے والی قوت کی پورے طور پر تابع نہیں ہوتی، لہذا قوت قوی ہونے کے باوجود اس کو پورے طور پر حرکت دینے سے عاجز ہوتی ہے، پس جب وہ ضعیف ہوگی تو اس کو یکساں طور پر کس طرح حرکت دے سکے گی؟

علاج:

ہلیلہ، گاؤ زبان، بسفائج، برگ بادرنجبویہ اور سپستاں کا جوشاندہ ترنجبین کے ساتھ پلا کر مادہ کو کامل طور پر نضج دیں۔ اس کے بعد سوداء کا تنقیہ کرنے والے حقنوں اور گولیوں سے دست دلائیں مثلاً وہ حقنے استعمال کریں، جو ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، افتیمون، سناء مکی، شاہترہ، بادرنجبویہ، گاؤ زبان، بسفائج، مویز منقی اور جو مقشر سے شکر سرخ، مغز املتاس اور روغن بادام شیریں سے بنائے گئے

Scanned with CamScanner

ہوں اور مثلاً وہ گولیاں جو افتیمون، بسفائج، غاریقون، شحم حنظل، سقمونیا، حجرلاجورد مغسول اور حب بلساں سے آب کاسنی کے ساتھ بنائی گئی ہوں۔

اور آش جو پلائیں تاکہ تراوٹ اور ٹھنڈک پہنچے۔

نیز سکنجبین دیں تاکہ مادہ کی تقطیع ہو اور اس میں لطافت پیدا ہو۔

پھر [یعنی تنقیہ کے بعد] سر پر ضماد لگائیں جو مغز تخم کدو، مغز تخم تربوز، نیلوفر اور بنفشہ سے عورت کے دودھ کے ساتھ بنایا گیا ہو۔

پانی سے نطول کریں۔ جس میں بابونہ اور اس کے مانند دوسری دوائیں جوش دی گئی ہوں دوسری دوائیں مثلاً نمام، گل سرخ، اکلیل الملک، برگ خشخاش اور برگ چقندر عورت کے دودھ کے ساتھ نیم گرم روغنوں کی تدہین کریں تاکہ تراوٹ اور نرمی پیدا ہو، مثلاً روغن کدو، روغن تخم تربوز، روغن بنفشہ، روغن بابونہ اور روغن نیلوفر۔

لیثرغس:

[سرسام بلغمی] یا ورم [سرسام] بلغم سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کا نام لیثرغس ہے لیثرغس[1] کا ترجمہ نسیان [بھول] ہے۔

ثابت بن قرہ نے کہا ہے:

> "لیثرغس اس ورم سے پیدا ہوتا ہے جو بلغم سے عارض ہوتا ہے اور یہ بلغم دماغ کے اگلے حصوں میں جمع ہو کر سڑ جاتا ہے"۔

اسی طرح ابن سرافیون نے کہا ہے اور ادیب ابوالفرج نے مفتاح میں لکھا ہے۔ علاوہ ازیں صاحب تلخیص اور صاحب مغنی وغیرہ مشہور و معروف اطباء قدیم نے بھی یہی بیان کیا ہے،

---

[1] لیثرغس پورے کا ترجمہ نسیان نہیں بلکہ لیثرغس اصل میں لیتھارگس [Lethargus] ہے جو دو لفظ Leth لیتھ اور آرگس Argus سے مرکب ہے لیتھ کے معنی ڈاکٹر محمد اشرف نے اپنی لغت میں نسیان اور فقد الذکر کے تحریر کیے ہیں اور آرگس کے معنی نگہبان کے ہیں اس اعتبار سے پورے لفظ کے معنی نسیان کی حفاظت کرنے والے کے ہوئے اور چونکہ اس مرض میں نسیان موجود ہوتا ہے لہذا عرض کے نام پر مرض کا نام رکھا گیا ڈاکٹر محمد اشرف نے لیتھارگس کے معنی افریقن لیتھارجی کے تحریر کیے ہیں اور لیتھارجی کے معنی لیثرغس، سرسام بارد اور مرض النوم کے بتلائے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیثرغس دراصل مرض النوم ہے جو بالعموم افریقہ کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور آج تک کوئی بھی مریض ایسا نہیں ملا کہ وہ افریقہ نہ گیا ہو اور اسے مرض النوم ہو گیا ہو اس لیے اصطلاحاً اس کا نام مرض النوم افریقی یا قوم مستغرق ہو گیا۔

Scanned with CamScanner

لیکن ان کے کلام قابل اعتراض ہیں، کیونکہ ان کے اقوال سے خاص دماغ کا ورم بھی مراد نہیں لیا جاسکتا، کیونکہ یہ تمام اطباء خاص دماغ میں ورم پیدا ہونے کو تسلیم نہیں کرتے اور نہ اس سے دماغی جھلّیوں کا ورم مراد لیا جاسکتا ہے، جیسا کہ وہ ورم دماغ کہہ کر اس سے دماغی جھلّیوں کا ورم مراد لیتے ہیں، جیسا کہ ہم ابن سرافیون کے قول کو قرانیطس میں بیان کر چکے ہیں۔ جہاں اس نے کہا ہے:

''ہمارے ورم دماغ کہنے سے یہ مراد نہیں ہوتی ہے کہ ورم خاص دماغ میں پیدا ہوتا ہے، بلکہ اس سے ہماری مراد اس جھلّی کا ورم ہے جو دماغ پر لپٹی ہوئی ہوتی ہے، کیونکہ جالینوس نے کتاب النبض کے بارہویں مقالہ میں صاف طور پر بیان کیا ہے کہ قرانیطس دماغی جھلّیوں میں اور لیوغس خاص دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس لیے بھی ورم دماغ سے دماغی جھلّی کا ورم مراد نہیں لیا جاسکتا کہ بلغم غلیظ اور لیسدار ہونے کے باعث سخت جھلّی میں نفوذ نہیں کرسکتا''۔

صاحب کامل کا قول ہے:

''سرسام بارد قوت حافظہ کی خرابی کا نام ہے جو یا تو سوءِ مزاج سرد و تر سے لاحق ہوتی ہے یا اس بلغمی مادہ سے عارض ہوتی ہے جس کا غلبہ تمام دماغ میں یا دماغ کے اگلے حصے میں ہوتا ہے''۔

یہ قول بھی کئی وجوہ سے قابل اعتراض ہے۔

۱- اس لیے کہ اس قول میں ''سوءِ مزاج سرد و تر'' مادہ کے مقابلہ میں بولا گیا ہے، جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ سوءِ مزاج سرد و تر سے سوءِ مزاج مادی نہیں بلکہ سوءِ مزاج سادہ مراد ہے، لیکن سوءِ مزاج سادہ سے ورم ہی نہیں پیدا ہوسکتا، لہٰذا یہ قول غلط ہے۔

۲- اس لیے بھی یہ قول قابلِ اعتراض ہے کہ اس کا یہ قول کہ 'سرسام بارد حافظہ کی خرابی کا نام ہے' اس قول کے سراسر مخالف ہے کہ ''اس بلغمی مادہ سے عارض ہوتی ہے جس کا غلبہ دماغ کے اگلے حصے میں ہوتا ہے''۔

۳- اس لیے بھی قابل اعتراض ہے کہ اس مرض کی علامات میں اس کا قول ہے کہ ''اس کے ساتھ بلغم کی عفونت کے باعث خفیف بخار بھی ہوتا ہے'' یہ قول پہلے قول کے برخلاف ہے، کیونکہ اس کے سابقہ قول کا مفہوم یہ ہے کہ ''یہ مرض گاہے سوءِ مزاج سادہ سے بھی پیدا ہوتا ہے''۔ [اور یہ ظاہر ہے کہ سوءِ مزاج سادہ ہونے کی صورت میں نہ بلغم ہوسکتا ہے اور نہ بخار]

Scanned with CamScanner

اس کے متعلق شیخ الرئیس ابن سینا کا قول محقق اور صحیح ہے اور وہ یہ ہے کہ لیو غس، ورم بلغمی کو کہا جاتا ہے جو کھوپڑی کے اندر پیدا ہوتا ہے اور یہی سرسام بلغمی ہے۔ یہ ورم زیادہ تر جوہر دماغ کے مجاری [راستوں] میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ دماغ کی جھلیوں، دماغی بطون اور جوہر دماغ میں نہیں پیدا ہوتا، کیونکہ بلغم دماغی جھلیوں میں بہت کم جمع ہوتا ہے اور ان کے سخت ہونے کے باعث ان میں بہت کم نفوذ کرتا ہے اور بلغم دماغ میں بھی کم نفوذ کرتا ہے، اس لیے دماغ میں لزوجت [لیس] ہے، جیسا کہ ذات الجنب بھی زیادہ تر صفراوی ہوا کرتا ہے، بلغمی بہت کم ہوتا ہے، کیونکہ بلغم ایسے جوہر [جسم] میں کم نفوذ کرتا ہے جو ٹھوس اور پٹھوں کے مانند سخت ہو۔ اس کے ماسوا یہ بھی ممکن ہے کہ جو لیو غس شاذونادر دیکھا جاتا ہے وہ [درحقیقت] خالص بلغم سے نہ ہو، بلکہ بلغم وصفراء کی آمیزش سے پیدا ہوا ہو ——— اور شاید اس میں سبات سہری کے پیدا ہونے کی وجہ یہی ہو۔

جوامع اعضاء آلمہ کے دوسرے مقالہ میں تحریر ہے:

> ''دماغ میں پیدا ہونے والی بیماریوں میں سے بعض تو دماغی رگوں میں ہوتی ہیں، مثلاً سدر، دوار اور بعض دماغی ثقب [یعنی سوراخوں] میں ہوتی ہیں نہ کہ دماغی بطون میں، مثلاً لیو غس''۔

اس تحریر سے شیخ الرئیس ابن سینا کے قول محقق کی تصدیق ہوتی ہے، لیکن سید جرجانی نے شیخ الرئیس کے قول پر اعتراض کیے ہیں اور اس کو [کئی وجوہ سے] غلط قرار دیا ہے۔

۱- کیونکہ دماغ کے مجاری ایک قسم کے خالی مسالک [خالی راستے] ہیں، جن میں صرف روح ہی نفوذ کر سکتی ہے۔ ان میں ورم پیدا ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ ان میں صرف سدّے پیدا ہو سکتے ہیں، جو مرگی اور سکتہ کا موجب ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ ورم دماغ بھی جھلیوں میں یا خاص دماغ میں ہوتا ہے، ان میں مادہ دفعۃً نفوذ نہیں کرتا بلکہ اس طرح نفوذ کرتا ہے جس طرح کوئی چیز بھیگ جاتی اور رطوبت کو جذب کر لیتی ہے۔

میرے نزدیک جرجانی کا یہ قول کئی وجوہ سے قابل اعتراض ہے۔

ایک وجہ تو یہ ہے کہ مجاری دماغ ایسے خالی مسالک [راستے] نہیں ہیں کہ جن میں صرف ارواح ہی نفوذ کر سکتی ہیں، بلکہ مجاری دماغ وہ باریک باریک رگیں ہیں جو مغز [بھیجہ] میں نفوذ کیے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض رگیں تو وہ ہیں جن کے ذریعہ دماغ کو غذا پہنچتی ہے اور وہ وریدیں

Scanned with CamScanner

ہیں۔ بعض وہ ہیں جن کے ذریعہ روح قلبی پہنچتی ہیں، وہ شریانیں ہیں۔ چنانچہ یہ وریدیں اور شریانیں نہ تو خالی ہوتی ہیں اور نہ یہ صرف دماغی روح کے نفوذ کرنے کے مسالک ہیں، بلکہ ان میں روح کا نفوذ اسی طرح ہوتا ہے جس طرح بدن کی دوسری وریدوں اور شریانوں میں ہوتا ہے، لیکن دماغ کی خالی تجاویف [جوف یا وسعتیں] جن میں روح نفوذ کرتی ہیں، ان کا نام بطون ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ان مجاری میں ورم پیدا ہونا کیوں ممکن نہیں؟ اور وہ کون سا مانع ہے جو ان رگوں کے جسم کو بلغم سے متورم ہونے سے روکتا ہے؟ اس لیے کہ یہ رگیں جھلی کی مانند سخت نہیں ہوتی ہیں کہ ان میں بلغم نفوذ ہی نہ کر سکے۔ البتہ شرائین میں ورم بلغمی بہت کم ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں دماغ سے روح قلبی کا رک جانا لازمی ہے، اس حالت میں سخت قسم کا سکتہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ورم شریان کی کسی ایک شاخ میں ہو اور مجری [راستہ] پورے طور پر بند نہ ہو تو اس صورت میں ایسا نہیں ہوگا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک یہ قابل تسلیم نہیں ہے کہ ان مجاری [باریک باریک رگوں] کے سدّوں سے صرع اور سکتہ پیدا ہو، بلکہ جو سدّہ صرع اور سکتہ پیدا کرتا ہے وہ بالاتفاق بطون دماغ ہی میں پیدا ہوتا ہے، کسی دوسری جگہ نہیں پیدا ہوتا۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ ہمارا مدعا تو یہ ہے کہ بلغم کسی طرح بھی دماغی جھلیوں اور دماغ میں نفوذ نہیں کر سکتا، دفعۃً نفوذ نہیں کرتا اور ظاہر ہے کہ ٹھوس اجسام میں کوئی چیز بتدریج ہی نفوذ کر سکتی ہے۔ [دفعۃً ہرگز نہیں] اس اعتبار سے جرجانی کا یہ قول ''ان میں مادہ اس طرح نفوذ کرتا ہے جس طرح کوئی چیز بھیگ جاتی اور رطوبت کو جذب کر لیتی ہے'' نہایت ہی ضعیف قول ہے۔ کیونکہ اگر کھال جیسی سخت اور ٹھوس چیز کو کسی ایسی چیز میں عرصہ تک ڈالے رکھیں، جس کا قوام غلیظ ہو، مثلاً گاڑھے شہد میں، تو یہ ناممکن ہے کہ ہمیں تھوڑا سا بھی شہد جذب ہو سکے، کیونکہ یہاں نہ تو فاعل [یعنی شہد] میں اثر کرنے کی صلاحیت ہے اور نہ قابل [یعنی کھال] میں اثر قبول کرنے کی قابلیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اعصاب میں غلیظ بلغم گرتا ہے تو اس سے استرخا نہیں پیدا ہوتا، بلکہ تشنج پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اعصاب بلغم کو جذب نہیں کر سکتے۔

سید جرجانی کا یہ اعتراض ظاہر کرتا ہے کہ وہ باوجودیکہ تمام عمر طبی کتابوں کی تصنیف اور ان

Scanned with CamScanner

کے پڑھانے میں مشغول رہا ایک کلام کو ایک کتاب سے دوسری کتاب میں نقل کرتا رہا اور نیز ایک ہی کتاب کو گاہے مفصل اور گاہے مختصر بناتا رہا۔ لیکن اس کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ یہ مرض [لیوغس] کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ اور نہ وہ اس بات سے آگاہ ہوا کہ صرع اور سکتہ کس طرح پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ ایسے فاضل اطباء سے ایسی بات بالکل ناممکن ہے۔

لیوغس کو 'نسیان' بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ نسیان [یعنی قوتِ [۱] متخیلہ کا باطل یا ناقص ہو جانا] اس کے لازمی عوارض میں سے ہے۔ لہٰذا اس کا یہ نام اس کے عرضِ لازم کے نام پر ہے۔

صاحب تلخیص کا قول ہے:

''اس مقام پر اطباء کے نزدیک نسیان کے وہ معنی نہیں ہیں جو عوام کے نزدیک ہیں۔ کیونکہ عام لوگ اس مرض کا نام نسیان رکھ کر اس سے قوتِ حافظہ کا باطل ہو جانا مراد لیتے ہیں، لیکن ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس مرض میں نسیان اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ قوتِ متخیلہ میں ضرر پہنچتا ہے۔ اس لیے قوتِ متخیلہ قوتِ حافظہ کی مخصوص باتوں میں اپنے تخیل کا عمل نہیں کر سکتی''۔ [صاحب تلخیص کا قول تمام ہوا]

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ قوتِ متخیلہ 'قوتِ خیال' کے علاوہ ہے۔ اس لیے کہ قوتِ متخیلہ اس قوت کو کہتے ہیں جو خاص خاص صورتوں [۲] اور خاص خاص معانی [۳] میں تصرف اور عمل کر کے قوت وہم کی خدمت کرتی ہے اور اس کا مقام دماغ کا بطنِ اوسط ہے اور خیال حسِ مشترک کا خزانہ ہے اور اس کا مقام دماغ کے بطنِ مقدم کا پچھلا حصہ ہے۔

صاحب تلخیص کا قول ہے کہ 'لیوغس میں قوتِ متخیلہ کے اندر آفت ہوتی ہے' اور دیگر اطباء کا قول ہے کہ ''مقدم دماغ میں آفت ہوتی ہے'' ان دونوں اقوال میں بالکل اختلاف نہیں ہے۔

۱- قوت متخیلہ وہ قوت ہے، جس سے انسان فرضی خیالات گھڑتا رہتا ہے۔ یہی قوت ہے، جس کے ذریعہ خواب میں نئی نئی شکلیں دیکھتا ہے، جو پہلے سے دیکھی ہوئی نہیں ہوتیں اور یہی قوت ہے جو معانی میں تغیر و تبدل کرتی رہتی ہے

۲- ظاہری حواس مثلاً آنکھ، ناک، کان اور زبان وغیرہ سے جن چیزوں کا علم ہوتا ہے ان کو صورت کہتے ہیں۔ مثلاً چیزوں کی شکل، آواز وغیرہ۔

۳- جن صورتوں کو ظاہری حواس معلوم کرتے ہیں۔ ان کے متعلق جو مفہوم ہوتا ہے اور جس کو اندرونی حواس معلوم کرتے ہیں، اس کو ''معنی'' کہتے ہیں، مثلاً کسی شکل کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ یہ ہمارا دشمن ہے اور یہ ہمارا دوست، اندرونی حواس ہی کا کام ہے۔

Scanned with CamScanner

[کیونکہ دماغ کا بطنِ اوسط جو قوتِ مخیلہ کا مقام ہے، مقدم دماغ ہی میں داخل ہے] اس لیے کہ دماغ جس طرح مختلف اغراض کے باعث مختلف مقدار کے تین حصوں میں تقسیم ہوا ہے۔ اسی طرح پیمائش کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک حصہ تو سر کے مقدم حصے میں واقع ہے جو درز مستقیم کے آخری سرے سے پیشانی تک ہے۔ دوسرا حصہ سر کے مؤخر حصے میں واقع ہے اور یہ حصہ مقدم حصے کے دونوں ٹکڑوں سے بہت چھوٹا ہے۔ ان دونوں حصوں [مقدم دماغ اور موخر دماغ] کے درمیان دو پردے ہیں۔ جوام جافیہ [غشاء صلب یا ماںجس] سے بن کر نیچے اترتے ہیں اور ان میں سے ایک تو مقدم حصے پر لپٹ کر اس کو دوسرے حصے سے جدا کر دیتا ہے اور دوسرا پردہ موخر حصہ پر لپٹ کر اس کو دوسروں سے الگ کر دیتا ہے۔ یہ دونوں پردے اس لیے بنائے گئے ہیں کہ دماغ کا مقدم حصہ جو موخر حصے کی بہ نسبت زیادہ نرم ہے، بالکل الگ رہے۔

اس اعتبار سے [یعنی مذکورہ بیان کے مطابق] بطنِ اوسط مقدم دماغ میں داخل ہے، چنانچہ ابن سرافیون کا قول بھی اس کی تائید کرتا ہے اور وہ قول یہ ہے:

> ''سرسام لیوغس دماغ کے ورم سے پیدا ہوتا ہے اور یہ ورم بلغم سے پیدا ہوا کرتا ہے جو دماغ کے اگلے بطون میں جمع ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور پھر اس عفونت سے ہلکا بخار بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اسی سے مرض سبات بھی لاحق ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ متعفن بلغم دماغی حواس کو افعال طبعیہ کی انجام وہی سے روک دیتا ہے''۔

اس مرض [لیوغس] کا نام نسیان صرف اس وجہ رکھا گیا ہے کہ دماغ کا مقدم حصہ، جس میں تخیل کی قوت موجود ہے، ماؤف ہو جاتا ہے لہٰذا وہ ان محسوسات کا ادراک نہیں کر سکتا جو دماغ کے موخر حصے میں [جو قوتِ حافظہ کا مقام ہے] موجود ہوتی ہیں۔

علامہ قرشی اس مسئلہ کے حل میں نہایت پریشان ہوئے ہیں چنانچہ انہوں نے ایک جگہ لکھا ہے:

> ''سارا دماغ [شروع سے آخر تک] دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک حصہ آگے ہے اور دوسرا پیچھے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں حصے پیمائش کے لحاظ سے ضرور برابر ہوں گے اور پیمائش سے میری مراد طول کی پیمائش نہیں ہے، بلکہ اس سے میری مراد تمام جسم کی پیمائش ہے۔ اس طرح کہ دماغ کا سارا اگلا حصہ دماغ کے سارے پچھلے حصے کے برابر ہے، کیونکہ دونوں حصوں میں سے ایک حصہ کے دوسرے حصے سے بڑے ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی، لیکن چونکہ پچھلا حصہ اگلے حصے کی

Scanned with CamScanner

نسبت بہت زیادہ پتلا اور باریک ہے، اس لیے پچھلے حصہ کا اگلے حصے کی بہ نسبت زیادہ لمبا ہونا ضروری تھا، یہاں تک کہ اس کی لمبائی اگلے حصے کی لمبائی سے دگنی ہوگئی ہے''۔

اس کے علاوہ قرشی نے دوسری جگہ لکھا ہے:

''دماغ کے دو اگلے اور پچھلے حصوں میں تقسیم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ دونوں حصے لمبائی میں برابر ہوں، کیونکہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ دونوں حصوں میں سے ایک حصہ دوسرے سے زیادہ لمبا ہو''۔

قرشی کے دونوں اقوال صریحاً ایک دوسرے کے متناقض اور مخالف ہیں اور دونوں قول ماہرین تشریح کی تحقیق کے خلاف ہیں۔ اس قسم کے مسائل میں قیاس اور تخمینہ سے کام نہیں چل سکتا، بلکہ ایسے مسائل میں مشاہدہ اور تشریح پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

علامات:

سرسام دموی [قرانیطس] کے مانند اس میں بھی سبات ارقی ہوتی ہے 'سبات ارقی' نیند اور بیداری کی درمیانی حالت کا نام ہے، جس میں نیند کا پہلو کسی قدر غالب ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ لفظ 'سبات' کو 'ارق' پر مقدم رکھا گیا ہے۔ سبات ارقی کے لاحق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تمام اطباء اس امر پر متفق اور متحد ہیں کہ اس مرض کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ مقدم دماغ میں بلغم متعفن ہوجاتا ہے۔ اس لیے بلغم ایک دفعہ تو اپنی تری کے باعث ظاہری حواس کو ان کے افعال سے روک دیتا ہے، لہذا نیند آجاتی ہے اور تعفن کے باعث جو گرمی پیدا ہوتی ہے، دوسری مرتبہ یہ گرمی ظاہری حواس کو ان کے افعال میں مشغول کردیتی ہے، جس سے بیداری لاحق ہوجاتی ہے۔

ساتھ ہی حمی مطبقہ ہوتا ہے یعنی بخار ہر وقت رہتا ہے جس کی گرمی تیز نہیں ہوتی، کیونکہ یہ بخار بلغم کے تعفن سے پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ بلغم کی عفونت سے جو حرارت غریبہ پیدا ہوتی ہے وہ شدید نہیں ہوا کرتی، کیونکہ بلغم میں گرم اجسام کے مانند گرم ہونے کی استعداد نہیں ہوتی۔ لہذا اس میں حرارت کا اثر کمزور ہوتا ہے اور جب گرمی کا اثر خود ہی بلغم میں زیادہ نہیں ہوسکتا تو پھر بلغم سے بدن میں زیادہ گرمی کس طرح پیدا ہوسکتی ہے، لیکن چونکہ بلغم مقدار کے لحاظ سے زیادہ ہوتا ہے اور بآسانی متعفن ہوجاتا ہے، اس لیے اس سے جو متعفن بخارات پیدا ہوتے ہیں وہ برابر قلب تک پہنچتے رہتے ہیں، ان کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا، اس لیے بخار ہر وقت رہتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اور تمام حواس کند ہوتے ہیں۔ زبان سفید ہوتی ہے۔ جمہائیاں آتی ہیں کیونکہ کنج دہن اور جبڑے کے عضلات میں دماغی فضلات کی وجہ سے تمدد پیدا ہوتا ہے، لہذا طبیعت ان کو جمہائی کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے۔

مریض کی عقل خراب ہو جاتی ہے۔ وہ جواب دینے میں سستی کرتا ہے اور پپوٹوں کی حرکت مشکل ہو جاتی ہے یہی نہیں بلکہ تمام حرکاتِ ارادیہ مشکل ہو جاتی ہیں، کیونکہ مادہ قوت کے اوپر بوجھ ہو جاتا ہے، لہذا اس کے لیے اعضاء کو حرکت دینا دشوار ہو جاتا ہے یا حرکت کے مشکل ہو جانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مادوں کی رطوبت سے اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، لہذا وہ مشکل ہی سے حرکت دے سکتے ہیں، خاص طور پر زبان اور پلکوں کا ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس علامت [حرکت کا مشکل ہونا] کا ظہور ان دونوں اعضاء میں اس لیے ہوتا ہے کہ یہ دونوں عضو دماغ سے قریب واقع ہیں۔ دونوں کا جسم نرم و نازک ہے اور نیز یہ دونوں عضو خلقۃً ڈھیلے ہیں، لہذا یہ معمولی معمولی اسباب کے باعث حرکت کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں۔

علاج:

بلغم کا استفراغ کریں لیکن پہلے بیخ بادیان، تخم کرفس، انیسون، بیخ اذخر، اسطوخودوس اور مویز منقی کے جوشاندہ سے ہمراہ گلقند عسلی اور سکنجبین عنصلی مادہ کو نضج دے لیں اور اس غرض کے لیے حقنے استعمال کریں جو بیخ کرفس، بیخ کبر، بیخ بادیان، پودینہ، قنطوریون اور بیخ اذخر سے شیرہ مغز قرطم، مری [کانجی]، شکر سرخ، شحم حنظل، سقمونیا، نمک ہندی اور بورہ ارمنی کے ساتھ تیار کیے گئے ہوں مسہل کی گولیاں کھلائیں جو صبر، تربد، شحم حنظل، سقمونیا، غاریقون اور مصطگی سے آب بادیان کے ساتھ بنائی گئی ہوں اور سر پر سرکہ، گلاب اور روغن گل ابتداء مرض میں [دوسرے روز تک] رکھیں تاکہ دماغ میں قوت آئے اور مادہ اس طرف متوجہ نہ ہو، کیونکہ سرکہ گرمی پہنچا کر دماغ کے مزاج کو معتدل بنا دیتا ہے۔ اس لیے کہ سرکہ گرم اور سرد دو قسم کے اجزاء سے مرکب ہے، چنانچہ جالینوس نے قوی ادویہ کے مقالۂ چہارم میں لکھا ہے:

> "سرکہ کی وہ قدرتی گرمی دور ہو جاتی ہے جو شراب میں ہوتی ہے، لیکن عفونت کی وجہ سے اس میں دوسری گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ شراب کے اجزاء سرکہ ہو جانے کی صورت

Scanned with CamScanner

میں سرد ہو جاتے ہیں اور پانی کے فضلات جو اس میں موجود ہوتے ہیں جب وہ متعفن ہوتے ہیں تو وہ عارضی گرمی [حرارت غریبہ] کو حاصل کر لیتے ہیں، جس طرح دوسری چیزیں متعفن اور گندہ ہونے کے بعد گرمی حاصل کر لیا کرتی ہیں، لہذا سرکہ ایسے اجزاء سے مرکب ہے جو ایک دوسرے کے نہایت ہی متضاد اور مخالف ہیں۔

اس کو ارسطو نے بھی صحیح سمجھا ہے۔ چنانچہ اس نے کہا ہے:

''سرکہ اس حرارت کے لحاظ سے سرد ہے، جو شراب، کی طبیعت کے لیے مخصوص ہے اور اس حرارت کے لحاظ سے گرم ہے، جو اس میں عارضی طور پر پیدا ہو گئی ہے''۔

اس کے علاوہ سرکہ بلغم کے مخالف ہے، کیونکہ یہ بلغم کی تقطیع کرتا، اس کو لطیف بناتا، اس کو جذب کر لیتا ہے، یہی حال روغن گل اور گلاب کا ہے۔ چنانچہ جالینوس نے قوی ادویہ کے تیسرے مقالہ میں کہا ہے کہ میں نے روغن گل کو روغن زیتون سے زیادہ ٹھنڈا پایا ہے، لیکن اس کی سردی زیادہ قوی نہیں ہے، بلکہ معمولی ہے، کیونکہ اس کی حرارت بھی معمولی ہے۔ اس لیے یہ سر کی گرمی کو جو دھوپ کے لگنے سے پیدا ہو گئی ہو ٹھنڈا کر دیتا اور اس کو بجھا دیتا ہے اور سر کی سردی کو جو کسی وجہ سے اسے پہنچ گئی ہو، تھوڑا سا گرم بھی کر دیتا ہے۔

لیکن اندوریطس طبیب اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ:

''روغن گل جو سرکہ کے ساتھ ملایا گیا ہو سردی پیدا کرتا ہے''۔

اس طبیب کے تسلیم نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ روغن گل اور سرکہ کو ایسے مریضوں میں استعمال کرتا تھا جن کو دماغ کے گرم ورم کی وجہ سے اختلاطِ عقل پیدا ہو جاتا تھا، اس لیے اس نے سمجھا کہ اس سے ہمارے قول کی تردید ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے کہ سرکہ ان بیماریوں کی ابتداء میں صرف اس لیے استعمال کیا جاتا ہے کہ مادہ لوٹ جائے اور اس کی آمد رک جائے اور ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے جب عضو کو ٹھنڈک پہنچائی جائے نہ یہ کہ گرمی پہنچائی جائے اور اس کی طرف مادہ کو جذب کیا جائے۔

اس اعتراض کو دور کرنے کے لیے اس نے کہا ہے کہ:

''روغن گل ایسے موقعوں پر سردی نہیں پیدا کرتا بلکہ قبض پیدا کرتا ہے''۔

جالینوس نے کہا ہے:

''سرکہ کے ساتھ ملایا ہوا روغن گل کافی گرمی پہنچاتا ہے۔ اس کی گرمی تھوڑی نہیں ہوتی،

Scanned with CamScanner

کیونکہ یہ دو گرم دواؤں سے مرکب ہے۔ اس کا تجربہ میں نے خود اپنی ذات پر نیز دوسرے لوگوں پر بار ہا کیا ہے۔ اس لیے کہ یہ ٹھنڈک پیدا کرتا ہے، جب کہ بدن کو شدید گرمی پہنچ گئی ہو اور نیز گرمی پیدا کرتا ہے جب کہ بدن کو شدید سردی پہنچ گئی ہو۔ یہی حال گلاب کا بھی ہے"۔

جالینوس کے اس قول سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ورد [گلاب] کی تاثیر بدن کے حالات کے اختلاف سے مختلف ہوتی ہے، جیسا کہ نیم گرم پانی حمام کے اندر سردی پیدا کرتا ہے اور حمام کے باہر گرمی۔ لہذا اس صورت میں یہ کہنا صحیح ہے کہ اگر گلاب سے گرم بدن کا علاج کیا جائے تو اس کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور سرد بدن کا علاج کیا جائے تو اس میں گرمی پیدا کرتا ہے۔

پھر [یعنی ابتداء مرض سے دو روز کے بعد] اس میں تھوڑا سا جند بید ستر ملا دیا جائے تاکہ دماغ میں گرمی پیدا کرے۔ مادے کو لطیف بنائے اور اس کو تحلیل کرے۔

اس کے بعد [یعنی زمانہ انتہاء میں خصوصاً زمانہ انتہاء کے آخر میں] سر پر ایسے طلاء اور ضماد لگائیں جو صرف محلل ہوں ان میں مادہ کو لوٹانے والی دوائیں شامل نہ ہوں مثلاً جند بید ستر، عاقر قرحا، پودینہ، حاشا اور نطرون آب نمام یا آب مرزنجوش کے ساتھ، جن میں تھوڑا سا سرکہ عنصل اور روغن زیتون ملایا گیا ہو۔

پھر [زمانہ انحطاط میں] کندش اور جند بید ستر سے چھینکیں لائیں تاکہ دماغ میں حرکت پیدا ہو کر گرمی پیدا ہو جائے، دماغ سے مادہ اکھڑ کر دفع ہو جائے اور جو کچھ باقی ہو وہ تحلیل ہو جائے۔

معمولات مطب:

سرسام کے علاج میں ایسی تدابیر اختیار کی جائیں، جن سے دماغ کی طرف خون کی آمد کم ہو جائے اور جو خون آچکا ہے وہ اعتدال پر آجائے۔ اس لیے مریض کو ہوادار اور صاف کمرے میں بستر پر آرام سے لٹائیں۔ اس کے سر کے نیچے اونچا تکیہ رکھیں۔ سر اور گلے کی بندش کو ڈھیلا کر دیں اور اس کو تیز روشنی سے بچائیں۔

اگر مریض جوان ہو، اس کے بدن میں خون وافر ہو تو فصد قیفال کھلوائیں۔ سر کے بال کٹوائیں۔ سر کو ٹھنڈک پہنچائیں۔ ہاتھ کی ہتھیلی اور پاؤں کے تلوں کو سہلائیں یا ان پر خالی

Scanned with CamScanner

سینگھیاں کھچوائیں، پاشویہ کرائیں۔ پنڈلیوں کو اوپر سے نیچے تک پٹیوں وغیرہ سے بندھوائیں۔ سرد خوشبودار چیزیں سونگھائیں۔ قبض کی شکایت ہو تو کوئی ملین دوا کھلائیں یا حقنہ یا شافہ سے دست لائیں۔

انتہاء مرض کے وقت سر پر آرد ماش کی ٹکیہ بندھوائیں یا زندہ مرغ شکم چاک کر کے بندھوائیں اور منضج پلا کر مسہل دیں۔ اس کے بعد تقویت وتفریح کی غرض سے خمیرہ گاؤزبان عنبری اور خمیرہ مروارید کھلائیں۔

ابتداءِ مرض میں گلاب، روغن گل، سرکہ، تینوں کو باہم ملائیں اور برف سے سرد کر کے اس میں کپڑے کی گدی بار بار بھگو کر مریض کے سر پر رکھیں یا صرف برف کے پانی میں کپڑا بھگو کر بار بار یہی عمل کریں —— اور یہ نخلخہ سونگھائیں۔

نسخہ نخلخہ: صندل سفید، گل ارمنی، خس، آب کشنیز سبز، گلاب، کافور پیسنے کے قابل دواؤں کو پیسیں اور سب کو باہم ملا کر ایک چوڑے منہ کی شیشی میں ڈال کر مریض کی ناک کے سامنے رکھیں۔

اگر آب کشنیز سبز دستیاب نہ ہو تو اس کے بجائے کدو [گھیا] یا کھیرے کا پانی اضافہ کریں۔

زمانہ انتہاء کے آخر میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ٹکیہ آرد مونگ یا مرغ مریض کے سر پر باندھیں۔ سرسام کی جملہ اقسام میں مفید ہے۔

ٹکیہ آرد مونگ:

مونگ کا آٹا بقدر ضرورت لے کر گائے یا بکری کے دودھ میں گوندھیں اور اس کی ٹکیہ بنا کر توے پر ایک طرف سے پکائیں اور کچی طرف روغن گل چپڑ کر سر پر باندھیں [سر کے بال ترشوا دیے جائیں] ڈھائی تین گھنٹے بعد یہ ٹکیہ اتار کر دوسری ٹکیہ باندھیں۔ اسی طرح متواتر تین چار ٹکیہ استعمال کریں۔

مرغ:

زندہ مرغ کا شکم چاک کر کے گرما گرم سر پر باندھیں اور سرد ہو جانے پر دور کر دیں۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو دوبارہ یہی عمل کریں۔

مرغ کے ماسوا کبوتر باندھنے سے بھی یہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔

پاشویہ:

بخارات کو سر سے جذب کرتا ہے، گرم دردسر اور سرسام میں مفید ہے۔

Scanned with CamScanner

نسخہ:

گل بنفشہ، گل نیلوفر، گل خطمی، سبوس گندم، نمک طعام، ہر ایک ۱۰ گرام، برگ کنار ۲۵۰ گرام، سب کو ۵ لیٹر پانی میں جوش دے کر صاف کریں اور بدستور نیم گرم سے پاشویہ کریں۔

حقنہ:

عناب ۵ عدد، سپستاں ۱۵ عدد، تخم خطمی، گل بنفشہ، گل سرخ، ہر ایک ۲ گرام، نمک ۶ گرام، روغن بیدانجیر ۲۰ ملی لیٹر، دواؤں کو ۱۵۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں، یہاں تک کہ ۶۵۰ ملی لیٹر پانی باقی رہ جائے۔ اس کے بعد نمک اور روغن بیدانجیر شامل کر کے بدستور حقنہ کریں۔

حقنہ دیگر:

صابون ۱۰ گرام کو ۵۰۰ ملی لیٹر نیم گرم پانی میں حل کریں اور روغن بیدانجیر ۴۰ ملی لیٹر ملا کر حقنہ کریں۔

داخلی طور پر سرسام گرم میں یہ نسخہ تبرید پلائیں۔

نسخہ تبرید:

لعاب بہدانہ، شیرہ تخم کاہو، ہر ایک ۳ گرام میں نکالا ہوا، شیرہ عناب ۵ عدد، شیرہ مغز کدو ۳ گرام، عرق گاؤزبان، عرق بیدمشک، ہر ایک ۶۰ ملی لیٹر میں نکال کر شربت، نیلوفر ۲۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اگر مریض میں ضعف کے آثار ظاہر ہوں تو خمیرہ مروارید ۵ گرام، کھلا کر اوپر سے مذکورہ بالا نسخہ پلائیں۔

اگر مریض کو پیاس شدید ہو تو آلو بخارے کا زلال برف سے ٹھنڈا کر کے پلاتے رہیں۔

زبان اور ہونٹوں کی خشکی کو دور کرنے کے لیے بہدانہ ۱۰ گرام کو پوٹلی میں باندھ کر عرق گاؤزبان میں بھگوئیں اور برف سے سرد کر کے بار بار زبان اور ہونٹوں پر پھراتے رہیں۔

تیسرے چوتھے روز تک جب تک ہذیان و اضطراب وغیرہ میں شدت رہے، مذکورہ بالا مبرد و مسکن تدابیر استعمال کرتے رہیں۔ اس کے بعد جب علامات و عوارض میں تخفیف شروع ہو جائے تو غلبہ خلط کی رعایت سے منضج پلا کر مسہل پلائیں۔

Scanned with CamScanner

سرسام سرد میں دو، تین مسہل کے علاوہ دو مسہل حب ایارج کے بھی دیں۔

اس کے بعد تقویت دماغ کے لیے خمیرہ گاؤ زبان عنبری یا خمیرہ گاؤ زبان عنبری جواہر والا یا دواء المسک معتدل جواہر والی مریض کے مزاج کے مطابق استعمال کرائیں۔

ترطیب دماغ کے لیے سر پر روغن کدو، روغن کاہو، روغن خشخاش وغیرہ سرد اور مرطب روغن لگائیں۔

غذاء ابتداء وانتہاءِ مرض میں بالکل غذاء نہ دیں۔ افاقہ کے بعد زود ہضم مقوی غذاء کھلائیں، مثلاً آش جو، ساگودانہ، مونگ کی دال کا پانی دیں۔ اس کے بعد بتدریج بکری یا چوزۂ مرغ کا شوربا جو گھیا، ٹنڈے، ترئی جیسی سبز ترکاریوں کے ساتھ پکا دیا گیا ہو، چپاتی کے ساتھ دیں۔ اس کے علاوہ ملائم کھچڑی، مونگ کی دال چاول یا شوربا چاول بھی دے سکتے ہیں۔

پرہیز: ہر قسم کی گرم اور محرک چیزوں سے محفوظ رکھیں، حتیٰ کہ روشنی کے دیکھنے اور شور وغل کے سننے سے بھی بچائیں۔ غم وغصہ اور رنج وفکر سے کامل طور پر آرام ہونے تک محفوظ رکھیں۔ ترشی، شیرینی خصوصاً گڑ، شکر اور تمام گرم وخشک مجز غذاؤں مثلاً لال مرچ، گرم مصالح اور تمام قابض بادی چیزوں، مثلاً تیل اور تیل کی پکی ہوئی غذاؤں، آلو، کچالو، اروی، دال ماش، بھنڈی، گوبھی وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

برسام

اس مرض کی ایک دوسری قسم بھی ہے یعنی سرسام کی قسم ہے، نہ کہ مذکورہ بالا سرسام کی، جو ورم دماغ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ لفظ 'سرسام' کبھی تو خاص طور پر ورم مذکور کے لیے بولا جاتا ہے اور کبھی عام طور پر ان عوارض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو ورم دماغ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ [خواہ ان عوارض کے ساتھ دماغ میں ورم ہو یا نہ ہو] مثلاً تپ محرقہ کے ساتھ ہذیان اور اختلاط عقل۔

اس لحاظ سے اس میں ورم دماغ بھی داخل ہے اور بخاروں میں پیدا ہونے والا اختلاط عقل [بے عقلی] بھی داخل ہے نیز وہ اختلاطِ عقل بھی داخل ہے، جو فم معدہ میں اخلاط کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے، وہ اختلاط عقل بھی اس میں شامل ہے، جو سر کے بیرونی اورام سے پیدا ہوتا ہے اور جو حجاب الصدر، عضلات صدر، ورم مثانہ اور ورم رحم کی مشارکت کے باعث لاحق ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

یہ جملہ اقسام خاص اطباء کے نزدیک سرسام حقیقی نہیں کہلاتیں، بلکہ ان کو 'اختلاط عقل' کہا جاتا ہے۔ 'اور سرسام حقیقی' ورم دماغ کے سوا کوئی بھی نہیں ہے۔

استاد علامہ نے کلام شیخ الرئیس کی صریح مخالفت کی ہے، چنانچہ اس نے کہا ہے کہ ''سرسام حقیقی سے شیخ کی مراد خاص جوہر دماغ کا ورم ہے''۔ [حالانکہ ورم خواہ خاص جوہر دماغ میں ہو یا اس کی جھلیوں میں دونوں صورت میں سرسام حقیقی ہی کہلاتا ہے]

اور وہ ایک قسم کا ورم ہے جو صفراء یا رقیق صفراوی خون سے پیدا ہوتا ہے اور اس پردہ میں پیدا ہوتا ہے، جو جگر اور معدہ کے درمیان حائل ہے، جس کا نام دیا فرغما ہے اور اس پردہ سے متصل ہے جو قلب اور معدہ کے درمیان واقع ہے جس کا نام حجاب حاجز ہے۔ یہ پردہ اوپر کی طرف چڑھ کر اس پردہ سے جا ملتا ہے جو کھوپری کے اندرونی جانب واقع ہے اور جس کو ما نجس کہتے ہیں۔

مصنف نے اس مرض کی تعریف میں جمہور اطباء کی مخالفت اختیار کی ہے، کیونکہ وہ بالاتفاق خاص حجاب حاجز کے گرم ورم کو برسام کہتے ہیں اور جگر اور معدہ کے درمیان حائل ہونے والے پردہ کا قائل طبری کے سوا، فاضل اطباء میں سے کوئی بھی نہیں ہے، چنانچہ طبری نے کہا ہے:

''دماغی جھلی پھیل کر [نیچے اتر کر] جگر اور معدہ کے درمیان ایک پردہ بن جاتی ہے جیسا کہ ارسطو کا مذہب ہے''۔

اور طبری ہی نے کہا ہے:

''میں نے اس کے متعلق جالینوس کا کوئی کلام نہیں دیکھا ہے''۔

اس پردہ کے ورم سے دماغ میں سرسام کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں، کیونکہ یہ پردہ غشاء غلیظ سے مشارک و متصل ہے جو دماغی غشاؤں میں سے ایک غشاء ہے اور مانجس کے نام سے موسوم ہے، لہٰذا اس کی طرف بخارات بکثرت چڑھتے ہیں، جن سے دماغ بھر جاتا ہے اور سرسام کی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں، بلکہ بالعموم بذات خود سرسام پیدا ہو جاتا ہے۔

اور یہ مرض برسام کے نام سے موسوم ہے۔

علامات:

مریض کے دماغ میں وسوسے اور بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں کیونکہ دماغ کی طرف گرم بخارات بکثرت چڑھتے ہیں اور اس کے وسوسوں اور بُرے خیالات میں ایک وقت تو ہیجان اور

Scanned with CamScanner

جوش پیدا ہوتا اور نیز اختلاط عقل لاحق ہوتا ہے، لیکن دوسرے وقت ان میں سکون پیدا ہو جاتا ہے وسوسوں کا ہیجان و جوش اور اختلاط عقل تو اس وقت ہوتا ہے جب بخارات چڑھتے ہیں اور ان میں سکون اس وقت ہوتا ہے جب بخارات سر پر طلا لگانے، دونوں پاؤں کے ملنے اور ٹھنڈے شربتوں وغیرہ کے پلانے سے ساکن ہو جاتے اور دماغ سے اتر جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ علامتیں بذات خود دماغ میں نہیں پیدا ہوتیں، بلکہ مشارکت سے لاحق ہوتی ہیں۔ اس لیے اصل مرض کے حالات کے مختلف ہونے کے مطابق شدید اور خفیف ہوتی رہتی ہیں۔

مریض کے دائیں پہلو میں چبھن ہوتی ہے [جیسا کہ مصنف[1] کا خیال ہے] اس لیے کہ ورم غشاء حساس کی چوڑائی میں تمدد پیدا کرتا ہے گویا ورم اس کے اتصال میں تفرق پیدا کرتا ہے اس لیے مریض کانٹے یا سوئی کے چبھنے جیسا درد محسوس کرتا ہے۔

بخار شدید ہوتا ہے اور شراسیف [پسلیوں کے سرے] سرخ ہوتے ہیں یہ علامت مصنف کے مذہب کے مطابق صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یہ علامت تو صرف اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب ورم حجاب حاجز میں ہو، کیونکہ حجاب حاجز شراسیف سے متصل ہے۔ لہذا حجاب حاجز سے گرم اور لطیف مادہ ظاہر جلد کی طرف نفوذ کر جاتا اور اس کو اپنے رنگ سے رنگین کر دیتا ہے۔

اس کتاب کے بعض نسخوں میں یہ عبارت ہے "اور شراسیف [یعنی پسلیوں کے سروں] میں حرارت ہوتی ہے" اور یہ عبارت زیادہ بہتر ہے، اگرچہ یہ بھی قابل اعتراض ہے بخار اس لیے شدید ہوتا ہے کہ مقام مرض قلب کے قریب واقع ہے اس لیے قرب کی وجہ سے قلب تک حرارت غریبہ برابر پہنچتی رہتی ہے اور چونکہ حجاب مذکور شرائین سے خالی ہے، لہذا اس سے اس کے قریبی عضو پھیپھڑے تک گرمی شرائین کے ذریعہ قلب میں پہنچ جاتی ہے۔

علاج:

باسلیق کی فصد کھولیں تا کہ حجاب مذکور کے مادہ کا تنقیہ ہو جائے۔ باسلیق کے معنی یونانیوں کی زبان میں "بڑے بادشاہ" کے ہیں، چونکہ یہ رگ باسلیق [جو کہنی کے جوڑ کے اندرونی جانب واقع

ا- کیونکہ مصنف کے خیال کے مطابق جگر اور معدہ کا درمیانی پردہ متورم ہے، لہذا درد بھی دائیں پہلو میں ہوگا۔
شقاقلوس کے متعلق تحقیق ہوا ہے کہ یہ بجائے شین اور قاف کے سین اور ف کے ساتھ ہے سفاقلوس اسی طرح غانغرایا لاطینی لفظ گینگرین [Gangrene] کا معرب ہے جو صحیح غنغرینا یا غانغرانا "ون" کے ساتھ ہے ملاحظہ ہو ڈاکٹر اشرف کی لغت (مترجم)

Scanned with CamScanner

ہے]رگ ابطی کی تمام شاخوں سے بڑی ہے اور رگ تمی کی ایک شاخ سے ملی ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں رگ باسلیق جگر کی تمام رگوں سے اشرف ہے، کیونکہ یہ قلب، دماغ، پھیپھڑوں، حجاب حاجز اور سینہ سے متصل ہے، لہٰذا بادشاہ سے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کا نام باسلیق [یعنی بڑا بادشاہ]رکھا گیا ہے اور ابطی کی فصد کھولیں ابطی وہ رگ ہے جو بازو کے بیرونی جانب واقع ہے اور ابطی کے نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ رگ "ابط" یعنی بغل سے آئی ہوئی ہے [پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں اور سنگھیاں کھنچوائیں۔ یہ سب چیزیں حسب امکان استعمال کریں] یعنی ان میں سے جو بھی ممکن ہو وہی کریں۔ چبھن اور درد کے مقام پر طلا لگائیں جو مادہ کو نضج دینے والے اور تحلیل کرنے والے ہوں، مثلاً بابونہ، بنفشہ، تخم خطمی، آرد باقلا اور تخم السی گرم پانی کے ساتھ قبض رفع کریں اس کے لیے نیلوفر، بنفشہ، تخم خطمی، عناب اور سپستان کا جوشاندہ ترنجبین یا شیر خشت کے ساتھ پلائیں۔

شقاقلوس اور غانغرایا

اس مرض [سرسام] کی ایک اور قسم بھی ہے، جس کو مجازاً شقاقلوس کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ورم ہے جو خالص شرائین کے جوف میں پیدا ہوتا ہے جس کا سبب غلیظ خون ہوتا ہے، جو شرائین میں پہنچ کر ان کو بند کر دیتا اور روح حیوانی کو دماغ میں پہنچنے سے روک دیتا ہے۔ لہٰذا دماغ کے مزاج میں فساد پیدا ہو جاتا اور وہ آخر کار مردہ ہو جاتا ہے۔

در حقیقت شقاقلوس کے معنی عضو کے مردہ ہو جانے اور اس کی قوت حس باطل ہو جانے کے ہیں چنانچہ قرشی نے کہا ہے:

> "شقاقلوس گاہے اصلی معنی پر بولا جاتا ہے اور اصلی معنی عضو کے مردہ ہو جانے کے ہیں اور گاہے مجازی معنی کے لیے بولا جاتا ہے اور وہ مجازی معنی 'متعفن خون سے خاص دماغ کے متورم ہونے' کے ہیں"۔

غانغرایا، شقاقلوس کا مقدمہ ہے، کیونکہ جب عضو عفونت کی وجہ سے فاسد ہونے لگتا ہے جس کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ ورم جو متعفن، غلیظ اور راستوں کو بند کر دینے والے مادہ سے پیدا ہوتا ہے، اس عضو میں روح نفسانی کی آمد کو روک دیتا ہے یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ اس عضو کا مزاج ہوا اور تنفس کے راستوں کے بند ہو جانے کے باعث فاسد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہوا اور تنفس ہی کے ذریعہ روح کو راحت اور تازگی نصیب ہوتی ہے۔ [اسی کی وجہ سے عضو فساد سے محفوظ رہتا ہے]

Scanned with CamScanner

اوراس کی تازگی جاتی رہتی ہے مردہ بدن کے مانند ہو جاتا ہے اوراس کی نبضیں ساکن ہو جاتی ہیں جو ورم کے باعث پہلے سے موجود تھیں۔ کیونکہ قوت حس کمزور ہو جاتی ہے اور قوت حس کے کمزور ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ روح حیوانی جو عضو میں روح نفسانی کے قبول کرنے کی استعداد پیدا کرتی ہے، جب اس کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے تو وہ طبعی طور پر عضو میں روح نفسانی کے قبول کرنے کی استعداد نہیں پیدا کر سکتی۔ لہٰذا عضو کی حس کمزور ہو جاتی ہے اور وہ شرائین کی حرکت کو محسوس نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں اس حالت میں شرائین کی حرکت بھی کمزور ہو جاتی ہے تو اس حالت کا نام غانغرایا رکھا جاتا ہے، لیکن جب فساد اس قدر مستحکم اور قوی ہوتا ہے کہ قوت حس کو بالکل باطل کر دے۔ گوشت اور ہڈیاں تک گلنے لگتی ہیں تو اس کو شقاقلوس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے لیکن اطباء قدیم کے نزدیک ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ چنانچہ جالینوس کا قول ہے:

''جس مرض کو اطباء غانغرایا کہتے ہیں، حکماء یونان اسی کو شقاقلوس کہتے تھے''۔

شقاقلوس کا مادہ نہایت فاسد اور خبیث ہوتا ہے ورنہ عضو کو فاسد اور مردہ نہ کر سکتا نیز یہ مادہ نہایت غلیظ ہوتا ہے، ورنہ بآسانی خارج ہو جاتا اور اس سے یہ مرض ہرگز نہ پیدا ہوتا۔

یہ مرض خاص شرائین دماغ ہی میں ہوتا ہے۔ یہ بات اس طرح معلوم ہوئی کہ مریض کی حس وحرکت قائم رہتی ہے اگر مرض خاص دماغ میں ہوتا ہے تو حس وحرکت قائم نہ رہتی، لیکن یہ کلام قابل اعتراض ہے، کیونکہ شرائین کے ذریعہ روح حیوانی نفوذ کر کے دماغ تک پہنچتی ہے اور وہ یہاں پہنچ کر اطباء کے خیال کے مطابق ایک دوسرا مزاج اختیار کر لیتی ہے۔ جس کے ذریعہ ایسے نفس [قوت] کو قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتی ہے جو حس وحرکت کا مبداء ہوتا ہے، لیکن جب یہ راستے [شرائین] ورم کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں تو اس صورت میں نہ تو روح حیوانی دماغ میں پہنچتی ہے اور نہ پھر دماغ سے دوسرے اعضاء کی طرف روانہ ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں تمام اعضاء کی حس وحرکت یقیناً معدوم ہو جاتی ہے۔ [اور اسی پر بس نہیں] بلکہ دماغ مردہ ہو جاتا ہے اور اس کا سلسلۂ حیات منقطع ہو جاتا ہے۔ البتہ جب بعض شرائین میں ورم ہو اور بعض میں نہ ہو [تو دماغ میں روح حیوانی کا پہنچنا ممکن ہے] اور جس طرح دماغی جھلیوں کا ورم قرب دماغ کے باعث مشارکت رکھنے سے دماغی افعال میں آفت پیدا کر دیتا ہے، اسی طرح شرائین کا ورم بھی یقیناً دماغی افعال میں آفت پیدا کر سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

انجام شقاقلوس:

یہ مرض شقاقلوس [اپنے حقیقی معنی کے لحاظ سے] خواہ کسی بھی عضو میں ہو، بہت کم اچھا ہوتا ہے بلکہ اچھا ہونا اور عضو ماؤف کا اپنی سابقہ حالت پر لوٹ آنا ممکن ہی نہیں ہے، کیونکہ وہ تو مردہ ہو جاتا ہے۔

شقاقلوس کا دماغ میں پیدا ہونا ناممکن ہے:

لیکن [یہ واضح رہے کہ] دماغ میں نہ تو شقاقلوس کا پیدا ہونا ممکن ہے اور نہ غانغرایا کا جو شقاقلوس کا مقدمہ ہے، بلکہ ان کے پیدا ہونے سے پہلے ہی موت آجاتی ہے، اطباء کے اس قول میں کہ ''شقاقلوس دماغ میں پیدا ہوتا ہے'' شقاقلوس سے مقدمہ غانغرایا [یعنی غانغرایا کی ابتداء] مراد ہے۔ علاوہ ازیں جیسا کہ جوامع اسکندرانیین میں مذکور ہے۔ شقاقلوس مختلف معنوں کے لیے بولا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں:

۱- شدید درد

۲- شدید گرم ورم

۳- وہ مرض جس کے ساتھ عفونت ہو

۴- تشنج، جو گرم ورم سے پیدا ہو۔

ممکن ہے کہ اطباء کے کلام میں انہیں حقیقی معنوں میں سے کوئی معنی مراد ہو اور ممکن ہے کہ مصنف کے قول [یہ مرض بہت کم اچھا ہوتا ہے] میں جو مرض مراد ہے۔ اس سے شقاقلوس بمعنی مجازی [یعنی ورم شرائین دماغ] مراد ہو۔

اسی طرح بقراط نے [فصول کی ساتویں فصل میں] کہا ہے کہ جس شخص کے دماغ میں یہ مرض پیدا ہو جس کو شقاقلوس کہا جاتا ہے۔ وہ تین دن میں ہلاک ہو جاتا ہے اور یہ ابتدائی تین دن ہوتے ہیں، کیونکہ ایسے عضو کے لیے جو تر ہو، فساد کو جلد قبول کرنے والا ہو اور اس کے باوجود شریف اور نازک بھی ہو۔ ایسے سخت مرض کو تین دن سے زیادہ برداشت کرنا ناممکن ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ممکن ہے کہ مادہ کا خبث و فساد دماغ کے مزاج کو متغیر اور فاسد کرنے کے ساتھ ساتھ قلب کے مزاج کو بھی متغیر اور فاسد کردے، کیونکہ یہ فاسد کیفیت شرائین کے ذریعہ قلب تک پہنچتی رہتی ہے لہذا اس سے پہلے غشی پیدا ہوتی ہے اور پھر موت آجاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

قرشی نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے:

''جب تنفس کو ضرر پہنچتا ہے تو قلب کو ضرر پہنچنا لازمی ہے۔ اس لیے کہ تنفس کی حرکت ارادی ہے اور اس کا مبدأ دماغ ہے، لہذا جب دماغ میں یہ مرض پیدا ہوتا ہے تو تنفس میں کما حقہ حرکت کا پیدا ہونا ناممکن ہے، اس لیے قلب تک ہوا کم پہنچتی ہے، ایسی حالت میں بحران کی کم از کم مدت [چار روز] تک بھی مرض کی برداشت ناممکن ہے۔ البتہ اگر مرض اس مدت سے تجاوز کر جائے تو مریض اچھا ہو جاتا ہے''۔

قرشی کے اس کلام پر اعتراض ہے۔ اس لیے کہ:

''تنفس کی حرکت اگر ارادی ہوتی تو وہ نیند کی حالت میں یا ایسی حالت میں جب ہم اپنے بدن کی تدابیر سے غافل ہو کر کسی گہرے سوچ و فکر میں پڑ جاتے ہیں، بند ہو جانی چاہیے تھی''۔

بلکہ صحیح اور حق بات یہ ہے کہ تنفس کی حرکت تنفس کی عام ضرورت کے لحاظ سے ''طبعی حرکت'' ہے۔ اس کا تعلق ارادہ اور اختیار سے صرف اس قدر ہے کہ سانس لینے والا شخص اس پر قادر ہوتا ہے کہ وہ تنفس کے ان اوقات میں جلدی اور دیری کر سکتا ہے، جن اوقات میں سانس لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا تنفس کی حرکت ''حرکت تسخیری'' ہے، یعنی طبعی حیوانی ہے، جو ارادہ اور اختیار کے تابع نہیں ہوتی۔ کیونکہ طبیعت کو حرکت و سکون کا اصلی مبداء کہا جاتا ہے۔ اگر اس سے ایک ہی قسم کی حرکت پیدا ہو [یعنی بلا ارادہ حرکت ہو] تو اسے حرکت طبعی غیر حیوانی کہتے ہیں اور اگر ایک طریقہ پر نہ ہو [یعنی بلا ارادہ بھی ہو اور بالارادہ بھی] تو اسے حرکت طبعی حیوانی کہتے ہیں اور اسی کو حرکت تسخیری کہا جاتا ہے۔

پس اگر شقاقلوس ابتدائی تین دنوں سے تجاوز کر جائے تو مریض اچھا ہو جاتا ہے کیونکہ تین روز سے تجاوز کر جانا اس امر کی علامت ہے کہ طبیعت بہت قوی ہے، ورنہ طبیعت اس مدت تک مرض کو برداشت نہ کر سکتی اور اس امر کی دلیل ہے کہ مرض سخت اور زیادہ ردی نہیں ہے۔ ورنہ دماغ اپنی شرافت کے باعث مرض کی سختی کو زیادہ مدت تک ہرگز برداشت نہ کر سکتا۔

علامات:

اس کی علامتیں وہی ہیں جو سرسام گرم کی ہیں۔ بلکہ اس سے شدید ہوتی ہیں، کیونکہ مادہ بہت خبیث اور ردی ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

علاج:

اگر تین دنوں سے تجاوز کر جائے تو سرسام گرم کا علاج کریں مسہل دیں۔ سر پر طلا لگائیں اوران کے علاوہ دوسری تدبیر اختیار کریں۔

حمرہ

کبھی دماغ میں ایسے خون فاسد کے پہنچ جانے سے حمرہ پیدا ہو جاتا ہے جو صفراء کی وجہ سے بہت گرم اور تیز ہو گیا ہو حمرہ [''ح'' کے ساتھ] جمہور اطباء کے نزدیک ایک ورم جو ایسے تیز خون سے پیدا ہوتا ہے، جس کے ساتھ صفرا مخلوط ہوتا ہے۔ اس مرض میں ملزوم کا نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ [کیونکہ حمرہ کے معنیٰ 'سرخی' کے ہیں اور اس مرض میں سرخی کا ہونا لازمی ہے]

اور حمرہ جس وقت بیرونی اعضاء میں پیدا ہوتا ہے تو [جوش مادہ کی وجہ سے] ان کی عروق شعریہ پھٹ جاتی ہیں۔ پھر جب ان سے خون نکلتا ہے تو وہ یا تو جلد کے نیچے پھیل جاتا ہے اور عضو کے اندر اور اس کی گہرائی میں نہیں پہنچتا اور جلد میں سرخی نمودار ہو جاتی ہے اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب خون لطیف، رقیق اور تیز ہو۔

اور یا وہ خون گوشت کے اندر گھس جاتا ہے اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب خون غلیظ، جلا ہوا سوداوی ہو اور وہ ظاہر جلد کی طرف نفوذ ہی نہ کر سکے۔ یہ آخری قسم جمرہ [''ج'' کے ساتھ] کے نام سے موسوم ہے۔ کیونکہ وہ ورم سرخی، جلن اور سوزش میں جمرۃ النار [یعنی آگ کے انگارے] سے مشابہ ہوتا ہے۔

دماغ اس آخری قسم کو برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ دماغ شریف عضو ہے اور اس مرض کا مادہ بہت زیادہ فاسد اور ردی ہوتا ہے، بلکہ یہ مادہ اس قدر فاسد اور خبیث ہوتا ہے کہ دماغ میں گھسنے سے قبل ہی مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ لہذا دماغ میں صرف پہلی قسم [حمرہ] ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ یہ خون کھوپری کی بالائی جھلی یا دماغی جھلی میں پھیل جاتا ہے۔

حمرہ اور سرسام گرم کا فرق:

حمرہ اور سرسام گرم میں یہ فرق ہے کہ سرسام گرم عقل کو زائل کر دیتا ہے، اس کے ساتھ بخار لازمی ہوتا ہے اور آنکھیں سرخ ہوتی ہے اور اس مرض [یعنی حمرہ] میں نہ تو بخار ہوتا ہے اور نہ عقل زائل ہوتی ہے کیونکہ حمرہ میں ورم نہیں ہوتا، جیسا کہ مصنف کا خیال ہے۔

Scanned with CamScanner

مصنف نے اس مسئلہ میں طبری کی پیروی کی ہے، لیکن جمہور اطباء کی رائے کے مطابق سرسام ورم ہے جو خاص دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ اس میں مریض کی عقل بھی زائل ہو جاتی ہے اور بخار بھی شدید ہوتا ہے۔ یہ علامتیں جن کو مصنف نے اس مرض میں لکھا ہے اگر یہ بغیر بخار اور بغیر بے عقلی کے پیدا ہو جائیں تو اطباء کے نزدیک ان کے پیدا ہونے کا سبب یہ نہیں ہوتا کہ خاص دماغ میں مرض ہے، بلکہ یہ علامتیں کسی دوسرے شریف عضو کی مشارکت سے دماغ میں پیدا ہو جاتی ہیں، چنانچہ رازی کا قول ہے:

> ''گاہے قرانیطس کے مشابہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا، لیکن بے چینی شدید ہوتی ہے۔ مریض کو اس قدر بے قراری ہوتی ہے کہ کسی ایک حالت پر قرار ہی نہیں ہوتا۔ اس کی سانس نہایت تنگی کے ساتھ چلنے لگتی ہے۔ پیاس شدید ہو جاتی ہے۔ پانی پینے سے اُچھو آتا ہے اور مریض اسی روز یا چار روز کے بعد ہلاک ہو جاتا ہے، کوئی مریض بھی اس سے شفایاب نہیں ہو سکتا۔ بیماری کے آخری زمانہ میں مریض کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ زبان خشک اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، کیونکہ تمام بدن سے بخارات سر کی طرف صعود کرتے ہیں، پھر جسمانی حرکت سست پڑ جاتی ہیں، نبض ساقط ہو جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے''۔

شیخ الرئیس کا قول ہے کہ ممکن ہے کہ اس کا سبب کسی دوسرے شریف عضو سے دماغ کی مشارکت ہو مثلاً تنفس کے عضلات میں جب شدید تشنج پیدا ہوتا ہے یا کوئی دوسری خرابی مثلاً خناق پیدا ہو جاتا ہے تو اس کا اثر دماغ تک پہنچتا ہے، لہذا دماغی افعال میں تشویش و فساد پیدا ہو جاتا ہے، عقل جاتی رہتی ہے، حلق کے قرب و جوار اور سینہ میں خشکی پیدا ہونے کے باعث پیاس لگتی ہے، اس حالت میں بخار کا نہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ورم نہیں ہے۔

بلکہ مریض اپنے سر میں آگ جیسی گرمی محسوس کرتا ہے اور اس کو برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ مادہ تیز ہوتا ہے۔

اور اگر چہرے کو چھوا جاتا ہے تو ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے کیونکہ حرارت پوشیدہ ہوتی ہے اور خون طبیعت کی پیروی میں باہر سے اندر کی طرف چلا جاتا ہے، کیونکہ طبیعت موذی کا مقابلہ کرنے کے لیے اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے، اسی وجہ سے چہرے کا رنگ بھی کسی قدر زردی مائل ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

علاج:

قیفال اور پیشانی کی رگ کی فصد کھولیں پیشانی کی رگ وہ ہے جو دونوں بھوؤں کے درمیان ابھری ہوئی ہے۔

اور نتھنوں کی رگ کی فصد کھولیں اس کی فصد کھولنے کا مقام نتھنوں کا وہ پھٹا ہوا کنارا ہے، جو انگلیوں سے دبانے پر دو حصوں میں علاحدہ علاحدہ ہو جاتا ہے اور یہ خصوصیت کے ساتھ جوان آدمیوں میں اکثر دیکھا جاتا ہے۔

[اور ان دو رگوں کی فصد کریں جو زبان کے نیچے واقع ہیں] اور خاص زبان پر ہیں، نہ کہ ٹھوڑی کے اندر۔

حسب امکان اور قوت مریض ان رگوں کی فصد یکے بعد دیگرے کھولیں، پھر ماء الشعیر پلائیں اور باقی علاج قرانیطس خالص کے مانند کریں یعنی قرانیطس خالص کے مانند دست لائیں، سر پر طلا لگائیں اور نطولات وشمومات استعمال کریں۔

ماشرا

اسی مرض کی جنس سے وہ مرض بھی جو ماشرا کے نام سے مشہور ہے "ماشرا" سریانی زبان کا لفظ ہے اور یہ درحقیقت فلغمونی ہے کیونکہ ماشرا ایک ورم ہے جو تیز خون سے پیدا ہوتا ہے، لیکن یہ خون صفراء کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اور یہ ماشرا حمرہ خالص کے قریب ہوتا ہے۔ [حمرۂ خالصہ اس حمرہ کو کہتے ہیں جو خالص صفراء سے پیدا ہوتا ہے]

اور فلغمونی کو ماشرا کے نام سے صرف اس وقت مخصوص کیا جاتا ہے، جب یہ سر کے بیرونی اعضاء میں پیدا ہوتا ہے مثلاً کھوپری کی جھلی، پیشانی، ناک اور آنکھ کے آس پاس بعض اوقات یہ ورم بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سر کے تمام اندرونی اعضاء [مثلاً دماغ اور جھلیاں] اور بیرونی اعضاء میں پھیل جاتا ہے سر کے تمام اندرونی اعضاء کے متورم ہو جانے سے سر کی درزیں پھیلتی ہوئی معلوم ہونے لگتی ہیں، اکثر اوقات یہ ورم سینہ اور بازو تک پہنچ جاتا ہے۔

ایسی صورت میں عوارض کے لحاظ سے شدید قسم کا سرسام ہوتا ہے کیونکہ مادہ تیز ہوتا ہے اور سر کے اندر عام ہوتا ہے۔

مریض کی شکل نہایت بری ہو جاتی ہے کیونکہ چہرہ بہت سرخ ہو جاتا ہے، پھول جاتا ہے

Scanned with CamScanner

LUQMAN UNANI MEDICAL COLLEGE
LIBRARY
ACC No: ....
BIJAPUR

اوراس پرآبلے نکل آتے ہیں، آنکھیں باہر نکل آتی ہیں اور وہ تنی [illegible] ہیں۔

اوراس کے ساتھ ہی درد نہایت شدید ہوتا ہے کیونکہ مادہ تیز [illegible] مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی و بیرونی اعضاء میں تفرق [علاحدگی] پیدا کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے [illegible] سر پھٹ جائے گا کیونکہ دماغی جھلیوں اور دماغ میں ورم بہت زیادہ ہوتا ہے، اسی وجہ سے یا آنکھیں باہر نکل آتی ہیں۔

علاج:

سرسام دموی کے مانند علاج کریں سرخ چیزوں کی طرف دیکھیں، تاکہ خون مشابہت کی وجہ سے اندر کے اشرف حصے سے باہر کی طرف جذب ہوجائے۔

معمولات:

بعض مجربین نے برگ فراش کا ضماد ماشرا کی ہر حالت میں نہایت مفید بیان کیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ اس کے استعمال سے ایسے مریض اچھے ہوگئے ہیں، جن کے سر متورم ہوکر بڑے تربوز کے برابر ہوگئے تھے۔ اس کی ترکیب یہ ہے:

برگ فراش کو قینچی سے باریک باریک کاٹ کر کونڈی میں ڈالیں اور تھوڑا تھوڑا پانی شامل کرکے ڈنڈے سے خوب گھوٹیں، یہاں تک کہ نہایت باریک ہوجائے اور اس کا لیپ ہوسکے۔ اس کے بعد تمام سر، چہرہ اور آنکھوں پر لیپ کریں۔ جس جگہ سے خشک ہوتا جائے اسی جگہ اور لیپ کرتے جائیں۔ لیپ لگاتے ہی تسکین ہوجاتی ہے، درد کی شدت جاتی رہتی ہے۔ اگر لیپ کرنے سے پہلے سر اور چہرے کو روغن گل سے چپڑ لیا جائے تو بہتر ہے۔

فراش ایک بڑا درخت ہے۔ جھاؤ کی قسم سے ہوتا ہے۔ مائیں خرد اسی کا پھل ہے۔

دوار

[دوران سر]

وجہ تسمیہ:

دوار کا نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ کیونکہ دوار کے معنی "چکر" کے ہیں [تعریف] اس مرض

Scanned with CamScanner

میں چکر آنا لازمی ہے۔ دوار وہ مرض جس میں مریض خیال کرتا ہے کہ اس کے اردگرد چیزیں گھوم رہی ہیں اور اس کا دماغ اور بدن گھوم رہا ہے، اس لیے وہ کھڑا نہیں رہ سکتا اور نہ بیٹھا رہ سکتا ہے، بلکہ گر پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فاضل ارسطو کی تحقیق کے مطابق قوت نفسانیہ کے افعال صرف اسی وقت کامل طور پر انجام پاتے ہیں، جب تک کہ روح دماغ کے پہلے بطن میں پہنچ کر خوب اچھی طرح نضج پاتی ہے، کیونکہ دماغ میں جو روح پہنچتی ہے وہ پہلے بطنِ اول میں پہنچ کر پکتی ہے اور اس بطن کا مزاج حاصل کر لیتی ہے، پھر یہاں سے بطنِ اوسط میں جا کر اور پکتی ہے، پھر یہاں سے بطن موخر میں پہنچ کر پورے طور پر پکتی ہے۔ پس جب تک روح کا نفوذ اجزاء دماغ میں اس طریقہ پر رہتا ہے، افعال نفسانیہ بھی کامل طور پر انجام پاتے رہتے ہیں، ورنہ ناقص یا باطل ہو جاتے ہیں۔

لیکن جب روحِ دماغی فضاؤں میں چکر لگانے لگتی ہے تو مذکورہ بالا طریقہ پر اس کا نفوذ کماحقہٗ نہیں ہو سکتا، نہ تو اس سے وہ اعضاء متحرک حرکت میں آ سکتے ہیں جو بالارادہ حرکت کرتے ہیں، نہ وہ اعضا ثابت و قائم رہ سکتے ہیں، نہ معلوم کی ہوئی چیزوں کی صورتوں کا ادراک ہو سکتا ہے، نہ وہ محفوظ رہ سکتی ہیں، نہ معانی کا ادراک ہو سکتا ہے، نہ ان کی حفاظت ہو سکتی ہے اور نہ صورتوں و معانی میں تصرف ہو سکتا ہے۔ اس لیے تمام افعالِ نفسانیہ [مثلاً حس و حرکتِ ارادیہ] میں خلل پڑ جاتا ہے۔

اسباب:

دوار کا سبب [1] واصل یا تو رقیق صفراوی اخلاط ہوتے ہیں جو دماغی بطون یا دماغی رگوں میں جمع ہو کر غیر طبعی حرکت کرتے ہیں اور روح اپنی طبعی حرکت سے رقیق اخلاط کی حرکت کا جو اس کے مخالف ہوتی ہے مقابلہ کرتی ہے۔

رقیق اخلاط کے ساتھ صفراوی کی قید لگانا صحیح نہیں ہے، کیونکہ جمہور اطباء نے صاف اور واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ ''سدد میں روح کو نفوذ سے روک دینے کا سبب سرد غلیظ اخلاط ہوتے ہیں۔ اگر ان اخلاط کی مقدار زیادہ ہو تو سکتہ پیدا ہو جاتا ہے اور اگر یہ اخلاط رقیق ہوں اور ان سے ایک قسم کی حرکت پیدا ہو اور روح سے دوری قسم کی، تو اس سے دوار پیدا ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں دوار کا سبب واصل غلیظ اخلاط بھی ہوتے ہیں، جو دماغ کے اردگرد کی رگوں میں جمع ہو کر روحِ نفسانی کو دفع کرتے ہیں اور روح کو اس کے طبعی راستوں پر چلنے سے روک دیتے

1۔ ''سبب واصل'' وہ سبب ہے جو بلا واسطہ مرض کا سبب ہو، یعنی اس کے اور مرض کے درمیان کسی دوسرے سبب کا واسطہ نہ ہو۔

11938

ہیں، لہذا روح وہاں سے لوٹ کر چکر کھانے لگتی ہے۔ جب کہ وہ طبعی طور پر سیدھے چلتے ہوئے کسی پہاڑ یا دیوار سے ٹکرا جاتی ہے اور یا ریاح ہوتے ہیں جو غلیظ ہوتے ہیں یا کثیر [زیادہ] ہوتے ہیں —— اور وہ جمع ہو کر کثیف ہو جاتے ہیں۔ جو دماغی بطون یا دماغی رگوں [دماغ کی بڑی رگوں] میں جمع ہوتے ہیں، یہ اخلاط اور ریاح تحلیل نہیں ہو سکتے ریاح غلیظ تو اس لیے تحلیل نہیں ہو سکتے کہ دماغ کی دونوں جھلّیاں سخت اور ٹھوس ہیں اور ریاح کثیر اگر چہ لطیف بھی ہوں لیکن دونوں جھلّیوں سے ان کے ٹھوس ہونے کے باعث تحلیل نہیں ہو سکتے۔ البتہ عرصۂ دراز میں ان کا تحلیل ہونا ممکن ہے، اخلاط اس لیے تحلیل نہیں ہو سکتے کہ اگر چہ وہ بذات خود رقیق ہوتے ہیں، لیکن وہ ریاح کی بہ نسبت لامحالہ زیادہ غلیظ ہوتے ہیں۔ جب یہ اخلاط اور ریاح تحلیل ہونے کے لیے کوئی راستہ نہیں پاتے تو دماغی بطون اور دماغی رگوں میں چکر لگاتے ہیں لہذا غیر طبعی حرکت کرنے لگتے ہیں اور روح اپنی حرکت طبعی کے ذریعہ اس خلط اور ریح کی حرکت کا مقابلہ کرتی ہے جو اس کے خلاف ہوتی ہے، لہذا ان دونوں حرکتوں میں مقابلہ ہو جاتا ہے جو ایک دوسری کی مخالف اور متضاد ہوتی ہیں اور حرکت دوریہ [چکّر کی حرکت] پیدا ہو جاتی ہے یہ حرکت دوریہ یا تو صرف روح میں پیدا ہوتی ہے، جب کہ روح اور خلط رقیق کی باہمی ٹکر ہوتی ہے۔ اس لیے کہ روح اپنی لطافت کی باعث ایسی حالت میں چکر کھاتی ہوئی چڑھتی ہے، گویا کہ وہ خود بل کھا رہی ہے یا روح اور ریح دونوں میں ایک ساتھ حرکت دوریہ ہوتی ہے، جب یہ دونوں باہم ٹکراتی ہیں تو دونوں بذات خود بل کھاتی ہوئی اوپر چڑھتی ہیں جیسا کہ بگولہ میں دیکھا جاتا ہے یہی صورت صحیح اور حق ہے بعض لوگوں نے جو اس کے سبب کے متعلق کہا ہے کہ "اخلاط اور ریاح جب دماغ میں حرکت کرتے ہیں اور نکلنے کے لیے کوئی راستہ نہیں پاتے تو ان کے ساتھ روحِ نفسانی بھی حرکت کرنے لگتی ہے اور انہیں کی طرح چکر کھانے لگتی ہے"۔ یہ بالکل غلط ہے، کیونکہ طبیعت کا کام تو یہ ہے کہ وہ ہر ایک غیر طبعی امور کو دفع کرے اور اپنی قوت و طاقت کے مطابق اس کو مغلوب کرے، نہ کہ اس کی جانب مائل اور اس کے تابع بن جائے۔ اس کے ماسوا اگر روح اخلاط اور ریاح کے ساتھ متحرک بھی ہو تو یہ ضروری نہیں ہے کہ اس سے حرکت دوریہ [چکّر کی حرکت] بھی پیدا ہو جائے۔

روح کے چکّر کھانے کے باعث مریض یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے ارد گرد کی چیزیں بھی چکر کھا رہی ہیں، کیونکہ چکّر کھانے کی صورت میں نظر آنے والی چیزوں کے اجزاء کی نسبت دیکھنے

Scanned with CamScanner

والے کے لحاظ سے تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ خواہ نظر آنے والی چیزیں چکر کھائیں یا دیکھنے والا خود چکر کھائے کیونکہ چکر کا احساس صرف اسی وقت ہوتا ہے جب روح باصرہ اور نظر آنے والی چیزوں کی نسبتوں میں تغیر پیدا ہوتا اور ان کے محاذات میں تبدیلی لاحق ہوتی ہے۔ یہ تبدیلی خواہ نظر آنے والی چیز کے روح باصرہ کے محاذ سے حرکت کرنے کے سبب سے ہو یا روح باصرہ کے نظر آنے والی چیز کے محاذ سے حرکت کرنے کے باعث ہو دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لہذا جب روح حرکت کرتی ہے تو وہ چیز جو آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے۔ اس کے نظر آنے والے اجزاء آنکھ کے محاذ سے تبدیل ہوتے رہتے ہیں، لہذا انسان اپنی عادت کے مطابق نظر آنے والی چیز کو گھومتی ہوئی خیال کرتا ہے۔

اور یہ اخلاط وریاح گا ہے دماغ ہی میں موجود اور قائم ہوتے ہیں یا دوسرے اعضاء سے اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ جو اخلاط خاص دماغ ہی میں موجود ہوتے ہیں وہ یا تو سرد اخلاط ہوتے ہیں] اور یہ سرد اخلاط رقیق ہوتے ہیں، جیسا کہ مصنف کی رائے ہے۔ پس جب یہ اخلاط حرکت کرتے ہیں تو روح بھی ان کے مقابلہ کے لیے حرکت کرتی ہے یا یہ سرد اخلاط غلیظ ہوتے ہیں، جو روح کو دماغ میں سیدھے طور پر حرکت کرنے سے روک دیتے ہیں، لہذا روح وہاں سے لوٹ کر بذات خود چکر کھاتی ہوئی اوپر چڑھتی ہے۔

دوار بلغمی:

یہ سرد خلط یا بلغم ہوتا ہے، جس کی علامات یہ ہیں: سر بھاری ہوتا ہے۔ منہ سے تھوک بکثرت بہتا ہے۔ پیاس کم لگتی ہے۔ حواس مکدر ہوتے ہیں۔ نیند زیادہ آتی ہے۔ نبض لین [نرم] چلتی ہے یعنی نبض دبانے سے اندر کی طرف بآسانی دب جاتی ہے، اس کا سبب رطوبت کی زیادتی ہے جو شریان کو نرم کر دیتی ہے۔ قارورہ سفید ہوتا ہے۔ سر کو گرمی پہنچانے سے دوار کو تسکین ہوتی ہے کیونکہ گرمی سے مسامات کھل جاتے اور بلغم لطیف و تحلیل ہو کر دفع ہو جاتا ہے۔

دوار سوداوی:

یا یہ سرد خلط سوداء ہوتا ہے، جس کی علامات یہ ہیں: مریض کو سوچ اور فکر زیادہ ہوتا ہے اور یہ سوچ وفکر گزشتہ اور آئندہ خطرات کے متعلق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جوہر دماغ سوداء کی وجہ سے خشک ہو جاتا ہے، لہذا دماغ میں وہی فاسد امور چھپ جاتے ہیں جن کا تصور مریض کرتا ہے۔

مریض اکثر خاموش رہتا ہے بشرطیکہ سوداء صفراوی نہ ہو۔ خاموشی کی وجہ یہ ہے کہ سوداء سرد ہے اور سردی قوتوں کو مردہ کر کے تمام افعال میں سکون پیدا کر دیتی ہے۔

نیند نہیں آتی اور نظر آنے والی چیزوں کو سیاہ خیال کرتا ہے کیونکہ سوداوی بخارات جب روح کے ساتھ مل جاتے ہیں تو روح کو بھی سیاہ کر دیتے ہیں، لہذا تمام چیزیں اسی کی طرح سیاہ نظر آتی ہیں۔

نبض صلب اور ضعیف چلتی ہے ضعیف وہ نبض کہلاتی ہے جو انگلی کو زور سے ٹھوکر نہ لگائے اور ذرا سا دبانے پر دب جائے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ اولا جس کا سبب ضعف قوت ہوتا ہے۔ ثانیا جس کا سبب شریان کی زیادہ سختی ہوتا ہے، جیسا کہ اس مرض میں ہوتا ہے۔ لہذا ایسی صورت میں قوت بذات خود قوی ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن وہ شریان کو ایسی حرکت دینے پر قادر نہیں ہوتی کہ وہ انگلیوں کے دباؤ کا مقابلہ کر سکے۔

دوار ریحی:

یا یہ الاخلاط ریاحیہ ہوتے ہیں یعنی یہ اخلاط اس ریاح کو پیدا کرتے ہیں جو دوار کا سبب واصل ہے۔ اس کلام کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ دوسرا مطلب نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ کلام صحیح نہیں ہے، کیونکہ مصنف تو اسباب واصلہ کا ذکر کر رہا تھا نہ کہ اسباب[1] سابقہ کا۔ اگر اس جگہ مصنف یہ کہتا ہے کہ ''یا وہ سرد ریاح ہوتے ہیں'' اور اس کے بعد جہاں اس نے ''یا اخلاط ریاحیہ گرم ہوتے ہیں'' کہا ہے یہ کہتا کہ ''یا گرم بخارات ہوتے ہیں'' تو زیادہ بہتر اور مناسب ہوتا۔ جو سرد ہوتے ہیں اور دماغ میں بلغم کے مانند پیدا ہوتے ہیں۔

علامات:

تمام علامتیں وہی پائی جاتی ہیں جو سرد اخلاط کے لیے بیان ہو چکی ہیں۔ صرف بوجھ نہیں ہوتا اس میں اعتراض ہے، کیونکہ خلط کی صورت میں بوجھ ضرور ہونا چاہیے۔

علاج:

ان تمام صورتوں میں [یعنی سرد اخلاط یا اخلاط ریاحیہ کی موجودگی میں] دماغ کا تنقیہ کریں لیکن پہلے مادہ کو نضج دے لیں حقنوں، گولیوں اور غرغروں کے ذریعہ جو سرد اخلاط کو خارج کرنے والے

۱- اسباب سابقہ۔ ان اسباب کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے سبب کے واسطے سے مرض پیدا کریں یہ ''اسباب واصلہ'' سے پہلے اور ان کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔

ہوں اور ریاح کو تحلیل کریں۔ مشمومات کے ذریعہ غالیہ [ایک خوشبودار مرکب ہے] نمام، چنبلی اور عطوسات [چھینک لانے والی دوائیں] کے ذریعہ مثلاً نکچھنی، جند بیدستر اور تربد [نسوت] سعوطات کے ذریعہ مثلاً وہ سعوط جو مرچ سفید۔ ایلوا، زعفران اور جند بیدستر سے آب مرزنجوش اور روغن بنفشہ کے ساتھ بنائے گئے ہوں طلاؤں کے ذریعہ مثلاً رائی۔ عاقرقرحا اور لونگ کا طلا، آب نمام، سرکہ، عنصل کے ساتھ اور ان پانیوں کا بھپارہ دیں۔ جن میں ملطف بوٹیاں جوش دی گئی ہوں مثلاً برگ خار، بابونہ، برنجاسف، اکلیل الملک اور سویا یہ تمام تدبیریں عمل میں لائیں لیکن مریض کے مزاج کی موافقت کا خیال رکھیں۔

دوار خونی:

یا اخلاط گرم ہوتے ہیں ــــــ اور وہ گرم خلط گاہے خون ہوتا ہے

علامات:

دوار دیر تک قائم نہیں رہتا بلکہ بہت جلد دور ہو جاتا اور جلد ہی تسکین ہو جاتی ہے، کیونکہ خون، بلغم اور سوداء سے زیادہ لطیف ہوتا ہے۔

اس تمام وقت میں [یعنی دوار پیدا ہونے کے وقت] چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں کیونکہ اس وقت خون میں حرکت اور ہیجان و جوش ہوتا ہے۔ رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں یعنی پھولی ہوئی ہوتی ہیں، کیونکہ یہ خون سے پُر ہو جاتی ہیں، خصوصاً جب خون میں حرکت پیدا ہوتی اور اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ سر چھونے سے گرم معلوم ہوتا ہے کیونکہ خون کی وجہ سے سر کے اعضاء یکے بعد دیگرے گرم ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ یہ گرمی جلد تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس وجہ سے بھی سر چھونے سے گرم معلوم ہوتا ہے کہ خون سے گرم بخارات جدا ہو کر ظاہر جلد کی طرف آتے ہیں مرضِ دوار کے شروع میں آنسو بہتے ہیں کیونکہ وہ بخارات جو خون سے جدا ہوتے ہیں، غلیظ اور زیادہ ہونے کے باعث رطوبات بن جاتے ہیں اور ان میں سے کچھ رطوبتیں آنکھوں کی طرف دفع ہو جاتی ہیں، کیونکہ دماغی جھلّوں سے جلد تحلیل نہیں ہوتیں اور دماغ ان سے بھر جاتا ہے۔

علاج:

قیفال کی فصد کھولیں، پنڈلیوں پر سنگھیاں کھنچوائیں اور خون کو بجھائیں خون کو بجھانے [یعنی

Scanned with CamScanner

اس کی گرمی کو کم کرنے] کے لیے لعاب اسپغول، شربت عناب، آشِ جو، طفشیل [سرکہ کے ساتھ پکائی ہوئی مسور] اور ترش مصنوعی شوربے استعمال کرائیں۔

دوار صفرای:

یادہ گرم خلط صفراء ہوتا ہے

علامات:

رنگ زرد اور منہ تلخ ہوتا ہے اور زرد رنگ کے خیالات آتے ہیں کیونکہ دماغی روح صفراء کے بخارات سے رنگین ہو جاتی ہے۔ نبض تیز چلتی ہے، پیاس لگتی ہے اور سرد چیزوں کے استعمال سے دوار ساکن ہو جاتا ہے

علاج:

صفراء سے دماغ کو پاک صاف کریں، اس کے لیے جوشاندہ ہلیلہ، شاہترہ، مغز املتاس اور شیر خشت کے ہمراہ پلائیں۔

یا اخلاط ریاحیہ گرم ہوتے ہیں اس میں بھی وہی اعتراض ہے، جو پہلے بیان ہو چکا ہے۔

علامات:

اس کی علامتیں وہی ہیں جو گرم اخلاط کی بیان ہو چکی ہیں۔ اس صورت میں صرف یہ بات زیادہ ہوتی ہے کہ دوار نہایت شدید ہوتا ہے کیونکہ گرم اخلاط سے جو بخارات پیدا ہوتے ہیں، ان کی حرکت گرم اخلاط کی حرکت سے زیادہ شدید اور قوی ہوتی ہے، کیونکہ ان بخارات میں آگ اور ہوا کے اجزاء کا غلبہ ہوتا ہے نیز ان گرم اخلاط کے بخارات کی حرکت سرد اخلاط کی ریاح سے بھی زیادہ شدید ہوتی ہے کیونکہ بخارات ریاح کی نسبت گرم ہوتے ہیں۔

دوار زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتا کیونکہ بخارات اپنی لطافت کے باعث جلد تحلیل ہو جاتے ہیں۔

مریض کو ہر وقت چھینکیں آتی رہتی ہیں کیونکہ یہ گرم بخارات جب دماغ میں پیدا ہوتے ہیں اور ان سے دماغی وسعتیں اور خالی مقامات بھر جاتے ہیں تو ان سے قوتِ شامہ کے بعد اعضاء میں لذع پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ ناک میں تنکا داخل کرنے سے ہوتا ہے۔ لہذا دماغ کو ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ وہ اس لذع کو دفع کرنے کے لیے سنکوڑے اس کے لیے تنفس کی ہوا سے بھی کسی قدر

Scanned with CamScanner

مدد لے، جو پھیپھڑوں میں بھری ہوئی ہے، لہذا یہ ہوا سینہ کے سکونے سے دفعۃً دماغ کی طرف چڑھ جاتی ہے، جیسا نگی میں ہوتا ہے کہ جب اس میں پھونکا جاتا ہے تو جو کچھ اس کے اندر ہوتا ہے وہ باہر نکل آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھینک لانے سے پہلے بہت سی ہوا سانس کے ذریعہ کھینچ لی جاتی ہے چونکہ پھیپھڑوں کی ہوا کو تنگ راستوں سے دفعۃً گزرنا پڑتا ہے، لہذا اس سے چھینک کی آواز پیدا ہوتی ہے اور ہوا دفع ہو جاتی ہے مریض کی ناک خشک ہوتی ہے کیونکہ دماغ کی طرف سے کوئی رطوبت جذب نہیں ہوتی۔ مریض دوار کی شدت کے باعث زمین پر گر پڑتا ہے اس وقت اس کے سر پر پسینہ آجاتا ہے جو تھوڑا سا اور رقیق ہوتا ہے، کیونکہ ان بخارات کا کسی قدر حصہ تو مسامات کی طرف دفع ہو کر تحلیل ہو جاتا ہے اور کچھ حصہ پوشیدہ طور پر تحلیل ہو جاتا ہے نیز جو کچھ باقی رہتا ہے وہ ٹھنڈا اور غلیظ ہو کر پسینہ کی صورت میں رسنے لگتا ہے۔

علاج:

اگر ضرورہو تو صرف قیفال کی فصد کھولیں اس کے بعد قبض رفع کریں ان چیزوں کے ذریعہ جو دوار صفراوی میں بیان ہو چکی ہیں۔

حقنہ اس قسم میں مفید نہیں ہے اس میں اعتراض ہے۔ اس قول کو صحیح ثابت کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ حقنہ فضلات کو بالائی اعضاء سے اس وقت جذب کرتا ہے جب قوت نہایت قوی ہوتی ہے، لیکن اس جگہ اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے قلب اور دماغ کی طرف گرم بخارات چڑھتے ہیں لہذا اس سے غشی پیدا ہو جاتی ہے اور قوت اور روح میں اضطراب لاحق ہو جاتا ہے نیز اخلاط کی حرارت بڑھ جاتی اور دوار میں زیادتی ہو جاتی ہے۔

علاوہ ازیں حقنہ [تیز حقنہ] اس لیے بھی مفید نہیں ہے کہ وہ جگر کو گرم کر دیتا ہے۔ اخلاط میں تعفن پیدا کر کے بخار پیدا کر دیتا ہے، کیونکہ حقنوں میں معدہ کا فعل نہیں ہوتا، اسی لیے ان کی حدت نہیں ٹوٹتی۔ لہذا ایسی حالت میں ان سے گرم بخارات دماغ کی طرف بکثرت چڑھتے ہیں اور نرم حقنے سے مقصود حاصل نہیں ہوتا، کیونکہ ان کی قوت ضعیف ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں حقنوں اور دماغ میں فاصلہ بہت زیادہ ہے، بلکہ جوشاندے حقنوں کی نسبت زیادہ اور مکمل فائدہ دیتے ہیں کیونکہ وہ مسافت کے لحاظ سے دماغ سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور معدے میں دیر تک ٹھہرتے ہیں۔

پس اگر فصد اور رفع قبض کافی ہو تو بہتر ہے، ورنہ ان کے ساتھ ہی شمومات، نطولات اور طلاء

Scanned with CamScanner

وغیرہ استعمال کیے جائیں جیسا کہ گرم دردِ سر میں بیان ہو چکا ہے۔
اگر اخلاط و ریاح [دماغ میں موجود نہ ہوں۔ بلکہ] دماغ میں دوسرے عضو سے چڑھ کر آتے ہوں تو وہ عضو جس کی طرف سے چڑھ کر آتے ہیں یا تو معدہ ہوتا ہے، جس مادہ سے وہ چڑھتے ہیں وہ [ا] گا ہے سرد اخلاط ہوتے ہیں۔

علامات:

اس کی علامتیں وہی ہیں جو سر کے اندر سرد اخلاط کی موجودگی میں پائی جاتی ہیں۔ان علامتوں کے ساتھ ساتھ متلی بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ معدہ متلی کے ذریعہ موذی کو دفع کرنا چاہتا ہے۔ قوت ہضم کمزور ہوتی ہے کیونکہ سرد خلط حرارت کو دبا دیتی ہیں، معدہ اور غذاء کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اور قوت کے لیے بارگراں بن کر اس کو ہضم کامل سے ہٹا دیتی ہے۔
بے ترتیب اور بلا ارادہ ہر وقت ڈکاریں آتی رہتی ہیں جس کا سبب یہ ہے کہ جب معدہ ہضم کامل نہیں کر سکتا تو تبخیر پیدا ہونے لگتی ہے۔
اس کے ساتھ ہی دردِ سر ہونے لگتا ہے جو سر کے اگلے حصے سے شروع ہو کر تالو تک پہنچتا ہے اور جب مادہ زیادہ ہوتا ہے تو گاہے سر کے پچھلے حصے تک بھی پہنچ جاتا ہے۔جس کا سبب بھی وہی ہے جو دماغ اور معدہ کی مشارکت کے متعلق بیان ہو چکا ہے، یعنی جب معدہ خالی ہوتا ہے تو دوار ساکن ہو جاتا ہے اور جب معدہ پر ہوتا ہے تو دوار زیادہ ہو جاتا ہے، کیونکہ اس حالت میں سرد مادے اور غلیظ بخارات جو غذاء کے پکنے سے پیدا ہوتے ہیں دماغ کی طرف بکثرت چڑھتے ہیں۔
دوار سے پہلے تخمہ ہوتا ہے جو فسادِ ہضم کے باعث سرد اخلاط کو پیدا کرتا ہے۔

علاج:

[حقنوں کے ذریعہ دست لائیں] یہ حقنے ہلیلہ کابلی، انیسون، بیخ کرفس، تربد، نیم کوفتہ، قنطوریون دقیق، سناء، بوٹی غافث اور مغز تخم قرطم سے شکر سرخ، روغن ارنڈی اور ایلوے سے بنائے گئے ہوں۔
قے کے ذریعہ معدے کو صاف کریں اس کے لیے رائی، مولی، سویا، بیخ خربزہ اور طہنی کا جوشاندہ شہد ملا کر پلائیں، لیکن قے کرانے کے لیے کنکرزد [ایک گوند ہے] کنکی، اور جیلانگ [جنگلی تل یا تخم تربد سیاہ] اور مین پھل کا استعمال خطرناک ہے، لیکن ان سے بلغم کا استیصال ضرور

Scanned with CamScanner

ہو جاتا ہے۔ اگر غلیظ بیماریوں اور طاقتور لوگوں میں ان کے استعمال کی ضرورت پیش آئے تو ان کو ایک خوراک میں ایک دانگ [۴ رتی] سے دو دانگ تک دیں۔

ایارجات کے ذریعہ تنقیہ کریں اور معدے کو قوت دیں تاکہ معدے میں جو ردی فضلات گرتے ہیں، معدے قوی ہونے کے بعد ان کو قبول نہ کریں۔

ہضم کو اچھا کریں اس کے لیے اطریفلات اور گرم جوارشات کھلائیں۔ تاکہ معدے میں فضلات پیدا ہوں۔

۲- گاہے معدے سے چڑھنے والے اخلاط سرد اور ریاحی [یعنی مولدِ ریاح] ہوتے ہیں بعض نسخوں میں اس طرح ہے "یا سرد ریاح ہوتے ہیں" ــــــ لیکن یہ دونوں قول قابلِ اعتراض ہیں، چنانچہ پہلے قول میں تو یہ اعتراض ہے کہ یہ قول مصنف کے آئندہ قول "ابکائی کے ذریعہ کوئی چیز نہیں نکلتی" کے خلاف ہے ــــــ اور دوسرا قول اس لیے قابل اعتراض ہے کہ ریاح کا علاج اور سرد اخلاط کا علاج یکساں نہیں ہو سکتا۔

علامات:

اس کی علامتیں وہی ہیں جو [سرد اخلاط میں] بیان ہو چکی ہیں مثلاً متلی [کیونکہ معدہ پورے طور سے غذاء پر حاوی نہیں ہوتا]۔ ہر وقت ڈکاروں کا آتے رہنا۔ دردسر اور دوار کی حالتوں کا بدلتے رہنا۔ ابکائیاں آتی ہیں کیونکہ معدہ ان ریاحی اخلاط سے نفرت کرتا اور برانگیختہ ہو کر ان کو خارج کرنا چاہتا ہے لیکن ابکائی کے ذریعہ کوئی چیز نہیں نکلتی یعنی کسی قسم کا فضلہ نہیں نکلتا، کیونکہ معدہ فضلات سے خالی ہوتا ہے۔

معدے میں وجع تمددی [تناؤ کا درد] ہوتا ہے وجع تمددی [تناؤ کا درد] وہ درد کہلاتا ہے جس میں عضو کے اندر تناؤ معلوم ہوتا ہے اور اس کا سبب ریاح ہوتے ہیں جو معدے کو چاروں طرف کھینچ کر تناؤ پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ وجع تمددی صرف اس وقت ہوتا ہے جب ریح معدے کے جوف سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔

علاج:

اس کا علاج اور سرد اخلاط کا علاج یکساں ہے لیکن اس جگہ تنقیہ کرنے والی اور قوت دینے

Scanned with CamScanner

والی جو دوائیں استعمال کی جائیں۔ ان میں ریاح کو توڑنے کی قوت بھی ہونی چاہیے جو چیزیں اس جگہ مفید ثابت ہوتی ہیں، اُن میں سے شراب نبیذ ہے۔ جس میں زیرہ اور صعتر جوش دیا گیا ہو تا کہ ریاح کو خارج کریں بشرطیکہ مریض مزاج کی سردی کے باعث نبیذ کے استعمال کو برداشت کر سکے

۳-گاہے معدے سے چڑھنے والے اخلاط گرم صفراوی ہوتے ہیں

علامات:

بھوک جاتی رہتی ہے کیونکہ اس وقت طبیعت کی خواہش پانی جیسی سرد وتر چیزوں کی طرف ہوتی ہے نہ کہ غذاء جیسی خشک چیزوں کی طرف، علاوہ ازیں بھوک اسی وقت لگتی ہے جب سردی اعتدال کے ساتھ ہوتی ہے، کیونکہ سردی معدے کو سکڑتی اور جمع کرتی ہے، لہذا اس سے وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے، جو رگوں کے چوسنے کے وقت پیدا ہوتی ہے [اور جس کی وجہ سے بھوک لگا کرتی ہے]، لیکن صفراوی گرمی معدے کو سست اور ڈھیلا بنا دیتی ہے اور مواد کو بہا کر معدے کی طرف متوجہ کر دیتی ہے [تنفس میں خلل پڑ جاتا ہے] کیونکہ فم معدہ صفراء کی تلخی سے اذیت پاتا اور اس کی ریح اور شدتِ لذع سے کراہت کرتا ہے۔ چونکہ قلب اس کے قریب ہی واقع ہے، لہذا وہ بھی اس اذیت اور کراہت میں شریک ہو جاتا ہے خفقان ہونے لگتا ہے کیونکہ قلب میں اذیت پانے کے بعد اضطراب اور بے چینی پیدا ہوتی ہے اور وہ اختلاجی حرکت کرنے لگتا ہے گویا کہ وہ اختلاجی حرکت کے ذریعہ اپنے موذی کو دفع کرنا چاہتا ہے۔

طبیعت میں متلی ہوتی رہتی ہے اور دوار پیدا ہونے سے پہلے اس میں ہیجان اور زیادتی ہو جاتی ہے کیونکہ دوار اس جگہ معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے، اس لیے اصلی مرض کی علامتیں شر کی مرض کی علامتوں سے بلحاظ وقت پہلے پیدا ہوتی ہیں۔

صفراوی قے آتی ہے کیونکہ معدہ ان صفراوی اخلاط سے اذیت پاتا ہے لہذا وہ ان کو اس طریقہ سے دفع کر دیتا ہے جو اس کے لیے بہت آسان ہوتا ہے اور وہ آسان طریقہ ''قے'' ہے۔ علاوہ ازیں یہ اخلاط بھی اپنی لطافت کے باعث فم معدہ کی طرف بلند ہو کر دوسرے اخلاط کی بہ نسبت متلی اور قے بہت زیادہ پیدا کر دیتے ہیں، کیونکہ فم معدہ ذکی الحس واقع ہوا ہے اور قوت دافعہ بھی صفراء کے دفع کرنے میں اس کی پیروی اختیار کرتی ہے۔ یہ بھی اس مرض کی علامت ہے کہ دوار میں معدے کے خالی ہونے کے وقت زیادتی اور ہیجان پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ان اخلاط

Scanned with CamScanner

سے گرم بخارات چڑھتے ہیں جو دوار میں ہیجان پیدا کردیتے ہیں نیز ترش قابض غذاؤں کے کھانے سے دوار ساکن ہوجاتا ہے۔

علاج:

معدے کا تنقیہ کریں اور اس کے لیے سکنجبین اور گرم پانی پلا کر قے کرائیں۔

مطبوخ ہلیلہ پلا کر دست لائیں نسخہ مطبوخ ہلیلہ: ہلیلہ زرد، آلو بخارا، نیشوق، سپستان، املی اور تخم کاسنی کو جوش دے کر چھان لیں پھر ترنجبین اور سقمونیا ملا کر پلائیں۔

ماء الجبن سے اسہال کرائیں اس لیے کہ ماء الجبن میں اس قدر فوائد ہیں کہ اس قدر کسی دوسری دوائے مسہل میں نہیں ہیں۔ چنانچہ:

۱-ماء الجبن کے رقیق القوام ہونے اور نیز لطیف ہونے کے باعث اس کی قوت بدن کی گہرائی تک پہنچ جاتی ہے اور عضو میں مقام مقصود تک گھس جاتی ہے۔

۲-ماء الجبن میں چکنائی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اعضاء ڈھیلے اور نرم ہوجاتے ہیں، نالیاں اور رگیں ملائم ہوجاتی ہیں اور ان سے مواد پھسل کر خارج ہوجاتے ہیں۔

۳-ماء الجبن سے جو فضلہ باقی رہتا ہے، بدن اس سے غذائیت حاصل کرتا ہے، لیکن دوسرے مسہلات سے یہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

۴-دودھ مائیت [پانی]، دہنیت [چکنائی]، اور جبنیت [پنیر] سے مرکب ہے۔ جب اس سے جبنیت علیحدہ کردی جاتی ہے تو مائیت باقی رہ جاتی ہے جو مسہل اور ملطف ہے۔ دہنیت باقی رہ جاتی ہے جو منضج اور ملین ہے اور یہ دونوں خوبیاں کسی بھی دوائے مسہل میں ایک ساتھ نہیں پائی جاتیں۔

ماء الجبن بنانے کی ترکیب جیسا کہ رازی نے اپنی کتاب ''الفاخر فی الطب'' میں لکھی ہے۔ یہ ہے:

> ''مغرب (شام) کے وقت ایسی بکری کا دودھ لیں جس کا رنگ سرخ ہو، وہ جوان اور تندرست ہو، جس کو بچہ جنے ہوئے چالیس روز یا اس سے کچھ زیادہ دن گزر چکے ہوں، کھیرا، سبز دھنیا، کاہو، برگ اسپغول کا چارہ کھلایا جاتا ہو، پھر اس دودھ کو پتھر کی ہانڈی میں خوب جوش دے کر آگ سے اتار لیں اور اگر دودھ دو رطل [تقریباً ایک سیر] ہو تو اس میں تہائی رطل [تقریباً ۱۳ تولہ] نہایت ترش سکنجبین یا آب انگور خام شامل کریں اور انجیر کی تر لکڑی سے جسے کوٹ کر ریشہ دار بنا لیا گیا ہو خوب چلائیں، تاکہ لکڑی کے اندر

Scanned with CamScanner

جو دودھ اور یتوعیت [دودھ کی تیزی] ہوتی ہے، اس کی کسی قدر قوت ماء الجبن میں شامل ہو جائے اور دست لانے میں معین اور مددگار بنے اور اس وقت تک چلاتے رہیں دودھ پھٹ جائے۔ اس کے بعد کسی مضبوط کپڑے میں ڈال کر لٹکا دیں، یہاں تک کہ [اجزاء غلیظہ سے] صاف ہو جائے اور پانی بہ جائے۔ اس کے بعد صبح کو صاف کر کے پھر جوش دیں اور اس کے جاگ اتارتے رہیں، پس جب جھاگ آنا بند ہو جائیں تو صاف کر کے سکنجبین ملا کر پلائیں"۔

امین الدولہ ابن تلمیذ نے ماء الجبن بنانے کی ترکیب یہ بیان کی ہے کہ روزانہ بکری کا تازہ دودھ پانچ رطل [ڈھائی سیر] لے کر جوش دیں اور اس میں پنیر ۳،۵ گرام گھول کر رکھ چھوڑیں، یہاں تک کہ وہ جم جائے، اس کے بعد اس پر چھری سے لمبائی اور چوڑھائی میں لکیریں کھینچیں اور پھر اس پر نمک لاہوری ۷ گرام باریک پیس کر چھڑک دیں۔ اس کے بعد جب گھل جائے تو [ایک کپڑے میں باندھ کر] لٹکا دیں۔ یہاں تک کہ اس سے پانی صاف ہو کر بہ جائے، پھر اس پانی کو کتان[1] کے کپڑے یا چھوارے کی زنبیل [یا چھلنی] سے چھان لیں اور اس میں سے ڈیڑھ رطل [تقریباً ڈھائی پاؤ] لے کر اس میں سکنجبین ۲۵ گرام ملائیں اور ہلکی آنچ پر پکائیں، جو جھاگ آئیں ان کو اتارتے رہیں، یہاں تک کہ پانی سے اس کی چکنائی بالکل دور ہو جائے۔ اس کے بعد چھان کر ڈیڑھ گھنٹہ میں تین بار پلائیں۔

ماء الجبن بنانے کے لیے صرف بکری کا دودھ لیا جاتا ہے۔ بھیڑ، گائے، اونٹنی اور گدھی کا دودھ مناسب نہیں ہے، کیونکہ ماء الجبن سے دست لانا اور قبض کو دفع کرنا مقصود ہے اور یہ مقصود صرف دودھ کی مائیت سے جو چکنائی کے ساتھ ہو، حاصل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ بکری کے دودھ میں دوسیر دودھوں کی نسبت مائیت، رطوبت اور چکنائی زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ بھیڑ کے دودھ میں جبنیت [پنیر] زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن اونٹنی اور گدھی کے دودھ میں اگرچہ مائیت [پانی] بہت زیادہ ہوتی ہے، لیکن ان دونوں دودھوں میں غسل [دھونا] جلا [صاف کرنا] اور تلطیف کی قوت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ ماء الجبن بنانے کے لیے مناسب نہیں ہیں، لیکن بکری کا دودھ ان تمام باتوں میں

۱- کتان یعنی السی کے پودوں کے ریشے سے زمانہ قدیم میں کپڑا تیار کیا جاتا تھا جو ریشم کے مانند نرم اور باریک ہوتا تھا۔ اس کپڑے کو کتان یا پارچہ کتان کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

11938

معتدل ہے کیونکہ اس میں گائے کے دودھ کی بہ نسبت چکنائی بھیڑ کے دودھ کی بہ نسبت پنیر اور گدھی اور اونٹنی کے دودھ کی بہ نسبت مائیت بہت کم ہوتی ہے۔

آلو بخارے کا پانی یعنی آلو بخارے کا خیساندہ انار ترش شیریں کا پانی جوان کے گودے سمیت نچوڑ کر نکالا گیا ہو اور ان کے مانند دوسری چیزیں استعمال کرائیں

۴- گاہے معدے سے چڑھنے والے اخلاط ریاحیہ گرم ہوتے ہیں جن سے دماغ کی طرف ریاحی بخارات چڑھ کر دماغ میں بند ہو جاتے ہیں اور گرم ہونے کے باوجود تحلیل نہیں ہوتے۔ ان کے تحلیل نہ ہونے کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ یہ ریاحی بخارات غلیظ فضلات کے گرم ہونے سے پیدا ہوتے ہیں، پس جب وہ دماغ کی طرف چڑھتے ہیں تو سرد اور غلیظ ہو جاتے ہیں —— یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ ان کا لطیف حصہ تو تحلیل ہو جاتا ہے اور غلیظ حصہ اسی میں بند ہو کر رہ جاتا ہے اور جوں جوں اس پر زمانہ گزرتا جاتا ہے بد پرہیزی سے اس کی غلظت بڑھتی جاتی ہے۔

علامات:

ان علامتوں کے ساتھ جو صفراوی اخلاط میں بیان ہو چکی ہیں، چبھن ہوتی ہے، جن کو مریض اپنے معدے میں محسوس کرتا ہے کیونکہ ریاحی بخارات معدے کی چوڑائی میں تناؤ پیدا کرتے ہیں، گویا کہ وہ اس کے اتصال میں تفرق پیدا کرتے ہیں۔

ناف میں درد ہوتا ہے کیونکہ طبیعت ان ریاح کو قعر معدہ کی طرف دفع کر دیتی ہے، اس لیے کہ معدے سے جو چیزیں دفع ہوتی رہتی ہیں ان کے دفع ہونے کا طبعی راستہ یہی ہے، لہذا ایسی صورت میں تناؤ اور درد زیادہ ہو جاتا ہے۔

ڈکار یا دوسرے ذریعہ سے ریح دخانی کے خارج ہونے پر درد میں سکون حاصل ہوتا ہے

علاج:

مطبوخ ساذج [سادہ جوشاندہ] سے معدہ کا تنقیہ کریں مطبوخ ساذج [سادہ جوشادہ] جس پر سرد اور نہ ڈالا گیا ہو، کیونکہ اس حالت میں نسبۃً اخلاط کے قلیل اور لطیف ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

ماء الشعیر پلائیں

Scanned with CamScanner

۵- گاہے دوار کا سبب وہ مادے ہوتے ہیں جو تمام بدن سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اور ان کے چڑھنے کا راستہ یا تو وہ شرائین ہوتی ہیں جو کنپٹیوں میں یا دونوں کانوں کے پیچھے واقع ہیں یا دونوں شریان سباتی ہوتی ہیں شریان سباتی وہ شریانیں ہیں جو قلب سے دماغ کی طرف آنے والی شریان سے نکلتی ہیں۔ ایک ان میں سے دائیں طرف ہوتی ہے اور دوسری بائیں طرف۔ یہ دونوں شریانیں ودا ج[1] غائر کے ساتھ ساتھ اوپر چڑھتی ہیں اور دماغ میں روح حیوانی انہیں کے ذریعہ پہنچتی ہے۔ ان دونوں رگوں کا نام ''سباتی'' صرف اس لیے رکھا گیا ہے کہ دماغ کے اگلے حصے میں جہاں یہ شریانیں پھیلتی ہیں، بدن سے لیسدار رطوبتیں انہیں کے ذریعہ پہنچتی ہیں۔ جو نیند لاتی ہیں۔

علامات:

یہ شریانیں تنی ہوئی، بھری ہوئی اور پھولی ہوئی معلوم ہوتی ہیں کیونکہ ان میں اخلاط اور ریاحی بخارات زیادہ ہوتے ہیں۔

ان میں ٹیسیں ہوتی ہیں کیونکہ ان شرائین سے جو چیزیں دماغ کی طرف چڑھتی ہیں وہ یا تو گرم مواد ہوتے ہیں، جن سے بخارات پیدا ہوتے ہیں یا گرم ریاحی بخارات ہوتے ہیں جن کو دور کرنے کے لیے شریانیں سخت ناگوار حرکت کرتی ہیں۔ ان کی حرکتوں میں اختلاف ہوتا ہے یعنی گاہے ان کی حرکتیں عظیم [بڑی] ہوتی ہیں اور گاہے صغیر [چھوٹی]، گاہے ضعیف۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیعت مرض موذی کا مقابلہ کرتی ہے، پس جب طبیعت کا غلبہ ہوتا ہے تو نبض عظیم اور قوی چلنے لگتی ہے اور جب مرض غالب آتا ہے تو نبض صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے۔

ان شرائین کو دبانے اور پکڑنے سے مریض کو آرام ملتا ہے کیونکہ دماغ کی طرف اخلاط و بخارات کے چڑھنے کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اسی سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ دماغ کی طرف موذی مواد کس شریان سے چڑھ رہی ہیں؟ لیکن اگر یہ علامتیں بیرونی شرائین میں نہ پائی جائیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ اندرونی شرائین سے مواد چڑھ رہے ہیں۔

علاج:

نوعیت مادہ اور مزاج مریض کے مطابق مادہ کا استفراغ اور تنقیہ کرنے کے بعد ان شرائین

۱- ودا ج غائر وہ وریدیں ہیں، جو گردن کے دونوں جانب واقع ہیں۔

کو کاٹ کر داغ دیں تا کہ خون بند ہو جائے۔ لیکن دونوں شریان سباتی کو نہ کاٹیں کیونکہ یہ دونوں قلب سے قریب واقع ہیں اور ان کے ذریعہ دماغ میں روح حیوانی بہت زیادہ پہنچتی ہے۔ اس لیے کہ یہ سر کی سب سے کشادہ شرائین ہیں، کاٹنے کے بعد ان کے زخم کا بھرنا بھی ممکن نہیں ہے اور نہ ان کو داغ دے کر بالکل بند کر دینا ممکن ہے، کیونکہ جب ان کو ہاتھ سے دبایا جاتا ہے تو انسان میں غشی کے مانند حالت پیدا ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ان شریانوں کو اتنی دیر تک دبانے سے منع کیا گیا ہے، جتنی دیر تک انسان اپنے سانس روکنے پر قادر نہ ہو۔

اگر یہ فضلات و مواد وداجین سے چڑھتے ہوں وداجین وہ دو وریدیں ہیں جو حلق کے دونوں جانب واقع ہیں، اجوف صاعد سے الگ کر ایک دائیں طرف اور دوسری بائیں طرف چلی جاتی ہے۔ ان کی فصد بہت مفید ہے

اگر مواد رحم، مثانہ، گردوں، پاؤں، پنڈلیوں، رانوں یا مراق سے صعود کرتے ہوں تو ان کی علامتیں یہ ہیں

علامات:

ان اعضاء سے مواد وغیرہ چڑھتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں کبھی گرم محسوس ہوتے ہیں جیسا کہ رحم، مثانہ، گردوں اور مراق سے چڑھنے کی صورت میں یا سرد محسوس ہوتے ہیں جیسا کہ پاؤں، پنڈلیوں اور رانوں سے چڑھنے کی حالت میں، کیونکہ پاؤں، پنڈلیوں اور رانوں کے فضلات و مواد نسبتاً غلیظ اور سرد ہوتے ہیں، اس لیے کہ یہ اعضاء چشمۂ حرارت [قلب] سے دور واقع ہیں اور ان سے دماغ کی طرف جو راستے جاتے ہیں وہ تنگ ہوتے ہیں اور ان اعضاء میں بیماریاں موجود ہوتی ہیں۔

علاج:

ان اعضاء کی رعایت رکھیں اور ان کے مادوں کو دوسری جانب جذب کریں دوسری جانب یعنی سر کے مخالف جانب جذب کریں اور اس غرض کے لیے فصد اسہال، حقنے اور دلک [مالش] وغیرہ میں سے حسب ضرورت استعمال کریں اور سر کو قوت دیں تا کہ وہ فضلات کو قبول نہ کرے۔

دوار گاہے سقطہ وضربہ سے پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ سقطہ وضربہ سے روح نفسانی جو ساکن ہوتی ہے، حرکت میں آجاتی ہے اور روح نفسانی کے حرکت میں آجانے سے موج کے مانند چکر کی

Scanned with CamScanner

حرکتیں پیدا ہو جاتی ہیں، جس طرح پانی میں کسی بوجھ کے گرانے [مثلاً ڈھیلا پھینکنے] یا زور سے ہاتھ مارنے پر پیدا ہوتی ہیں جس سے گول، چکردار لہریں پیدا ہونے لگتی ہیں اور ایسا ہی ہوا میں بھی ممکن ہے، جو پانی کی بہ نسبت زیادہ لطیف اور زیادہ تر ہے۔

علاج:

سقطہ اور ضربہ کا علاج کریں۔ اگر یہ علاج کافی ہو اور دوار جاتا رہے تو فبہا، ورنہ یعنی یہ علاج کافی نہ ہو اور سقطہ وضربہ سے آرام ہونے کے بعد بھی باقی رہے۔ [کیونکہ اس میں شک نہیں کہ سقطہ وضربہ سے دماغ میں سوء مزاج پیدا ہو جاتا ہے جو دوار کا سبب بنتا ہے] تو مناسب یہ ہے کہ علامتوں کو تلاش کر کے یہ معلوم کریں کہ دوار کس قسم کے سوء مزاج سے ہے اس کے بعد سوء مزاج کا علاج کریں یعنی سقطہ وضربہ کا علاج کرنے کے بعد اس پیدا شدہ مزاج ردی کا علاج کریں۔

دوار گاہے سوء مزاج مختلف سے لاحق ہوتا ہے جو دماغ میں دفعۃً پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا مخالف سے بچ کر بھاگنے کی وجہ سے روح میں تشویش اور پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس میں جوش و ہیجان اور چکردار اضطرابی حرکت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ آگ اور پانی کے ایک ساتھ جمع ہونے سے مختلف قسم کی حرکتیں پیدا ہونے لگتی ہیں جس کی وجہ کوئی جسمانی محرک نہیں ہوتا مثلاً نہ بخارات ہوتے ہیں اور نہ ریاح اور خلط۔

علامات:

دماغ ہلکا ہوتا ہے کیونکہ اس میں ثقل پیدا کرنے والا کوئی مادہ نہیں ہوتا کوئی دوسرا سبب نہیں پایا جاتا۔ البتہ خارجی سردی یا گرمی دفعۃً لگ جاتی ہے مثلاً دفعۃً سرد یا گرم ہوا کے لگنے یا موسم گرما کی دھوپ میں چلنے پھرنے یا آگ کے قریب بیٹھنے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ یا گرمی اور سردی پیدا کرنے والی چیزیں دفعۃً کھائی جاتی ہیں

علاج:

سبب کو معلوم کرنے کے بعد بالضد علاج کریں تاکہ مزاج اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے۔

معمولات مطب:

اگر مریض کو قبض ہو تو رفع قبض کے لیے قرص ملین ۳ عدد ہمراہ شیر مادہ گاؤ ۲۵ ملی لیٹر،

Scanned with CamScanner

روغن بیدانجیر ۳۰ ملی لیٹر کھلائیں۔

ضعف دماغ کی صورت گرام میں یہ حریرہ پلائیں: مغز بادام شیریں ۵ عدد، مغز کدو شیریں ۳ گرام، مغز تربز ۵ عدد، نشاستہ، صمغ عربی، تخم خشخاش سفید، ہر ایک ۳ گرام رتمام کو پانی میں پیس کر نبات سفید ۴۰ گرام ملا کر آگ پر رکھیں، جب جوش آنے کے بعد گاڑھا ہو جائے تو گھی ۵۰ گرام سے بگھار کر پلائیں۔

قبض کی موجودگی میں شیرہ مویز منقی ۹ عدد حریرہ میں اضافہ کر دیں۔

اگر بلغم کا اجتماع ہو تو گل بنفشہ، بیخ کاسنی، ہر ایک ۷ گرام، اصل السوس ۵ گرام، بادیان ۶ گرام، مویز منقی ۹ عدد، گاؤں زبان، اسطوخودوس، ہر ایک ۵ گرام، شب کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴۰ گرام ملا کر پلائیں اور شام کو شیرہ بادیان ۳ گرام، شیرہ مویز منقی ۹ عدد، شیرہ تخم کشوث ۳ گرام، عرق بادیان ۱۲۰ گرام میں نکال کر گلقند یا خمیرہ بنفشہ ملا کر پلائیں۔

برگ توت کا پھل، ہر ایک ۲ گرام کو باریک کر کے ناک میں سڑکیں۔ خاکسی ۱۰ گرام، سبز دھنیے، حسب ضرورت میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں اور کھانا کھانے کے بعد کشتہ خبث الحدید ۲ برنج جوارش جالینوس ۷ گرام، میں ملا کر کھلائیں۔

اگر کسی کو پچاس سال کے بعد دوار کی شکایت ہو تو فالج کا پیش خیمہ خیال کیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں منضجات بلغم سے نضج دے کر تنقیہ کریں۔ بعد ازاں فولاد ۲ برنج، گئو دنتی ۲ برنج، معجون جو گراج گوگل ۷ گرام میں ملا کر صبح کو کھلائیں اور حب جدوار یک عدد غذاء کے بعد کھلائیں کھانا مقدار سے کم کھائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہوتا ہے: کشتہ ۲ برنج مرجان جواہر والا، خبث الحدید ۲ برنج، خمیرہ، گاؤزبان عنبری گرام میں ملا کر پہلے کھلائیں۔ حب کبد ۲ عدد، غذاء کے بعد اور ہفتہ میں دو بار شب کے وقت قرص ملین ۲ عدد کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔ اسطوخودوس، کشنیز خشک ۲، ہر ایک ۲ گرام، اطریفل کشنیزی ۱۰ گرام میں ملا کر رات کو سوتے وقت کھلائیں۔

Scanned with CamScanner

سدر

[اندھیری آنا]

وجہ تسمیہ:

سدر کا نام اس کی لازمی علامت کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس لیے کہ لغت میں سدر کے معنی 'بینائی کے متحیر اور پریشان ہو جانے کے ہیں۔ [اور اس مرض میں بینائی لازمی طور پر پریشان اور پراگندہ ہو جاتی ہے]

تعریف:

سدر ایک حالت ہے۔ جس میں انسان اپنے سر کے اندر بہت بوجھ محسوس کرتا ہے کیونکہ دماغی قوتیں سر کا بوجھ اٹھانے سے کمزور ہوتی ہیں اور سر قوتوں کے لیے بارگراں بن جاتا ہے۔

لیکن بعض نسخوں میں یہ عبارت اس طرح ہے" سدر ایک حالت ہے جس کے پیدا ہونے کی صورت میں انسان مبہوت [بے عقل] ہو جاتا اور اپنے سر میں بہت بوجھ محسوس کرتا ہے"۔

لیکن پہلا نسخہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ دوسرا نسخہ مصنف کے آئندہ قول کے مطابق نہیں ہے۔ جو یہ ہے "بعض اوقات اس حالت میں عقل زائل ہو جاتی ہے" کیونکہ بہت کے معنی ہی یہ ہیں کہ انسان خاموش ہو جائے اور اپنی باتوں کے متعلق کچھ بھی عقل سے کام نہ لے سکے اپنی آنکھوں میں تاریکی محسوس کرتا ہے کیونکہ روح باصرہ عصبہ مجوفہ کی جانب نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے۔

گاہے کانوں میں طنین (باریک آوازیں) معلوم کرتا ہے کیونکہ روح نفسانی جب طبعی راستوں پر چلنے سے بند ہو جاتی ہے تو اس میں دماغ کے اندر ہیجان اور اضطرابی حرکت پیدا ہونے لگتی ہے، اس کے ساتھ ہی وہ ہوا بھی متحرک ہو جاتی ہے جو دماغی فضاء میں ساکن ہوتی ہے بعض اوقات اس حالت میں عقل زائل ہو جاتی ہے جب کہ سدر خدری کی صورت میں دماغ زیادہ سرد اور بے حس ہو جاتا ہے۔ سدر مولم میں عقل کے زائل ہونے کا سبب یہ ہے کہ اذیت کے باعث دماغی قوتیں پریشان ہو جاتی ہیں اور وہ اپنے افعال سے بالکل رک جاتی ہیں، جس سے اس وقت انسان بے حس وحرکت بھی ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

جاننا چاہیے کہ جالینوس نے دوار اور سدر میں کچھ فرق نہیں کیا ہے اور رازی نے کہا ہے:

"دوار وہ مرض ہے جس میں انسان اپنے اردگرد کی چیزوں کو گھومتا ہوا دیکھتا ہے اور "سدر" دوار کے بعد پیدا ہوتا ہے، جب کہ دوار شدید ہو کر اس حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ مریض گر پڑتا ہے"۔

شیخ اور اس کے پیرو کہتے ہیں کہ سدر وہ حالت ہے کہ انسان جب کھڑا ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے اور وہ گرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے اور یہ حالت دوار کا مقدمہ ہوتی ہے۔

اسباب:

یا دماغ میں روح نفسانی کا طبعی طور پر حرکت کرنے کا سبب سرد اور غلیظ اخلاط ہوتے ہیں جو مقدار میں زیادہ نہیں ہوتے لیکن روح نفسانی کے بعض راستوں کو بند کر دیتے ہیں۔ رازی کا قول ہے کہ "جالینوس نے سدر میں یہ ہرگز نہیں کہا ہے کہ "وہ ضرور سرد خلط سے ہوتا ہے" اس نے اس کے متعلق سوائے اس کے اور کچھ بیان نہیں کیا ہے کہ "سدر سر کے بخاری ریاح سے جب کہ سر آفتاب یا آگ یا لحاف، رضائی وغیرہ کی گرمی سے گرم ہو جاتا ہے، لیکن اطبا نے جالینوس کے اسی قول سے یہ سمجھ لیا ہے کہ سدر سر کی اس سرد خلط سے بھی پیدا ہو سکتا ہے جو دماغ کے گرم ہونے سے بخارات بن جاتی ہے۔

جن کی مقدار اگر دماغ میں زیادہ ہو جائے تو سکتہ پیدا کر دیتے ہیں کیونکہ ان سے تمام دماغی بطون اور راستوں کے بند ہو جانے کے باعث روح نفسانی دماغ میں طبعی طور پر حرکت کرنے سے بالکل رک جاتی ہے۔ اگر یہ اخلاط رقیق ہوں اور ان میں اور روح میں حرکتیں پیدا ہو جائیں تو دوار پیدا ہو جاتا ہے۔ سدر کی اس قسم کا نام سدر خدری رکھا جاتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ خدر [بے حسی] ہوتا ہے۔

علامات:

سر میں سرد اور غلیظ اخلاط کے جمع ہونے کی علامتیں دوار میں بیان ہو چکی ہیں نیز سرد رقیق اخلاط کی موجودگی میں بھی وہی علامتیں پائی جاتی ہیں، کیونکہ ان علامتوں کے لحاظ سے غلیظ اور رقیق اخلاط میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور درد سر میں بھی مذکور ہیں

Scanned with CamScanner

علاج:

پہلے فضلات سے بدن کا تنقیہ قوی حقنوں کے ذریعہ بتدریج کریں تاکہ قوتوں کے زائل 1
ہوجانے سے غشی نہ پیدا ہوجائے اس کے بعد ایارجات، غرغروں، چھینک لانے والی دواؤں، سونگھنے کی دواؤں، ناک میں سڑکنے کی دواؤں اور تریڑوں سے دماغ کا تنقیہ کریں یہ سب دوائیں لیوغس میں بیان ہوچکی ہیں۔

یا دماغ میں روح کے طبعی رفتار سے رک جانے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ سر پر کوئی چیز گر پڑتی ہے یا سر کے کسی چیز سے ٹکرا جانے سے چوٹ لگ جاتی ہے اور اس سے سدر پیدا ہوجاتا ہے، کیونکہ اس سے دماغی جھلیوں میں درد لاحق ہوجاتا ہے اور دماغی قوتیں سکڑ کر پوشیدہ ہوجاتی ہیں نیز اپنے افعال سے رک جاتی ہیں، لہذا انسان مبہوت اور بے حس وحرکت رہ جاتا ہے یا دماغ میں روح کو طبعی رفتار سے روک دینے کا سبب سدہ ہوتا ہے، جو وہاں سدا پیدا ہوجاتا ہے یہ سدہ اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ دماغ موذی سے بھاگ کر سکڑ جاتا ہے یا اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ درد کو زائل کرنے کے لیے طبیعت متوجہ ہوتی ہے اور اخلاط بھی اس کے ساتھ ہی ادھر متوجہ ہوجاتے ہیں نیز دماغ ضعیف ہونے کی وجہ سے ان اخلاط کو قبول کرلیتا ہے لہذا سدہ پیدا ہوجاتا ہے۔

یا ورم ہوتا ہے جو مادوں کے اس طرف متوجہ ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ لہذا روح نفسانی اپنے افعال ومشاغل کو طبعی طور پر جاری رکھنے سے رک جاتی ہے۔ سدر کی اس قسم کا نام ''سدر مولم'' رکھا جاتا ہے۔

علاج:

فصد کریں تاکہ مادہ دوسری جانب متوجہ ہوجائے۔ سر کو گرم روغن گل میں غرق کریں تاکہ دماغ کو تقویت پہنچے۔ اس سے مواد لوٹ جائیں، جو اس میں موجود ہیں وہ نرمی اور آہستگی کے ساتھ تحلیل ہوجائیں اور انہیں فوائد کے لیے سر پر ضماد لگائیں، جو موم اور روغن سے بنائے گئے ہوں۔ ان کے ماسوا کو دھوپ اور گرد وغبار سے بچائیں، تاکہ چھینک نہ آئے

کیونکہ دھوپ اور گرد وغبار سے قوت شامہ کے بعض اعضاء میں سوزش اور اذیت پہنچتی ہے۔ اس لیے چھینک اس حالت میں غشی پیدا کردیتی ہے کیونکہ سر کے ہل جانے سے درد شدید

Scanned with CamScanner

ہوجاتا ہے اور دماغ زور کے ساتھ ہل جاتا ہے۔
اور اگر دماغ ضعیف ہوتا ہے تو شاذونادر گرم یا سرد دردسر کے پیدا ہونے سے بھی سدر لاحق ہوجاتا ہے، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغی جھلیوں میں درد شدید پیدا ہوجاتا ہے جیسا کہ ضربہ وسقطہ سے ہوا کرتا ہے۔

علاج:

وہی علاج کریں، جو دردسر کی اس خاص قسم کے لیے مناسب ہے
واضح ہو کہ گرنے اور دماغ کے افعال ارادیہ کے رک جانے کے اعتبار سے سدر اور مرگی دونوں مشابہ ہیں، لیکن اس اعتبار سے کہ سدر میں نہ تو تشنج ہوتا ہے نہ بدن میں اینٹھن ہوتی ہے اور نہ مرگی کے مانند اضطرابی حرکتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لیے سدر مرگی سے جدا ہے۔ سدر میں تشنج نہ ہونے اور مرگی میں ہونے کا سبب یہ ہے کہ سدر کا سبب ضعیف اور مرگی کا سبب قوی ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں دونوں میں اس اعتبار سے بھی فرق ہے کہ "سدر" دوار کے بعد ہوتا ہے اور مرگی دفعۃً لاحق ہوتی ہے نیز یہ بھی فرق ہے کہ سدر میں نہ تو منہ سے جھاگ نکلتے ہیں اور نہ خرخراہٹ کی آواز ہوتی ہے۔

دستور العلاج:

سدر اور دوار زیادہ تر جسمانی کمزوری خصوصاً ضعف دماغ کی وجہ سے یا بدہضمی اور قبض کے باعث لاحق ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان امراض میں ضعفِ دماغ کی شکایت ضرور ہوتی ہے۔ اس لیے سب سے پہلے مریض کو کثرت مشاغل خصوصاً دماغی کاموں سے روک دیں۔ رنج وغم سے آزاد کردیں۔ مجامعت سے پرہیز کرائیں، شراب، چائے، تمباکو وغیرہ نشی چیزوں کے استعمال سے منع کردیں۔ اس کے بعد اصل سبب کو معلوم کر کے رفع کرنے کی کوشش کریں، مثلاً ضعفِ دماغ کی صورت میں وہ حریرہ پلائیں جس کو دوار کے معمولات میں تحریر کردیا گیا ہے۔
علاوہ ازیں یہاں پر وہ تمام نسخے استعمال کریں جن کو دوار کے معمولات میں تحریر کیا گیا ہے۔
اگر سدر کے دورے جلد جلد اور شدت کے ساتھ واقع ہوں تو قبض کو رفع کرنے کے بعد مسکن اعصاب دوائیں مثلاً حب جواہر مسکن ایک عدد یا قرص دواء الشفاء دو عدد استعمال کرائیں۔

Scanned with CamScanner

غذاء:

زود ہضم مقوی غذائیں مثلاً دودھ، دودھ نان پاؤ، شوربا چپاتی، مونگ کی دال چپاتی دیں، شوربا تیتر، بٹیر، مرغ یا بکری کے گوشت سے تیار کیا جائے۔ اگر گوشت کے ساتھ پالک، شلغم یا چقندر پکائے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

پرہیز:

بادی، قابض، مجر چیزوں سے مثلاً دال ماش، بینگن، اروی، گوبھی، لہسن، پیاز اور تیل سے پرہیز کریں۔ ترشی بالکل استعمال نہ کریں۔ شراب، چائے، قہوہ اور تمبا کو ہرگز نہ پئیں۔

سبات

وجہ تسمیہ:

سبات کا نام لازمی علامت کے نام پر رکھا گیا ہے۔ [کیونکہ سبات کے معنی 'نیند' کے ہیں اور نیند اس مرض میں لازمی ہوتی ہے]

تعریف:

سبات وہ نیند ہے جو بافراط اور گہری آتی ہے [اس کی افراط یہ ہے کہ] مدتِ دراز تک آتی رہتی ہے یعنی اس کا زمانہ طبعی نیند کے زمانہ سے زیادہ طویل ہوتا ہے۔ [یہ بہت گہری ہوتی ہے] یعنی اس کا استغراق بہت قوی ہوتا ہے۔ لہذا اس سے جگانا دشوار ہوتا ہے خواہ مریض کو سختی سے جگایا جائے۔

نینداس حالت کا نام ہے جو حیوانات میں پیدا ہوتی ہے اور جس میں نفس بیرونی حواس اور اختیاری حرکات سے کام لینا چھوڑ دیتا ہے۔ ایسی حالت میں روحِ نفسانی لازمی طور پر تمام اعضاء سے لوٹ کر مبدا [دماغ] طرف چلی جاتی ہے اور دوسرے اعضاء کی طرف اس کا جانا موقوف ہو جاتا ہے، لیکن پورے طور پر موقوف نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی قدر دوسرے اعضاء کی طرف بھی جاتی رہتی ہے اور اسی کے مطابق نیند زیادہ گہری یا کم گہری ہوتی ہے۔ [یعنی اگر روحِ نفسانی دوسرے اعضاء کی طرف بالکل نہیں جاتی تو نیند بہت زیادہ گہری آتی ہے اور اگر کم جاتی ہے تو کم گہری آتی ہے]

Scanned with CamScanner

نیند کی تین قسمیں ہیں:

۱-طبعی مطلق

۲-غیر طبعی غیر مطلق

۳-غیر طبعی مطلق۔

۱-طبعی مطلق نیند وہ ہے جس کی غرض یہ ہو کہ روح حیوانی اندرون بدن جمع ہو جائے، تاکہ اس سے سکون اور آرام حاصل ہو۔ اس لیے کہ روح جسم لطیف ہے، جو آسانی کے ساتھ تحلیل ہو جاتی ہے۔ پس اگر ہمیشہ بیداری جاری رہے تو روح یقیناً تحلیل ہو کر بالکل فنا ہو جائے گی، کیونکہ حالت بیداری میں قوتِ نفسانی اپنے افعال کو پورے طور پر جاری رکھتی ہے۔ وہ افعال احساس اور حرکات ارادیہ ہیں اور یہ افعال صرف روح کی حرکت سے انجام پاتے ہیں نیز حرکت روح کے جوہر کو تحلیل کرنے والی ہے، پھر روح نفسانی کا جوہر روح حیوانی کا جوہر ہے۔ اس لیے روح حیوانی کو اپنی طرف جمع ہونے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی غذاء حاصل کر لے اور مقدار میں زیادہ ہو جائے اور حالت بیداری میں اس کا جس قدر حصہ تحلیل ہو گیا ہے اس کا بدل حاصل کر لے۔ کیونکہ نیند کی حالت میں جب افعال باطل ہو جاتے ہیں روح کا تحلل کم ہو جاتا ہے اور وہ ہر وقت مدد حاصل کرتی رہتی ہے، لہٰذا اس کا جوہر زیادہ ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں طبعی نیند کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ غذا ہضم ہو جائے۔ اس لیے کہ حالتِ بیداری میں نفس ایسے افعال میں مشغول رہتا ہے جن کی وجہ سے غذاء کو کامل طور پر ہضم نہیں کر سکتا، لہٰذا اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے کہ روحِ نفسانی اپنی ذات کی طرف جمع ہو کر ہضم کی کمی کا تدارک کر دے۔ اس وقت روحِ نفسانی بھی روحِ حیوانی کی پیروی میں لوٹ کر اندرون بدن جمع ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال وہ حرکات ہیں جو ایسے لطیف اجسام میں خلا پیدا ہونے کی وجہ سے واقع ہوتی ہیں، جن کے اجزاء باہم پیوستہ ہوتے ہیں۔ اس حالت میں وہ رطوبتیں بھی جمع ہو جاتی ہیں، جو حالتِ بیداری میں تحلیل ہوتی رہتی ہیں اور دماغ کی طرف جو بخارات صعود کرتے ہیں وہ تر، شیریں اور چکنے ہوتے ہیں، لہٰذا ان بخارات کی وجہ سے اعصاب مسترخی ہو جاتے ہیں اور ان کے اجزاء ایک دوسرے کے نیچے دب جاتے ہیں۔ اسی لیے اعصاب میں روح نفوذ کرنے سے رک جاتی ہیں۔

علاوہ ازیں روح کے نفوذ سے رک جانے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ بخارات کثیف ہوتے

ہیں، کیونکہ اعصاب میں روح کا نفوذ اس طرح ہوتا ہے جس طرح بقول جالینوس ہوا اور پانی میں آفتاب کی شعاعیں نفوذ کرتی ہیں۔ بس جب تک ہوا اور پانی دونوں صاف ہوتے ہیں، ان میں شعاعیں نفوذ کرنے سے نہیں رکتیں اور جب ان میں تکدر اور گدلا پن پیدا ہو جاتا ہے، مثلاً ہوا میں ابر یا دھواں ہو اور پانی میں کیچڑ اور تلچھٹ ہو تو شعاعیں نفوذ نہیں کر سکتیں نیز یہ بخارات روح کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ جس سے اس کا قوام غلیظ ہو جاتا ہے اور غلیظ ہونے کی صورت میں اس کا اپنے راستوں میں نفوذ کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

۲- غیر طبعی غیر طلق وہ نیند ہے جو روح کے بافراط خارج ہونے اور بکثرت تحلیل ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، جیسا شدید تکان اور قوی ریاضت کے بعد ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں روح اس قدر زیادہ نہیں ہوتی جو اصول [اعضاء رئیسہ] کے لیے کافی ہو، لہذا وہ پھیل نہیں سکتی اور اندرون بدن جمع ہو جاتی ہے اور اس وقت تک جمع رہتی ہے جب تک کہ غذاء سے بدل ما تحلل حاصل نہ کر لے۔ یہی وجہ ہے کہ تھکا ہوا شخص سونے کے بعد بیدار ہوتا ہے تو اس کے حواس اور حرکات ارادیہ اس قدر قوی ہوتے ہیں کہ سونے سے قبل اس قدر قوی نہیں ہوتے اور جب انسان زیادہ حرکت کرتا ہے تو اس کو نیند زیادہ گہری آتی ہے کیونکہ اس کو بہت دیر تک آرام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

طبعی نینداور غیر طبعی غیر مطلق نیند کا فرق:

نیند کی ان دونوں قسموں میں یہ فرق ہے کہ پہلی قسم میں طبعی تحلیل کا بدل حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ [اور طبعی تحلیل سے وہ تحلل مراد ہے جو حالت بیداری میں ہوتا رہتا ہے] چنانچہ اس حالت میں تندرست بدن جو غذاء حاصل کرتا ہے۔ اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ وہ غذاء مرض سے تحلیل شدہ حصہ کا قائم مقام بن جائے۔

۳- غیر طبعی مطلق وہ نیند ہے جس کا سبب یا تو دماغ کا شدید سوء مزاج سرد سادہ [بغیر مادہ] ہوتا ہے جو کئی وجوہ سے سبات پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ اوّل یہ کہ روحِ نفسانی اپنے موذی اور مخالف [سردی] سے بھاگ کر اندر کی طرف چلی جاتی ہے۔ دوئم یہ کہ سردی اعصاب کے ان راستوں کو سکیڑ دیتی اور تنگ کر دیتی ہے، جن میں روح نفوذ کیا کرتی ہے۔ سوئم یہ کہ اس سوء مزاج سے اعصاب میں ایسا مزاج پیدا ہو جاتا ہے جو ان میں روح کے نفوذ کرنے اور روح کے قبول کرنے

Scanned with CamScanner

کے مخالف ہوتا ہے۔ چہارم یہ کہ سوء مزاج سرد سادہ جو ہر روح کو سرد اور کثیف بنا دیتا ہے لہذا وہ باہر کی طرف حرکت کرنے اور پھیلنے سے ست ہو جاتی ہے۔

علامات:

اس کی علامت یہ ہے کہ سر کو بیرونی سخت سردی لگنے کے بعد سبات پیدا ہوتا ہے مثلاً سرد پانی اور سرد ہوا لگنے کے بعد یا مخذر دواؤں کے کھانے پینے کے بعد پیدا ہوتا ہے مخدر دوائیں مثلاً افیون، شوکران، کیونکہ یہ روح کے مزاج کو ٹھنڈا کر دیتی ہیں اور حرارت غریزی کو بجھا کر اس کے قوام کو غلیظ بنا دیتی ہیں۔ اس لیے کہ ان میں روح کے برخلاف حرارت غریزی کو بجھانے کی خاصیت ہوتی ہے۔ لہذا ارواح ان قوتوں کو استعمال نہیں کرتیں۔ علاوہ ازیں یہ دوائیں اعصاب اور اعضاء میں بھی ایسا سرد مزاج پیدا کر دیتی، جو ان اعصاب اور اعضاء میں پہنچتا ہے، لہذا اس وقت ان اعضاء میں روحِ نفسانی کو قبول کرنے کی استعداد نہیں رہتی اور وہ اپنے مخالف سے بھاگ کر ان اعضاء سے اندر کی طرف لوٹ جاتی ہے نیز دورے اعضاء میں بھی پھیلنے سے ست ہو جاتی ہے کیونکہ اس کا مزاج سرد ہو جاتا ہے۔

چہرے میں تہبج نہیں ہوتا کیونکہ سبات کا سبب اس جگہ صرف سوء مزاج سادہ ہوتا ہے ——

اور تہبج [بھر بھراہٹ] ایک قسم کا ورم ہے جو غلیظ ریح سے پیدا ہوتا ہے اور یہ ریح جو ہر عضو میں گھسی ہوئی ہوتی ہے۔ غلیظ ریاح اور مرطوب فضلات سے پیدا ہے۔ رنگت سبزی مائل ہوتی ہے کیونکہ سردی خون کو جما دیتی ہے، جس سے ایک وجہ سے سیاہی اور دوسری وجہ سے زردی پیدا ہوتی ہے، چنانچہ سیاہی تو اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ حرارتِ غریزی کے بجھ جانے سے اس کی چمک، روشنی اور تازگی جاتی رہتی ہے۔ زردی اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ خون جب جم جاتا ہے تو کثیف ہونے اور جمع ہو جانے کی وجہ سے اس کی مقدار کم ہو جاتی ہے، جب خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو زردی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ مرض سے اٹھے ہوئے لوگوں کے بدن میں ہوتا ہے [یعنی مرض سے اٹھے ہوئے لوگوں کے بدن زرد ہوتے ہیں] پس جمود [خون کا جمنا] سیاہی پیدا کرتا ہے، خون کی کمی زردی پیدا کرتی ہے اور سیاہی جب زردی کے ساتھ مل جاتی ہے تو سبزی پیدا ہو جاتی ہے نیز سردی اعضاء کو سکیڑتی اور ان کو کثیف بناتی ہے۔ لہذا ان کے خُلَل میں سے سفیدی۔ سرخی اور چمک پیدا کرنے

Scanned with CamScanner

والی شفاف ہوانکل جاتی ہے، پس اگر سردی کا غلبہ ہوتا ہے تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے لیکن اگر سردی کا اس قدر غلبہ نہیں ہوتا تو اعضاء کے خلل کی ہواؤں کا اکثر حصہ خارج ہو جاتا ہے اور رنگ سبز ہو جاتا ہے، جب ان اعضاء کے اندران کے کثیف ہونے کی حالت میں سفیدی اور سرخی پیدا کرنے والی روشنی اور شعاعیں بھی نفوذ نہیں کرتیں تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے، جب یہ سیاہی اس زردی کے ساتھ مل جاتی ہے تو خون کی کمی پیدا ہونے سے رنگ سبز ہو جاتا ہے۔

نبض میں تمدد اور کسی قدر صلابت [سختی] ہوتی ہے اور وہ دبانے سے بآسانی نہیں دبتی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ رگوں کے اندر رطوبت منجمد ہوتی ہے اور ان کا جسم کثیف ہوتا ہے لہذا وہ بدشواری متاثر [منفعل] ہونے میں خاک کے مشابہ ہوتی ہے اور ساتھ ہی نبض متفاوت بھی چلتی ہے یعنی نبض کی حرکتِ انبساط اور حرکتِ انقباض کے درمیان کا زمانہ سکون دراز ہوتا ہے، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ [روح کو سردی کے باعث] ترویح کی ضرورت کم ہوتی ہے۔

علاج:

گرم دواؤں سے مزاج کو تبدیل کریں اس طرح کہ دواء المسک اور مشرودیطوس کھلائیں۔ سر پر گرم بوٹیوں اور سداب کے جوشاندہ کا نطول کریں۔ روغن بان، روغن قسط، جند بیدستر، ملا کر لگائیں۔ جند بیدستر، جنگلی پیاز، مویزج اور عاقرقرحا سرکہ میں پیس کر ضماد کریں اور غذاء میں مرغیوں کا گوشت، آب نخود، روغن اخروٹ اور رائی کے ساتھ دیں۔

مخدر دواؤں کی مضرتیں ان چیزوں سے دور کریں جو ان میں سے ہر ایک کے مناسب ہیں جن کو ان کتاب کے آخر میں بیان کیا گیا ہے۔

یاسبات کا سبب یہ ہوتا ہے کہ خام رطوبتیں مقدم دماغ میں جمع ہو جاتی ہیں، یہ رطوبت بہت زیادہ سرد ہوتی ہیں اور ان میں نضج نہیں ہوتا نیز یہ دماغ میں پیدا ہوتی ہیں اس لیے کہ دماغ ایسا عضو ہے جس کا مزاج سرد ہے اور سرد عضو کی قوتِ ہاضمہ ضعیف ہوتی ہے اور اس کے فضلات بھی کم تحلیل ہوتے ہیں، لہذا اس میں خام رطوبتیں جمع ہو جاتی ہیں، اس لیے کہ دماغ کا مزاج تر ہے اور جس عضو میں جو کیفیت غالب ہوتی ہے وہ عضو میں اسی کیفیت کے زیادہ ہونے کی استعداد پیدا کر دیتی ہیں، لہذا اس میں فضلی رطوبتوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اس لیے کہ دماغ ٹھوس جھلیوں سے منڈھا

Scanned with CamScanner

ہوا ہے اور ان جھلیوں کو ٹھوس ہڈیوں نے گھیرا ہوا ہے، جن کی وجہ سے تحلیل ہونے والی فضلی رطوبتیں بمشکل تحلیل ہوتی ہیں۔

یا معدے کے کشادہ راستہ سے یا تمام بدن سے سباتی رگوں کے ذریعہ دماغ کی طرف غلیظ بخارات چڑھتے ہیں، جو اس میں پہنچ کر سرد ہو جاتے ہیں اور خام رطوبتیں بن جاتے ہیں اور دماغ اپنے نرم و نازک ہونے کی وجہ سے ان چیزوں کو بآسانی قبول کر لیتا ہے جو دوسرے عضو سے دماغ میں پہنچتی ہیں، لہذا دماغ میں رطوبتوں کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ یہ رطوبتیں روح کو ظاہر کی طرف نفوذ کرنے سے روک دیتی ہیں، کیونکہ یہ رطوبتیں روح کو ست، مکدر اور غلیظ بنا دیتی ہیں، اس لیے کہ یہ رطوبتیں اعصاب کو تر اور ڈھیلا کر دیتی ہیں، لہذا ان کے اجزاء ایک دوسرے کے نیچے دب کر روح کے راستوں کو بند کر دیتے ہیں۔

سبب:

[رطوبت] مقدم دماغ میں ہوتا ہے۔ یہ بات اس طرح معلوم ہوئی کہ نیند میں سب سے پہلے قوت بینائی اور قوتِ سماعت[1] [سننے کی قوت] بیکار ہوتی ہیں۔ اگر سبب مرض موخر دماغ میں ہوتا تو سب سے پہلے قوتِ حرکت اور قوتِ لمس [چھونے کی قوت] بیکار ہوتیں اور باقی دوسری قوتیں بدستور ہوتیں، جیسا کہ شخوص میں ہوتا ہے۔

مقدم دماغ میں رطوبتوں کے جمع ہونے کا سبب یہ ہے کہ مقدم دماغ دوسرے حصصِ دماغ سے زیادہ تر ہے، لہذا وہ مناسبت و مشابہت کے باعث تر مادوں کو زیادہ قبول کرتا ہے نیز یہ سبب ہے کہ بخارات بالعموم بدن کے اگلے حصے ہی سے چڑھا کرتے ہیں۔ کیونکہ اگلا حصہ زیادہ گرم ہے اور مقدم دماغ بدن کے اگلے حصے کے محاذ میں رکھا ہوا ہے۔ لہذا اس کی طرف بخارات بکثرت پہنچتے ہیں، اس وجہ سے مقدم دماغ میں فضلات ضرور زیادہ ہو جاتے ہیں۔

علامات:

مریض اپنے سر کے اگلے حصے میں ثقل محسوس کرتا ہے کیونکہ مادہ سر کے اگلے حصے میں موجود ہے۔ اور آنکھوں کی حرکت میں ثقل [گرانی] ہوتا ہے کیونکہ آنکھوں کے اعصاب مقدم دماغ سے

---

[1] قوت سامعہ سب سے آخر میں بیکار ہوتی اور سب سے پہلے بیدار ہوتی ہے۔ [مترجم]

Scanned with CamScanner

تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے ان میں بھی ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا اور ان کی حرکات سست ہو جاتی ہیں۔
دونوں ابروؤں میں اختلاج کے مشابہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ان رطوبتوں سے ابروؤں کے قریب کی درزوں میں غلیظ ریح پیدا ہو جاتی ہے جو نا قابلِ تحلیل ہوتی ہے، لیکن یہ ریح چونکہ زیادہ سرد اور غلیظ ہونے کی وجہ سے بخاریت سے خالی ہوتی ہے اس لیے اس کی حرکت سُست ہوتی ہے اور یہ حرکت اخلاجیہ نہیں کر سکتی۔ [بلکہ اس کی حرکت اختلاجی حرکت کے مشابہ ہوتی ہے۔]
مریض کے نتھنوں سے اکثر اوقات غلیظ پانی بہتا رہتا ہے اس لیے کہ ان رطوبتوں کا کچھ حصہ ناک کے راستہ سے خارج ہو جاتا ہے۔
اور مریض بالعموم نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں ہوتا ہے یہ قول قابل اعتراض ہے، کیونکہ مشاہدہ اس کے برخلاف ہے۔ لیکن اس قول کی تاویل اس طرح کی جاسکتی ہے کہ یہ مادہ چونکہ زیادہ کثیف اور غلیظ ہوتا ہے، اس لیے آلات حواس [اعصاب] اس کو جذب نہیں کر سکتے اور نہ پورے طور پر اس قدر مسترخی [ڈھیلے] ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے کے اوپر پڑ جائیں، ان میں روح کے راستے بند ہو جائیں، لہذا گہری نیند نہیں آتی، اگرچہ مرض کا غلبہ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس اعتبار سے یہ حالت سبات کے قریب ہوتی ہے۔ نہ کہ سبات حقیقی

علاج:

حقنوں اور گولیوں سے دماغ کا تنقیہ کریں جو لیثرغس میں مذکور ہیں۔ پھر مزاج کو تبدیل کریں ان چیزوں سے جن کا ذکر دماغ کے سوءِ مزاج سرد سادہ میں ہو چکا ہے۔
یا مرضِ سبات کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دماغ کی طرف بخارات چڑھتے ہیں جو تر اور ردی ہوتے ہیں جیسا کہ بخاروں میں ہوتا ہے چنانچہ حمیات میں متعفن رطوبتوں سے حرارت غریبہ کے اثر کرنے کے باعث بخارات پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے روح غلیظ ہو جاتی اور اس کے راستے بند ہو جاتے ہیں، خصوصاً جب بخار بلغمی ہو یا مریض کا مزاج بلغمی ہو۔
علاوہ ازیں یہ بخارات اپنی کثرت کے باعث دماغ کو پُر بھی کرتے ہیں، لہذا قوتیں ان کے نیچے دب جاتی ہیں اور روحِ نفسانی ان کی پیروی کرتی ہے۔ جس کے باعث اس کے لیے باہر کی طرف حرکت کرنا دشوار ہو جاتا ہے، خصوصاً جب بیاریاں شدید ہوں اور طبیعت پورے طور پر مادہ کی طرف متوجہ ہو۔

Scanned with CamScanner

علاج:

بخاروں کا علاج کریں گلاب اور روغن گل میں بہت سا سرکہ ملا کر دماغ پر تقویت کے لیے لگائیں، کیونکہ روغن جب تنہا استعمال کیا جاتا ہے تو اور بھی نیند لاتا ہے۔ اس کے علاوہ قدموں کو دھوئیں۔ ان کی مالش کریں۔ ہاتھ پاؤں کو باندھیں اور چھینکیں لائیں۔

یا سبات کا سبب کنپٹیوں کی چوٹ ہوتی ہے کیونکہ کنپٹیوں پر دو نہایت نرم عضلے لگے ہوئے ہیں، جو مقدم دماغ سے آگے ہیں۔ ان عضلات اور دماغ کے درمیان ایک ہڈی کے سوا کوئی چیز حائل نہیں ہے، چونکہ یہ عضلے بہت نرم ہوتے ہیں، لہذا باہر سے جو صدمہ یا ضربہ وسقطہ ان پر پہنچتا ہے یہ اس سے ضرور اذیت پاتے ہیں، چونکہ دماغ ان عضلات کے قریب ہی واقع ہے اس لیے مشارکت کے باعث دماغ کو بھی ضرور اذیت پہنچتی ہے۔ لہذا ان عضلات پر چوٹ لگنے سے شدید درد پیدا ہوتا ہے، جس سے دماغ سکڑتا اور روح کے راستے بند ہو کر روح نفسانی کی حرکت باہر کی طرف دشوار ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود اس وقت درد کی وجہ سے دماغ میں شدید ضعف اور روح میں سخت تحلل پیدا ہو جاتا ہے ——— یا دماغی قوتوں میں آفت پہنچنے کے باعث ان کے افعال میں اضطراب و پریشانی لاحق ہو جاتا ہے ——— یا یہ قوتیں اپنے افعال کو بالکل چھوڑ کر بیٹھتی ہیں نیز ساکن اور پوشیدہ ہو جاتی ہیں ——— یا طبیعت، قوتیں اور روحیں موذی سے بھاگ کر یا دماغ کی اصلاح کے لیے اندرون بدن جمع ہو جاتی ہیں، لہذا اس سے سبات اور غفلت [بہت] پیدا ہو جاتی ہے اور گاہے سکتہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

یا کھوپری کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے دماغ پر دباؤ پہنچتا ہے، جس سے دماغ [ٹوٹی ہوئی ہڈی کے نیچے] سکڑ جاتا ہے، اس کے سکڑ جانے سے روح کے راستے اس قدر بند ہو جاتے ہیں کہ ان کی وجہ سے روح کا باہر کی طرف حرکت کرنا دشوار ہو جاتا ہے علاوہ ازیں گاہے کھوپری کی ہڈی کے دباؤ پہنچنے سے ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے، جو روح کے راستوں کو بند کر دیتا ہے، لیکن اس صورت میں بخار ضرور ہوتا ہے۔

علاج:

ضربہ [چوٹ] اور کسر [ہڈی کا ٹوٹنا] کا علاج کریں۔

Scanned with CamScanner

یا سُبات کا سبب معدے کے بخارات ہوتے ہیں، جو دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔

علامات:

سبات پیدا ہونے سے پہلے سدر اور دوار ہوتا ہے سدر پیدا ہونے کی وجہ تو یہ ہے کہ روح نفسانی بخارات کے نیچے دب جاتی ہے۔ لہذا روح کے لیے دماغی وسعتوں میں طبعی طریقہ پر حرکت کرنا دشوار ہو جاتا ہے، جس سے انسان حیران اور بے عقل رہ جاتا ہے اور دوار پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بخارات تحلیل نہیں ہوتے، بلکہ حرکت کرتے ہیں اور روح اس کے خلاف حرکت کرتی ہے۔ [کان بجتے ہیں] اس لیے کہ ان بخارات کی حرکت سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کو قوتِ سامعہ محسوس کرتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے مختلف قسم کی شکلیں نظر آتی ہیں کیونکہ یہ بخارات ان خلطوں کے رنگ سے رنگین ہوتے ہیں، جن سے یہ جدا ہوتے ہیں۔ پس جب روح ان بخارات کے ساتھ مل جاتی ہے تو وہ بھی اسی رنگ سے رنگین ہو جاتی ہے، جس کو حس مشترک مختلف رنگوں اور شکلوں کے ساتھ بیرونی چیزوں کے مانند معلوم کرتی ہے۔ جب معدہ غذاء سے خالی ہوتا ہے تو مرضِ سبات میں خفت آجاتی ہے کیونکہ اس وقت بخارات [کا صعود] کم ہو جاتے ہیں۔

یا سُبات کا سبب پھیپھڑے اور سینہ کے بخارات ہوتے ہیں

علامات:

ذات الجنب [ورم پہلو] اور ذات الریہ کی علامتیں پائی جاتی ہیں سینہ کی بجائے جب [پہلو] کے ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ علامتوں میں دونوں شریک ہیں، مثلاً تنگی تنفس، بخار، نبض منشاری اور کھانسی [دونوں میں ہوتی ہے]۔

یا سبات کا سبب دوسرے اعضاء کے بخارات ہوتے ہیں مثلاً آنتیں، جب ان میں دیدان [کیڑے] پیدا ہو جاتے ہیں تو ان سے دماغ کی طرف بخارات چڑھتے ہیں اور مثلاً رحم، جب اس میں منی یا خون حیض بند ہو جاتا ہے تو دماغ کی طرف اس سے بخارات صعود کرتے ہیں۔

گاہے سُبات ان اعضاء سے بخارات چڑھنے کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ صرف ان اعضاء کی اذیت اور درد سے پیدا ہوتا ہے، لہذا ان اعضاء سے مشارکت رکھنے کے باعث دماغ سکڑتا ہے اور روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

علامات:

یہ اعضاء ماؤف ہوتے ہیں، ان میں مرض سبات پیدا ہونے سے پہلے بیماریاں موجود ہوتی ہیں

علاج:

ان اعضاء کا علاج کریں اور سر کو قوت دیں ان چیزوں سے جو کئی بار بیان ہو چکی ہیں، تا کہ سر قوی ہونے کی وجہ سے بخارات کو قبول نہ کرے۔

معمولات مطب:

اصل سبب معلوم کر کے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں، مثلاً مرض سر کو سردی لگنے یا رطوبتوں کی زیادتی اور نزلہ و زکام کی وجہ سے پیدا ہوا ہو تو مریض کو ورزش کرائیں، شکم سیر ہو کر کھانا کھانے اور سرد پانی پینے سے روک دیں، چائے یا قہوہ پینے کی ہدایت کریں اور منضج بلغم پلا کر دو تین مسہل مغز املتاس کے اور دو مسہل حب ایارج کے دیں، جیسا کہ کئی جگہ بیان ہو چکا ہے۔ اس کے بعد صبح و شام یہ نسخہ دیں۔

نسخہ:

قرص خبث الحدید ایک عدد، قرص مرجان دو عدد، جوارش بسباسہ ۷ گرام میں ملا کر کھائیں۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس ۷ گرام دیں۔

بیرونی طور پر فرفیون ایک گرام، جند بیدستر ایک گرام کو روغن قسط ۱۰ ملی لیٹر میں مل کر سر پر مالش کریں اور جند بیدستر ایک گرام، مرچ سیاہ ایک گرام کو باریک پیس کر کپڑے میں چھان کر بطور ہلاس مریض کو سونگھائیں۔

بعض اوقات یہ مرض عام جسمانی کمزوری اور ضعفِ اعصاب کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے، اس وقت یہ دوائیں استعمال کرائیں۔

صبح: حب جواہر ایک عدد، دواء المسک معتدل جواہر والی سات گرام میں ملا کر صبح کو کھلائیں۔

شام: قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا سات گرام میں ملا کر کھلائیں۔

اگر مخدر چیزوں کے کثرت استعمال سے یہ شکایت لاحق ہو تو ان کو ترک کریں۔

Scanned with CamScanner

LUQMAN UNANI MEDICAL COLLEGE
BIJAPUR

غذاء:

رطوبتوں کے غلبہ کی صورت میں ایسی غذائیں دیں جو رطوبتوں میں اضافہ کرنے والی نہ ہوں، لیکن زود ہضم ہوں، مثلاً مونگ کی دال، پالک کا ساگ چپاتی کے ساتھ دیں۔ بھنی ہوئی کھچڑی کھلائیں، چائے پلائیں، عام جسمانی کمزوری اور ضعفِ اعصاب کی حالت میں چوزہائے مرغ، تیتر، بٹیر اور بکری کے گوشت کا شوربا، دودھ، مکھن بالائی وغیرہ دیں۔ پھلوں میں سے انگور، سیب، خربزہ وغیرہ شیریں میوے کھلائیں۔

پرہیز: ہر قسم کی ترشی، تیل اور قابض، بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔ مرچ سیاہ گھوڑے کے لعاب دہن میں پیس کر بطور سرمہ آنکھ میں لگائیں، سبات فوراً زائل ہو جائے گا۔ چرچنے کے چاول پکا کر کھلانا یا چرچنے کو حقہ میں رکھ کر پلانا سبات میں بہت مفید ہے۔

نمک لاہوری، ہلدی، وج سیاہ، ہر ایک ۳ گرام، تینوں کو باریک کر کے بطور سفوف مزاج کے مطابق کم و بیش کھلائیں۔

مشک کا سونگھنا بھی سبات کو زائل کر دیتا ہے۔ حب غاریقون سبات میں مفید ہے۔ عود ہندی اور عود صلیب کو خوب باریک کر کے ناک میں پھونکیں فوراً بیدار کر دیتا ہے۔ کلونجی، مرچ سیاہ، پیاز دشتی کو سرکہ میں پیس کر ناک میں سڑکیں اور ہاتھ پیروں پر لیپ کریں۔ معجون فلاسفہ اور اطریفل کبیر بھی مفید ہوتے ہیں۔ [شریف خاں]

یا سبات کا سبب گرم و تر بخارات ہوتے ہیں، جو سباتی رگوں کے ذریعہ مقدم دماغ کی طرف [تمام بدن سے] چڑھتے ہیں، لہٰذا یہ بخارات دماغ کے مزاج کو گرمی کی طرف تبدیل کر دیتے ہیں نیز دماغ میں جو اخلاط موجود اور فضلات بند ہوتے ہیں ان کو بھی گرم کر دیتے ہیں نیز ان میں جوش پیدا کر دیتے ہیں، لہٰذا مریض کو گہری نیند نہیں آتی۔

سُبات ارقی اور سبات سہری

وجہ تسمیہ:

اور یہ سبات ارقی کے نام سے موسوم ہے یہ نام دو باتوں کے لازمی طور پر عارض ہونے کی

Scanned with CamScanner

وجہ سے رکھے گئے ہیں۔ [اس لیے کہ سبات کے معنی 'نیند' اور ارق کے معنی 'بیداری' کے ہیں ــــــ اور یہ دونوں باتیں لازمی طور پر اس مرض میں عارض ہوتی ہیں]۔ سہر کے بجائے 'ارق' کے بیان کرنے میں کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے اور اس سے یہ فائدہ ہرگز نہیں سمجھا جا سکتا ہے:

''سبات ارقی صرف اس وقت کہا جاتا ہے جب ورم نہ ہو اور سبات سہری اس وقت کہا جاتا ہے جب اس کے ساتھ ورم بھی ہو''۔

کیونکہ مصنف نے دماغ کے بلغمی ورم [لیوغس] کی علامتوں میں سبات ارقی کو بیان کیا ہے اور اس میں ورم ضرور ہوتا ہے۔

علامات:

مریض کی عقل پراگندہ ہوتی ہے کیونکہ دماغ کا مزاج بدل جاتا ہے۔

آنکھوں کی حرکت سست ہوتی ہے دونوں آنکھیں کھلی رہتی ہیں اور مریض تر بخارات کی کثرت کے باعث ان کو بند نہیں کر سکتا۔

آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں کیونکہ ان بخارات کی حرارت سے رطوبت تحلیل اور رقیق ہو کر آنکھوں کی طرف بہنے لگتی ہے اور آنکھیں اپنی کمزوری کے باعث ان کو نہیں روک سکتیں۔ لیکن رازی نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے:

''آنکھیں جب کھلی رہتی ہیں اور بہت دیر تک نہیں جھپکتیں تو لحمہ [قطعہ گوشت] سکڑتا ہے جو آنکھ کے بڑے کوئے [ماق عظیم] میں رکھا ہوا ہے، کیونکہ ہوا اس کی رطوبت کو جذب اور خشک کر دیتی ہے۔ اس کے سکڑنے سے بلا ارادہ آنسو نکلنے لگتے ہیں اور یہ بہت خراب علامت ہے''۔

چھینکیں بکثرت آتی ہیں کیونکہ بخارات ناک کے آخری حصہ اور بعض اعضائے شم میں لذع اور سوزش پیدا کرتے ہیں، لہٰذا طبیعت ان کو دفع کرنے کے لیے برانگیختہ ہوتی ہے اور ہوا کی مدد سے ان کو زائل کر دیتی ہے، چنانچہ پہلے تو بہت سی ہوا کو جذب کرتی ہے اور پھر اس کو دفعۃً خارج کر دیتی ہے (اس کے ساتھ ہی بخارات بھی دفع ہو جاتے ہیں)۔

اچھے اور بُرے میں تمیز کیے بغیر مریض کو خراب قسم کے تفکرات لاحق ہوتے ہیں کیونکہ دماغ

Scanned with CamScanner

کا مزاج تبدیل ہو جاتا ہے۔

مریض خاص اوقات کے سوا بالعموم سو نہیں سکتا یہ خاص اوقات وہ ہوتے ہیں جب روح پر تر بخارات کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ ان بخارات کے نیچے دب جاتی ہے اور باہر کی طرف حرکت نہیں کر سکتی۔

لہذا مریض کو غنودگی (اونگھ) سی آنے لگتی ہے یعنی تھوڑی سی نیند آ جاتی ہے۔

پھر وہ جاگ اٹھتا ہے کیونکہ حرارت نیند کے وقت اندر کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس لیے دماغ کی طرف گرم بخارات بکثرت چڑھتے ہیں اور دماغ میں گرم بخارات کی زیادتی ہو جاتی ہے اور چونکہ ان کو تحلیل کرنے والی بیداری کی حرکت نہیں ہوتی، لہذا دماغ ان بخارات نیز فضلات کے غلبہ اور جوش سے اذیت پاتا ہے اور مریض کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔

مریض بے چین اور بے قرار ہوتا ہے اس شخص کے مانند جس نے خوفناک خواب دیکھے ہوں۔

سنہ تنگ ہوتا ہے یعنی مریض غمگین وملول ہوتا ہے۔ [شریف خاں]

کیونکہ بخارات کی کثرت ہوتی ہے جو نیند کی حالت میں تحلیل نہ ہونے کے باعث جو تنفس کے راستوں اور دماغی بطون میں جمع ہو جاتے ہیں، لہذا روح اعضاء میں نہیں پھیلتی جس سے اعضائے تنفس کی حرکتوں میں خلل پڑ جاتا ہے، اس لیے قلب گرم ہو جاتا ہے اور اس میں دخانی بخارات کی کثرت ہو جاتی ہے، کیونکہ اس میں طبعی طریقہ پر نسیم [سرد اور صاف ہوا] نہیں پہنچ سکتی۔ مریض کی حالت کسند سے گلا گھونٹے ہوئے شخص کے مانند ہو جاتی ہے، پس اس لیے بھی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔

علاج:

اگر ضرورت ہو تو قیفال کی فصد کریں تا کہ فصد کے ذریعہ وہ اخلاط دفع ہو جائیں جو ان بخارات سے گرم ہو کر دماغ کو اذیت پہنچا رہی ہیں۔

پنڈلیوں کی حجامت کرائیں تا کہ زیریں بدن کی طرف فضلات جذب ہو جائیں۔

لطیف غذائیں دیں مثلاً چوزہائے مرغ، تیہو، بکری کے بچہ کا گوشت، خشک دھنیا شامل کر کے دیں، تا کہ ان سے فضلات نہ پیدا ہوں۔

یہ گولیاں سبات ارقی کے لیے نہایت مفید ہیں۔ یاقوت، زمرد، جدوار، ہر ایک ۹ گرام، بزرالبنج ۵۰ گرام، سنبل الطیب، فرفیون، عاقرقرحا، ہر ایک ۱۴ گرام، مصطگی، تخم کرفس، تج، پوست

Scanned with CamScanner

بیرونی پستہ، اسارون، ہر ایک ۲۸ گرام، اجوائن، دار چینی، ہر ایک ۲۵ گرام، زر کچور، درونج عقربی، عود، ہر ایک ۲۲ گرام، نبات سفید ۲۰ - ۵ گرام۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولی صبح و شام استعمال کریں۔ [شریف خاں]

یا سبات ارقی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ سُبات کے اسباب [جو سوء مزاج سرد تر اور بلغم ہیں] سہر کے اسباب کے ساتھ [جو سوء مزاج گرم خشک اور صفراء ہیں] جمع ہو جاتے ہیں اور جب دو خلطوں سے ایک ساتھ دماغ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

سباتِ سہری

[نیند اور بیداری]

تو اس کا نام سبات سہری اور نیز سبات ارقی) رکھا جاتا ہے چنانچہ صاحب 'جوامع اسکندرانیین' نے نبض کے باب میں اس امر کو واضح اور صاف طور پر بیان کر دیا ہے۔

''ورم دماغ کو سرسام گرم کے نام سے اس وقت موسوم کیا جاتا ہے۔ جب صفراء مخلوط ہوتا ہے اور سرسام سرد اس وقت کہا جاتا ہے جب کہ بلغم مخلوط ہوتا ہے۔ پس اگر صفراء اور بلغم دونوں ملے ہوئے ہوں تو اس کا نام سبات ارقی رکھا جاتا ہے''۔

''سبات سہری [سبات ارقی] کے ساتھ دماغ میں ورم ہوتا ہے'' یہ ہم نے صرف اس لیے کہا ہے کہ'' جالینوس کا قول ہے کہ جب دو مادے مرکب ہو جاتے اور ان سے دماغ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے تو در حقیقت یہ ایک بیماری ہوتی ہے جو قرانیطس [سرسام گرم] اور لیوغس [سرسام بلغمی] سے مرکب ہوتی ہے۔ گاہے یہ دونوں خلطیں یکساں ہوتی ہیں لیکن گاہے بلغم غالب ہوتا ہے، اس صورت میں اس کا نام سبات سہری رکھا جاتا ہے اور گاہے صفراء غالب ہوتا ہے۔ اس وقت اس کو سہر سباتی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بلغم اور صفراء دونوں کے غلبہ کی باریاں ہوتی ہیں، چنانچہ جب بلغم کا غلبہ ہوتا ہے تو سبات [نیند] گرانی سر، بدن کی سستی اور لیوغس [سرسام بلغمی] کی دوسری علامتیں غالب ہوتی ہیں —— اور جب صفراء کا غلبہ ہوتا ہے تو ہذیان، بیداری اور قرانیطس [سرسام گرم] کی دوسری علامتوں کا غلبہ ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

ابن سرافیون کا قول ہے کہ بعض اطباء، اس مرض کا نام نسیان اور ورم دماغ سے مرکب مرض رکھتے ہیں اور بعض اطباء اس کو "ورم دماغ مع قاطوخس" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ مگر ہمارے زمانہ کے اطباء اس کو سبات سہری کہتے ہیں، جو اس مرض کے عوارض سے بنایا گیا ہے۔

علامات

ایک وقت لمبی نیند آتی ہے جب بلغم کا غلبہ ہوتا ہے، اعصاب مرطوب اور روحیں غلیظ ہوتی ہیں اور دوسرے وقت بیداری ہوتی ہے جس میں مریض بے چین ہوتا ہے۔ بیداری اس وقت ہوتی ہے جب صفراء کا غلبہ ہوتا اور روح گرم ہو کر باہر کی طرف حرکت کرتی ہے۔

مریض کا چہرہ بعض اوقات پھولا ہوا ہوتا ہے جب بلغم کا غلبہ ہوتا ہے، کیونکہ نیند کی وجہ سے تحلیل نہ ہونے کے باعث چہرے میں رقیق رطوبتیں اور غلیظ بخارات جمع ہو جاتے ہیں۔

مریض کی رنگت زیادہ سیاہی مائل ہوتی ہے کیونکہ سردی کے غلبہ سے روح اور حرارت غریزی اندر کی طرف لوٹ جاتی ہیں اور خون جم جاتا ہے، لہٰذا چہرے میں نکھار اور چمک پیدا کرنے والے اجزاء نابود ہو جاتے ہیں اور اس پر قبض اور کثافت غالب آ جاتی ہے، لہٰذا وہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

اور بعض اوقات چہرہ پر سرخی نمایاں ہوتی ہے جب صفراء اور حرارت کا غلبہ ہوتا ہے، کیونکہ روح اور حرارت غریزی باہر کی طرف خارج ہوتی ہے، جس سے چہرے کا قبض و کثافت دور ہو جاتی اور خون رقیق ہو جاتا ہے نیز ہوائی چمکدار اجزاء کا ظاہری حصہ کی طرف غلبہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔

مریض ہر وقت چت لیٹا رہتا ہے کیونکہ اس کی قوت محرکہ بدن کا بوجھ اٹھانے اور اس کو کسی ایک پہلو پر قائم رکھنے سے عاجز ہوتی ہے۔ بعض اوقات پانی سے اُچھو [شرق بالماء] آ جاتا ہے۔ جو بہت خراب علامت ہے کیونکہ یہ علامت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب مرض شدید ہوتا ہے اور قوت مدرکہ باطل ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے مریض نہیں سمجھ سکتا کہ اس کے منہ میں کیا ہے اور نہ اس کو پانی کے گھونٹ بھرنے کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے اور نہ وہ طبعی طور پر حلق سے پانی اتارنے پر قادر ہوتا ہے، کیونکہ یہ فعل دو قوتوں ہی سے پورا ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک تو قوت

Scanned with CamScanner

جاذبہ طبعی ہے اور دوسری قوتِ دافعہ ارادی ہے، چونکہ اس وقت قوتِ دافعہ ارادی میں خلل پڑ جاتا ہے۔ اس لیے پانی پیتے وقت مریض سانس لیتا ہے اور تھوڑا سا پانی سانس کی ہوا کے ساتھ قصبہ ریہ [ہوا کی نالی] میں چلا جاتا ہے۔ لہٰذا کھانسی آنے لگتی ہے اور پانی کا وہ حصہ جو حلق میں باقی ہوتا ہے سانس کی واپسی سے دونوں نتھنوں کے راستے نکل جاتا ہے۔

سبات سہری اور لیثرغس کا فرق:

سبات کی اس قسم میں اور لیثرغس میں یہ فرق ہے کہ اس میں چہرہ اپنی حالت پر قائم نہیں رہتا نیز اس کے ساتھ بے خوابی بھی ہوتی ہے، آنکھیں کھلی رہتی ہیں، جھپکتیں نہیں اور بخار [بہ نسبت بلغمی کے] تیز ہوتا ہے۔

سباتِ سہری اور اختناق الرحمٰن کا فرق: سبات سہری اور قرانیطس میں یہ فرق ہے کہ سبات سہری میں نند ہوتی ہے اور ہذیان کم ہوتا ہے۔

سبات سہری اور اختناق الرحم کا فرق: اختناق الرحم سے اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ اختناق الرحمٰن کی مریضہ جب تک مرض [دورہ] میں مبتلا رہتی ہے گفتگو نہیں کر سکتی نیز اس کے چہرے میں تبدیلی نہیں پیدا ہوتی بلکہ ایک حالت پر قائم رہتا ہے۔

علاج:

[جو خلط غالب ہو سر سے اس کا تنقیہ کریں] اور دونوں خلطوں [صفراء اور بلغم] میں سے جس خلط کا غلبہ ہو اُسی کے مطابق دواؤں کی مقدار مقرر کریں۔ چنانچہ اگر بلغم کا غلبہ ہو تو اس کو ایارج فیقرا غاریقون اور تربد جیسی دواؤں سے خارج کریں اور اگر صفراء کا غلبہ ہو تو مطبوخ ہلیلہ، معجون، خیار شنبر اور سقمونیا سے خارج کریں۔ تنقیہ کے بعد طلاؤں، سونگھنے کی دواؤں [شمومات] اور تریڑے وغیرہ ضرورت کے مطابق استعمل کر کے [مزاج کو تبدیل کریں] لیکن آخر مرض میں نطولات سے پرہیز کیا جائے۔ بلکہ صرف ملطفات استعمال کیے جائیں نیز حمام کرایا جائے اور جملہ تدابیر ناقہین پر عمل درآمد کیا جائے۔ [شریف خاں]

Scanned with CamScanner

جمود وشخوص

وجہ تسمیہ:

مرض سہات کی ایک خاص قسم جمود وشخوص ہے۔ لیکن اس کو سبات کی قسم کہنا صحیح نہیں ہے [کیونکہ دونوں مرضوں کی ماہیت جُدا ہے، جیسا کہ آیندہ تحریر کیا جائے گا] جمود ''جیم کے ساتھ'' یہ وہ حالت ہے جس میں کوئی شخص جم کریا اکڑ کرایک حالت پر رہ جاتا ہے۔ اس کا نام عرض لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ [جمود کے معنی جم جانا] اور شخوص وہ حالت ہے جس میں مریض کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں، بالکل نہیں جھپکتیں، اس کا نام بھی عرض لازم کے نام پر ہی رکھا گیا ہے۔

یہ مرض جب انسان کو لاحق ہوتا ہے تو وہ اسی حالت پر قائم رہ جاتا ہے، جس حالت میں وہ ہوتا ہے، خواہ وہ بیٹھا ہو، خواہ سوتا ہو۔ خواہ کھڑا ہواور خواہ کوئی کام کرتا ہواور اسی لیے یعنی اس لیے کہ یہ انسان کو دفعۃً لاحق ہوتا ہے۔ خواہ کسی حالت میں ہو اس کا نام آخذہ [پکڑنے والا] اور مدرکہ [دریافت کرنے والا] رکھا جاتا ہے اور یونانی زبان میں قاطوخس کہتے ہیں، کیونکہ قاطوخس کے معنی 'پکڑنا' ہیں۔ ابن سرافیون کا قول ہے کہ بعض اطباء اس کا نام 'اخذ' [گرفت] اور بعض 'ادراک' رکھتے ہیں۔

اس مرض کے دفعۃً پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ موخر دماغ جو اس مرض کے پیدا ہونے کا مقام ہے، کسی ایسی چیز کی اذیت کو برداشت نہیں کرسکتا جو اعتدال سے زیادہ گرم وسرد ہو، بلکہ معمولی سا ضرر جو اس کو پہنچتا ہے تو اس کا فعل باطل ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موخر دماغ جملہ حصص دماغ سے زیادہ شریف ہے، کیونکہ باتوں کو یاد رکھنا، قوتِ لمس اور قوتِ حرکت ارادی کو تقریباً تمام اعضاء کی طرف روانہ کرنا، حرام مغز اور تمام اعصاب کی پرورش کرنا، یہ سب موخرِ دماغ ہی کے افعال ہیں، جو دوسرے حصص دماغ کے افعال سے افضل اور برتر ہیں۔ قوتِ متخیلہ کے فعل سے اس کے افعال کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس میں قوت حافظہ [یاد رکھنے کی قوت] اور حس اور حرکت ارادی کے پہنچانے اور نیز ان کو قائم رکھنے کی قوتیں نہ ہوتیں تو انسان کا تخیل بچوں اور دیوانوں کے مانند ہو جاتا۔ جن کے پاس وہ معانی بالکل محفوظ نہیں ہوتے جو تخیل کی ہوئی صورتوں سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ قوت مفکرہ کے افعال سے اس کے افعال اس لیے افضل ہیں کہ

Scanned with CamScanner

''مفکرہ وہ قوت ہے جس کے ذریعہ معلوم شدہ اور یاد کی ہوئی باتوں کو ترتیب دی جاتی ہے، تا کہ اس ترتیب سے غیر معلوم شئے معلوم ہو جائے'' اور یہ فعل اسی وقت پورا ہو سکتا ہے، جب باتیں یاد ہوں نیز موخر دماغ پر جب سردی کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کے افعال کے ساتھ دوسرے مفرد اور مرکب اعضاء کے افعال مثلاً حس و حرکت ارادی میں بھی ضرر پیدا ہو جاتا ہے اور جب دماغ کے دوسرے حصوں میں سے کسی حصہ پر سردی کا غلبہ ہوتا ہے تو صرف اسی حصہ کے افعال میں ضرر لاحق ہوتا ہے۔ لیکن قوتِ متخیلہ اس اعتبار سے زیادہ اشرف ہے کہ وہ نفس کے لیے اشیاء کی حقیقتوں کو دریافت کرنے اور معرفت حاصل کرنے کا آلہ اور ذریعہ ہے، لہٰذا قوتِ حافظہ اور قوت متخیلہ علاحدہ علاحدہ اعتبار سے ایک دوسرے سے اشرف ہیں۔

اسباب:

اس کا سبب سدہ ہوتا ہے جو خصوصاً دماغ میں سے موخر دماغ کے بطن میں پیدا ہوتا ہے نہ کہ جوہر دماغ میں اس سدہ کی وجہ سے دماغ اور نخاع سے پیدا ہونے والے اعصاب کی طرف روح نہیں پھیل سکتی، جس کے باعث حسِ لمس اور حرکاتِ ارادیہ دفعتہً باطل ہو جاتی ہیں، جو ان اعصاب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس مرض میں نہ تو تشنج ہوتا ہے اور نہ اینٹھن اور نہ اضطرابی حرکتیں ہوتی ہیں جیسا کہ صرع میں ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ صرع میں سدہ نامکمل ہوتا ہے، لہٰذا تھوڑی سی روح اعضاء کی طرف چلی جاتی ہے اور اس مرض میں سدہ کامل ہوتا ہے۔

''سبب موخر دماغ میں ہوتا ہے'' یہ بات صرف اس طرح معلوم ہوئی کہ اس مرض میں جو قابلِ اعتبار خرابی پہلے پہل پیدا ہوتی ہے وہ حسِ لمس اور حرکاتِ ارادیہ میں پیدا ہوتی ہیں، جن کا تعلق موخر دماغ سے ہے۔ اس کے بعد مشارکت کی وجہ سے دونوں بطن مقدم بھی ماؤف ہو جاتے ہیں لہٰذا باقی حواس اور حرکاتِ ارادیہ بھی باطل ہو جاتے ہیں۔ جن کے اعصاب دونوں بطن مقدم سے اُگے ہوئے ہیں۔

لیکن چونکہ اس مرض میں سدہ ایک ہی بطن میں ہوتا ہے، اس لیے دماغی قوتیں اس کو بہت جلد پورے طور پر دفع کرنے پر قادر ہوتی ہیں اور مریض اس سے کامل طور پر شفایاب ہو جاتا ہے اور وہ کسی دوسرے مرض کی طرف منتقل نہیں ہوتا، جیسا کہ سکتہ منتقل ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

یہ سدہ سرد، خشک اور غلیظ خلط سے پیدا ہوتا ہے اسی لیے اس کو موخر دماغ قبول کر لیتا ہے، کیونکہ یہ باقی دونوں بطون کی نسبت زیادہ سرد اور خشک واقع ہوا ہے۔ لہذا دونوں بطن مقدم اس مادہ کو اپنے مخالف مزاج ہونے کے باعث اپنی ذات سے دفع کر دیتے ہیں۔

علامات:

مریض کی آنکھیں کھلی ہوی اور ٹکٹکی بندھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی اکثر حرکات میں خلل پیدا ہو جاتا ہے یعنی تمام حرکات ارادیہ باطل ہو جاتی ہیں اور گاہے ہر قسم کی حرکتیں باطل ہو جاتی ہیں۔ مریض مردہ سا ہو جاتا ہے، یعنی نہ تو اس میں حس و حرکت ہوتی ہے اور نہ وہ سانس لیتا ہے وہ کسی بات کا جواب نہیں دے سکتا یعنی بول نہیں سکتا۔

جمود اور سبات کا فرق:

جمود اور سبات میں یہ فرق ہے کہ سبات میں آنکھیں بند ہوتی ہیں اور جمود میں کھلی ہوئی ہوتی ہیں لیکن واضح رہے کہ یہ فرق عمومی نہیں، بلکہ اکثری ہے۔ [یعنی تمام حالات میں یہ فرق نہیں ہوتا بلکہ اکثر حالات میں ہوتا ہے] نیز یہ فرق ہے کہ سُبات سردی اور تری سے پیدا ہوتا ہے اور جمود سردی اور خشکی سے لاحق ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں سُبات میں پہلے گہری نیند آتی ہے جو بتدریج بہت گہری ہو جاتی ہے اور جمود دفعۃً لاحق ہوتا ہے۔ سبات مدت دراز تک رہتا ہے اور جمود تھوڑی سی مدت میں ختم ہو جاتا ہے۔ سبات میں نبض لین [نرم] ہوتی ہے اور جمود میں صلب [سخت] علاوہ ازیں مسبوت [مریض بات] بمشکل بات کو سمجھ سکتا ہے۔ [اس کے برخلاف مجمود بالکل نہیں سمجھ سکتا اور نہ جواب دے سکتا ہے]

جمود اور سدر خدری کا فرق:

سدر دوار سے پہلے ہوا کرتا ہے نیز سبات کے مانند سردی اور تری سے پیدا ہوتا ہے، علاوہ ازیں اس میں حرکت بھی باطل نہیں ہوتی اور تنفس صحیح ہوتا ہے۔

جمود اور سکتہ کا فرق:

جمود اور سکتہ میں یہ فرق ہے کہ مجمود کے حلق سے کوئی چیز نہیں اتر سکتی۔

جمود اور سرسام سرد کا فرق:

جمود اور سرسام سرد میں یہ فرق ہے کہ مجمود اپنی آنکھوں کو حرکت دینے اور پپوٹوں کو جھپکانے پر

قادر نہیں ہوتا اور نہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کروٹ لے سکتا ہے اور نہ گفتگو کر سکتا ہے اور نہ اس کو بخار ہوتا ہے۔

علاج:

تیز اور قوی حقنوں سے دماغ کا تنقیہ کریں جو سوداء کو خارج کرنے والی دواؤں سے بنائے گئے ہوں، مثلاً افتیمون، بسفائج، ہلیلہ کابلی اور غاریقون وغیرہ —— لیکن اگر تیز اور قوی حقنے مریض کے لیے ناقابل برداشت ہوں تو معمولی حقنوں سے تنقیہ کریں، جو بھوسی کے پانی، برگ چقندر اور روغن کنجد سے تھوڑے بورۂ ارمنی اور شحم حنظل کے ساتھ بنائے گئے ہوں نیز دوسری چیزوں سے تنقیہ کریں مثلاً مسہل سوداء گولیوں اور ایارجات سے تنقیہ کریں۔ بشرطیکہ حس وحرکت لوٹ آئی ہو اور قوت قوی ہو۔ لیکن اگر قوت ضعیف ہو تو حسب قوت بار بار حقنے کریں۔

سر کے پچھلے حصے پر ضماد لگائیں جو مقام مرض ہے جو محلل ہوں مثلاً بابونہ، زوفائے خشک، اکلیل الملک اور تخم سویا کو سرکہ عنصل میں جوش دے کر ضماد کریں۔

گرم روغن لگائیں مثلاً روغن خیری، روغن سداب اور روغن مرزنجوش میں جند بیدستر ملا کر استعمال کریں۔

معمولات مطب:

اس میں وہی نسخے استعمال کریں جو سبات کے معمولات میں تحریر کیے گئے ہیں۔ حکیم شریف خاں صاحب معجون انقردیا، مویزج اور عاقر قرحا کو مفید بتلاتے ہیں۔

سہر

[بیداری]

وجہ تسمیہ:

اس مرض کا نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ [کیونکہ سہر کے معنی 'بیداری' کے ہیں اور اس مرض میں بیداری لازمی ہوتی ہے]

Scanned with CamScanner

تعریف:

سہر وہ مرض ہے جس میں بیداری اس قدر افراط سے ہوتی ہے کہ طبعی حالت سے بڑھ جاتی ہے اور بیداری وہ حالت ہے جو حیوان میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دماغی روح اعضائے حس و حرکت کی طرف انہیں استعمال کرنے کی غرض سے پہنچتی ہے۔

سہر کا سبب

بیداری کے اسباب تین ہوتے ہیں چنانچہ:

یا تو وہ اختیاری ہوتے ہیں۔

یا عارضی ہوتے ہیں جو حالت صحت میں عارض ہوتے ہیں۔

یا مرضی ہوتے ہیں۔ [جو حالت مرض میں لاحق ہوتے ہیں]

الف-اب ان میں سے اختیاری اسباب تین قسم کے ہیں:

ا-مثلاً انسان کام کاج میں لگا رہے، خصوصاً اگر اس کے دماغ کا مزاج بھی اس کا ساتھ دے۔ اس لیے کہ بعض اشخاص کا دماغ خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے، لہٰذا اس کو تھوڑی سی نیند کافی ہوتی ہے اور اس کے لیے طبعی نیند وہی ہوتی ہے، چنانچہ قسطا بن لوقا نے اپنی کتاب میں سہر کے بیان کے تحت لکھا ہے کہ:

> ''میں نے ایک شخص کو دیکھا جو چالیس روز تک برابر کھڑا رہا، نہ رات کو سویا اور نہ دن میں آرام کیا''۔

محمد بن زکریا کا قول ہے کہ:

> ''میں نے بہت سے آدمیوں کو دیکھا جو تمام عمر رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے صرف چار یا پانچ گھنٹے سوتے تھے ان میں سے ایک عبداللہ بن یحییٰ تھے، جو رات کو تین ساڑھے تین گھنٹے اور دن میں صرف ایک ڈیڑھ گھنٹہ سوتے تھے''۔

۲-انسان غذاء کی مقدار بہت گھٹا دے اور بہت کم کر دے، لہٰذا دماغ میں خشکی پیدا ہو جائے اور نیند کم آنے لگے۔

۳-انسان اس قدر زیادہ غذاء کھالے کہ معدہ پر بوجھ ہو جائے، لہٰذا وہ اس کے بوجھ سے اذیت پاتا اور کروٹیں بدلتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہتی ہے اور وہ برابر جاگتا رہتا ہے۔

Scanned with CamScanner

ب-عارضی اسباب جو حالت صحت میں عارض ہوتے ہیں۔ وہ ''ہم'' [آئندہ چیز کا فکر]، خوف، خوشی اور فکر ہیں یہ تمام چیزیں صحت کی حالت میں سہر [بے خوابی] پیدا کر دیتی ہیں، اگر چہ تمام آدمیوں میں ان کا فعل یکساں نہیں ہوتا، مگر کبھی یہی امور نیند بھی لاتے ہیں، کیونکہ دماغ کو گرم کر کے اس کی طرف رطوبتوں کو جذب کرتے ہیں، کیونکہ بدن کا جو حصہ گرم ہو جاتا ہے اسی کی طرف رطوبتیں جذب ہونے لگتی ہیں، جیسا کہ چراغ کی لو میں ہوتا ہے۔ سبب اس کا خلا ہوتا ہے۔ اس لیے دماغ ان رطوبتوں سے پُر ہو جاتا ہے اور ان کی تراوٹ کے باعث نیند آنے لگتی ہے نیز تراوٹ روح کو بوجھل اور حرکت سے عاجز کر دیتی ہے، لیکن مذکورہ اسباب سے بالعموم سہر [بیداری] ہی پیدا ہوا کرتا ہے، کیونکہ یہ اسباب روح کے مزاج میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں اور تیزی اس کو باہر کی طرف خارج کر دیتی ہے نیز اس لیے کہ طبیعت ان امور و اسباب میں مشغول ہونے کے باعث تدابیر بدن اور اصلاح حالات سے اپنی توجہ ہٹا لیتی ہے۔ اس لیے ان حالات کا نام نیند بھی ہے۔

ج-مرضی اسباب میں سے اس کا سبب:

ا- گاہے دماغ کا سوء مزاج سرد خشک سادہ ہوتا ہے، جو بکثرت ہوتا ہے اور دماغ و دماغی روحوں کو خشک کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے روح باہر کی طرف زیادہ حرکت کرنے لگتی ہے، پس اگر خشکی دماغ میں مستحکم اور قائم ہو تو بیداری شدید ہوتی ہے اور دیر تک رہتی ہے۔

علامات:

سر اور حواس ہلکے ہوتے ہیں کیونکہ یہاں سر میں گرانی اور حواس میں سستی پیدا کرنے والی رطوبت نہیں ہوتی۔ آنکھیں زبان اور نتھنے خشک ہوتے ہیں اور سر میں گرانی محسوس نہیں ہوتی۔

علاج:

دماغ میں غذاؤں کے ذریعہ تراوٹ پیدا کریں، مثلاً مرغیوں کا گوشت، بچہ کبوتر کا گوشت، بکری کے بچے کا گوشت ہمراہ کدو، یا لک، برگ کاہو اور شیرہ تخم خشخاش پکا کر دیں۔

شیریں اور نیم گرم پانی سے حمام کرائیں، کیونکہ زیادہ گرم پانی حرارت زیادہ پیدا کر کے نیند کو روک دیتا ہے نیز زیادہ گرم پانی سر کے مسامات کو بند کر دیتا ہے لہذا پانی سر کے اندر نفوذ نہیں کر سکتا، پس اس سے تراوٹ نہیں پیدا ہوتی۔ جب کہ غذاء ہضم ہو چکی ہو، کیونکہ جب ہضم غذاء

Scanned with CamScanner

سے قبل حمام کرایا جاتا ہے تو اس سے اکثر اوقات ہضم بہت کمزور ہو جاتا ہے، لہذا اس سے بخارات بہت زیادہ پیدا ہوتے ہیں، جو نیند کو روک دیتے ہیں۔

نطولات کرائیں، جو بنفشہ نیلوفر، برگ کاہو، سبز دھنیا، اجوائن خراسانی، پوست خشخاش اور جو کے جوشاندہ سے تیار کیے گئے ہوں —— یا بھیڑ کے بچے کی سری، اس کے کلے پائے اور نیز آنتوں کے شوربے سے بنائے گئے ہوں۔ یہ نطول ٹونٹی دار لوٹے میں ڈال کر سر کے تالو پر کرنا چاہیے اور لوٹے کی ٹونٹی و تالو کے درمیان ایک بالشت یا اس سے زیادہ فاصلہ ہونا چاہیے۔

شمومات سونگھائیں، مثلاً بنفشہ، نیلوفر اور برگ کاہو وغیرہ۔

سعوطات استعمال کریں، مثلاً روغن کدو اور لڑکی والی عورت کا دودھ

لخلخے سونگھائیں، مثلاً برگ کاہو، آب کشنیز سبز، شیرہ تخم خشخاش اور روغن نیلوفر مریض کو آرام و سکون سے رکھیں، کیونکہ آرام و سکون عارضی طور پر تراوٹ پیدا کرتے ہیں۔ اس لیے کہ جو رطوبت حرکت کی وجہ سے تحلیل ہو جاتی ہے وہ آرام و سکون کی وجہ سے بدن ہی میں باقی رہتی ہے۔

۲- گاہے سہر کا سبب دماغ کا سوء مزاج گرم خشک سادہ ہوتا ہے، جس سے روح ناریت [گرمی] کے باعث برابر باہر کی طرف حرکت کرتی رہتی ہے، اس قسم میں سہر [بیداری] بہت شدید ہوتی ہے۔

علامات:

خشکی کی علامتیں (مثلاً ہلکا پن اور خشکی) پائی جاتی ہیں اور ساتھ ہی سر میں سوزش اور جلن ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔

۳- گاہے سہر کا سبب سوء مزاج سرد خشک مادی ہوتا ہے اور وہ مادہ سوداء ہوتا ہے۔ یہ سوء مزاج سرد خشک مادی یا تو دماغ کو خشک کر کے بیداری پیدا کرتا ہے یا اس لیے بیداری پیدا کرتا ہے کہ دماغی روح سوداء کی تاریکی سے گھبرا کر باہر کی طرف بھاگتی ہے یا اس لیے کہ پریشان کن خواب نظر آتے ہیں اور نیند میں تاریکی سے خوف پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے انسان بے قرار ہو کر نیند سے جاگ اٹھتا ہے اور برابر جاگتا رہتا ہے۔

علامات:

سوداء کے غلبہ کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

علاج:

ان دواؤں کے ذریعہ جو کئی بار بیان ہو چکی ہیں۔

سوداء کا استفراغ کریں، پھر دماغ میں تراوٹ پہنچائیں

۴۔ گاہے سہر کا سبب سوء مزاج گرم خشک مادی ہوتا ہے اور وہ مادہ صفراء ہوتا ہے، چنانچہ یہ سوء مزاج دماغ کو خشک کر دیتا ہے اور روح میں ناریت (گرمی) پیدا کرتا ہے۔

علامات:

صفراء کے غلبہ کی علامتیں پائی جاتی ہیں

علاج:

صفراء کا استفراغ کریں اور دماغ میں تری پیدا کریں

۵۔ گاہے سہر کا سبب دماغ کی بلغمی شور رطوبتیں ہوتی ہیں۔ یہ وہ رطوبتیں ہوتی ہیں جن میں گرمی اپنا اثر تو کر چکتی ہے لیکن یہ اثر نضج کے طور پر نہیں ہوتا بلکہ یہ گرمی ان میں ایک قسم کا احتراق، رمادیت اور عفونت پیدا کر دیتی ہے۔ جیسا کہ بوڑھوں کے بدن میں ہوتا ہے۔ لہذا یہ بلغمی شور رطوبت میں اپنی تیزی اور گرمی کی وجہ سے دماغ میں سوزش پیدا کرتی اور اس کو اذیت پہنچاتی ہیں، لہذا روح باہر کی طرف پراگندہ ہو جاتی ہے اور ناریت کی طرف اس کا میلان ہوتا ہے اور گرمی سے ہلکا پن پیدا ہوتا ہے۔

مریض بہت جلد نیند سے بیدار ہو جاتا اور چونک اٹھتا ہے، کیونکہ نیند کے وقت حرارت غریزی بدن کے اندر چلی جاتی ہے اور ان شور بلغمی رطوبتوں میں اپنا عمل شروع کر کے ان کو پراگندہ کر دیتی ہے نیز ان سے بخارات بہت زیادہ پیدا کرتی ہے، جو دماغ میں سوزش اور جلن پیدا کرتے ہیں، لہذا مریض نیند سے چونک اٹھتا ہے۔

علاج:

ان بلغمی شور رطوبتوں سے دماغ کا تنقیہ کریں۔ اس غرض کے لیے حب ایارج اور حب شبیار استعمال کرائیں، لیکن پہلے ملٹھی، بیخ بادیان اور گاؤ زبان کا جوشاندہ گلقند کے ساتھ پلا کر مادہ کو پورے طور پر نضج دے لیں۔ پھر شیریں اور نیم گرم روغنوں میں سر کو غرق کریں۔ مثلاً روغن بابونہ

Scanned with CamScanner

اور روغن بابونہ گاؤ۔

تراوٹ پیدا کرنے والی تر غذا ء کھلائیں، تا کہ ان رطوبتوں کی تیزی اور سوزش میں تسکین پیدا ہو، مثلاً پتھریلی زمین کی مچھلی، موٹی مرغیاں، بھیڑ کے بچوں کے گوشت کا شوربا جو پالک اور کدو کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔

تمام چرپری، تلخ اور شور چیزوں سے پرہیز کریں۔ جن سے تیز اور سوزش پیدا کرنے والے اخلاط پیدا ہوتے ہیں۔

٦- سہر کی ایک قسم وہ بھی ہے جس کا سبب بخار ہوتا ہے۔ کیونکہ بخار کی وجہ سے گرم اور سوزش پیدا کرنے والے گندے بخارات دماغ کی طرف صعود کرتے ہیں۔

٧- گاہے درد ہوتا ہے۔ کیونکہ درد اعضاء کو ان کے افعال سے روک دیتا ہے، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیعت درد کا مقابلہ کرنے اور فساد کو دفع کرنے کے لیے تمام کاموں سے اپنی توجہ ہٹا لیتی ہے، کیونکہ کسی مفید چیز کے حاصل کرنے کے مقابلہ میں موذی کا دفع کرنا بہت اہم اور ضروری ہے، چنانچہ شیخ نے کلیات میں کہا ہے کہ درد تمام اعضاء کو ان کے مخصوص افعال سے روک دیتا ہے، حتی کہ اعضائے تنفس کو تنفس سے روک دیتا ہے یا اس کے فعل میں پراگندگی پیدا کر دیتا ہے، اس طرح کہ تنفس رک رک کر آنے لگتا ہے یا متفاتر [پے در پے] ہو جاتا ہے، الغرض درد تنفس کو طبعی طریقہ پر چلنے سے روک دیتا ہے اور جب درد اعضائے تنفس کو تنفس سے روک دیتا ہے، جس کے بغیر انسان کا ایک لحہ بھی زندہ رہنا محال ہے تو نیند کو روک دینا تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔

٨- گاہے امتلاء اور بدہضمی ہوتی ہے۔ اس لیے کہ معدہ غذاء کے بوجھ سے دردناک ہوتا ہے نیز ان ریاح کی وجہ سے دردناک ہوتا ہے جو ضعف ہضم کے باعث پیدا ہو کر تناؤ پیدا کرتی ہیں، لہذا نیند رک جاتی ہے یا اس لیے کہ طبیعت بیداری پیدا کر کے اور نیند کو زائل کر کے ان ریاح کو اور ان کے ضرر کو ڈکار وغیرہ کے ذریعہ دفع کرنے کی تدبیر کرتی ہے ـــــ یا امتلاء اور بدہضمی سے اس لیے بیداری پیدا ہوتی ہے کہ طبیعت غیر منہضم غذاء کو قے وغیرہ کے ذریعہ دفع کر دے ـــــ یا اس لیے کہ خراب قسم کے بخارات زیادہ پیدا ہو کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں: لہذا مریض کو نیند میں بُرے بُرے وحشت ناک خیالات کا تخیل ہوتا ہے اور وہ نیند سے چونک پڑتا ہے ـــــ یا اس لیے کہ معدے کی قوت حساسہ کے ذریعہ دماغ کی قوت خیالیہ تک درد کا اثر

Scanned with CamScanner

پہنچتا ہے، لہذا مریض میں خوفناک خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔

علامات:

مذکورہ بالا اسباب موجود ہوتے ہیں

علاج:

سبب کو معلوم کریں۔ اس کے بعد سبب کے بقایا اثر [بیداری اور ضعف] کو زائل کریں

نیند لانے کی عام تدبیر:

سہر کی تمام قسموں کے لیے مشترک اور عام علاج یہ ہے کہ رات کے وقت مریض کے ہاتھ، پاؤں کس کر باندھ دیئے جائیں اور اس کو کسی چیز کا تکیہ لگانے اور اونگھنے سے روک دیا جائے اور اس کے سامنے چراغ روشن کیا جائے۔ اس کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو جائیں جو قصے کہانیاں سنائیں، یہاں تک کہ مریض تھک کر چور ہو جائے، اس کے بعد ہاتھ پاؤں کھول دیئے جائیں، چراغ اٹھالیا جائے اور تمام لوگ خاموش ہو جائیں۔

یہ عمل اس کے برخلاف ہے جو غشی کے مریضوں کے ساتھ کیا جاتا ہے، چنانچہ غشی کے مریضوں کا سانس بند کر دیا جاتا ہے اور ان کے بال کھینچے جاتے ہیں تا کہ ان کی قوتِ دافعہ موذی محسوس کو دفع کرنے کے لیے برانگیختہ ہو جائے، چنانچہ اس ترکیب سے غشی پیدا کرنے والی اذیت دفع ہو جاتی ہے اور مریض کو افاقہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سہر میں قصے کہانیاں سنا کر اور روشنی کے ذریعہ قوت کو زیادہ تھکایا جاتا ہے جو سہر کے باعث پہلے ہی سے تھکی ہوئی ہوتی ہے، تا کہ اس کی تھکاوٹ اس حد تک پہنچ جائے کہ مریض نیند کی غرض سے آرام کی خواہش کرنے لگے، چنانچہ اس جگہ بیداری کی وجہ سے قوت کا ضعیف ہونا اور تھک جانا غشی میں قوت کے برانگیختہ ہونے کے برخلاف ہے۔

مذکورہ تدبیر کو ہم نے رات کے ساتھ محض اس لیے مخصوص کیا ہے کہ رات کی نیند دن کی نیند کی بہ نسبت بدن کے لیے بہت مفید ہے۔ جس کے تین وجوہ ہیں:

۱- رات کو ہی سونے کی عادت ہوتی ہے۔

۲- حرارت رات کے وقت ہوا کی سردی کے باعث بدن کے اندر چلی جاتی ہے، جس سے ہضم کامل ہوتا اور وہ رطوبت پیدا ہوتی ہے جو نیند کا مادہ ہے۔

۳- رات کو چونکہ اندھیرا ہوتا ہے۔ جو حواس میں سکون پیدا کرتا ہے، جس طرح دن کی روشنی

Scanned with CamScanner

حواس کو تحریک دیتی اور ان کو پراگندہ کرتی ہے اور طبیعت ان کو نہیں چھوڑتی کہ وہ اندر کی طرف چلے جائیں اور آرام حاصل کرنے لگیں۔ علاوہ ازیں دن میں گرمی بھی ہوتی ہے، جو مشابہت کے باعث حرارت غریزی کو باہر کی طرف جذب کر لیتی ہے، لہذا دن میں نیند اور ہضم دونوں پورے نہیں ہوتے۔

معمولات مطب:

سہر کے اسباب معلوم کر کے ان کو رفع کرنے کی کوش کریں۔ سر پر صندل سفید، کشنیز خشک، تخم کاہو، ہر ایک ۳ گرام، گلاب ۵۰ ملی لیٹر، روغن گل ۳۰ ملی لیٹر میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں۔ اگر دماغ میں خشکی ہو تو سر پر بکری کا تازہ دودھ لگائیں نیز روغن لبوب سبعہ، روغن کاہو، روغن خشخاش، ہر ایک ۱۰ ملی لیٹر ملا کر سر پر لگائیں۔

ضعف دماغ کی صورت میں شیرہ مغز بادام شیریں ۵ عدد، مغز کدو شیریں، مغز تر بز، تخم کاہو مقشر، نشاستہ ہر ایک ۳ گرام، مصری ۴۰ گرام، بکری کے دودھ میں پیس کر حریرہ بنا کر پلائیں۔

اگر امراض سوداویہ مثلاً مالیخولیا و جنون کے باعث بیداری کی شکایت ہو تو اس کا مناسب علاج کریں نیز بکری کا دودھ شربت عناب ۲۰ ملی لیٹر کے ساتھ پلائیں اور برابر دودھ کی مقدار ۱۰ ملی لیٹر روزانہ بڑھاتے ہیں، جب ۴۱۰ ملی لیٹر تک پہنچ جائے تو رفتہ رفتہ کم کر کے پہلی مقدار پر لا کر چھوڑ دیں۔

دودھ پلانے کے زمانے میں سہ پہر کے وقت خمیرہ ابریشم، شیرہ عناب والا ۵ گرام، عرق شیر مرکب ۶۰ ملی لیٹر، عرق ماء الجبن ۶۰ ملی لیٹر، شربت عناب ۴۰ ملی لیٹر کے ہمراہ کھلائیں۔ جب بیداری کی شکایت رفع ہو جائے تو تقویت دماغ کے لیے خمیرہ گاؤ زبان عنبری جواہر والا ۵ گرام رات کو سوتے وقت کھلایا کریں اور پنڈلیوں پر بکری کا دودھ یا روغن بادام ملیں۔ تازہ تلسی کے پتے سونگھنے سے بھی نیند آ جاتی ہے۔ قبض ہونے کی صورت میں قرص ملین ۳ عدد دودھ۔ مار کے ہمراہ دیں۔

یہ ضماد بھی نیند لانے کے لیے نہایت مفید ہے: تخم خشخاش، تخم بھنگ ہر ایک ۶ گرام کو گائے کے۔ ما ر دودھ میں پکائیں ٹھنڈا ہونے پر پیروں کے تلوؤں پر ملیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے: لاجورد مغسول ۱ گرام، طباشیر ۲ گرام، پیس کر خمیرہ ابریشم، شیرہ عناب والا ۵ گرام میں ملائیں۔ بعد ازاں عرق شیر مرکب، عرق ماء الجبن ہر ایک ۶۰ گرام، شربت، ارزانی ۴۰ ملی لیٹر ملا کر صبح کو استعمال کریں۔ قرص دواء الشفاء ایک عدد تازہ پانی کے ہمراہ شام کو استعمال کریں۔ بادیان، مصری، ہر ایک ۶ گرام، سفوف کر کے شب کو تازہ پانی کے ہمراہ کھلانا

Scanned with CamScanner

بیداری کو رفع کرتا ہے۔

اگر سوا دو گرام، بھنگ گھول کر پی لی جائے تو فوراً نیند آ جاتی ہے۔ جوز ماثل چنے کے برابر کھانا فوراً نیند لاتا ہے۔

یہ روغن بیداری کو رفع کرتا ہے: جوز ماثل، خربق اسود، ہر ایک ایک حصہ، پوست خشخاش، تخم بھنگ، تخم کاہو، ہر ایک دو حصہ، تمام کو درد را کر کے پانی میں خوب پکائیں۔ پھر چھان کر پانی کو روغن کنجد میں ڈال کر نرم آنچ پر اتنا پکائیں کہ پانی جل جائے اور تیل باقی رہ جائے۔ اس کو سوتے وقت سر پر اور ہاتھوں و پیروں پر استعمال کریں۔

یہ سفوف بھی سہر کے لیے مفید ہے: کندر، عود قماری، ہر ایک ۴ گرام، تخم خشخاش سفید، تخم کاہو مقشر، ہر ایک ۶ گرام، زعفران ۲ گرام، شکر سفید ہموزن ادیہ تمام کو کوٹ چھان کر سفوف بنایا جائے۔ مقدار خوراک ساڑھے چار گرام۔

یہ طلاء بھی مفید ہوتا ہے: برگ بنفشہ، نیلوفر، تخم کاہو، برگ خطمی سفید، پوست خشخاش، ہر ایک ۱۰ گرام، لفاح ۶ گرام، تمام کو کوٹ چھان کر آب کاہو سبز [حسب ضرورت] کے اندر ملالیں اور پیشانی پر لیپ کریں۔

یہ قرص بھی مفید ہوتے ہیں:

تخم کاہو، تخم خشخاش، آرد باقلا، تخم چولائی، کاکنج، ہر ایک ۴ گرام، افیون ۴ رتی کوٹ چھان کر لعاب اسبغول [حسب ضرورت] میں قرص بنائیں اور شربت خشخاش ۴۰ ملی لیٹر کے ہمراہ شب کے وقت استعمال کریں۔ [شریف خاں]

نسیان

[بھول]

وجہ تسمیہ:

نسیان کا نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے [کیونکہ نسین کے معنی ''بھول'' کے ہیں اور بھول اس مرض میں لازمی ہے]

Scanned with CamScanner

تعریف:

نسیان وہ مرض ہے، جس میں قوت حافظہ یا قوت فکر یا قوت تخیل خراب ہو جاتی ہے۔
قوت تخیل [قوت متخیلہ] سے وہ قوت مراد ہے جو دیکھی ہوئی چیزوں کے غائب ہونے کے وقت ان چیزوں کی دریافت شدہ صورتوں کو یاد دلاتی ہے اور جو خزانہ خیال میں محفوظ ہوتی ہیں۔
اس قوت کے فاسد ہونے کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ حس مشترک فاسد ہو جاتا ہے اور یہ وہ قوت ہے جو ان صورتوں کو خزانہ خیال سے واپس لوٹاتی ہے یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ قوتِ خیال فاسد ہو جاتی ہے، جو ان صورتوں کا خزانہ ہے اور ان کی حفاظت کرتی ہے۔ فسادِ تخیل سے وہ تخیل مراد نہیں ہے جو صورتوں اور معانی جزئیہ میں تصرف کرتا ہے، کیونکہ یہ 'فسادِ فکر' میں داخل ہے، کیونکہ قوتِ مفکرہ ہی قوتِ متخیلہ کہلاتی ہے۔ دونوں کے درمیان صرف اعتباری فرق ہے [یعنی قوتِ مفکرہ اور قوت متخیلہ ایک ہی قوت کے دو نام ہیں۔ جب یہ قوت نفس ناطقہ کی خدمت کرتی ہے تو مفکرہ کہلاتی ہے اور یہ صرف انسان میں ہوتی ہے اور جب 'وہم' کی خدمت کرتی ہے تو متخیلہ کہلاتی ہے۔ یہ دوسرے حیوانات میں بھی ہوتی ہے]
قوتِ حافظہ کے فاسد ہو جانے سے قوت حافظہ کا باطل ہو جانا یا اس کا ناقص ہو جانا مراد ہے

سبب:

اس کا سبب محض یہ ہوتا ہے کہ دماغ کے پچھلے حصے پر [جو حافظہ کا مقام ہے] سردی اور تری کا غلبہ ہو جاتا ہے، لہٰذا وہ ان چیزوں کی حفاظت نہیں کر سکتا جو اس میں منطبع ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی چیز کی حفاظت کرنا اور اس کو روکنا خشکی ہی سے ہو سکتا ہے، لیکن جب دماغ کے اس حصہ پر تری کا غلبہ ہو جاتا ہے تو اس صورت میں اگر چہ یہ حصۂ دماغ ان معانی جزئیہ کے نقوش کو بآسانی قبول کرتا رہتا ہے، جو قوتِ وہم سے اس جگہ پہنچتے ہیں، لیکن یہ حصۂ دماغ ان کو جلد ہی چھوڑ بھی دیتا ہے، ان کی حفاظت نہیں کرتا، جس طرح پگھلا ہوا موم انگوٹھی کے نقش کی حفاظت نہیں کر سکتا جو اس پر چھاپا جاتا ہے اور جب اس تری کے ساتھ سردی بھی مل جاتی ہے تو اس سے تری کو مدد پہنچتی ہے، کیونکہ سردی اس رطوبت کو تحلیل ہونے سے روک دیتی ہے۔ گاہے وہ چیزیں بھی زائل ہو جاتی ہیں جو اس مرض سے پہلے اس جگہ چھپی تھیں، جیسا کہ جالینوس نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے کہ:

> ''روم میں یک لڑائی ہوئی تھی، جس میں فریقین کی جانب سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے تھے اور جو لوگ ہلاکت سے بچ گئے تھے، انہیں مردوں کی بدبو آتی تھی، کیونکہ یہ

لوگ کچھ عرصہ تک اسی جگہ ٹھہرے رہے تھے۔ جس کی وجہ سے انہیں ایسا نسیان پیدا ہوا کہ ان کو جو باتیں یاد تھیں وہ سب بھول گئے حتیٰ کہ اپنے اور اپنے والدوں کے نام بھی یاد نہیں رہے اور وہ اپنے آپ کو اور نیز اپنے یار دوستوں کو بھی نہیں پہچان سکتے تھے"۔

اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ یہ گندہ بوئیں غلیظ، بوجھل اور بہت تر ہوتی ہیں، چنانچہ جب یہ دماغ میں پہنچتی ہیں تو ان کی وجہ سے جوہر دماغ ڈھیلا ہو جاتا ہے اور اس میں جو نقوش چھپے ہوئے ہوتے ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں۔

میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے۔ جس نے ایک گھر میں ایک مردہ کے ساتھ تمام رات گزاری تھی۔ اس مردہ میں اس قدر تعفن پیدا ہو گیا تھا کہ زبان سے بیان نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا اس شخص کو نسیان اور خبطِ دماغ ویسا ہی پیدا ہو گیا تھا جیسا کہ جالینوس نے رومی قوم کے متعلق بیان کیا ہے۔

علامات:

نیند زیادہ آتی ہے۔ کیونکہ اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور روح باہر کی طرف پھیلنے سے سست ہو جاتی ہے۔

یہ تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ زیادہ نیند آنے (سبات) کا سبب محض دماغ کے بطن مقدم کی آفت ہوا کرتی ہے۔ البتہ دماغ کے بعض دوسرے اجزاء میں مشارکت کے باعث ضرر اور آفت پیدا ہو جاتی ہے۔

سر میں خصوصاً سر کے پچھلے حصہ میں گرانی ہوتی ہے اور دماغ سے برابر رطوبتیں نکلتی رہتی ہیں

علاج:

تیز دھوؤں کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کریں۔ جن میں قسطوریون، گوگل، جاؤشیر، بورہ ارمنی اور شحم حنظل شامل ہو۔ کیونکہ بقراط نے اس مرض میں بذریعہ دواء اوپر سے تنقیہ کرنے کو منع کیا ہے کلام قابل اعتراض ہے، کیونکہ بذریعہ دواء اوپر سے تنقیہ کرنے سے بقراط کی مراد محض قے ہی ہو سکتی ہے نہ کہ کوئی دوسری چیز اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مرض میں بلکہ تمام دماغی امراض میں قے کرنا ممنوع ہے، کیونکہ قے کرانے سے مواد اوپر کی طرف چڑھتے ہیں۔ لیکن مصنف نے بقراط کے اس قول سے یہ خیال کیا ہے کہ اوپر سے مسہل کے جوشاندہ وغیرہ بھی نہیں پلانے چاہئیں، حالانکہ یہ صاف غلطی ہے۔

اگر دھوؤں سے دماغ کا تنقیہ نہ ہو سکے تو اس کے بعد ایارج فیقرا کھلائیں اور غرغرہ کرائیں۔

Scanned with CamScanner

جوخردل [رائی]، کلونجی اور عاقر قرحا جیسی دواؤں سے شہد کے ساتھ بنائے گئے ہوں اور تربد، جند بیدستر جیسی دواؤں سے چھینکیں لائیں اور پھر [یعنی تنقیہ کرنے کے بعد] مزاج کو تبدیل کریں اور اس غرض کے لیے طلاء استعمال کریں۔ جو بورۂ ارمنی، جند بیدستر، رائی اور جنگلی سداب سے سرکۂ عنصل اور روغن سوسن سے بنائے گئے ہوں۔

مروخات لگائیں۔ مثلاً روغن سوسن میں جند بیدستر ملا کر لگائیں اور معاجین کھلائیں۔

جن میں بلادر [بھلانوہ] اور وج [بچ] شامل ہو۔

نسخہ معجون بولس جو قوت حافظہ کے لیے مفید ہے:

بھلانوہ ۲۵ گرام، ایلوا ۲۲۵ گرام، غاریقون ۹۰ گرام، تج، زراوند، بچھ [وج]، زعفران، دارچینی، مصطگی، ہر ایک چھ مثقال [۲ تولہ] قسط، تخم سداب، مرچ سفید، ہر ایک آٹھ مثقال ۳ تولہ، افتیمون ایک اوقیہ، تقریباً ۲۰ تولہ، شہد بقدر ضرورت۔

سرکہ عنصلی اور سکنجبین عنصلی اس مرض میں بہت مفید ہیں، کیونکہ یہ چیزیں بالخاصہ غلیظ اخلاط کو لطیف بناتیں اور ان کو کاٹتی چھانتی ہیں۔

سرکہ عنصل بنانے کی ترکیب:

عنصل سفید [جنگلی سفید پیاز] لے کر صاف کریں اور پھر لکڑی کی چھری سے کاٹ کر ایک دھاگہ میں اس طرح پروئیں کہ اس کے ٹکڑے ایک دوسرے سے علاحدہ رہیں، اس کے بعد چالیس روز تک سائے میں لٹکائیں رکھیں، پھر اس پیاز کو مٹی کی سبز [روغن دار] ہانڈی میں ڈال کر فی رطل [آدھ سیر] کے حساب سے اٹھارہ رطل [تقریباً نو سیر] سرکہ بھر کر پورے دو مہینہ تک دھوپ میں رکھ چھوڑیں، جب آفتاب برج [1] جوزا یا برج سرطان یا برج اسد میں ہو۔

بعض لوگ جنگلی پیاز کو سائے میں نہیں سکھاتے، بلکہ جب آفتاب برج [2] ثور کے بیسویں درجے میں ہوتا ہے تو اس کو سرکہ میں ڈال کر دھوپ میں رکھ چھوڑ دیتے ہیں اور اس وقت تک

۱- سال میں بارہ برجوں میں چکر لگاتا ہے۔ ہر ایک برج میں ایک مہینہ رہتا ہے۔ جب آفتاب برج جوزا اور سرطان اور اسد میں آتا ہے تو موسم گرما ہوتا ہے۔

۲- ہر ایک برج میں تیس درجے ہوتے ہیں۔ آفتاب روزانہ ایک درجہ کو طے کرتا ہے، حتی کہ تیس درجے یعنی پورے برج کو ایک ماہ میں طے کر جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

رہنے دیتے ہیں جب تک کہ آفتاب برج عقرب کے بیسویں درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔اس طرح بنایا ہوا سرکہ دست زیادہ لاتا ہے اور سکنجبین عنصلی وہ کہلاتی ہے جو اس سرکہ عنصل سے بنائی جاتی ہے۔

یا فساد ذکر [قوت حافظہ کا خراب ہونا] کا سبب یہ ہوتا ہے کہ سر کے پچھلے حصے پر سردی اور خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔ جو دماغ کو سخت موم کے مانند بنا دیتا ہے۔اس لیے اس میں کوئی چیز نہیں چھپتی۔ کیونکہ سردی قبض، کثافت اور انجماد کے ذریعہ سختی پیدا کرتی ہے اور خشکی اس کی مدد کرتی ہے، کیونکہ نرم اور ڈھیلا کرنے والی رطوبت معدوم ہوتی ہے۔فساد ذکر کی یہ قسم پہلی قسم کی نسبت بہت کم پیدا ہوتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ دماغ کا پچھلا حصہ سخت پیدا کیا گیا ہے، تا کہ اس میں جو چیز چھپے وہ بآسانی دور نہ ہو۔لیکن اس کے برخلاف فسادِ تخیل عموماً سردی اور خشکی سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ دماغ کا یہ حصہ نرم پیدا کیا گیا ہے، تا کہ اس میں چیزوں کے نقوش بآسانی چھپ جائیں۔

علامات:

مریض ہر وقت جاگتا رہتا ہے۔اس کے نتھنے خشک ہوتے ہیں۔ مسلسل اور پے در پے گفتگو کرنا مریض کے لیے دشوار ہوتا ہے۔ کیونکہ زبان کے اعصاب وعضلات نیز حلق وحنجرہ کے اردگرد خشکی کا غلبہ ہوتا ہے اور تشنج جیسی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔لہذا گفتگو کرتے وقت زبان نہ تو بخوبی مڑسکتی ہے اور نہ گھوم سکتی ہے۔

بعض اوقات، جب حنجرہ کے عضلات پر خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔ مریض کی حالت ایسی ہوتی ہے گویا کہ اس کا گلا گھٹ رہا ہے۔ کیونکہ عضلات حنجرہ میں تشنج پیدا ہوجاتا ہے اور وہ پھیلنے اور سرد ہوا کو جذب کرنے سے عاجز ہوجاتے ہیں، پس جب پانی پیا جاتا ہے یا کوئی ایسی دوا استعمال کی جاتی ہے جو بالفعل تر ہو تو یہ حالت زائل ہوجاتی ہے —— یا اس کا سر پیچھے کی جانب کھنچ رہا ہے۔ یہ حالت اس لیے پیدا ہوتی ہے کہ نخاع [حرام مغز] خشکی اور جمود کے باعث نیز نخاعی اعصاب کے تمدد کی وجہ سے سکڑنے لگتا ہے۔

علاج:

گرم اور تر غذاء کے ذریعہ تری اور گرمی پیدا کریں۔ مثلاً مرغیوں، چوزوں اور بھیڑ کے بچوں کے گوشت کا اسفیدباج [سادہ شوربا] پلائیں۔

Scanned with CamScanner

مروخات لگائیں۔ مثلاً گائے کی پنڈلی کا گودہ، روغن بادام، روغن بابونہ۔
نطولات استعمال کریں۔ مثلاً جوشاندۂ رؤس [سری] اور جوشاندۂ بابونہ اور السی و بنفشہ کا نطول کریں۔

فسادِ فکر وہ حالت ہے جس میں مریض کسی امر کو بالکل نہیں سوچ سکتا یعنی مریض نہ تو ان مقدمات جزئیہ [۱] کو ترتیب دے سکتا ہے جو حافظہ میں موجود ہوتے ہیں اور نہ ان مقدمات کلیہ [۲] کو مرتب کرسکتا ہے جو عقل فعال [۳] میں موجود ہوتے ہیں اور انہیں جزئیات سے حاصل ہوا کرتے ہیں اور نہ قول شارح [۴] کے مواد کو مرتب کرسکتا ہے تاکہ اس ترتیب سے تیسری بات [یعنی نتیجہ] معلوم ہو جائے۔ یا مریض جو کچھ سوچتا ہے وہ فاسد ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دونوں مقدمات میں سے کوئی ایک مقدمہ فاسد ہو جاتا ہے، چنانچہ جب وہ دونوں میں سے ایک کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دوسرا مقدمہ فاسد ہو جاتا ہے اور گاہے یہ وجہ ہوتی ہے کہ قول شارح کے اجزاء فاسد ہو جاتے ہیں۔

اس کا سبب یہ ہے کہ دماغ کے وسطی حصے پر سردی اور تری کا غلبہ ہوتا ہے۔ جو قوتِ فکر [قوتِ متفکرہ یا قوت متفرقہ] کا مقام ہے اور اس وجہ سے روح سرد اور کثیف ہو جاتی اور اس کا قوام غلیظ ہو جاتا ہے، لہٰذا قوتِ فکر بالکل زائل ہو جاتی ہے یا اس میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ فکر [سوچنا] روح کی حرکت ہے، جس کے ذریعہ روح اوسط دماغ سے موخر دماغ میں پہنچتی ہے اور پھر وہاں

۱- مقدمات جزئیہ و کلیہ کو سمجھانے کے لیے یہ مقدمہ بیان کیا جاتا ہے کہ "زید ہمارا دشمن ہے" اور "دشمن ہمیشہ بدخواہ ہوا کرتا ہے" لہٰذا پہلا جملہ ایک خاص شخص سے تعلق رکھتا ہے۔ لہٰذا اور اس کو مقدمہ جزئیہ کہتے ہیں اور دوسرا جملہ عام حالات سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لیے اس کو۔

۲- مقدمہ کلیہ یا عام کہتے ہیں۔ ان دونوں جملوں میں سے اگر حد اوسط گرا دیا جائے تو صرف یہ معلوم ہوگا کہ "زیادہ مارا بدخواہ ہے"۔ اس کو اصطلاح میں "نتیجہ" کہتے ہیں۔ اگر ان مقدمات میں ترتیب دے کر کوئی نتیجہ معلوم کرلیا کرے تو اس کو ترتیب کہتے ہیں۔

۳- عقلِ فعال فلاسفہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل ہی کو پیدا کیا، چنانچہ یہ موجود ہے، لیکن اس کا کوئی جسم یا جزو نہیں، بلکہ وہ ایک جوہر مجرد ہے، جو اپنے فعل میں آلات جسمانیہ سے بے پرواہ ہے اور چونکہ اس سے افعال کثیرہ کلیہ صادر ہوتے ہیں، اس لیے اس کا نام عقلِ فعال رکھ دیا ہے۔

۴- قول شارح، ہمیشہ کسی شے کی ماہیت بیان کیا کرتا ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ "انسان کیا ہے؟" اس کے جواب میں اگر یہ بات کہی جائے کہ "انسان عقل و فراست رکھنے والا حیوان ہے" تو یہی قول شارح کہلائے گا اور قول شارح کے مواد "عقل رکھنے والا" اور "حیوان" دو جزء ہوں گے۔ مترجم

Scanned with CamScanner

ہے، یہی وجہ ہے کہ دماغ کے اس بطن کا مزاج بطنِ اول اور بطنِ موخر کی نسبت گرمی مائل بنایا گیا ہے۔ اگر فسادِ فکر گرمی کی وجہ سے ہوا کرتا تو فکر کی حرکت ضرور مشوش اور پراگندہ ہوتی۔

گاہے اس کی وجہ سادہ سردی کا غلبہ ہوتا ہے اور گاہے یہ مرض خشکی سے بھی لاحق ہوتا ہے، لیکن جب یہ تری کے ساتھ ہوتا ہے تو بہت شدید ہوا کرتا ہے، کیونکہ رطوبت روح کی حرکت کو سست کرنے میں سردی کی معین ومددگار ہو جاتی ہے۔

فسادِ فکر [سوچ اور سمجھ کا جاتا رہنا] اگرچہ درحقیقت نسیان نہیں ہے، لیکن نسیان سے قریب ضرور ہے۔ اس لیے کہ اس کا مریض نہ تو ان دو مقدمات سے نتیجہ نکالنے پر قادر ہوتا ہے جو خزانہ حافظہ اور عقلِ فعال میں موجود ہوتے ہیں اور نہ مُعرِّف [تعریف یا قولِ شارح] سے مُعرَّف [جس کی تعریف کی جاتی ہے] کو معلوم کرسکتا ہے۔ اس لیے مریض کی حالت اس شخص جیسی ہو جاتی ہے جو مادۂ قیاس [اجزاء قیاس] اور قولِ شارح کے اجزاء کو بھول گیا ہو اور اس کو اس کے دونوں اجزاء یاد نہ رہے ہوں تو اس مرض کو بھی مجازی طور پر نسیان کہا جاتا ہے۔ لیکن جمہور اطباء اس کو حمق [بے وقوفی] کے نام سے موسوم کرتے ہیں، بشرطیکہ یہ فساد [بے وقوفی] مریض کے مکان، اہل و عیال، اخلاق اور نیز اس کے عملی کاموں وغیرہ سے متعلق ہو اور اسی کو ''بلادۃ'' بھی کہتے ہیں، بشرطیکہ یہ فساد علمی مسائل اور علمی باریکیوں سے متعلق ہو۔

علامات:

قوتِ حافظہ کے باطل یا ناقص ہونے کی وہ علامتیں پائی جاتی ہیں، جو سردی اور تری سے پیدا ہوا کرتی ہیں۔ لیکن [یہ فرق ہے کہ] اس جگہ زیادہ تر سر کے درمیانی حصے میں بوجھ ہوا کرتا ہے۔

علاج:

قوت حافظہ کے خراب ہو جانے کا علاج کریں۔ چنانچہ مادہ کا تنقیہ کریں اور مزاج کو تبدیل کریں۔ لیکن طلاؤں اور مروخات کے استعمال میں مقام مرض کی رعایت ضرور کریں۔ یعنی طلاء اور مروخات سر کے درمیانی حصے پر لگائیں۔

فسادِ تخیل میں مریض امور تخیلیہ میں ناقص اور ضعیف ہو جاتا ہے۔ یعنی دریافت شدہ

Scanned with CamScanner

صورتوں کے خزانۂ خیال میں محفوظ رکھنے اور نیز حواس ظاہر سے غالب ہو جانے کے بعد ان کے بعینہٖ یاد دلانے کی قوت ناقص اور ضعیف ہو جاتی ہے۔

مریض خواب بہت کم دیکھتا ہے اور جو دیکھتا ہے بھول جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ حس مشترک تمام نقوش [صورتوں] کے لیے تختی ہے، لہذا جب یہ نقوش [صورتیں] حسِ مشترک میں چھپ جاتی ہیں، یہ مشاہدہ کے حکم میں ہوتی ہیں [یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مشاہدہ ہو رہا ہے] اور یہ نقوش [صورتیں] جس طرح حواس ظاہرہ سے دریافت ہونے کے بعد حس مشترک میں آ کر چھپتے ہیں۔ اسی طرح اس پر حواس باطنہ یعنی خیال و متخیلہ سے بھی نقوش آ کر چھپتے رہتے ہیں، جیسا کہ یہ صورتیں اندرونی یا بیرونی حواس سے حسِ مشترک میں آنے کے بعد یہ خیال میں چھپتی رہتی ہیں۔ دماغی قوتیں ان آئینوں کے مانند ہیں جو آمنے سامنے رکھے ہوں اور ایک کا دوسرے پر عکس پڑ رہا ہو۔

ان کے علاوہ دو امور ایسے بھی ہیں جو اندرونی حواس سے حسِ مشترک پر کوئی شے چھپنے نہیں دیتے۔ چنانچہ ان میں سے ایک امر یہ ہے کہ صورتیں بیرونی حواس سے یکے بعد دیگرے [متواتر] حسِ مشترک ان صورتوں کو قبول کرنے سے رک جائے اور اسی لیے حس مشترک ان صورتوں کو قبول کرنے سے بھی لا پرواہ ہو جائے جو اس میں اندرونی حواس سے آتی رہتی ہیں اور دوسرا امر وہ ہے جو قوتِ متصرفہ کو حسِ مشترک میں ان صورتوں کو بھیجنے سے روک دے۔ اس لیے کہ نفس ناطقہ اور وہم جب غیر محسوس امور میں تصرف کرتے ہیں تو قوت متصرفہ سے خدمت لیتے ہیں اور اسے جبراً اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، لہذا قوت فاعلہ [یعنی قوتِ متصرفہ] حسِ مشترک میں اثر کرنے [یعنی حس مشترک میں صورتوں کے ڈالنے سے] رک جاتی ہے۔

نیند کی حالت میں پہلا مانع [یعنی پہلا امر] تو بالضرور دور ہو جاتا ہے اور گاہے دوسرا امر بھی جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ طبیعت ہضم غذاء کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور تمام تھکا دینے والی حرکتوں کو چھوڑ کر آرام حاصل کرنا چاہتی ہے۔ لہذا نفسِ ناطقہ بھی طبیعت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے —— اس کے دو وجوہ ہیں۔

ایک وجہ تو یہ ہے کہ اگر نفسِ ناطقہ طبیعت کی طرف متوجہ نہ ہو، بلکہ اپنے کاموں میں مشغول رہے تو طبیعت بھی اس کی پیروی کرے گی اور تدبیر غذاء سے اپنی توجہ ہٹا لے گی، لہذا بدنی حالت

Scanned with CamScanner

خراب ہو جائے گی، لیکن چونکہ طبیعت کو تدبیر بدن کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہے، لہذا نفس قدرتاً اس کی طرف جذب ہوتا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ نیند صحت کی نسبت مرض سے بہت زیادہ مشابہ ہے، کیونکہ نیند وہ حالت ہے جو تدبیر بدن کے لیے غذاء کو تیار کرنے اور نیز اعضاء وقوی کی اصلاح کرنے کی غرض سے پیدا ہوتی ہے اور نفس ناطقہ جس طرح مرض کی حالت میں اعادۂ صحت تک تدبیر بدن کے لیے طبیعت کا معین و مددگار ہوتا ہے، اسی طرح نیند کی حالت میں بھی طبیعت کی مدد کرتا رہتا ہے اور اس حالت میں نہ تو اپنے خاص مشاغل میں مصروف ہوتا ہے اور نہ قوت متصرفہ سے خدمت لیتا ہے۔

لہذا [مذکورہ بالا وجوہ سے] نیند کی حالت میں باطنی فاعل [قوتِ متصرفہ] کی سلطنت قوی ہوتی ہے اور حسِ مشترک بیکار ہوتا ہے اور اس میں صورتوں کے قبول کرنے کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ لہذا حسِ مشترک میں وہ صورتیں چھپتی رہتی ہیں اور مشاہدہ کے مانند معلوم ہوتی رہتی ہیں، جو خزانۂ خیال میں محفوظ ہوتی ہیں یا جنھیں قوت متخیلہ نے ترکیب دیا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیند بہت کم خواب سے خالی ہوتی ہے اور حسِ مشترک خواب میں دیکھی ہوئی صورتوں کو خزانۂ خیال کے سپرد کر دیتا ہے، لہذا نیند میں دیکھے ہوئے خواب بیداری کے وقت یاد آ جاتے ہیں، لیکن مرض کی حالت میں دوسرا امر [دوسرا مانع] دور ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ اوپر بیان ہو چکی ہے —— اور گا ہے پہلا امر [پہلا مانع] بھی زائل ہو جاتا ہے، جب کہ روح اس قدر ضعیف ہو جائے کہ روح باہر کی طرف نہ پھیل سکے۔ ایسی حالت میں قوتِ متخیلہ [قوتِ متصرفہ] حسِ مشترک سے خدمت لیتی اور حسِ مشترک کو ان صورتوں کے قبول کرنے سے روک دیتی ہے جو بیرونی حواس سے حسِ مشترک میں آتی ہے، لہذا حسِ مشترک میں قوتِ متخیلہ کی صورتیں چھپنے لگتی ہیں۔

اور جب خزانۂ خیال ضعیف ہو جاتا ہے تو طبعی طور پر وہ ان صورتوں کو یاد نہیں رکھ سکتا جو بیداری کی حالت میں محسوس ہوا کرتی ہیں لہذا قوتِ متخیلہ نہ تو ان صورتوں میں تصرف کر کے ان کو حسِ مشترک میں ڈال سکتی ہے اور نہ یہ صورتیں حس مشترک سے خزانۂ خیال میں دوبارہ چھپ سکتی ہیں اور نہ بیداری میں کوئی خواب یاد آ سکتا ہے۔

علاوہ ازیں [خزانۂ خیال کے ضعیف ہونے کے باعث] وہ باتیں بھی خیال میں محفوظ نہیں

Scanned with CamScanner

رہتیں جواس میں حس مشترک سے آکر چھپتی رہتی ہیں اور جنہیں قوتِ متخیلہ ترکیب دے کر حسِ مشترک پر ڈالتی رہتی ہے، لہٰذا مریض کا گمان ہوتا ہے کہ اس نے قطعاً کوئی خواب نہیں دیکھا ہے یا خواب میں دیکھی ہوئی کچھ صورتیں بے ترتیبی کے ساتھ یاد ہوتی ہیں، باقی سب بھول جاتی ہیں۔ جس سے مریض یقین کرتا ہے کہ میں نے خواب تو دیکھا تھا لیکن بھول گیا ہوں۔

یا قوت خیال بالکل باطل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مریض ہر قسم کی دیکھی ہوئی چیزوں کو بھول جاتا ہے۔ خواہ وہ بیداری میں دیکھی ہوں یا نیند میں اور جب یہ چیزیں بیرونی حواس سے غائب ہو جاتی ہیں۔ ان کو خیال نہیں کر سکتا [یعنی یاد نہیں رکھ سکتا] جس طرح قوت حافظہ کا مریض محسوسات کے معانی جزئیہ کو ترکیب و تفصیل کے لحاظ سے بھول جاتا ہے۔ ہم نے معانی کے ساتھ ''جزوئی'' کی قید صرف اس لیے لگائی ہے کہ قوتِ حافظہ ان معانی جزئیہ کا خزانہ ہے، جو اس میں قوتِ وہم یا قوت متخیلہ سے آتے ہیں اور معانی کلیہ جنہیں نفسِ ناطقہ ادراک کرتا ہے ان کا خزانہ ''عقل فعال'' ہے۔

اس کا سبب بعینہٖ وہی ہے جس سے قوتِ حافظہ میں نقصان لاحق ہوتا ہے۔ یعنی رطوبت و یبوست کی افراط جالینوس نے ''صناعۃ صغیرہ'' میں لکھا ہے:

> ''تخیل [قوتِ متخیلہ] کی فضیلت یہ ہے کہ اس میں صورتیں بآسانی چھپیں اور اس کے لیے زیادہ مناسب مزاج یہ ہے کہ وہ رطوبت میں معتدل ہو، کیونکہ کوئی چیز نہ تو خشک میں چھپ سکتی ہے اور نہ تر میں، البتہ جو چیز خشکی اور تری میں معتدل ہو اس میں چھپ سکتی ہے''۔

البتہ اس قدر فرق ضرور ہے کہ یہ قسم بالعموم خشکی سے پیدا ہوتی ہے اور نقصان حافظہ تری سے۔ کیونکہ دماغ کا بطن مقدم بہت تر اور نرم ہے اور بطن موخر بہت زیادہ خشک اور سخت ہے، لہٰذا ان دونوں بطنوں میں بیماریاں ایک دوسرے کے خلاف پیدا ہوتی ہیں، کیونکہ جب مقدم دماغ کا مزاج خشکی کے غلبہ کے باعث اپنی حالت اصلی سے بدل جاتا ہے تو اس کے فعل میں خلل آجاتا ہے۔ اسی طرح موخرِ دماغ کا فعل رطوبت کے غلبہ سے بگڑ جاتا ہے۔

حالانکہ مقدم دماغ اور موخرِ دماغ دونوں قبول کرنے اور چھپنے میں مشترک اور یکساں ہیں، لیکن مقدم کو زیادہ رطب اور موخرِ کو زیادہ خشک بنانے کی وجہ محض یہ ہے کہ مقدم دماغ ان صورتوں کو قبول کرتا ہے جو حواسِ ظاہرہ سے حسِ مشترک میں پہنچتی ہیں۔ لہٰذا مناسب یہی تھا کہ وہ سریع القبول اور سریع الانطباع ہو [یعنی صورتوں کو بہت جلد قبول کرے اور اس میں وہ صورتیں بہت جلد چھپ جائیں]

Scanned with CamScanner

تا کہ اس میں صورتوں کے بکثرت آنے کی وجہ سے کوئی چیز چھپنے سے نہ رہ جائے ـــــ اور موخر دماغ معانی جزئیہ کو ایک ہی مورد [قوت وہم] سے قبول کرتا ہے۔ لہذا اس میں خیال کے مانند اس بات کا اندیشہ نہیں ہوتا کہ کوئی چیز چھپنے سے باقی رہ جائے گی۔ علاوہ ازیں صورتوں کو وہ فضیلت بھی حاصل نہیں ہے جو معانی کو حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موخر دماغ کو زیادہ خشک بنایا گیا ہے تا کہ وہ زیادہ شدت اور قوت کے ساتھ معانی کی حفاظت کر سکے اور ان کو ٹھیرا سکے۔

دونوں کی علامات وعلاج یکساں ہیں۔ صرف مقام مرض [سر] پر طلاؤں کے لگانے اور مرو خات ونطولات وغیرہ کے استعمال میں فرق ہے۔ چنانچہ اس قسم میں یہ چیزیں سر کے اگلے حصے پر استعمال کی جاتی ہیں اور قوتِ حافظہ کے خراب ہونے کی صورت میں سر کے پچھلے حصے پر۔

یا مریض ان چیزوں کا خیال کرتا ہے جو موجود نہیں ہوتیں اور ایسی چیزیں دیکھتا ہے جن کا وجود خارج میں نہیں ہوتا یا تو ان چیزوں کو واقعات کے خلاف شکلوں اور صورتوں میں دیکھتا ہے، چنانچہ یہ قسم تشویش[1] [پریشانی] کی قسم سے ہے نہ کہ بطلان اور نقصان کی قسم سے۔ لہذا یہ حالت صرف گرمی ہی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اس قسم کو نسیان کی قسم محض اس لیے بتایا گیا ہے کہ خیال میں جب تشویش پیدا ہو جاتی ہے تو وہ محسوس صورتوں کو واقعات کے خلاف شکلوں اور صورتوں میں محفوظ کر لیتا ہے۔ اس لیے محسوس کی ہوئی صورتیں محفوظ نہیں ہوتیں بلکہ وہ دوسری صورتیں ہوتی ہیں لہذا ان خارجی صورتوں کا نسیان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب قوت حافظہ میں تشویش [پریشانی] لاحق ہوتی ہے تو صحیح معانی بھول جاتے ہیں اور غیر صحیح یاد رہ جاتے ہیں۔

اس کا سبب مقدم دماغ پر صفراء کا غلبہ ہوتا ہے یا اس حصۂ دماغ میں سوء مزاج گرم بلا مادہ کے پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ سردی روح کو جما دیتی ہے اور قوتوں کو مردہ کر دیتی ہے اور ان کو تصرفات سے روک دیتی ہے، لہذا سردی کی کمی بیشی کے مطابق ان کے افعال بالکل باطل ہو جاتے ہیں یا ان میں نقصان لاحق ہو جاتا ہے۔ لیکن [یہ واضح رہے کہ] غلبۂ حرارت کے وقت روح گرم ہو جاتی ہے، لہذا وہ اضطرابی حرکتیں کرتی ہے اور اپنے تصرفات پر قوی ہو جاتی ہے، لیکن

۱- واضح ہو کہ بدنی افعال میں خرابی پیدا ہونے کے تین درجے ہیں: [۱] فعل میں کمی پیدا ہو جائے اس کو نقصان کہتے ہیں۔ فعل باطل ہو جائے اس کو بطلان کہتے ہیں۔ فعل میں پریشانی اور پراگندگی لاحق ہو، اس کو تشویش کہتے ہیں۔ نقصان وبطلان سردی سے اور تشویش گرمی سے لاحق ہوتی ہے۔ مترجم

یہ تصرفات طبعی طور پر نہیں ہوتے، چنانچہ جب دماغ پر گرمی کا غلبہ ہو جاتا ہے تو اس کے افعال میں اضطراب وتشویش پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ طبعی حالت سے بدل جاتے ہیں، لہذا دماغ تمام چیزوں کے اوضاع کو خلاف واقعہ شکل میں دریافت کرنے لگتا ہے۔

اس کی علامت یہ ہے کہ سر کا اگلا حصہ گرم ہوتا ہے کیونکہ حرارت کی زیادتی اسی جگہ ہوتی ہے۔ نتھنے خشک ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی رنگین چیزیں اور آگ کے شعلے آنکھوں کے سامنے نظر آتے ہیں سوء مزاج گرم سادہ میں اس علامت کے ظاہر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ روح میں اشتعال [حرارت] پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں ناریت اور چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا حسِ مشترک میں ان چیزوں کا مشاہدہ ہوتا ہے، جن سے خارج میں ناریت اور چمک پیدا ہوا کرتی ہے اور جن کو بحالتِ صحت دیکھنے کی عادت ہوتی ہے اور سوء مزاج گرم مادی میں اس علامت کے پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ روح مشتعل ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ گرم صفراوی بخارات مل جاتے ہیں، کیونکہ بخارات کا رنگ اسی مادہ کے رنگ کے مطابق ہوتا ہے، جس سے یہ بخارات جدا ہوتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اگر صفراء ہو تو دماغ سے اس کا تنقیہ کریں اور اس غرض کے لیے نرم ھتے اور مطبوخ ہلیلہ استعمال کریں، جیسا سرسام میں بیان ہو چکا ہے۔

اور مزاج کو تبدیل کریں مادی میں تنقیہ کے بعد اور سادہ میں شروع ہی سے اور اس غرض کے لیے طلاء، روغن اور نطول استعمال کریں۔

اس میں تمام تر توجہ مقدم دماغ کی طرف ہونی چاہیے

معمولات مطب:

اگر بلغمی رطوبتوں کے غلبہ اور نزلہ وزکام کی زیادتی سے یہ مرض ہو تو منضج بلغم پلا کر مسہل دیں اور حب ایارج سے دماغ کا تنقیہ کریں۔ اس کے بعد قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، خمیرہ گاؤزبان، عنبری جواہر والا ۷ گرام میں ملا کر صبح کو اور معجون بولس یا سفوف نسیان ۷ گرام شام کو کھلائیں۔ جوارش جالینوس ۷ گرام کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت دیں۔ معجون بولس کا نسخہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور سفوف نسیان کا نسخہ یہ ہے۔

سفوف نسیان:

کندر، وج ترکی [بچھ]، سونٹھ، ہر ایک ۱۲ گرام، تیزپات، لونگ، ناگرموتھ، دارچینی، ہر ایک

Scanned with CamScanner

۷ گرام، مصری سب دواؤں کے برابر، سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔
مقدار خوراک: ۷ گرام سفوف روزانہ صبح کو دو چار گھونٹ تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔
اگر خشکی [یعنی خون کی کمی] سے یہ مرض ہو تو صبح و شام باغات و چمن کی سیر کرائیں۔ مریض کو خوش و خرم رکھیں۔ عطریات استعمال کرائیں۔ پاکیزہ لباس پہنائیں۔ خوشبودار پھول سونگھائیں اور خون پیدا کرنے والی اور دماغ کو قوت دینے والی تدابیر اختیار کریں، مثلاً قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۷ گرام میں ملا کر صبح کو کھلائیں اور قرص خبث الحدید، قرص مرجان جواہر والا ایک ایک عدد، دواء المسک معتدل ۷ گرام میں ملا کر شام کو دیں۔ مقوی غذاء کھلائیں۔
علاوہ ازیں یہ نسخہ بھی مفید ہے۔
حب برہمی، دماغ کو قوت دیتی، ذہن اور حافظہ کو تیز کرتی ہے۔

نسخہ:
برہمی بوٹی کو باریک پیس چھان کر روغن سے بقدر ضرورت چرب کریں اور مرچ سیاہ ۳ گرام، دانہ الائچی خرد ۳ گرام باریک پیس کر باہم ملائیں۔ اس کے بعد پانی میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک دو گولی صبح و شام۔

غذاء:
بلغمی رطوبتوں کے غلبہ کی صورت میں ہضم کی رعایت رکھتے ہوئے چوزہائے مرغ، تیتر اور بٹیر کا بھونا ہوا گوشت، کباب، مونگ یا ارہر کی دال بھون کر خشک پکائی ہوئی چپاتی کے ساتھ دیں۔
جب مرض کا سبب خشکی [رطوبتوں کی کمی] ہو تو شوربا، چپاتی، یخنی، چوزۂ مرغ، تیتر، بٹیر کے گوشت کا شوربا، بیضۂ نیمبرشت، دودھ، گھی، مکھن اور ملائی دیں۔ بکری کا بھیجہ گھی میں پکا کر کھلائیں اور تازہ پھلوں میں انگور، سیب، آم، خربزہ، شیریں سنترے وغیرہ کھلائیں۔

پرہیز:
بلغمی رطوبتوں کے غلبہ کی صورت میں سرد پانی کے پینے [خصوصاً نیند سے بیدار ہونے کے بعد] سر کو ٹھنڈی ہوا کے لگنے، بارش میں بھیگنے اور سرد و تر چیزوں کے کھانے سے پرہیز رکھیں۔ خشکی کی صورت میں دماغی اور جسمانی محنت سے روک دیں۔ مباشرت سے قطعی پرہیز کرائیں۔ گرم و

Scanned with CamScanner

خشک اور غلیظ بادی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ معجون جدوار بھی مفید ہے۔

نسخہ:

جدوار، عود صلیب، عود ہندی، بسباسہ، حب بلساں، ہر ایک ۵ گرام، عود بلساں، انجدان، بابونہ، اسارون، برگ سداب، اذخر مکی، اریسا، جوز بوا، دارچینی، دار فلفل، کندر، سعد، ہر ایک ۳ گرام، جند بیدستر، زعفران، مشک، فلفل سیاہ، رائی، ہر ایک ا گرام، لونگ، پودینہ، مرچ سفید، ہر ایک ۲ گرام، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، مغز فندق، مغز بادام شیریں ہر ایک ۷ گرام، شہد سہ چند — تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر معجون بنائیں۔ معجون لوبان بھی مفید ہوتی ہے۔

نسخہ:

کندر، وج، سعد کوفی، ہر ایک ۱۰ گرام، مرچ سیاہ، سونٹھ، ہر ایک ۵ گرام، تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد سہ چند میں ملا کر معجون بنائیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔ معجون بہلانواں بھی مفید ہوتا ہے۔

نسخہ:

مرچ سیاہ ۵ گرام، وج ترکی، سعد کوفی، ہر ایک ۳ گرام، ہلیلہ سیاہ ۲ گرام، عسل بہلانواں ۴ گرام، شہد خالص دو چند، تمام دواؤں کو کوٹ کر حسب ترکیب معجون بنائیں۔

علاوہ ازیں معجون سنجری، معجون فیروز نوش، معجون فولاد، معجون غیاثی، معجون نجاح، معجون لبوب، معجون فلاسفہ وغیرہ بھی نسیان میں مفید ہوتے ہیں۔ جن کے نسخے "علاج الامراض" میں مذکور ہیں۔

یہ دوا بھی نسیان کے لیے مفید ہے۔

دواء نسیان کا نسخہ: کندر ۹ گرام، فلفل سیاہ ۳ گرام، دونوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیا جائے۔

مقدار خوراک ساڑھے چار گرام، نہار منہ۔

مربی سونٹھ، مربی تج، مربی دار فلفل بھی مفید ہوتے ہیں۔

یہ دوا بھی مفید ہے: کندر، سعد کوفی، وج سفید، زعفران، تمام دواؤں کو ہموزن لے کر کوٹ چھان لیں اور سہ چند شہد میں ملا کر معجون بنائیں۔ مقدار خوراک ۴ ماشہ۔

دیگر ہدہد کی زبان کا کھانا نسیان کو فوراً زائل کر دیتا ہے۔

دیگر سرخ مویز منقی نہار منہ کھانا مفید ہے۔

دیگر روغن پسنہ کا سعوط بھی نسیان کے لیے مفید ہے۔ [شریف خاں مرحوم]

Scanned with CamScanner

مالیخولیا

وجہ تسمیہ:

مالیخولیا کا نام سبب کے نام پر رکھا گیا ہے، کیونکہ مالیخولیا کے معنی یونانی زبان میں ''سیاہ خلط'' کے ہیں، لیکن یوحنا بن سرافیون نے اس کے معنی ''خوف'' کے بتائے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ نام عرض کے نام پر ہوتا ہے۔

تعریف:

مالیخولیا وہ مرض ہے جس میں مریض کا گمان اور فکر طبعی طریقہ سے بدل جاتا اور ان میں فساد اور خوف پیدا ہو جاتا ہے خوف ایک نفسانی کیفیت ہے، جس میں روح موذی سے بھاگ کر اندر کی طرف چلی جاتی ہے۔ خواہ یہ موذی واقعی موجود ہو یا صرف خیالی ہو۔

مالیخولیا کے مریض میں گمان اور فکر کا یہ تغیر بالعموم ان عادتوں اور وضعوں کے مطابق ہوا کرتا ہے، جو بحالتِ صحت مریض کے خیال میں جمی ہوتی ہیں، جیسا کہ ایک کمہار خیال کرتا تھا کہ ''میں مٹی کا برتن ہو گیا ہوں'' لہذا وہ آدمیوں اور دیواروں سے بچتا تھا، تا کہ وہ ان سے لگ کر ٹوٹ نہ جائے اور ایک دوسرے شخص کو جو مرغے خریدا کرتا تھا اور ان کا موٹا کر کے بیچ ڈالتا تھا یہ گمان ہو گیا تھا کہ ''وہ مرغ ہو گیا ہے۔ لہذا وہ بلند مقامات پر چڑھ کر اپنے بازوؤں کو مرغ کے مانند پھڑ پھڑاتا اور اذان دیتا تھا''۔ ایک اور شخص کو جو سپیروں کے گروہ میں اکثر جاتا تھا یہ خیال ہو گیا تھا کہ ''اس کے پیٹ میں سانپ گھس گیا ہے'' اور کہا کرتا تھا کہ سانپ نے ہمارے جگر کو کھا لیا ہے۔

گمان اور فکر کا یہ تغیر سوداوی مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے، جو دماغی روح کو وحشت میں ڈال دیتا اور اپنی تاریکی اور سیاہی کے باعث اسے خوف زدہ کر دیتا ہے۔ جیسا کہ شیخ نے ادویہ قلبیہ میں کہا ہے کہ روح ایک جسمانی جوہر ہے جو عناصر اربعہ کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اور اجسام سماویہ سے [آسمانی اجسام] کسی قدر مشابہت رکھتا ہے۔ اسی لیے روح کو ''جوہر نورانی'' اور روح باصرہ کو ''شعاع'' اور ''نور'' کہا جاتا ہے ـــــ اور یہی وجہ ہے کہ نفسِ نور [روشنی] کو دیکھ کر خوش ہوتا اور تاریکی سے گھبراتا ہے، کیونکہ روشنی نفس ناطقہ کے مرکز [اجسام سماویہ] کے مناسب اور تاریکی اس کے مخالف ہے۔

Scanned with CamScanner

خوشی وغم اور دوسرے عوارض نفسانیہ وہ انفعالات [تاثرات] ہیں، جو روح قلبی کے ساتھ خاص تعلق رکھتے ہیں۔ان کے لیے ایک فاعل اور ایک مادہ ہوتا ہے نیز ان عوارض کی شدت وخفت مادۂ منفعلہ کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ پس روح قلبی کی مقدار جس قدر زیادہ ہوتی ہے اور وہ کیفیت کے لحاظ سے جس قدر زیادہ قوی اور زیادہ منور ہوتی ہے، اسی قدر اس کی قوت شدید ہوتی اور فرحت وسرور کے وقت قلب میں بکثرت موجود ہوتی ہے، لہٰذا آسمانی جوہر سے یہ روح زیادہ مشابہ ہوجاتی اور اس شخص میں فرحت اور خوشی کی استعداد بہت زیادہ ہوجاتی ہے اور روح قلبی جس قدر مقدار میں کم یا غیر معتدل یا غلیظ القوام یا رقیق القوام یا تاریک ہوتی ہے، اسی قدر انسان غم کے لیے زیادہ مستعد ہوتا ہے، کیونکہ جب روح کم ہوتی ہے تو طبیعت اس کو مبداء [قلب] میں محفوظ رکھتی ہے، پھیلنے نہیں دیتی اور جب وہ غیر معتدل اور غلیظ ہوتی ہے تو کثیف ہونے کے باعث پھیل نہیں سکتی اور جب وہ رقیق ہوتی ہے تو پھیلنے کے قابل نہیں ہوتی۔

چونکہ مالیخولیا کے مریض کی روح کثیف اور انبساط کے ناقابل ہوتی ہے اور ان بخارات دخانیہ کے ملنے سے تاریک ہوجاتی ہے جو جلے ہوئے مواد سے پیدا ہوتے ہیں تو اس میں غم کی استعداد زیادہ ہوجاتی ہے، ایسی حالت میں اس کو غمگین کرنے کے لیے غم پیدا کرنے والے اسباب میں سے معمولی سا سبب بھی کافی ہوتا ہے۔لہٰذا مریضِ مالیخولیا غمگین رہتا اور ایسی چیزوں سے ڈرنے لگتا ہے جس سے نہیں ڈرنا چاہیے، مثلاً زمانہ گزشتہ کے خطرات، تکالیف اور کاروبار کی غلطیوں سے اور نیز زمانہ آئندہ کے خوفوں کا وہم کرکے ڈرنے لگتا ہے، بہت سے مالیخولیا کے مریض موت سے ڈرا کرتے ہیں اور بعض مریض ایسی باتوں سے ڈرا کرتے ہیں جن کا بظاہر کوئی سبب ضرور ہوتا ہے، لیکن وہ حد سے گزر جاتے ہیں اور اس فاسد مزاج اور تاریک کیفیت کا غلبہ دماغ پر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ روحِ حیوانی روحِ نفسانی سے متصل ہے اور اسی کے جوہر سے پیدا ہوئی ہے، لہٰذا دماغ تاریک اور سیاہ ہوجاتا ہے۔ جس طرح مکدر اور تاریک دھواں آفتاب کی روشنی کو تاریک کردیتا ہے پھر یہ تاریکی دماغ کی مشارکت سے نفس ناطقہ پر اثر کرتی ہے، لہٰذا مریض ہر وقت وحشت میں رہتا ہے۔ جس طرح اکیلے شخص کو تاریکی میں وحشت ہوا کرتی ہے۔علاوہ ازیں سوداء کا مزاج سرد وخشک ہے، جو روح کے مزاج کے مخالف اور نیز اس کو کمزور کرنے والا ہے، جس طرح گرمی اور تری خون کے مزاج کے موافق اور نیز اس کو قوت دینے والی ہے۔

Scanned with CamScanner

اسباب:

مالیخولیا کے پیدا ہونے کا سبب گا ہے یہ ہوتا ہے کہ تمام بدن سوداء سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور اس کے تاریک بخارات دماغ کی طرف چڑھتے ہیں

علامات:

بدن سیاہ ہوتا ہے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ جلد طبعی سفید رنگ ہے۔ یہ اپنے اصلی رنگ سے اسی وقت بدلتی ہے جب اخلاط اربعہ میں سے کسی خلط کا غلبہ ہوتا ہے، مثلاً جب سوداء کا غلبہ ہوتا ہے تو جلد کی رنگت سوداء کے مانند سیاہ ہو جاتی ہے۔

بدن لاغر ہوتا ہے یعنی دبلا ہوتا ہے، کیونکہ سوداء اپنی خشکی اور غلبۂ ارضیت کے باعث رطوبات کو جذب کر کے بدن کو خشک کر دیتا ہے۔

مریض نے مرض پیدا ہونے سے پہلے سوداء پیدا کرنے والی چیزیں بکثرت کھائی ہوں گی مثلاً نمک سود گوشت [نمک لگا کر خشک کیا ہوا گوشت] اور نمکین مچھلی نیز اس نے پہلے سخت محنت اور تکان کے کام کیے ہوں گے کیونکہ یہ بدن کو گرم کر دیتے اور رطوبتوں کو تحلیل کر دیتے ہیں اور اخلاط کو جلا دیتے ہیں۔

نبض سخت چلتی ہے کیونکہ خشکی کے غلبہ کی وجہ سے شرائین میں تمدد ہوتا ہے۔ مختلف ہوتی ہے کیونکہ شریان قوت کے تابع نہیں ہوتی، لہذا وہ مائیت [پیشاب] کے ساتھ بالکل نہیں ملتا۔

پس اگر اس مرۂ سوداء کی پیدائش خون کے جلنے سے ہو تو اختلاط عقل کے ساتھ مریض کو ہنسی آتی ہے اور خوشی بھی ہوتی ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حار دموی [خون] طبیعت کے لیے بہت عزیز ہے اور اس کے ساتھ ہی خون کی رطوبت روح کے انبساط [پھیلنے] پر معین ہوتی ہے۔

مریض کا رنگ گندم گوں مائل بسرخی اور چمکدار ہوتا ہے کیونکہ جلنے سے جو سوداء پیدا ہوتا ہے، وہ خون کی اصل سرخی کے ساتھ مل جاتا ہے جو کسی قدر باقی ہوتی ہے اور چمکدار ہونے کا سبب حرارت ہوتی ہے، کیونکہ جو گندم گونی سردی اور خون کے انجماد سے پیدا ہوتی ہے اس کے ساتھ سیاہی اور نیلا پن ہوتا ہے۔

مریض کے بدن کی رگیں کشادہ اور بھری ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ احتراق اور جوش کے وقت

Scanned with CamScanner

خون پھیل جاتا اور اس کا حجم بڑھ جاتا ہے۔

مریض کی دونوں آنکھیں سرخ اور نبض عظیم تیزی کی طرف مائل ہوتی ہے کیونکہ قوت قوی، حاجت شدید اور شریان نرم ہوتی ہے، لیکن چونکہ احتراق سے شریان میں تھوڑی سی سختی پیدا ہو جاتی ہے، اس لیے نبض میں تیزی بھی آجاتی ہے تاکہ نبض تیز چل کر عظم کی اس کمی کا تدارک کردے جو شریان کے سخت ہو جانے سے پیدا ہو گئی ہے۔

پس اگر مریض ان علامتوں کے ساتھ جوان بھی ہو اور مرض پیدا ہونے سے پہلے [خون کو پیدا کرنے والی] گرمی اور تری پیدا کرنے والی تدبیریں استعمال کر چکا ہو یا مریض خون خارج کرنے کا عادی ہو۔

مثلاً فصد کرایا کرتا ہو یا نکسیر چھوٹا کرتی ہو یا حیض آیا کرتا ہو [جیسا کہ عورتوں میں] یا خون کی قے اور دست آیا کرتے ہوں یا بواسیر کا خون جاری ہوا کرتا ہو

اور پھر [ان ذرائع سے] خون کا اخراج بند ہو جائے تو یہ اس بات کا زبردست ثبوت ہوگا کہ یہ مرض خون کے احتراق ہی سے پیدا ہوا ہے

اگر اس سوداء کی پیدائش سودائے طبعی کے جلنے سے ہوئی ہو۔ سوداء کے ساتھ طبعی کی قید محض اس لیے لگائی گئی ہے کہ سودائے غیر طبعی کے احتراق سے جنون پیدا ہوتا ہے نہ کہ مالیخولیا۔ ان دونوں کا باہمی فرق ہم عنقریب ہی بیان کریں گے۔

مریض کو ہم زیادہ ہوتا ہے۔ ہم سے مراد فکر [سوچ] ہے جو کسی مکروہ چیز کے متعلق ہوتا ہے۔ انسان اس مکروہ چیز کے واقع ہونے سے ڈرتا اور اس کے دور ہو جانے کی امید کیا کرتا ہے۔ [مثلاً کسی مقدمہ کی ناکامی کی صورت میں قید ہو جانے کے خوف سے ملزم ڈرتا اور اس کے دور ہو جانے یعنی بریت کی امید رکھتا ہے] لہٰذا ''ہم'' ڈر اور امید سے مرکب ہوتا ہے اور غم میں کسی طرح کا فکر نہیں ہوتا، کیونکہ غم کا تعلق گزشتہ باتوں کے متعلق ہوا کرتا ہے۔

اس مرض میں ہم کے زیادہ ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ:

۱- اس کا سبب، جو کہ سوداء ہے باقی رہتا ہے۔

۲- نیز ہم بار بار عود کرتا ہے۔ چنانچہ جو چیز کسی چیز پر بار بار عود کرتی ہے وہ اس میں قبول کرنے کی استعداد پیدا کر دیتی ہے، جس طرح کسی چیز پر بار بار گرمی کے آنے سے اس میں گرم

Scanned with CamScanner

ہونے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔ ہم سے دو باتیں پیدا ہوتی ہیں، ایک تو طبیعت کی قوت ضعیف ہو جاتی ہے۔ دوسرے روح کثیف ہو جاتی ہے، اس لیے کہ روح کے متعفن ہونے کی وجہ سے حرارت غریزی بجھ جاتی، کم ہو جاتی اور گھٹ جاتی ہے۔ لہذا سردی پیدا ہو کر روح کو کثیف کر دیتی ہے اور یہ دونوں باتیں ہم کو پیدا کرنے والی ہیں۔

۴۔ ہم کے زیادہ پیدا ہونے کا یہ بھی سبب ہے کہ سوداء سرد خشک ہونے کے باوجود غلیظ القوام اور خشک ہے اور جو شے غلیظ اور خشک ہوا کرتی ہے وہ جن نقوش کو قبول کر لیتی ہے ان کو بآسانی نہیں چھوڑتی۔

مریض کو فکر، خوف اور فزع بکثرت ہوتا ہے فزع ''خوف'' کا مرادف ہے اور وہ اکثر رویا کرتا ہے۔ اس لیے کہ قلب روح کے اکٹھے ہونے کے باعث گرم ہو جاتا ہے، لہذا دماغ کی طرف قلب سے بخارات بکثرت چڑھتے ہیں۔

مریض کو برے قسم کے خیالات پیدا ہوتے رہتے ہیں کیونکہ دماغ فاسد ہو جاتا اور اپنی طبعی حالت سے بدل جاتا ہے، خصوصاً اگر مالخولیا کا سبب دماغ کے درمیانی حصہ میں ہو، جیسا کہ جالینوس نے حکایت بیان کی ہے کہ:

> ''ایک شخص جو فصیح و بلیغ لوگوں میں سے تھا وہ اپنے فکرِ فاسد کی وجہ سے اس بات سے ڈرا کرتا تھا کہ خدائے تعالیٰ آسمان کو اٹھائے رکھنے سے تھک گیا ہے، لہذا خدا آسمان کو اس کے اوپر چھوڑ دے گا اور وہ اس کے نیچے دب کر مر جائے گا''۔
>
> ــــــ پس وہ آسمان کے نیچے چلنے پھرنے سے بچا کرتا تھا۔

اسی طرح طبری نے حکایت بیان کی ہے کہ ایک شخص کا دماغ ایسا فاسد ہو گیا تھا کہ اس کی مثال کبھی نہیں سنی گئی اور وہ یہ ہے کہ اس کے دوستوں نے اسے ایک رات دیکھا کہ اس کے حلق کا کسی قدر حصہ کٹا ہوا ہے۔ انہوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے بیان کیا کہ میرے گھر کے اردگرد کچھ مرد اور عورتیں جمع ہو گئی تھیں ان میں سے بعض تو یہ کہتے تھے کہ:

> ''اسے صبح تک محفوظ رکھو ایسا نہ ہو کہ یہ بھاگ جائے''۔

اور بعض کہتے تھے کہ:

Scanned with CamScanner

''اگر اس کی حفاظت نہیں کی جائے گی تو یہ اپنے آپ کو کنوئیں میں گرا دے گا''۔
اور ایک دوسرا شخص کہتا تھا کہ اس کے لیے میری رائے تو یہ ہے کہ
''یہ اپنے آپ کو قتل کر کے آرام کرے''۔
چنانچہ میں چاقو لے کر اپنے آپ کو ذبح کرنے لگا، یہاں تک کہ میں بیہوش ہو کر گر پڑا۔

اسی طرح کا ایک قصہ حکیم شریف خاں صاحب مرحوم نے اپنے بھائی حکیم محمد سعید خاں صاحب غفرلہ کا بیان کیا ہے کہ وہ اکثر رات کو کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے اور دن میں بحث و تمحیص کرتے تھے۔ ان مشاغل میں ہمیشہ مشغول رہنے کی وجہ سے تفریح کا کوئی وقت نہ ملتا تھا، چنانچہ تھوڑی دنوں کے بعد ان کو یہ خیال ہو گیا ہے کہ لوگ مجھے زہر کھلا دیں گے۔ اس خوف کی وجہ سے انہوں نے کھانا پینا قطعی ترک کر دیا اور انیس روز تک کچھ نہیں کھایا پیا، لیکن باوجود نہ کھانے پینے کے ان میں کوئی ضعف طاری نہ ہوا۔ اس قصہ کی خبر فاضل اجل علامہ حکیم اکمل خاں صاحب کو ہوئی تو آپ نے ان کو بلا کر سمجھایا کہ بغیر کھائے پئے تم کب تک زندگی بسر کرو گے اور نہ بغیر اس کے زندگی کا قیام ہو سکتا ہے، لہذا میری رائے یہ ہے کہ تم گھر کی اور اپنے عزیزوں کی کوئی چیز مت کھاؤ، بلکہ بازار میں جا کر کسی دوکان سے چپکے سے کوئی چیز خرید و اور کھالو اور پینے کے لیے بکری کے تھن سے دودھ دوہ کر پیو، کیونکہ تھنوں کے اندر کوئی زہر نہیں ملا سکتا اور نہ بازار کی ہر ایک دوکان میں زہر ملا سکتا ہے۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آ گئی اور انہوں نے اس پر عمل درآمد کیا، چنانچہ تھوڑے دنوں میں ترطیب دماغ ہو جانے پر صحت ہو گئی۔

اسی طرح ایک اور عورت کا قصہ تحریر کیا ہے کہ وہ یہ خیال کرنے لگی تھی کہ ایک روز رات کو میں سو رہی تھی کہ میرے حلق میں سانپ داخل ہو گیا اور وہ ابھی تک موجود ہے، چنانچہ طبیب سے جب اس قصہ کو کہا گیا تو اس نے دیکھ کر کہا کہ ایک سانپ نہیں بلکہ دو ہیں اور فلاں قسم کے اور فلاں رنگ کے اس قدر زہریلے ہیں جن کو میں نکال سکتا ہوں، چنانچہ ایک روز مقرر کیا اور اس روز دو سانپ منگوا کر ٹکڑے ٹکڑے کرا لیے اور اس کو سمجھا دیا کہ یہ دوا سانپ کو ٹکڑے کر کے نکال دیتی ہے، چنانچہ آنکھوں سے پٹی باندھ کر مقئی [قے لانے والی] دواء کھلائی اور جس برتن میں قے کرائی تھی اس میں ہوشیاری سے وہ ٹکڑے ڈال دیئے۔ جب قے ختم کر چکی اور برتن میں دیکھا تو اس کو یقین ہو گیا کہ میرے حلق سے وہ سانپ نکل گئے۔

علاوہ ان قصوں کے اور بھی بہت سے قصے افلاطون و فارابی وغیرہ کے تحریر کیے ہیں، جن کو طوالت کے خوف سے ترک کیا جاتا ہے۔ [شریف خاں مرحوم]

بعض لوگوں میں دماغی فساد یہاں تک کہ پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو عالم الغیب سمجھنے لگتے ہیں اور اکثر اوقات آئندہ ہونے والی باتوں کے متعلق پیشگوئی کرنے لگتے ہیں۔

علم غیب کا فلسفہ:

آئندہ ہونے والی باتوں کی پیشگوئی کرنے کا سبب یہ ہے کہ جب دماغ پر سوداء کا غلبہ ہوتا ہے تو قوت متخیلہ [قوت متفرقہ] ضعیف اور سست ہو جاتی ہے اور وہ روح تحلیل ہو جاتی ہے جو وسط دماغ میں ہوتی ہے اور جو قوتِ فکر کا آلہ ہے۔ اس کے تحلیل ہونے کا سبب قوت فکر کی زیادتی حرکت ہے، جو اس کے لیے لازمی ہے۔ پس جب قوت متخیلہ ضعیف اور سست ہو جاتی ہے تو وہ اپنے افعال سے رک جاتی ہے تو نفس کو اس سے فراغت حاصل ہو جاتی ہے، کیونکہ نفس ہمیشہ قوتِ متخیلہ کی مدد سے ان باتوں میں مشغول رہتا اور ان کے متعلق فکر کرتا رہتا ہے جو نفس کے اس حواس کے ذریعہ آتے رہتے ہیں۔ لہذا ان کے سکون اور ضعف کی حالت میں نفس کو بالضرور فراغت حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا آلہ [روح] بے کار ہو جاتا ہے۔ اس لیے نفس ناطقہ کا تعلق بالائی مقدس عوالم [جہانوں] سے بآسانی ہو جاتا ہے اور اس پر کسی غیبی واقعہ کا فیضان ہو جاتا ہے اور اس میں چھپ جاتا ہے ـــــ اور یہ واقعہ مریض کے حالات، اس کے اہل وعیال اور شہر کے متعلق ہوتا ہے اور یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔ ایسے واقعہ کا وجود میں آنا ان دو آئینوں کے مانند ہوتا ہے جو ایک دوسرے کے سامنے رکھے ہوں اور ان کے سامنے کوئی آڑ نہ ہو اور جن کی تصویروں کا عکس ایک دوسرے پر پڑ رہا ہو، چنانچہ جب نفس ناطقہ پر کوئی واقعہ وارد ہوتا ہے تو قوت متخیلہ نفس کی طرف متحرک ہوتی اور اس سے ملاقی ہوتی ہے، جس کی دو وجہ ہیں:

ایک وجہ تو قوتِ متخیلہ سے تعلق رکھتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب قوتِ متخیلہ آرام حاصل کر چکتی ہے اور اس کی تکان دور ہو جاتی ہے اور نفس پر وارد ہونے والا واقعہ کوئی انوکھی خبر دینے والا ہوتا ہے تو قوتِ متخیلہ اس سے خبردار ہو جاتی ہے، کیونکہ قوتِ متخیلہ قدرتاً انوکھی باتوں سے بہت جلد خبر دینے والی واقع ہوئی ہے۔

Scanned with CamScanner

دوسری وجہ نفس ناطقہ سے متعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ نفسِ ناطقہ قدرتاً اپنی تمام حرکات اور افعال میں قوت متخیلہ کو استعمال کرتا اور اس سے خدمت لیتا ہے، لہذا جب قوت متخیلہ اس انوکھے واقعہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے، درانحالیکہ مرض اور ضعفِ قوت کے باعث اس کے مشغلے زائل ہو چکے ہوتے ہیں تو اس واقعہ کو مناسب صورتیں پہنا کر حسِ مشترک کی لوح پر نقش کر دیتی ہے، لہذا یہ واقعہ آنکھوں سے دیکھے ہوئے اور کانوں سے سنے ہوئے واقعات کے مانند ہو جاتا ہے۔

بعض لوگوں نے اس کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ جب دماغ اور دماغی روح پر خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے تو عقل نظری [نفسِ ناطقہ] اور قوتِ متخیلہ کا مقابلہ باطل ہو جاتا ہے، یعنی نفسِ ناطقہ قوتِ متخیلہ سے خدمت لینا ترک کر دیتا ہے۔ لہذا قوتِ متخیلہ قوی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ حسِ مشترک کی تابع نہیں رہتی۔ علاوہ ازیں حسِ مشترک فسادِ مزاج کے باعث ضعیف بھی ہو جاتا ہے، جس کے باعث وہ قوتِ متخیلہ کو زیادہ روک نہیں سکتا اور قوتِ متخیلہ بھی نفسِ ناطقہ کو بالائی عوالم [جہانوں] کے ساتھ متعلق ہونے سے نہیں روک سکتی ہے، بلکہ نفسِ ناطقہ کے تابع ہو جاتی ہے۔ البتہ صرف اس وقت روک سکتی ہے جب وہ حسِ مشترک سے آئی ہوئی صورتوں میں اس کو مشغول کردے۔ پس جب قوتِ متخیلہ نفسِ ناطقہ کی پیروی میں اس کی طرف جاتی ہے، درانحالیکہ نفسِ ناطقہ کا تعلق عالم بالا سے ہوتا ہے اور اس میں عالم بالا کا کوئی واقعہ [خبر] فائض ہو جاتا اور چھپ جاتا ہے، جو ناممکن نہیں ہے تو نفسِ ناطقہ سے قوتِ متخیلہ میں بھی یہی واقعہ چھپ جاتا ہے اور پھر قوتِ متخیلہ سے حسِ مشترک میں آتا اور اس میں چھپ جاتا ہے، لہذا یہ واقعہ دیکھے اور سنے ہوئے واقعہ کی مانند ہو جاتا ہے۔

بعض لوگوں نے علم غیب کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ جب مزاجِ دماغ کے فاسد ہونے کے باعث حسِ مشترک ضعیف ہو جاتی ہے اور اسی طرح عقل [نفسِ ناطقہ] قوتِ متخیلہ سے خدمت لینے سے کمزور ہو جاتی ہے تو قوتِ متخیلہ ان امور کی ترکیب و تفصیل میں مشغول ہو جاتی ہے، جن کی صورتیں اور معانی اس کے پاس محفوظ ہوتے ہیں اور یہ مشغولیت نفس ناطقہ میں غیب کی باتوں کے جانے اور ان کو قبول کرنے کی استعداد پیدا کر دیتی ہے۔ جس طرح حد وسط نفسِ ناطقہ میں نتیجہ کو قبول کرنے کی استعداد پیدا کر دیتا ہے، چنانچہ مشاہدہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ غور و فکر کے بعد نتیجہ کس طرح نکلا کرتا ہے، ورنہ اس کے لیے کوئی دلیل قائم نہیں کی جاسکتی کہ غور و فکر نتیجہ تک پہنچا دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

بعض لوگوں میں دماغی فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو فرشتہ سمجھنے لگتے ہیں اور بعض اسے بھی تجاوز کر جاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگتے ہیں۔ [نعوذ باللہ]

مریض تنہائی پسند ہوتا ہے کیونکہ وہ لوگوں سے گھبرانے لگتا ہے اور ان کے متعلق بدگمانی کرنے لگتا ہے، چنانچہ میں نے بعض ادیبوں کو دیکھا ہے جو اس مرض میں مبتلا ہو گئے تھے

''وہ جس شخص کو دیکھتے تھے اس سے بھاگتے تھے حتیٰ کہ دوستوں کو دیکھ کر بھی بھاگتے تھے۔ ان کو یہ وہم ہو گیا تھا کہ وہ ان کو قتل کر ڈالیں گے''۔

تیاذوق نے کہا ہے:

''اس مرض کے اکثر مریض دیکھے گئے ہیں جنہوں نے آدمیوں سے گھبرا کر اور ان سے الگ ہو کر پرہیزگاری اختیار کر لی تھی اور اپنے اخلاق درست کر لیے تھے''۔

سودائے صفراوی:

اگر مالیخولیا کے پیدا ہونے کے باعث صفراء کا احتراق [صفراء کا جلنا] ہو تو اس کے ساتھ جنون بھی ہوتا ہے۔ جمہور اطباء کے نزدیک جنون وہ خراب قسم کی بے عقلی ہے، جس میں مریض بھاگتا، دوڑتا ہے اور اس میں جوش و ہیجان، شدید تیزی، غصہ اور بدخلقی ہوتی ہے اور اس کا سبب حرارت اور تیزی کا غلبہ ہوا کرتا ہے۔

اور اس میں مریض حیران و پریشان اور مخبوط الحواس ہوتا ہے۔ بکواس کرتا، چیختا چلاتا اور نہایت بے چین ہوتا ہے۔ کیونکہ بدن میں خصوصاً دماغ پر حرارت کا غلبہ ہوتا ہے۔

نیند نہیں آتی، آرام و سکون کم ہوتا ہے اور غصہ زیادہ آتا ہے۔ کیونکہ قلب کے خون میں جوش اور روح میں اشتعال و ناریت ہوتی ہے۔ اس لیے روح میں بہت جلد جوش پیدا ہو جاتا ہے اور بار بار غصہ آنے کی استعداد بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

بدن چھونے سے گرم معلوم ہوتا اور رنگت زرد ہوتی ہے کیونکہ خون کم ہوتا ہے۔

مریض کی نظر درندوں کے مانند ہوتی ہے کیونکہ مریض نہایت غضبناک ہوتا ہے۔

اگر [ان علامتوں کے باوجود] گزشتہ تدابیر گرم خشک ہوں تو یہ احتراق صفراء سے مرض کے پیدا ہونے کی زبردست علامت ہوگی۔

سودائے بلغمی:

اگر مالیخولیا بلغم کے احتراق سے پیدا ہو تو مریض میں سستی اور سکون ہوتا ہے کیونکہ بلغم میں

Scanned with CamScanner

سردی اور تری کی وجہ سے اس قدر استعداد نہیں ہوتی جس قدر گرم وخشک خلط میں ہوا کرتی ہے، لہذا وہ اعراض وعلامات جو بلغم کے اصلی مزاج کے لیے ضروری ہیں، وہ احتراق کے بعد بھی باقی رہتے ہیں۔
بدن چھونے سے کم گرم محسوس ہوتا ہے۔

علاج مالیخولیائے دموی:

مالیخولیائے دموی میں اکحل کی فصد کھولیں۔ اکحل وہ رگ ہے جو کلائی کے درمیان واقع ہے، یہ رگ قیفال اور باسلیق سے مل کر بنتی ہے۔ اس کا نام اکحل اس لیے رکھا گیا ہے کہ جو چیز مختلف چیزوں سے مل کر بنتی ہے، یونانی زبان میں اس کا نام ''کحلاوس'' رکھا جاتا ہے۔ لفظ اکحل کحلاوس ہی سے بنایا گیا ہے اور چونکہ یہ رگ مرکب ہے لہذا اس کو اکحل کہا جاتا ہے، لیکن بعض لوگوں نے اس کی وجہ تسمیہ کے متعلق کہا ہے کہ یہ رگ زیادہ رنگیں ہوتی ہے۔ اس کا رنگ کحلی [سرمئی] ہوتا ہے، کیونکہ اس میں خون بہت زیادہ ہوتا ہے، اس لیے کہ اس میں دو رگوں کا خون آتا ہے۔
اور باسلیق کی فصد کھولیں بشرطیکہ اکحل کی فصد ممکن نہ ہو، کیونکہ باسلیق کی بہ نسبت اکحل کی فصد زیادہ مفید ہے۔

یا صافن کی فصد کھولیں بشرطیکہ مالیخولیا کا سبب حیض کی بندش ہو۔ صافن وہ رگ ہے جو اندرونی ٹخنے پر واقع ہے۔ اس کا نام صافن اس لیے رکھا گیا ہے کہ صافن کے معنی ''سلیم'' کے ہیں اور یہ رگ سلیم [محفوظ] ہوتی ہے، کیونکہ اس رگ کے نیچے اس کے پہلو پر کوئی چیز نہیں ہے۔ [جس کی وجہ سے فصد کرنے میں خطرہ ہو] اور اس کی فصد آسان ہے۔ اس رگ کی فصد کھولنے سے بالائی اعضاء کا خون نیچے کی طرف جذب ہو کر چلا آتا ہے۔ لہذا اس کی فصد کرنے سے ادرار حیض بھی ہو جاتا ہے۔ مطبوخ افتیمون پلائیں۔

نسخہ مطبوخ افتیمون:

ہلیلہ کابلی، اسطوخودوس، مویز منقی، ہر ایک ۳۱ گرام، شاہترہ، بسفائج، سناء مکی، ہر ایک ۱۷،۵ گرام، سب کو ۱۵۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں، یہاں تک کہ ۵۰۰ ملی لیٹر پانی باقی رہ جائے۔ اس کے بعد گرم ہونے کی حالت ہی میں افتیمون ۳۱ گرام ڈال کر رکھ چھوڑیں، یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے۔ بعد ازاں چھان لیں اور اس میں غاریقون ۳،۱ گرام، تربد ۷ گرام اور اسی طرح

Scanned with CamScanner

ایلوا [صبر] ۷ گرام [پیس کر] حل کریں اور شکر سے شیریں کر کے پلائیں لیکن اس کے پلانے سے پہلے خلط کو نضج دے لیں اور اس میں تری پیدا کرلیں اور اس غرض کے لیے ملین مطبوخ [نرم کرنے والے مطبوخ] پلائیں، تا کہ مادہ بہنے اور خارج ہونے کے قابل ہو جائے اور ایسا نہ ہو کہ اس کا لطیف حصہ خارج ہو جائے اور کثیف حصہ باقی رہ جائے اور اس سے تکلیف بڑھ جائے، اس لیے کہ سوداء اپنی غلظت اور غلبۂ ارضیت کے باعث دواء کے ذریعہ اس وقت تک بآسانی نکلنے کے قابل نہیں ہوتا، جب تک کہ اس کا قوام پورے طور پر معتدل نہ ہو جائے۔

اس کے بعد [یعنی تنقیہ کامل کے بعد] لذیذ غذائیں خوب کھلائیں مثلاً چوزوں، موٹی مرغیوں اور بکری کے بچوں کا گوشت، رقیق فالودے، جو روغن بادام اور شکر سے بنائے گئے ہوں۔ میدے کی روٹی، گائے کی چھاچھ اور میووں میں سے تربوز، ککڑی، انگور، انار اور خوب پکا ہوا سیب شیریں، الغرض اس قسم کے مریضوں کو مرغن شیریں غذائیں یا لذیذ پھیکی غذائیں دیں، جن سے اچھے اخلاط بکثرت پیدا ہوں اور جو سوداء کی کیفیت کے مخالف ہوں اور مزاج میں تری پیدا کریں اس غرض کے لیے کھانے پینے کی تر چیزیں دیں۔ مریض کو آرام و آسائش سے رکھیں۔ تنقیہ کے بعد حمام مرطب برابر کراتے رہیں۔ سر پر دودھ گرائیں اور حمام معتدل میں سر کو اس پانی میں غوطہ دیں جس میں بنفشہ، نیلوفر، برگ کاہو، جو کوٹے ہوئے، پوست خشخاش اور گل بابونہ جوش دیے گئے ہوں۔ [علاوہ ازیں] روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن کدو اور ان کے مانند دوسرے روغن ناک میں سڑکیں اور انہیں کو سر پر لگائیں۔

علاج مالیخولیائے صفراوی:

مالیخولیائے صفراوی میں مطبوخ ہلیلہ اور مطبوخ افتیمون سے بدن کا تنقیہ کریں تا کہ صفراء اور سوداء دونوں خارج ہو جائیں۔

نسخہ مطبوخ ہلیلہ:

ہلیلہ زرد، املی، شاہترہ، ہر ایک ۱۷،۵ گرام، آلو بخارا بیس عدد، سپستاں پچاس عدد، گل سرخ، تخم کاسنی، ہر ایک ۱۷،۵ گرام، سب کو ۱۵۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں۔ یہاں تک کہ ۵۰۰ ملی لیٹر پانی باقی رہ جائے۔ پھر اس میں افتیمون ۳۱ گرام ڈالیں اور [چھان کر] سقمونیا چار رتی، صبر مغسول،

Scanned with CamScanner

تربد ہر ایک ۳،۵ گرام ملا کر اور ترنجبین ۶۵ گرام سے شیریں کر کے پلائیں۔

مرطب [تری پیدا کرنے والی] تدبیروں کے بعد ماءالجبن پلائیں مثلاً پہلے مرطب لعاب اور مرطب شربت پلائیں۔ موٹی مرغیوں اور بکری کے بچوں کا گوشت، آش جو، کدو، پالک اور روغن بادام شیریں کے ساتھ پکا کر کھلائیں۔ شیریں پانی سے حمام کرائیں۔ روغن بنفشہ اور روغن کدو، بدن اور سر پر لگائیں۔ مرطب بوٹیوں کے جوشاندہ سے نطول کریں، زیادہ جاگنا، بھوکا رہنا اور محنت ومشقت کے کاموں کو چھوڑ دیں۔

اس کے بعد [سرد وتر چیزوں سے] مزج کو تبدیل کریں

علاج مالیخولیا سوداوی:

مالیخولیائے سوداوی میں سوداء کو بذریعہ فصد خارج کریں، بشرطیکہ خون کا غلبہ ہو کیونکہ سوداء خون کا میل اور تلچھٹ ہے اور اس کے باوجود یہ جس عضو میں ہوتا ہے اس کے ساتھ چمٹا ہوا نہیں ہوتا، لہذا یہ بذریعہ فصد خون کے ساتھ نہایت آسانی سے نکل جاتا ہے۔ بشرطیکہ بڑی اور کشادہ رگوں کی فصد کی جائے، اس لیے کہ سوداء غلیظ ہے، بڑی اور کشادہ رگوں ہی سے بآسانی خارج ہوسکتا ہے۔

اور فصد کے بعد مسہل دیں کیونکہ فصد کے ذریعہ وہ مادہ نکل جاتا ہے جو بآسانی نکلنے والا ہوتا ہے اور وہ مادہ کا لطیف اور اوپر تیرنے والا حصہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے نکل جانے سے مادہ میں کمی ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد مسہل اس غلیظ اور تہ نشین مادہ کو خارج کردیتا ہے، جس کا خارج ہونا [فصد کے ذریعہ] دشوار ہوتا ہے۔ مسہل کے لیے یکے بعد دیگرے مطبوخ افتیمون پلائیں یہاں تک کہ مادہ کا بالکل استیصال ہوجائے، کیونکہ سوداء کی یہ قسم زیادہ خشک ہوتی ہے۔ اس میں ارضی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں تیز یہ دیری میں متاثر ہوتی ہے۔ لہذا یہ بآسانی خارج نہیں ہوتا اور نہ دوائیں ہی اس کو یکبارگی خارج کرسکتی ہیں، خواہ وہ تیز اور قوی ہی کیوں نہ ہوں۔ لہذا مناسب یہی ہے کہ اس سوداء کو قوت کی رعایت رکھتے ہوئے چند بار میں خارج کریں، تاکہ قوت تیز اور قوی مسہل کے پینے اور کثرت اسہال کے باعث کمزور نہ ہوجائے۔

اور گولیاں کھلائیں جو افتیمون، بسفائج، حجر لاجورد مغسول، غاریقون، ہلیلہ سیاہ، سقمونیا اور

Scanned with CamScanner

ایارج فیقرا سے بنائی گئی ہوں۔

ایارجات استعمال کرائیں لیکن مناسب یہ ہے کہ پہلے کمزور ایارج مثلاً ایارج فیقرا کھلائیں، لیکن اگر اس کے پہلی اور دوسری مرتبہ کے استعمال سے کوئی اچھا اثر ظاہر نہ ہو تو ایارج جالینوس، ایارج روفس اور ایارج لوغاذیا استعمال کریں۔ لیکن مسہلات کے استعمال سے پہلے ماءالاصول پلا کر مادہ کو نضج دے لیں تاکہ وہ لطیف اور نرم ہو جائے۔

نسخہ ماءالاصول:

بیخ بادیان، بیخ کاسنی، ملیٹھی، بسفائج، گاؤزبان، بادرنجبویہ، ہلیلہ کابلی، ان کو جوش دے کر چھان لیں اور پھر اس میں افتیمون بھگو کر اور مل کر ترنجبین کے ساتھ پلائیں۔

پھر [یعنی استفراغ و تنقیہ کے بعد] مذکورہ بالا غذاؤں اور حمام وغیرہ [مثلاً مردخات، نطولات، شربتوں وغیرہ تدابیر] کے ذریعہ بدن میں تراوٹ پیدا کریں اور قلب و دماغ کو قوت دیں] دماغ کو اس لیے قوت دی جائے تاکہ وہ ان تاریک بخارات کو قبول نہ کرے جو اس کی طرف چڑھتے ہیں اور قلب کو اس لیے قوی کیا جائے کہ مالیخولیا قلب کی شرکت کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا، چنانچہ شیخ کا قول ہے کہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس مرض کا مبداء قلب ہو اگرچہ اس کا استحکام دماغ ہی کے اندر ہو، کیونکہ یہ بہت ممکن ہے کہ پہلے قلب کا مزاج فاسد ہو پھر اس کی پیروی میں دماغ بھی فاسد ہو جائے یا دماغ کا مزاج فاسد ہو جائے، پھر اس کی پیروی میں قلب اور روح قلبی کا مزاج بھی فاسد ہو جائے، لہذا قلب اور روح قلبی کے فساد سے وہ روح بھی فاسد ہو جائے گی جو قلب سے دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کو فاسد کرنے پر معین ہوگی، کیونکہ دماغی روح قلبی روح کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور نیز اسی کے جوہر سے پیدا ہوئی ہے، لہذا اس مرض میں قلب کی تقویت نہایت ضروری ہے تاکہ مریض سے خوف اور غم دور ہو جائے۔

پس اگر مریض کا مزاج گرمی کی طرف مائل ہو تو اس کے لیے وہ دوائیں استعمال کی جائیں جو گرمی سے پیدا ہونے والے خفقان کے لیے مفید ہیں، جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا اور اگر قلب سردی کی طرف مائل ہو تو بذریعہ معجون مفرح اور دواءالمسک قلب کو قوت دیں

نسخہ معجون مفرح [جو رازی نے بیان کیا ہے]

Scanned with CamScanner

گل سرخ ۱۸ گرام، ناگرموتھ ۵،۱۷ گرام، لونگ، مصطگی، بالچھڑ، تگر، ہر ایک ۱۰،۵ گرام، فرنجمشک، تالیسفر، زعفران، ہر ایک ۷ گرام، جاوتری، الائچی، جائفل، ہر ایک ۳،۵ گرام سب کو باریک پیسیں اور ۵۰۰ گرام سیر تازہ آملے لے کر ۳،۵ لیٹر پانی میں پکائیں، یہاں تک کہ تہائی پانی باقی رہ جائے۔ اس کے بعد چھان لیں اور اس میں ۲۵۰ ملی لیٹر شہد ملا کر جوش دیں تاکہ وہ غلیظ ہو جائے پھر اس پر باریک شدہ دوائیں چھڑکیں اور بید کی چوڑی لکڑی سے ہلائیں تاکہ سب مل جائیں۔

نسخہ دواء المسک:

زرنباد [کپور کچری] درونج، موتی، کہربا، بسد [مونگہ کی جڑ] ہر ایک ۳۵ گرام، ابریشم مقرض، بہمن سرخ، بہمن سفید، بالچھڑ، تیزپات، الائچی، ہر ایک ۵،۱۷ گرام، چھڑیلہ، پیپل، سونٹھ، ہر ایک ۲۴ گرام، مشک ۷ گرام سب کو تازہ شہد [سہ چند] میں گوندھ کر معجون تیار کریں۔

علاج مالیخولیائے بلغمی:

مالیخولیائے بلغمی میں بلغم سے بدن کا تنقیہ کریں اس غرض کے لیے جوشاندہ ہلیلہ کابلی، شاہترہ، مویز منقی، سناء مکی، بسفائج اور افتیمون شکر کے ساتھ اور تربد، غاریقون اور حب اصطمخیقون استعمال کریں۔

اور برابر حمام کراتے ہیں اور نیز روغن ناردین، روغن زیتون اور روغن چنبیلی لگائیں اور ایک سالہ بھیڑ کے بچوں کا گوشت، کبوتر کے بچوں، چوزہائے مرغ اور تیہو کا گوشت کھلائیں۔

یا مالیخولیا کی پیدائش کا سبب یہ ہوتا ہے کہ صرف سر سوداء سے پُر ہوتا ہے، سوداء تمام بدن میں پھیلا ہوا نہیں ہوتا

علامات:

مریض کو فکر زیادہ رہتا ہے کیونکہ اس جگہ قسم سابق کے برخلاف مادۂ سوداء خاص سر میں موجود ہوتا ہے، لہٰذا اس کے عوارض بھی شدید اور زیادہ ہوتے ہیں۔

ہر وقت وسواس میں مبتلا رہتا ہے کیونکہ پہلی قسم کے برخلاف یہاں سبب ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اس لیے کہ پہلی قسم میں وسواس بخارات کے چڑھنے کے لحاظ سے کبھی کم اور کبھی زیادہ، کبھی شدید، کبھی ضعیف، بلکہ کبھی ہوتا ہے اور کبھی بالکل ہی نہیں ہوتا۔

Scanned with CamScanner

آنکھیں گڑ جاتی ہیں اس لیے کہ دماغ پر خشکی کا غلبہ ہونے کے باعث وہ رطوبتیں کم ہو جاتی ہیں جن سے آنکھ کا بھراؤ ہوتا ہے۔

مریض کی نظر ایک ہی چیز کی طرف جمی رہتی ہے اس لیے کہ مریض کو فکر زیادہ ہوتا ہے اور نیز اس لیے کہ مریض کے دماغ کا مزاج خشک ہو جاتا ہے، اس لیے وہ فکر کی باتوں پر قائم اور ان میں منہمک رہتا ہے، کیونکہ طبیعت جب کسی چیز میں پورے طور پر فکر کرنے لگتی اور اس میں منہمک رہنے لگتی ہے تو وہ بے عقل اور حیران شخص کے مانند تمام افعال ارادیہ سے غافل ہو جاتی ہے یا خصوصیت کے ساتھ زمین پر نظر جمی رہتی ہے جس کا سبب یہ ہے کہ دماغ میں سردی اور خاکی اجزاء کا غلبہ ہوتا ہے، جس سے دماغ کا میلان نیچے کی طرف رہتا ہے۔ یہ بھی سبب ہے کہ کسی چیز کے متعلق غور و فکر کرنے والا شخص طبعاً زمین کی طرف دیکھا کرتا ہے، گویا کہ وہ اس طرح اپنے تمام حواس کو جمع کرنا چاہتا ہے۔ [تاکہ بخوبی غور و خوض کر سکے]

سر اور چہرہ خشک اور لاغر ہوتے ہیں کیونکہ خشکی کی زیادتی ہوتی ہے، لیکن بدن کا گوشت حالت اعتدال پر ہوتا ہے کیونکہ سر کے سوا باقی بدن اس آفت سے محفوظ ہوتا ہے۔

اور مریض مرض پیدا ہونے سے پہلے کسی فکر میں مبتلا ہوا ہوگا کیونکہ فکر روح کی حرکت ہے، جو وسطِ دماغ سے موخرِ دماغ تک اور پھر موخرِ دماغ سے اوسطِ دماغ تک ہوا کرتی ہے اور چونکہ حرکت گرمی پیدا کرنے والی ہوتی ہے، لہذا جب یہ حرکت زیادہ ہو جاتی ہے تو ان رطوبتوں کو جلا کر خشک کر دیتی ہے جو دماغ میں موجود ہوتی ہے۔ خصوصاً جب یہ فکر گہری اور پیچیدہ باتوں اور باریک علمی مسائل کے متعلق ہو، کیونکہ نفس جب کسی مسئلہ کے متعلق غور و فکر کرتا ہے اور اس کو حل نہیں کر سکتا اور نہ اس کے علل و اسباب تک پہنچ سکتا ہے تو وہ رنجیدہ اور مغموم ہو جاتا ہے اور اس سے احتراق اور خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ روفس نے بیان کیا ہے: ''یہ مرض افلاطون اور اس جیسے فلاسفروں کو ہو چکا ہے'' اور طبری نے کہا ہے کہ:

> ''میں نے فضلاء کی ایک جماعت ایسی دیکھی ہے جو تنہا رہنے لگے تھے۔ علمی کاموں کے سوا دوسرے تمام مشاغل چھوڑ دیئے تھے اور لوگوں سے بالکل علاحدہ ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کے اخلاط میں احتراق ہو کر انہیں مالیخولیا پیدا ہو گیا تھا، چنانچہ ان میں سے ایک فارابی بھی ہے۔ اس لیے کہ وہ لوگوں سے نہیں ملتا تھا اور ان سے الگ رہتا

تھا۔ وہ جب کسی شخص کا عیب بیان کرتا تھا تو یہ کہا کرتا تھا کہ وہ عام بازاری لوگوں کے ساتھ بیٹھتا اور ملتا جلتا ہے" لہٰذا فارابی کو ایک قسم کا مالیخولیا ہو گیا تھا۔ وہ بازار میں جا کر بیٹھ جاتا تھا اور منطقی باتیں بیان کیا کرتا تا۔ نیز بچے اور بازاری لوگ اس کے ساتھ کھیلا کرتے تھے"۔

پھر طبری کہتا ہے کہ:

''میرے پاس یہ حکایت پہنچی ہے کہ ایک روز فارابی نے ایک شخص کو حلوا بیچتے ہوئے دیکھا تو اس سے دریافت کیا'' کیف تبیع ہذا'' [تم حلوا کس طرح بیچتے ہو؟] اس پھیری والے نے جواب دیا'' آدھ سیر حلوا اتنی قیمت پر بیچتا ہوں'' اس جواب پر فارابی اس کے ساتھ لڑنے اور جھگڑنے لگا۔ ان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور ان دونوں کو حاکم شہر کے پاس لے گئے، حاکم نے دریافت کیا'' تم دونوں میں لڑائی کیوں ہوئی'' فارابی نے جواب دیا'' میں اس سے کیف [کیفیت] دریافت کرتا ہوں اور یہ مجھے جواب مقدار میں دیتا ہے [یعنی میں تو دریافت کرتا ہوں کہ'' کس طرح'' بیچتے ہو اور یہ جواب دیتا ہے کہ اتنا بیچتا ہوں۔ حاکم یہ سن کر ہنسا اور اس کو چھوڑ دینے کا حکم دیا''۔

فارابی کا یہ مرض بڑھ گیا۔ کیونکہ وہ علاج نہیں کراتا تھا۔ حتی کہ وہ مر گیا۔

اسی قسم کے لوگوں میں سے ''عیسیٰ بن ماسویہ'' بھی ہے، جو اکیلا رہنے لگا تھا، صرف پڑھاتا تھا اور کتابوں کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ تمام مشاغل اور تفریحات کو چھوڑ دیا تھا، اس لیے ابوماہر نے اس کو بغداد سے خط لکھا۔ جس میں انہوں نے ان چیزوں کو ترک کر دینے کا اشارہ کیا تھا، لیکن عیسیٰ نے منظور نہیں کیا، لہٰذا چند روز کے بعد ہی ان کو مالیخولیا کی ایک قسم پیدا ہو گئی۔ وہ اپنے غلاموں اور پڑوسیوں سے ڈرنے لگا، چنانچہ وہ کہا کرتا تھا کہ'' فلاں شخص نے کل مجھے قتل کرنے اور میرا مال و اسباب چھین لینے کا ارادہ کر لیا ہے'' اس کا مرض بڑھ گیا۔ اس کے اخلاط جل گئے اور وہ اسی مرض سے انتقال کر گیا۔

یا مریض کو وقوع مرض سے پہلے بہت زیادہ جاگنے کا اتفاق ہوا ہو گا اس لیے کہ بہت زیادہ جاگنے سے رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں اور دماغ خشک ہو جاتا ہے اور اس کا سبب وہ حرارت ہوا کرتی ہے جو جاگنے کی حالت میں روح کے حرکت کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ پس جب رطوبتیں کم ہو جاتی ہیں تو حرارت مشتعل ہوتی اور اخلاط کو جلا دیتی ہے۔

Scanned with CamScanner

یا دھوپ میں رہنے کا اتفاق ہوا ہوگا خصوصاً اگر سر کھلا ہوا ہو۔ کیونکہ دھوپ دماغ کو گرم اور اخلاط کو رقیق اور تحلیل کر دیتی ہے۔ لہذا اخلاط میں بالضرور احتراق پیدا ہو جاتا ہے۔

یا دماغ کو ضرر پہنچانے والی گرم غذائیں بکثرت کھائی ہوں گی مثلاً لہسن، پیاز اور گندنا، کیونکہ یہ چیزیں دماغ کو گرم اور خشک کر دیتی ہیں اور جب ان کی کثرت کی جاتی ہے تو دماغ کی موجودہ رطوبتوں کو جلا ڈالتی ہیں۔

نبض بطی چلتی ہے اس لیے کہ سوئے مزاج سرد ہوتا ہے نیز صغیر ہوتی ہے کیونکہ [جذب ہوا کی] ضرورت کم ہوتی ہے اور آلہ [شریان] سخت ہوتا ہے اور مختلف بھی ہوتی ہے نبض کے مختلف ہونے کا سبب یا تو آلہ [شریان] کی سختی ہوتی ہے۔ لہذا وہ آسانی سے حرکت کو قبول نہیں کرتا اور قوت بھی اس کو یکساں طور پر حرکت دینے کے ناقابل ہوتی ہے۔ اس لیے کہ قوت تھکی ہوئی ہوتی ہے، لہذا وہ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد حرکت دیتی ہے یا مختلف ہونے کا سبب فکر و غم کی افراط ہوتی ہے۔ اس لیے طبیعت نبض کی حاجت شدید ہونے تک اس کو یکساں طور پر حرکت دینا چھوڑ دیتی ہے، پھر وہ نبض کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ ہر وقت ایک سے دوسرے کی طرف [گاہے فکر و غم کی طرف اور گاہے نبض کی طرف] منتقل ہوتی رہتی ہے۔

قارورہ رقیق ہوتا ہے کیونکہ مادہ سخت ہوتا ہے۔ [اس سے کچھ مادہ جدا ہو کر قارورہ میں شامل نہیں ہوتا، جس سے قارورہ غلیظ ہو جائے]

علاج:

دماغ کا تنقیہ کریں، چنانچہ اگر اس جگہ خون کا غلبہ ہو تو پہلے فصد قیفال کی جائے فصد کے ذریعہ خون بکثرت خارج کریں۔ جب کہ خون سیاہ ہو۔ اس لیے کہ خون کا سیاہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ مادہ جلا ہوا ہے اور دماغ میں موجود ہونے کے علاوہ تمام بدن میں پھیلا ہوا ہے۔ لیکن اگر خون کا رنگ قانی [گہرا سرخ] ہو تو اس کو بذریعہ فصد خارج کرنے میں اعتدال سے کام لیں اور اگر خون سرخ اور صاف ہو تو فوراً بند کر دیں، کیونکہ خون کا سرخ اور صاف ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ مادہ صرف دماغی رگوں میں ہے، تمام بدن میں پھیلا ہوا نہیں ہے۔ ایسی حالت میں پیشانی کی رگ کھول کر خون نکالیں۔ صافن کی فصد قیفال کی فصد سے بہتر ہے، تاکہ خون بہت دور جذب ہو کر چلا

Scanned with CamScanner

آئے، خصوصاً عورتوں میں زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ صافن کی فصد سے حیض جاری ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد جلی ہوئی خلطِ غالب کو خارج کریں خواہ وہ خلط خون یا بلغم یا صفراء یا سوداء سے جل کر بنی ہو اور اس کے لیے مناسب مطبوخات اور گولیاں دیں جو سوداء کی تمام قسموں کے لحاظ سے مناسب ہوں، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ لیکن پہلے دماغ اور خلط کو تر کر لیا جائے تا کہ وہ آسانی سے خارج ہو جائے۔

اور تری پیدا کرنے کے لیے مرطب غذائیں کھلائیں مثلاً اسفید باجات [سادہ شوربے] جو موٹی مرغیوں کے گوشت، بکری اور بھیڑ کے بچوں کے گوشت اور پتھریلی زمین کی مچھلی سے بنائے گئے ہوں اور فالودے کھلائیں، جو نشاستہ، شکر، خشخاش اور روغن بادام سے تیار کیے گئے ہوں۔

نیم گرم روغنوں میں سر کو غرق کریں تا کہ روغن نیم گرم ہونے کی وجہ سے بہت جلد نفوذ کر جائیں اور اخلاط کو زیادہ رقیق اور نرم کر دیں۔ حتیٰ کہ نتھنوں میں تری ظاہر ہونے لگے اور مادہ میں دوائے مسہل کا اثر قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جائے۔

پھر [یعنی اسہال اور تنقیہ دماغ کے بعد] دوبارہ دماغ میں تراوٹ پیدا کریں تا کہ احتراق اور ہر قسم کے استفراغ سے جو خشکی پیدا ہوگئی ہے وہ زائل ہو جائے اور اس کے لیے نطول کریں، جس میں جو مقشر، بنفشہ، نیلوفر، برگ کاہو اور برگ خطمی جوش دیئے گئے ہوں۔

نیز ضماد لگائیں جو مغز تخم کدو، مغز تخم تربوز، گل نیلوفر اور بنفشہ سے عورتوں کا دودھ ملا کر بنایا گیا ہو اور ان کے علاوہ دوسری تدابیر کریں مثلاً مرطب لعابات اور شربت پلائیں۔ زیادہ سلائیں ہمیشہ شریں پانی سے حمام بکثرت کراتے رہیں۔ پانی کے قریب سرد مقام پر قیام کرائیں۔ محنت و مشقت، رنج و فکر اور جماع سے روک دیں۔

اور قلب کو قوت دیں اس کے لیے مناسب مفرحات کھلائیں، کیونکہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ دماغی روح قلبی روح سے تعلق رکھتی ہے اور دونوں روحیں اسباب و امراض میں ایک دوسرے کی شریک حال رہتی ہیں۔

معمولاتِ مطب:

مالیخولیائے دموی میں فصد کے بعد تین روز تک یہ نسخہ تبرید پلائیں۔

Scanned with CamScanner

نسخہ تبرید:

خمیرہ گاؤزبان ۱۰ گرام کو چاندی کے ورق ایک عدد میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ عناب پانچ دانہ، عرق گاؤزبان ۱۲۰ ملی لیٹر میں نکال کر شربت بنفشہ ۲۰ ملی لیٹر ملا کر تخم ریحاں مسلم ۷ گرام چھڑک کر پلائیں۔

اس کے بعد صبح وشام یہ نسخے دیں۔

صبح کا نسخہ: مفرح بارد ۷ گرام کھا کر اوپر سے شیرہ زرشک ۵ گرام، شیرہ آلو بخارا ۵ عدد، عرق کاسنی ۱۲۰ ملی لیٹر میں نکال کر شربت انار شیریں ۲۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

شام کا نسخہ: مربی آملہ ایک عدد کو پانی سے دھو کر چاندی کے ورق ایک عدد میں لپیٹ کر کھائیں اوپر سے شیرہ آلو بخارا پانچ عدد، شیرہ کشنیز خشک ۳ گرام، شیرہ تخم خرفہ ۳ گرام، عرق گاؤزبان ۸۰ ملی لیٹر میں نکال کر چھان لیں اور عرق کیوڑہ ۴۰ ملی لیٹر، شربت نیلوفر ۲۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

روغن کدو یا روغن کاہو یا روغن لبوب سبعہ سر پر لگائیں اور ناک کان میں ٹپکائیں۔

صندل ۶ گرام، کافور ایک گرام کو عرق گلاب بقدر ضرورت میں پیس کر اس میں صاف کپڑا بھگو کر مقام قلب وجگر پر رکھیں۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ کی صورت نظر نہ آئے اور تنقیہ کی ضرورت ہو تو آٹھ سات روز تک یہ نسخہ منضج پلائیں۔

نسخہ منضج:

[برائے مالیخولیائے دموی] افتیمون ولایتی، بسفائج فستقی، گاؤزبان، ہر ایک ۵ گرام، گل گاؤزبان ۳ گرام، ابریشم مقرض ۵ گرام، گل بنفشہ ۷ گرام، عنب الثعلب ۵ گرام، تخم خطمی، شاہترہ، تخم کاسنی، گل نیلوفر ہر ایک ۷ گرام، عناب ۵ دانہ، آلو بخارا ۵ دانہ، اسطوخودوس، بادرنجبویہ، ہر ایک ۵ گرام، سب دواؤں کی رات کے وقت پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر گلقند ۴۰ گرام حل کر کے پلائیں۔

آٹھ سات روز تک پلانے کے بعد اس نسخے میں سنا مکی ۷ گرام، املی ۵۰ گرام شامل کر کے رات کو بھگو کر رکھیں۔ صبح کو ترنجبین، شیر خشت، ہر ایک ۴۰ گرام، مغز املتاس ۵۰ گرام، شیرہ مغز بادام شیریں ۵ عدد شامل کر کے دیں۔

ایک ایک روز کے وقفہ سے اسی طرح تین مسہل دیں۔ وقفہ کے روز نسخۂ تبرید پلائیں، جو فصد کے بعد پلانے کے لیے اوپر لکھا جا چکا ہے۔

مالیخولیائے صفراوی میں فصد کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ابتداء صبح وشام وہی نسخے پلائیں جو مالیخولیائے دموی میں بیان ہو چکے ہیں نیز دوسری تدابیر اختیار کریں جو اوپر لکھی گئی ہیں ——اور جب ان سے فائدہ نظر نہ آئے تو مذکورہ نسخۂ منضج سے اسطوخودوس اور بادرنجبویہ نکال دیں اور باقی دواؤں کو بدستور بھگو کر صبح کو پلائیں اور شام کو مفرح بارد والا نسخہ دیں۔ سر پر بکری کا دودھ گرائیں یا روغن لبوب سبعہ ملیں۔

۸۔ ۷ روز یہ نسخہ پلانے کے بعد مذکورہ بالا ادویۂ مسہلہ اضافہ کر کے حسب دستور دو تین مسہل دیں۔

مالیخولیا دموی ہو یا صفراوی—— مسہلات سے فارغ ہونے کے بعد صبح وشام یہ نسخے پلائیں۔

صبح کا نسخہ: لاجورد مغسول ۴ سرخ، زہرمہرہ، بسلوچن ہر ایک ۱ گرام، مروارید نصف سرخ کو باریک پیس کر خمیرہ ابریشم شیرۂ عناب والا ۷ گرام میں ملا کر کھلائیں اوپر سے عرق بید مشک، عرق ماء الجبن ۶۰ ملی لیٹر میں شربت انار شیریں ۲۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

شام کا نسخہ: قرص دواء الشفاء دو عدد تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں۔

رات کو اطریفل زمانی ۷ گرام سوتے وقت کھلائیں۔

سر پر بدستور روغن لبوب سبعہ لگاتے رہیں۔ بکری کا دودھ دوہنا بھی مفید ہے۔

شیر بز پلانے کا طریقہ:

اگر خشکی زیادہ ہو تو شیر بز استعمال کرائیں۔ اس کے پلانے کا طریقہ یہ ہے کہ: شیر بز ۷۰ ملی لیٹر، شربت عناب ۲۰ ملی لیٹر کے ساتھ دیں۔ تین روز تک اسی مقدار میں پلانے کے بعد روزانہ ۱۰ ملی لیٹر، شیر بز اور تھوڑا تھوڑا شربت عناب اضافہ کرتے رہیں، یہاں تک کہ دودھ ۲۱۰ ملی لیٹر تک اور شربت ۴۰ ملی لیٹر تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد اسی طرح دس دس ملی لیٹر کم کر کے مقدار اول تک پہنچائیں اور تین روز پلانے کے بعد ترک کر دیں۔

مالیخولیائے سوداوی میں اکیس روز تک مندرجہ ذیل منضج پلائیں۔

Scanned with CamScanner

نسخۂ منضج [برائے مالیخولیائے سوداوی]:
شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، ہرایک ۷ گرام، عناب ۵ دانہ، برگ فرنجمشک، گل سرخ، تخم کاسنی، بادرنجبویہ، ہرایک ۷ گرام، رات کو گرم پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو مل چھان کر شربت عناب ۴۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

شام کو بسفائچ، لاجورد مغسول ہرایک ۴ سرخ، باریک پیس کر مفرح ۷ گرام، شیخ الرئیس میں ملا کر کھلائیں اوپر سے عرق شاہترہ، عرق گزر ہرایک ۶۰ ملی لیٹر شربت گڑہل ۲۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اکیس روز کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کے ساتھ مسہل دیں اور اگر ضرورت سمجھیں تو دو مسہل حب افتیمون کے دیں۔ مسہلات سے فراغت پانے کے بعد تین روز تک یہ نسخۂ تبرید پلائیں۔

نسخۂ تبرید:
خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا ۷ گرام کھلا کر اوپر سے شیرۂ عناب ۵ دانہ، لعاب ریشہ خطمی ۷ گرام، عرق شاہترہ اور عرق شیر، ہرایک ۶۰ ملی لیٹر میں نکال کر شربت عناب ۲۰ ملی لیٹر ملائیں اور تخم ریحان مسلم ۷ گرام، اوپر سے چھڑک کر پلائیں۔ اس کے بعد قرص دواء الشفاء دو عدد صبح کو ہمراہ شیر بز اور شربت عناب گھٹا بڑھا کر دیں اور شام کو مذکورہ بالا نسخہ مفرح شیخ الرئیس والا بدستور پلاتے رہیں۔ دواء المسک معتدل جواہر والی کھانا کھانے کے بعد کھلائیں اور روغن کدو یا روغن کاہو یا روغن لبوب سبعہ بدستور سر پر لگاتے رہیں۔

مالیخولیائے بلغمی میں پہلے چند روز تک یہ نسخہ صبح و شام دیں۔
نسخہ: دواء المسک معتدل ۷ گرام پہلے کھلائیں، اوپر سے شیرۂ بادیان ۵ گرام، شیرۂ تخم کشوث ۳ گرام، شیرہ انیسون ۳ گرام، عرق گزر، عرق عنبر اور عرق ماء اللحم، ہرایک ۴۰ ملی لیٹر میں نکال کر گلقند ۲۰ گرام، شربت گڑہل ۲۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

اگر اس کے پلانے سے ہفتہ عشرہ تک افاقہ محسوس ہو تو خیر، ورنہ منضج مالیخولیائے سوداوی پندرہ روز پلا کر سناء مکی، تربد سفید، گل سرخ، ہرایک ۷ گرام، ادویۂ مسہلہ اضافہ کر کے رات کو بھگو کر رکھیں اور صبح کو مغز املتاس ۵۰ گرام، ترنجبین ۴۰ گرام، شکر سرخ ۴۰ گرام، خمیرہ بنفشہ ہرایک ۴۰ گرام اور شیرہ مغز بادام شیریں ۷ عدد اضافہ کر کے مسہل دیں اور ایک ایک روز کے وقفہ سے بدستور تین

Scanned with CamScanner

مسہل دیں۔ وقفہ کے روز نسخہ تبرید پلائیں جو بیان ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو حب ایارج سے دماغ کا تنقیہ کریں اور پھر قرص دواء الشفاء اور دواء المسک معتدل والا نسخہ پلائیں۔

واضح ہو کہ مالیخولیا کی ہر قسم میں دواء الشفاء کا استعمال نہایت مفید ہے، تنقیہ سے پہلے بھی استعمال کر سکتے ہیں، لیکن اگر تنقیہ سے پہلے استعمال کرنے سے فائدہ نہ محسوس ہو تو تنقیہ کے بعد استعمال کرائیں۔ اس کے استعمال سے نیند آنے لگتی ہے اور مریض مالیخولیا کے لیے یہی فائدہ کی صورت ہے۔ مالیخولیائے صفراوی اور سوداوی میں ماء الجبن کا استعمال بہت فائدہ دیتا ہے اور اس کا طریق استعمال یہ ہے۔

ماء الجبن استعمال کرنے کا معمولہ طریقہ:

ماء الجبن ۷۰ ملی لیٹر میں شربت عناب یا شربت نیلوفر ۲۰ ملی لیٹر ملا کر تین روز تک پلائیں۔ اس کے بعد دس دس ملی لیٹر ماء الجبن اور تھوڑا تھوڑا شربت روزانہ بڑھاتے جائیں۔ یہاں تک کہ ماء الجبن ۲۱۰ ملی لیٹر تک اور شربت ۴۰ ملی لیٹر تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد اسی طرح دس دس ملی لیٹر ماء الجبن اور تھوڑا تھوڑا شربت کم کر کے مقدار اول تک پہنچ جائیں اور تین روز تک پہلی مقدار استعمال کر کے ترک کر دیں۔

غذاء اور پرہیز:

مسہل کے روز ملائم کھچڑی دیں۔ دوسرے ایام میں زود ہضم غذائیں، مثلاً شوربا، چپاتی، مونگ کی دال چپاتی، سبز ترکاریاں مثلاً گھیا، توری، ٹنڈے، ساگ خرفہ، چپاتی کے ساتھ دیں۔ پھلوں میں سے سیب، انار، انگور کھلائیں۔ لہسن، پیاز، دال مسور، بیگن، تیل، ترشی اور گرم خشک چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ جماع سے پرہیز رکھنا نہایت ضروری ہے۔

مالیخولیائے مراقی

مالیخولیا کی ایک قسم ہے جو مراقی کے نام سے موسوم ہے

وجہ تسمیہ:

سرافیون نے کہا ہے کہ ''چونکہ اس مرض کی ابتداء مراق سے ہوتی ہے، لہذا اس کا نام مراقی رکھا گیا ہے اور مراقؔ [قاف کو تشدید] اس جھلی کو کہتے ہیں، جو احشاء [شکم کے اندرونی

اعضاء [اپر] باہر کی طرف استر کرتی ہے —— اور یوحنا نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ [چونکہ]
اس مرض میں مراق پھول جاتا ہے لہذا یہ نام رکھ دیا گیا ہے اور یہی وجہ تسمیہ مناسب ہے۔
اور اس کو علتہ نافخہ [پیٹ پھلانے والا مرض] بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں دونوں پہلو پھول
جاتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سوداوی خلط سے غلیظ بخارات پیدا ہوتے ہیں۔ [جو پہلوؤں
میں بند ہو کر رہ جاتے ہیں، تحلیل نہیں ہوتے] لیکن دیوقلس اس کا سبب یہ بیان کرتا ہے کہ اس مرض
میں ورم کی وجہ سے معدہ کا وہ راستہ بند ہو جاتا ہے جو آنت سے ملا ہوا ہے، لہذا معدہ میں غذاء
معمول سے زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہے، لہذا اس کی وجہ سے پیٹ پھول جاتا ہے۔

سبب:

مالیخولیائے مراقی تیز [حاد] سوداوی خلط سے پیدا ہوتا ہے تیز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سوداوی
خلط احتراق سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ راکھ پیدا ہوتی ہے، لہذا سوداء ارضیت کے لحاظ سے سرد ہے
اور اس لحاظ سے کہ اس میں راکھ اور چونہ کے مانند حرارت پوشیدہ ہوتی ہے، یہ گرم اور تیز [حاد]
ہے۔ یہ سوداوی خلط معدہ میں جمع ہو جاتی اور اس میں [بالعموم] سرد ورم پیدا کر دیتی ہے ورم کے
سرد ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس میں بخار، پیاس اور صفراوی قے نہیں ہوا کرتی ہے۔
معدہ میں خلط کے جمع ہونے کا سبب کیا ہے؟ اس کے متعلق اطباء متقدمین میں اختلاف ہے،
چنانچہ بقراط اور اس کے پیرو اور جالینوس کے قدیم پیرو اس امر پر متفق ہیں کہ:

"جلی ہوئی خلط پہلے اُن شرائین میں آتی ہے، جو قم معدہ اور مراق میں آتی ہیں پھر یہ خلط
قعر معدہ میں گرتی ہے اور اس میں فلغمونی پیدا کرتی ہے"۔

لیکن جالینوس کے پچھلے پیروؤں کا خیال ہے کہ "جلی ہوئی خلط پہلے معدہ کی وریدوں میں آتی
ہے اور پھر اس میں فلغمونی پیدا کرتی ہے"۔

روفس کا قول ہے کہ:

"چونکہ سوداوی خلط طحال سے معدہ کی طرف ضرورت سے زیادہ گرتی ہے، لہذا وہ معدہ
میں بند ہو جاتی ہے اور اس کے زیریں حصے میں بواب کے پاس ورم پیدا کر دیتی ہے"۔

اور جالینوس نے دیوقلس کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ "دیوقلس نے کہا ہے کہ مالیخولیائے
مراقی ورم فلغمونی ہے جو اس سوراخ میں پیدا ہوتا ہے جو ابوب کے نام سے موسوم ہے اور بواب

Scanned with CamScanner

اثنا عشری آنت کا سرا ہے جو معدہ کے زیریں حصے سے ملا ہوا ہے۔

حرانی [جو تجربہ کار اطباء کا مشہور گروہ ہے] کہتے ہیں کہ "یہ اخلاط کسی سبب سے جل کر شرائین اور اوردہ کی طرف چلے جاتے ہیں۔ پھر اگر یہ معدہ میں نہیں گرتے تو ان سے دماغ کی طرف بخارات چڑھ کر دماغ کو تاریک کر دیتے ہیں اور اس سے ایک قسم کا مالیخولیا پیدا ہو جاتا ہے اور اگر یہ اخلاط معدے میں اور نیم معدے کی وریدوں میں گرتے ہیں تو اس سے اس مرض کے لازمی عوارض و علامات پیدا ہو جاتے ہیں، خواہ یہ معدے میں گرم ورم پیدا کریں یا نہ کریں اور اگر ورم پیدا ہوتا ہے تو وہ لازمی طور پر قعر معدہ میں ہوتا ہے، کیونکہ قعر معدہ میں وریدوں بہت زیادہ ہیں۔ پس اس ورم سے سوداوی بخارات پیدا ہو کر مراق کی طرف جاتے ہیں، لہذا اس میں نفخ پیدا ہو جاتا ہے اور یہی بخارات فم معدہ کی طرف جاتے ہیں، جن کی وجہ سے ترش ڈکاریں آنے لگتی ہیں اور نیز یہ بخارات دماغ کی طرف جاتے ہیں، لہذا وسواس پیدا ہو جاتا ہے۔

جو اطباء اس مرض کا سبب "ورم معدہ" کو بیان کرتے ہیں، ان کے نزدیک اس کی دلیل یہ ہے کہ مریض اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان درد محسوس کرتا ہے، کیونکہ رباط معدہ مونڈھوں اور ترقوہ [ہنسلی کی ہڈی] سے متصل ہے۔ پس جب ورم کی وجہ سے معدہ بوجھل ہوتا اور نیچے کی طرف کھنچتا ہے تو تناؤ کی وجہ سے ان مقامات پر بھی درد محسوس ہوتا ہے اور ورم "قعر معدہ" میں ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ "مریض کو قبض ہوتا ہے، تین چار روز سے کم مدت میں پاخانہ نہیں آتا۔ علاوہ ازیں مریض اس مقام پر درد بھی محسوس کرتا ہے، خصوصاً جب کہ غذاء اس سوراخ میں نفوذ کرتی اور اس سے گزرتی ہے —— اور ڈکاران غلیظ سوداوی بخارات سے پیدا ہوا کرتی ہیں جو اس ورم سے پیدا ہو کر فم معدہ میں پہنچتے ہیں —— اور دونوں پہلوؤں میں نفخ پیدا ہونے کی وجہ محض یہ ہوتی ہے کہ یہ بخارات چڑھ کر مراق کی طرف چلے جاتے ہیں اور وہاں بند ہو جانے کی وجہ سے ان کی غلظت اور تعفن بڑھ جاتا ہے۔ غم و حزن اور خراب قسم کے تفکرات پیدا ہونے کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ یہ بخارات دماغ کی طرف صعود کرتے ہیں۔

اور یا یہ تیز سوداوی خلط ماساریقا میں جمع ہو جاتی اور ان میں بند ہو کر اپنی غلظت کے باعث سدّے پیدا کر دیتی ہے اس لیے اگر معدہ ضعیف ہوتا ہے تو یہ خلط معدے کی طرف گرتی ہے اور اگر مراق ضعیف ہوتا ہے تو اس کی طرف گرتی ہے اور جس جگہ بھی پہنچتی ہے ورم پیدا کر دیتی ہے اور اس ورم سے بخارات پیدا ہو کر دماغ کی طرف جاتے اور وہی خراب قسم کے افکار پیدا کر دیتے ہیں جو

Scanned with CamScanner

بیان ہو چکے ہیں۔ یہ مذہب اطبائے حذاق کی ایک جماعت کا ہے اور غالباً شیخ کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ

> "مالیخولیائے مراقی بالعموم معدے کی شدید حرارت کی وجہ سے اور اس راستے کے بند ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوا کرتا ہے جس راستے سے غذا وہاں کی طرف پہنچتی ہے لہٰذا غذا واپس لوٹ آتی ہے اور معدے کے قریب ہوا میں بند ہو کر رہ جاتی ہے اور ترش ڈکاریں آنے لگتی ہیں اور دانتوں کو کند کرنے والی قے آنے لگتی ہے خصوصاً اگر طحال بھی شریک ہو جائے۔ پاخانہ ملائم ہوتا ہے۔ خون گاڑھا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس جگہ ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے، جس سے سوداوی بخارات پیدا ہو کر مالیخولیا پیدا کر دیتے ہیں"۔

یا ماساریقا میں گرم ورم پیدا کر دیتی ہے جو مراق کے خون کو جلا دیتا اور اس کو سوداوی بنا دیتا ہے، اس صورت میں غذا بھی معدے سے جگر کی طرف نفوذ نہیں کرتی، لہٰذا اکثر معدہ میں باقی رہتی ہے اور اس میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ مذہب اطباء کی ایک جماعت کا ہے اور وہ اس کی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ جب غذا جگر کی طرف روانہ ہونے لگتی ہے تو انسان کو درد معلوم ہونے لگتا ہے اور نیز غذا ان کے بدن کو نہیں پہنچتی۔ [یعنی غذا سے ان کے بدن کی پرورش نہیں ہوتی]

یا خلط طحال میں جمع ہو جاتی ہے اور اس میں ورم پیدا کر دیتی ہے، جیسا کہ ثابت بن قرہ کی رائے ہے —— یا طحال میں سدے ڈال دیتی ہے، لہٰذا یہ خلط زیادہ تیز اور متعفن ہو جاتی ہے اور جب طحال اس ردی خلط کو فم معدہ کی طرف روانہ کر دیتی ہے تو بڑے قسم کے افکار و وساوس پیدا ہو جاتے ہیں اور ہضم خراب ہو جاتا ہے، جیسا کہ جالینوس نے اعضاء آلمہ میں ذکر کیا ہے اور یہی قول رازی کا بھی ہے۔ یا یہ خلط مراق میں جمع ہو جاتی ہے اور اس میں تہ بہ تہ اکٹھی ہو جاتی ہے، پھر جگر اور آنتوں کی گرمی کے باعث زیادہ غلیظ ہو جاتی اور جل جاتی ہے اور مراق میں گرم ورم پیدا کر دیتی ہے، جیسا کہ بولس کی رائے ہے —— یا ورم نہیں پیدا کرتی، جیسا کہ سرافیون کی رائے ہے۔ چنانچہ سرافیون نے کہا ہے کہ جب یہ جلا ہوا خون شکم کی وریدوں میں جمع ہو جاتا ہے اور سوء مزاج گرم کی وجہ سے غلیظ ہو کر خاکی سیاہ ہو جاتا ہے تو اس سے غلیظ اور سیاہ بخارات صعود کرتے ہیں۔ پس جب یہ بخارات دماغ میں پہنچتے ہیں تو روح نفسانی کو سیاہ اور تاریک بنا دیتے ہیں، جس سے خوف و غم پیدا ہونے لگتا ہے۔

Scanned with CamScanner

الغرض یہ تیز سوداوی خلط خواہ کسی بھی عضو میں جمع ہو اس سے بخارات صعود کر کے دماغ میں پہنچتے ہیں۔

دیوقلس نے کہا ہے کہ مالیخولیا کا سبب جگر کی اور ان باریک رگوں کی شدید گرمی ہوتی ہے جن کے ذریعہ غذاء جگر میں پہنچتی ہے۔ یہ گرمی خون کو جلا ڈالتی اور اس کو سوداوی بنا دیتی ہے اور یہ خون طحال کی طرف اور پھر طحال سے فم معدہ کی طرف دفع ہو جاتا ہے اور لذع، جلن، غم اور بڑے قسم کے افکار پیدا کر دیتا ہے۔ یہ مذہب اکثر اطبائے متاخرین کا ہے اور یہی صحیح ہے۔ اس کی وضاحت اس طرح کی جاتی ہے کہ جب جگر میں حرارت بکثرت ہوتی ہے تو غذاء کو معدے میں ہونے کی حالت ہی میں جلا کر دخانی بنا دیتا ہے، لہٰذا اس سے ریاح پیدا ہونے لگتے ہیں، پھر جب یہ غذاء جگر میں پہنچتی ہے اور وراں حالانکہ وہ دخانی ہوتی ہے اور نیز اس میں جلنے کی استعداد ہوتی ہے گرم جگر سے ملاقی ہوتی ہے تو یہ غذاء جل جاتی اور جل کر سودائے محترقہ بن جاتی ہے۔ اس کے بعد جگر سے طحال میں اور طحال سے فم معدہ میں پہنچتی ہے۔ پس اس وقت ترش غلیانی تے اور ترش ڈکاریں آنے لگتی ہیں، ہضم فاسد اور ضعیف ہو جاتا ہے، لہٰذا معدہ میں بلغم پیدا ہونے لگتا ہے اور بخارات کی کثرت ہو جاتی ہے اور دوسرے تمام عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اطباء کی ایک دوسری جماعت کہتی ہے کہ ''اس کا سبب باب الکبد کا گرم ورم ہوتا ہے، جو خون مراق میں اور ان غذائی فضلات میں احتراق ہونے سے پیدا ہوتا ہے، جو مراق میں روزانہ جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اطباء اس رائے کو جالینوس سے منسوب کرتے ہیں اور ایک دوسری جماعت کا قول ہے کہ ''اس کا سبب معاء صائم'' [روزہ دار آنت] کا ورم ہوتا ہے اور اس کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ جب معاء صائم سے فضلات گزرتے ہیں تو اس میں درد ہوتا ہے۔

جو اطباء یہ کہتے ہیں:

> ''یہ مرض فلغمونی [خونی ورم] کے ساتھ ہوتا ہے، خواہ فلغمونی قعر معدہ میں ہو اور خواہ باب الکبد یا ماساریقا یا صائم میں ہو''۔

ان پر دو اعتراض کیے جاتے ہیں، چنانچہ پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ ''اگر مالیخولیا کے ساتھ گرم ورم ہوتا تو اس میں بخار بھی ضرور ہوتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

اس اعتراض کے دو جواب دیے گئے ہیں۔ پہلا جواب تو یہ ہے کہ اطبائے قدیم کے کلام

Scanned with CamScanner

میں ورم کے بجائے صرف فلغمونی کا لفظ پایا جاتا ہے اور ان کے نزدیک فلغمونی دو معنی کے لیے بولا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک معنی تو ''گرم ورم'' ہیں اور دوسرے معنی ''سوزش'' [جلن] ہیں اور اس مقام پر فلغمونی سے مراد یہی دوسرے معنی [یعنی سوزش] ہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ فلغمونی سے بخار صرف اسی وقت پیدا ہوسکتا ہے جب اس کا مادہ متعفن ہوجائے، لیکن اس جگہ مادہ متعفن نہیں ہوتا، اس لیے کہ یہ مادہ خون ہے، جس پر سوداء کا غلبہ ہوگیا ہے یا وہ سرد خشکی کی طرف مائل ہوگیا ہے، لہٰذا یہ تعفن کو قبول کرنے سے، بہت بعید ہوجاتا ہے۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ ورم کا مدتِ دراز تک قائم رہنا ممکن نہیں ہے، درانحالیکہ نہ تو وہ پختہ ہو، نہ تحلل ہو اور نہ مقامی حرارت سے سخت ہو۔

اس اعتراض کا جواب اس طرح دیا جاسکتا ہے کہ مادہ غلیظ اور کثیف ہونے کی وجہ سے نہ تو پختہ ہوتا ہے اور نہ تحلیل ہوتا ہے، بلکہ اس کی غلظت بڑھ جاتی ہے اور وہ سقیر وس غیر خالص کے مانند ہوجاتا ہے [سقیر وس غیر خالص ایک سوداوی ورم ہے جو سوداء اور بلغم کی آمیزش سے پیدا ہوتا ہے]

علامات:

ترش دخانی ڈکاریں آتی ہیں جس کی وجہ آپ کو معلوم ہوچکی ہے۔ غذاء پورے طور پر ہضم نہیں ہوتی کیونکہ معدہ ضعیف اور ہضم کمزور ہوتا ہے اور اس کی وجہ یا تو معدہ کا ورم ہوتا ہے یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ معدے میں فضلات فاسدہ بکثرت گرتے ہیں یا جگر بہت زیادہ گرم ہوتا ہے یا ورم کے قرب وجوار کی حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے کہ بیرونی شدید گرمی حرارت غریزی کو بجھا دیتی ہے۔ یہ اس چراغ کے مانند ہے، جس کی روشنی دھوپ میں رکھ دینے سے ظاہر نہیں ہوتی۔

تھوک بکثرت خارج ہوتا ہے اس لیے کہ ہضم ضعیف ہوتا ہے اور معدہ فضلات اور غذاء غیر منہضم سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا مریض دوسرے روز قے میں ایسی غذاء خارج کرتا ہے جو ہنوز غیر منہضم ہوتی ہے۔

درد ہوتا ہے اس کی وجہ ورم ہوتا ہے یا وہ تمدد ہوا کرتا ہے جو نفخ پیدا کرنے والی ریاح سے پیدا ہوتا ہے۔

اور جلن ہوتی ہے جس کا سبب سوداء کی لذع اور اس کی ترشی ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

پسلیوں کے سروں کے نیچے تناؤ ہوتا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے کیونکہ پیٹ کو پھلانے والی ریاح کی کثرت ہوتی ہے اور ہضم کمزور ہوتا ہے۔

پیٹ نرم ہوتا ہے یعنی پاخانہ نرم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ 'پیٹ' ایک مشترک لفظ ہے، جو دو مختلف معنوں [شکم اور پاخانہ] کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاخانہ نرم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جگر کیلوس [خلاصہ غذاء] کے رقیق حصہ کو جذب نہیں کرتا، جس کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ جگر فاسد ہوتا ہے یا ماساریقا میں سدے پڑ جاتے ہیں یا ان میں ورم پیدا ہو جاتا ہے یا جگر مشارکت کی وجہ سے ضعیف ہو جاتا ہے یا اس وجہ سے ضعیف ہو جاتا ہے کہ جب طحال میں خلط سوداوی کا اجتماع ہوتا ہے تو طحال ضعیف ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے جگر سے غلیظ سوداوی فضلات کو جذب نہیں کر سکتی تو یہ فضلات جگر ہی میں باقی رہ جاتے ہیں۔ [اور اس کو ضعیف کر دیتے ہیں]

مریض کو ضیق الصدر ہوتا ہے ضیق الصدر وہ حالت ہے جو متوحش کر دینے والی چیز سے پیدا ہوتی ہے اور یہ متوحش کر دینے والی چیز نفس کو ایذا دینے والی ہوتی ہے، اس لیے کہ نفس میں اس کو برداشت کرنے کی قوت کم ہوتی ہے۔ اس حالت میں نفس گاہے اس موذی شے کو دفع کرتا اور گاہے اس کا مقابلہ کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے، اس سے بھاگتا نہیں۔

ضیق الصدر اور ضعف قلب میں یہی فرق ہے کہ ضعف قلب میں نفس موذی سے بھاگتا ہے۔

مالیخولیا میں ضیق الصدر پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس مرض میں روح کثیف ہو جاتی ہے اور اس کا مزاج گرم ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کے لیے باہر کی طرف حرکت کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

معدے میں کرب [بے چینی] ہوتی ہے کرب میں 'ر' کو 'زبر' اور 'سکون' دونوں صحیح ہیں۔ اور اس کے معنی قلق اور بے چینی کے ہیں۔ اس کا سبب معدہ کی جلن ہوتی ہے اور نیز یہ وجہ ہوتی ہے کہ مادہ اس حاد اور لذاع مادہ سے اپنی ذکاوتِ حس کے باعث اذیت پاتا ہے۔

جھوٹی بھوک بہت زیادہ لگتی ہے کیونکہ سوداء اپنی عفوصت [کسیلا پن] سے فم معدہ کو کثیف بنا دیتا ہے اور اپنی ترشی کی وجہ سے اس میں دغدغہ پیدا کرتا ہے، لہذا فم معدہ میں ویسی حالت پیدا ہو جاتی ہے جیسی کہ غذاء کا تقاضا کرنے والی رگوں کے چوسنے کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے۔

اور [معدہ سے] تالو اور کوے کی طرف دھوئیں کے مانند بخارات چڑھتے ہوئے محسوس

Scanned with CamScanner

ہوتے ہیں اس لیے کہ یہ غلیظ جلے ہوئے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

اور اس مالیخولیا میں جو طحال کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں یہ تمام مذکورہ علامتیں پائی جاتی ہیں، کیونکہ طحال سے کچھ سوداء معدہ پر گرتا رہتا ہے

طحال بڑھی ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طحال جلے ہوئے مادہ سے بھر جاتی ہے اور ان مادوں کو اپنے اندر سے دفع نہیں کر سکتی جن کا دفع کرنا ضروری ہوتا ہے۔

علاج:

مالیخولیائے مراقی کا علاج یہ ہے کہ دوا کے ذریعہ استفراغ کرنا چھوڑ دیں بشرطیکہ سبب مرض معدہ، ماساریقا یا آنتوں میں ہو۔ لیکن اگر سبب مرض صرف طحال میں ہو تو اس حالت میں قوی اور تیز دواؤں کے ذریعہ استفراغ کرنے میں کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ معدہ، ماساریقا یا آنتوں میں سبب مرض ہونے کی حالت میں استفراغ کو اس لیے چھوڑ دیا جائے کہ ایسا کرنے سے معدہ اور احشاء میں فاسد مواد جذب ہو کر چلے آتے ہیں، لہذا اس سے ورم اور سدہ میں زیادتی ہو جاتی ہے نیز ضعفِ ہضم اور سوءِ ہضم بڑھ جاتا ہے۔ بدن میں خشکی زیادہ ہو جاتی ہے اور تشنج پیدا ہونے لگتا ہے، اس کے بعد موت آجاتی ہے، جیسا کہ طبری نے اس کے متعلق حکایت بیان کی ہے۔ البتہ ضرورت شدید کی حالت میں کر سکتے ہیں مثلاً مادہ بکثرت ہو، مادہ کے زیادہ متعفن اور تیز ہو جانے کا اور اس کے تمام بدن میں پراگندہ ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

غذاء میں صرف چوزہائے مرغ، زردیٔ بیضہ اور ان کے مانند چیزیں دیں کیونکہ چیزیں جلد ہی ہضم ہو جاتی ہیں۔ ان کے فضلات کم باقی رہتے ہیں اور ان سے عمدہ اخلاط بنتے ہیں۔

ہر چالیس روز کے بعد یا مزاج کے مطابق اس سے کم مدت میں باسلیق کی فصد کھولیں بشرطیکہ خون کا غلبہ ہو۔

اور قوت وضرورت کے مطابق خون نکالیں فصد کشادہ کرنی چاہیے تاکہ غلیظ اور مکدر خون خارج ہو۔

مزاج میں تری اور سردی پیدا کریں تاکہ سوداء کی پیدائش کم ہو جائے اور تیز وہ خشکی دور ہو جائے جو بدن میں جلے ہوئے مادہ سے پیدا ہو گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

اس کے لیے آش جو، شربت خشخاش وغیرہ پلائیں، بشرطیکہ مزاج گرم ہو، لیکن اگر مزاج گرم نہ ہوتو معدہ اور احشاء کو گلقند سے تقویت دیں اور اگر استفراغ کی ضرورت ہوتو ان دواؤں سے بتدریج استفراغ کریں جو احشاء کو اذیت نہ پہنچائیں مثلاً گرم تیز دواؤں اور بڑے بڑے ایاجات سے استفراغ نہ کریں۔ مثلاً بادرنجبویہ، گاؤزبان، افتیمون اور اسطخدوس کے جوشاندہ میں مغز املتاس گھول کر پلائیں اور اگر مرض طحال سے پیدا ہوا ہوتو طحال کی طرف متوجہ ہوں یعنی تمام تر توجہ طحال کے علاج میں صرف کریں۔ فصد اور اسہال کے ذریعہ سوداء کو خارج کریں تاکہ طحال اس کو جذب نہ کرسکے، کیونکہ طحال جب سوداء کو جذب کرلیتی ہے تو اس کا کسی قدر حصہ معدہ پر گرتا ہے۔

معمولات مطب:

لاجورد مغسول، مروارید، ہر ایک ۴ سرخ کو برابر ایک پیس کر انوشدارو ئے لولوی ۷ گرام میں ملا کر کھلائیں۔ اوپر سے شیرۂ عنب الثعلب خشک، شیرۂ بادیان، ہر ایک ۵ گرام، عرق برنجاسف ۱۲۰ ملی لیٹر میں نکال کر شربت ورد ۴۰ ملی لیٹر ملا کر صبح وشام پلائیں۔

بعد غذاء دواء المسک معتدل ۷۔ ۷ گرام دونوں وقت دیں اور رفع قبض کے لیے مربائے ہلیلہ دو عدد یا گلقند ۴۰ گرام رات کو کھلائیں۔ لیکن اگر یہ کافی نہ ہوتو قرص ملین ۲ عدد کھلائیں۔

مالیخولیائے مراقی میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ٹکیہ آردماش باندھنا بھی مفید ہے۔

ٹکیہ آردماش:

آردماش ۱۲۵ گرام کو بکری کے دودھ میں گوندھیں اور اس میں نمک ۱۰ گرام، سونٹھ، ہینگ، ہر ایک ۶ گرام، برگ شبت ۱۰ گرام اضافہ کر کے ٹکیہ بنائیں اور توے پر ایک طرف سے پکائیں۔ کچی طرف روغن گل چپڑ کر گرما گرم رات کو سوتے وقت پیٹ پر باندھیں۔

قطرب

وجہ تسمیہ:

مالیخولیا کی ایک دوسری قسم ہے، جو قطرب کے نام سے موسوم ہے شیخ نے کہا ہے کہ:

"قطرب ایک چھوٹے کیڑے کا نام ہے، جو ہر وقت پانی کی سطح پر جلد جلد بے ترتیب مختلف حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ یہ کیڑا کبھی پانی میں غوطہ لگا جاتا ہے اور کبھی باہر نکل آتا ہے"۔

Scanned with CamScanner

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ:

''قطرب ایک دوسرا چھوٹا کیڑا ہے، جو ہر وقت حرکت کرتا رہتا ہے اور کبھی آرام نہیں کرتا''۔

اس مرض کا نام قطرب اسی لیے رکھا گیا ہے کہ اس مرض کا مریض بھی اس کیڑے کے مانند جلد جلد مختلف حرکتیں کرتا ہے، گاہے چھپ جاتا اور گاہے ظاہر ہو جاتا ہے۔

شریف ادریسی نے کہا ہے کہ:

''قطرب وہ چھوٹا کیڑا ہے جو رات کے وقت آگ کی چنگاری کے مانند چمکتا ہے [جگنو] اور شاید اس مرض کا یہ نام اسی لیے رکھا گیا ہے کہ اس مرض کا مریض اس کیڑے [جگنو] کے مانند رات کو نکلتا ہے''۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ''قطرب سعالی [بھوتوں] میں سے ایک مذکر [بھوت] کا نام ہے۔ سعالی ''سعلاۃ'' کی جمع ہے اور سعلات نہایت خبیث بھوتوں میں سے ہے'' اور بعض کہتے ہیں کہ ''قطرب، ذئب امعط'' [یعنی بال گرے ہوئے بھیڑیے] کو کہتے ہیں۔ اس لیے اس مرض کا دوسرا نام ''ذئب'' اور ''علۃ الذئب'' [بھیڑیے کی بیماری] بھی ہے۔ کیونکہ اس مرض کا مریض جنگلوں میں چاروں ہاتھ پاؤں پر چلتا، بھیڑیے کے مانند بھونکتا اور آدمیوں پر حملہ کرتا ہے۔

علامات:

مریض کے چہرے سے نہایت تقطیب [ترش روئی] ظاہر ہوتی ہے چنانچہ جب کوئی شخص ترش رو ہوتا ہے تو اس کے لیے عربی زبان میں "قطب وجهه تقطيبا" [وہ ترش رو ہو گیا] کہا جاتا ہے۔

مریض ایک ساعت سے زیادہ کسی مقام پر نہیں ٹھہرتا کیونکہ یہ مرض دماغ میں سوداء اور صفراء کے ایک ساتھ جلنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں نہایت تیزی اور جوش ضرور ہوتا ہے بلکہ وہ ہمیشہ متردد رہتا ہے [گاہے آگے اور گاہے پیچھے چلتا] اور مختلف چالیں چلتا رہتا ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ وہ کدھر جا رہا ہے کیونکہ اس کی عقل جاتی رہتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ آدمیوں سے بچتا اور اگر کوئی دفعۃً اس کے سامنے آجائے تو اس کے متعلق برا قصد قائم کر لیتا ہے کیونکہ یہ جس کسی کو دیکھتا ہے اس سے بدگمان ہو جاتا اور ڈر جاتا ہے۔

رات کو نکلتا اور دن کو [مقبروں اور کھنڈرات میں] چھپا رہتا ہے کیونکہ یہ تنہا پسند ہوتا ہے اور

Scanned with CamScanner

لوگوں سے بچتا ہے ان میں سے بعض مریض ایسے بھی ہوتے ہیں جو لوگوں سے نہیں بچتے، کیونکہ ان کو غفلت ہوتی ہے اور وہ، جس چیز کو دیکھتے ہیں اس کی شناخت کم کرتے ہیں۔ اس لیے کہ ان کی روح نفسانی غلیظ سوداوی بخارات کے ملنے سے غلیظ اور مکدر ہو جاتی ہے۔ اس لیے وہ حسب معمول اعضاء کی طرف نفوذ نہیں کر سکتی، یہی وجہ ہے کہ اس کے مریض بہت سے دردوں کو بھی محسوس نہیں کرتے۔

روفس کبیر کا قول ہے کہ:

"اس مرض کے ایک مریض کو نہ تو بھوک پیاس محسوس ہوتی تھی اور نہ اس کو چوٹ کے درد کا احساس ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ گمان کرتا تھا کہ "میں موت کے ذریعہ فاسد نہیں ہو سکتا" چنانچہ میں نے لوہا آگ سے تپا کر اس کی کلائیں پر رکھا۔ جس کو وہ بہت دیر تک برداشت کرتا رہا اور یہ کہتا تھا کہ "اور داغو اس لیے کہ تمہاری آگ سرد ہے" یہاں تک کہ اس کی بہت سی کلائی جل گئی اور گوشت کے جلنے سے اس کی تھوڑی سی بو محسوس ہوئی جس سے اس کو معلوم ہوا کہ اس کا وہم جھوٹا تھا"۔

ان سب باتوں کے باوجود مریض نہایت غضبناک اور متاسف ہوتا ہے کیونکہ خون زیادہ گرم ہونے کے باوجود کثیف، غلیظ اور مکدر ہوتا ہے۔ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے کیونکہ اس کے بدن میں خون بہت کم ہوتا ہے اور کم ہونے کے باوجود غلظت کی وجہ سے بدن کی گہرائی میں ہوتا ہے اور وہ باہر کی طرف نہیں پھیل سکتا۔ اس لیے بھی کہ اس خون کے ساتھ جلا ہوا سوداء بھی ہوتا ہے، کیونکہ یہ زیادہ غلیظ ہوتا اور زیادہ تر بدن کی گہرائی میں رہتا ہے، اس لیے بدن میں زردی نمایاں ہوتی ہے، جیسا کہ ناقہین [مرض سے اٹھے ہوئے کمزور لوگوں] میں ہوا کرتی ہے۔

زبان خشک ہوتی ہے اس لیے کہ رطوبت کم ہوتی ہے۔

اس کی پنڈلیوں پر زخم ہو جاتے ہیں جو بھرتے نہیں اس کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مریض رات کو حیرانی و پریشانی کی حالت میں چلتا پھرتا رہتا ہے۔ اس کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اپنے پاؤں کہاں رکھتا ہے۔ اس لیے اس کے قدم اکثر پھسلتے اور سخت و کھردری چیزوں سے ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں، اسی وجہ سے اس کے چہرے میں بھی اسی قسم کے زخم ہو جاتے ہیں اس کا چہرہ غبار آلود دیکھا جاتا ہے، کیونکہ وہ اکثر اوندھے منہ گرتا رہتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے اس کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ اس کو کتے کاٹتے ہیں، کیونکہ وہ رات کو گھر سے نکلتا ہے اور جس چیز کو دیکھتا ہے، اسی سے بچ کر بھاگنے لگتا ہے اور کتے کی عادت ہے کہ وہ بھاگنے والے شخص کو کاٹتا ہے۔

Scanned with CamScanner

شیخ کہتا ہے کہ:

''زخموں کا سبب مادۂ سودا یہ کا فساد ہوتا ہے، جو پنڈلیوں کی طرف زیادہ گرتا ہے، کیونکہ یہ مادہ غلیظ ہوتا ہے اور پنڈلیوں کے زیادہ حرکت کرنے کی وجہ سے ان کی طرف چلا آتا ہے۔ علاوہ ازیں پاؤں کا سخت چیزوں سے رگڑ کھانا اور کیڑے کا کاٹنا بھی پنڈلیوں کی طرف مادہ کے زیادہ آنے کا سبب ہوجاتے ہیں اور چونکہ مریض اسی حالت میں باقی رہتا ہے، لہذا یہ زخم مندمل نہیں ہوتے''۔

طبری نے کہا ہے کہ:

''میں نے کوفہ میں ایک حمال [باربردار] کو دیکھا ہے۔ جسے یہ مرض ہوگیا تھا۔ اس کی پنڈلیوں اور بدن کے اکثر حصوں پر خبیث قسم کے پھوڑے تھے۔ جن سے زرد آب بہتا تھا''۔

علاج:

اگر ضرورت ہو تو خون نکالیں اور نضج کامل کے بعد مطبوخ افتیمون سے استفراغ کریں۔

اس مرض کے علاج میں خاص بات یہ ہے کہ دماغ کے مزاج کی تعدیل کرنے کے لیے سرد وتر نطول اور روغن وغیرہ استعمال کریں تری خوب پہنچائیں، تاکہ استفراغ اور مسہل دواؤں کی تیزی سے خشکی نہ بڑھ جائے۔ لطیف غذائیں کھلائیں۔ نیند لانے کی تدبیر کریں تاکہ مریض کا فکر دور ہو اور اس کے دماغ میں تراوٹ پیدا ہو۔

شیخ نے کہا ہے کہ اگر ہر قسم کا علاج کیا جائے اور مریض شفایاب نہ ہو تو اس کے سر اور چہرہ پر کسی چیز کی ضرب [چوٹ] لگائی جائے اور اس کے تالو کو داغا جائے، اس سے مرض میں افاقہ ہوجائے گا، کیونکہ ایسا کرنے سے قوتِ نفسانی آگاہ ہوجاتی ہے۔

شریف خاں صاحب فرماتے ہیں کہ ماءالجبن سفوف روفس کے ہمراہ کھلائیں۔

نسخہ سفوف روفس:

آملہ یا شیرۂ آملہ ۶ گرام/ملی لیٹر، ہلیلہ سیاہ، افتیمون، بسفائج، ہر ایک ۶ گرام، لاجورد مغسول ۳ گرام تمام دواؤں کو کوٹ کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔

گاہے شدتِ مرض کے وقت افیون بھی استعمال کرائی جاتی ہے، تاکہ اعراض میں کمی پیدا ہوجائے۔ اگر مریض پیشتر سے کثرت جماع کا عادی تھا تو اس کو اعتدال کے ساتھ جماع کرنے کی اجازت دی جائے۔

Scanned with CamScanner

سر پر یہ طلاء بھی مفید ہوتا ہے۔

آب کاہو، آب پوست خشخاش، عورت کا دودھ، آب بابونہ ہموزن لے کر تھوڑا سا روغن گل ملائیں اور کپڑا تر کر کے ہر وقت سر پر رکھیں اور احتیاط رکھیں کہ کپڑا خشک نہ ہونے پائے، یعنی جلد جلد کپڑے کو تبدیل کرتے رہیں۔

مانیا اور داء الکلب

[جنون]

وجہ تسمیہ:

مالیخولیا کی ایک دوسری قسم بھی ہے، جو مانیا اور داء الکلب کے نام سے موسوم ہے اس لیے کہ ''مانیا'' کے معنی یونانی زبان میں ''جنون سبعی'' [جنون درندگی] کے ہیں اور اس مرض کا مریض درندگی میں درندہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ [لہذا وجہ تسمیہ ظاہر ہے]، لیکن رازی اور بعض دوسرے اطبائے متاخرین نے مانیا کے معنی ''جنون ہائج'' [جوشیلا جنون] بیان کیے ہیں۔

''مانیا'' جنون سبعی ہے یعنی وہ جنون ہے جس میں مریض غضبناک اور بے چین ہوتا ہے۔ بھاگتا دوڑتا ہے۔ اس کے اخلاق و عادات میں درندگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی نظر آدمیوں کی نظر جیسی نہیں رہتی۔

داء الکلب مانیا کی قسم ہے، جس میں غضب کے ساتھ مریض کی عادت میں کھیل کود بھی ہوتا ہے اور ایذا رسانی کے ساتھ مہربانیاں بھی ہوتی ہیں ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ اس کا سبب دمویت [خون] سے بہت قریب ہوتا ہے جیسا کہ کتوں کی عادت ہوا کرتی ہے اور اسی لیے اس مرض کا یہ نام رکھا گیا ہے، کیونکہ اس کا مریض ان اخلاق و عادات میں کتے سے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن روفس نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ ''اس مرض کا یہ نام صرف اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کا مریض جب کسی شخص کو کاٹ کھاتا ہے تو وہ شخص مر جاتا ہے، جیسا کہ باولے کتے کے کاٹنے سے مر جایا کرتا ہے۔

سبب:

مانیا کا سبب وہ سوداء ہوتا ہے جو سودائے طبعی کے جلنے سے پیدا ہوتا ہے غالباً یہ سبب داء الکلب کا سبب ہے، کیونکہ سودائے طبعی خون طبعی کا درد [تلچھٹ] ہوتا ہے۔ لہذا اس میں دمویت

Scanned with CamScanner

[اجزاء خون] ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے مریض میں مہربانی اور کھیل کود ہوتا ہے ——— اور جو سوداء صفراء کے جلنے سے پیدا ہوتا ہے وہ "مانیائے مطلق" کا سبب ہوا کرتا ہے۔

علامات:

جنون کے ساتھ درندگی ہوتی ہے۔ مریض متفکر ہوتا ہے اور عرصہ تک خاموش رہتا ہے کیونکہ روح سوداء کی کثافت اور ارضیت کی وجہ سے بدشواری متاثر ہوتی ہے، لہٰذا وہ نہ تو خود بخود اور نہ کسی ادنی سبب سے متحرک ہوتی اور نہ ہیجان میں آتی ہے۔ پھر جب اس کے ساتھ گفتگو شروع کی جاتی ہے تو وہ پہلے جواب دینے سے بے پرواہی کا اظہار کرتا اور سوچ میں پڑ جاتا ہے] لیکن جب بار بار اصرار کیا جاتا ہے تو پھر اس قدر بولتا ہے کہ اس سے پیچھا چھڑانا اور اس کو جب کرانا ناممکن ہو جاتا ہے کیونکہ سوداء کثیف ہوتا ہے اور جو چیز کثیف اور خشک ہوتی ہے وہ چیزوں کو بآسانی قبول نہیں کرتی اور جب قبول کر لیتی ہے تو بآسانی ان کو ترک بھی نہیں کرتی۔

بدن دبلا اور سیاہی مائل ہو جاتی ہے

علامات:

مریض کی طبیعت میں شرارت بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ وہ روح جو اس کے بدن میں پیدا ہوتی ہے وہ گرمی کی زیادتی کے باعث بہت جلد مشتعل ہو جاتی ہے اور جلد ہی دور ہو جاتی ہے کیونکہ اس کا مادہ نسبتاً لطیف ہوتا ہے اور ضجر [غم سے بے چین ہو جانا] اور اضطراب بہت زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حرارت کا غلبہ ہوتا ہے۔

مانیا اور سرسام کا فرق:

مانیا اور سرسام میں یہ فرق ہے کہ مانیا میں بخار نہیں ہوتا اور سرسام میں بخار ہر وقت رہتا ہے۔

علاج:

مانیا کی اس قسم میں سودائے صفراوی سے بدن کا تنقیہ کریں اور پہلی قسم میں سوداء سوداوی سے بدن کو پاک صاف کریں اور اس غرض کے لیے وہ ادویہ مسہلہ استعمال کریں، جو ان میں سے ہر ایک خلط کے مناسب ہوں، لیکن تنقیہ کی تمام شرائط کی رعایت رکھیں مثلاً پہلے مادہ کو نضج دیں اور مادہ کو تر کر لیں۔ اور بدن و دماغ میں تراوٹ پیدا کریں اس کے لیے نطول، روغن اور عورتوں کا

Scanned with CamScanner

دودھ استعمال کریں۔ لعوق تخم خشخاش کے ذریعہ نیند لائیں، کدو، پالک اور کارھوابال کر روغن بادام شیریں میں تلا ہوا بطور غذاء کھلائیں، بشرطیکہ گرمی شدید ہو۔ ورنہ بکری کے بچوں اور موٹے چوزوں کا گوشت پتھریلی زمین کی مچھلی اور بکری کے کلے دیں۔ قبض نہ ہونے دیں، تا کہ ایذا دینے والے بخارات پاخانہ سے دماغ کی طرف نہ چڑھیں۔

حکیم شریف خاں صاحب اس قسم کے مالیخولیا کے علاج میں تحریر فرماتے ہیں کہ مریض کے پانی میں بیخ بادیان، بادیان اور ناشرا جوش دے کر برابر پلایا جائے تو مریض جلد شفا پاجاتا ہے۔ چنانچہ ایک عورت کو مانیا اور اختلاط عقل پیدا ہو گیا تھا اس کو ایک عرصۂ دراز تک بیخ قاشرا استعمال کرایا گیا تو اس کو فائدہ ہو گیا۔ علاوہ ازیں مفرح یاقوتی اور شراب عود زکریا رازی والی بھی مفید ہوتی ہے۔ جن کے نسخے قرابادین اور ''علاج الامراض'' میں موجود ہیں۔

بعض فاضل اطباء کا قول ہے کہ اگر گل گاؤزبان ۶ گرام، گل نیلوفر، گل بنفشہ، مکوہ، ہر ایک ۳ گرام، کو جوش دے کر اس میں عود صلیب، صندل، دھنیا، تخم کاہو، ہر ایک ۳ گرام، باریک پیس کر اضافہ کیا جائے اور پلایا جائے تو مفید ہوتا ہے۔

حکیم شریف خاں صاحب فرماتے ہیں کہ اگر جوشاندہ کی دواؤں میں افتیمون بصرہ بستہ ۶ گرام، بسفائج، بادرنجبویہ، ہر ایک ۶ گرام، اضافہ کیا جائے اور سفوف کی دواؤں میں لاجورد مغسول، فادزہر معدنی، ہر ایک ۲ گرام اضافہ کر دیا جائے تو بہت زیادہ نفع ہوگا۔

دیگر بندق ہندی کا سعوط مانیا میں مفید ہوتا ہے۔

دیگر چمگادڑ کے پیٹ کی پتھری کو شربت میں گھس کر پلانا نہایت مفید ہوتا ہے۔

دیگر مرغ کی کیسر [چوٹی] کو کاٹ کر انگارے پر رکھا جائے اور مریض کی ناک اس کے قریب کی جائے، تا کہ اس کا دھواں ناک میں پہنچے تو یہ عمل بھی مفید ہوتا ہے۔

دیگر یہ دوا میرے استاد حکیم اکمل خان صاحب کے مجربات میں سے ہے کہ اشقر رنگ کے گھوڑے کا دماغ پونے دو گرام شہد میں حل کر کے کھلایا جائے، جنون کو فوراً فائدہ دیتا ہے۔

صبارا

مالیخولیا کی ایک اور قسم ہے، جس کو صبارا کہا جاتا ہے] ''صبارا'' سریانی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ''جنون سوداوی'' کے ہیں۔ صبارا ایک شدید جنون ہے، جس کے ساتھ گرم صفراوی سرسام بھی

Scanned with CamScanner

ہوتا ہے، حتی کہ مریض سرسام میں مبتلا ہونے کے باوجود پاگلوں کی طرح ہذیان کرتا اور بے چین ہوتا ہے، گویا مانیا قرانیطس کے ساتھ مرکب ہوتا ہے اس لیے کہ قرانیطس خالص [صفراوی سرسام] میں ہذیان اور اختلاط عقل ہوتا ہے، لیکن جنون نہیں ہوتا اور مانیا میں جنون تو ہوتا ہے لیکن بخار نہیں ہوتا۔

سبب:

اس کا سبب وہ سوداء ہوتا ہے جو خالص صفراء کے جلنے سے پیدا ہوتا ہے اور دماغ کی طرف چلا جاتا ہے اور اس سے جنون اور ورم دونوں ایک ساتھ پیدا ہو جاتے ہیں، ایسا نہیں ہوتا کہ ان میں سے ایک دوسرے کا سبب ہو۔

علامات:

جب اس مرض کی ابتداء ہوتی ہے تو مریض عرصہ دراز تک بیدار رہتا ہے کیونکہ دماغ کی طرف جلے ہوئے مادہ کے متوجہ ہو جانے سے اس میں گرمی اور خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔

نیند میں بے چینی ہوتی ہے اور مریض ڈر جاتا اور چونک پڑتا ہے کیونکہ اس مادہ سے سوداوی تاریک بخارا پیدا ہوتے ہیں، جو روح کے ساتھ مل جاتے ہیں، لہذا مریض ان بخارات کے مناسب تاریک خوفناک چیزیں دیکھتا ہے۔ نفس متواتر [پے در پے] چلتا ہے اس لیے کہ حجاب حاجز خشکی اور سختی کے باعث پورے طور پر نہیں پھیل سکتا اور اس کے باوجود بخار اور احتراق کی گرمی کے باعث نسیم بارد [ٹھنڈی ہوا] کی ضرورت شدید ہوتی ہے۔ اس لیے طبیعت اس کمی کا تدارک تنفس کو متواتر کر کے کرنا چاہتی ہے۔

نسیان ہوتا ہے کیونکہ اگر دماغ کے مقدم اور موخر حصہ میں ورم ہوتا ہے تو قوتِ تخیل اور قوتِ حافظہ میں بذات خود خلل پیدا ہو جاتا ہے، لیکن اگر دماغ کے درمیانی حصہ میں ورم ہوتا ہے تو یہ قوتیں مشارکت سے خراب ہو جاتی ہیں۔ ان کے ماسواء جوہرِ دماغ پر خشکی کا غلبہ ہوتا ہے، اس لیے اس میں کوئی چیز چھپتی ہی نہیں۔

مریض کا جواب سوال کے مطابق نہیں ہوتا اس کی وجہ یا تو یہ ہوتی ہے کہ مریض بات ہی کو نہیں سمجھتا یا اسے بات ہی یاد نہیں رہتی، جس سے وہ اس کے مطابق جواب دے سکے۔

دونوں آنکھیں سرخ ہوتی ہیں اور ان کی حرکت میں اضطراب ہوتا ہے اس کا سبب حرارت کا غلبہ ہوتا ہے اور اس کے باوجود دونوں آنکھیں بھاری ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ بیداری کے باعث بخارات

Scanned with CamScanner

سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ کثرتِ حرکت کے باعث ان کی طرف دماغ سے فضلات دفع ہوتے رہتے ہیں اور آنکھیں بیداری میں ہر وقت کھلے رہنے کے باعث کمزور ہو جاتی ہیں، لہذا جو فضلات ان کی طرف جاتے ہیں ان کو قبول کر لیتی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کوئی چیز گر گئی ہے کیونکہ آنکھوں کی رگیں بھر جاتی اور ابھر آتی ہیں اور ان سے بلا ارادہ آنسو بہتے رہتے ہیں کیونکہ ماق کبیر [اندرونی گوشہ چشم] میں جو لحمہ [گوشت کا ٹکڑا] واقع ہے وہ زیادہ دیر تک جاگنے کی وجہ سے سکڑ جاتا ہے نیز اس لیے کہ آنکھوں کی طرف جو رطوبتیں جذب ہو کر آتی ہیں، آنکھیں ان کو روکنے سے ضعیف ہو جاتی ہیں اور اس لیے کہ پھولی ہوئی اور بھری ہوئی رگیں آنکھوں میں چبھتی ہیں۔

علاج:

سرسام صفراوی کا علاج کریں ہر ایک تدبیر سے مادہ کو نیچے کی طرف جذب کریں۔ بخارات کو سر کی طرف چڑھنے سے روکیں۔ لیکن اس میں تری زیادہ پہنچائیں کیونکہ اس مرض میں سرسام کی بہ نسبت خشکی بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لیے کہ یہاں احتراق ہوتا ہے اور سوداء کی خشکی زیادہ ہوتی ہے اور کسی عضو میں تری پیدا کرنا۔ [خشکی پیدا کرنے کی نسبت] دشوار ہوتا ہے، لہذا رطوبت پیدا کرنے والا سبب قوی ہونا چاہیے۔

مریض کے ہاتھ پاؤں ہر وقت باندھے رکھنا چاہیے تا کہ اس کی بے چینی بڑھنے نہ پائے۔ ورنہ مادہ میں تیزی اشتعال اور جوش زیادہ پیدا ہو جائے گا یا تا کہ مواد اور بخارات دماغ کی طرف سے آکر ہاتھ پاؤں میں بند ہو کر رہ جائیں یا تا کہ مریض اپنے اوپر یا کسی دوسرے پر کوئی حملہ نہ کر دے۔ چنانچہ طبری نے کہا ہے کہ:

> ''میں نے دو آدمیوں کو دیکھا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو ذبح کر دیا تھا اور چند آدمیوں اور عورتوں کو طبرستان اور دیلم میں دیکھا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو درختوں پر [پھانسی دے کر] لٹکا دیا تھا''۔

حکیم شریف خان صاحب فرماتے ہیں کہ جالینوس کہتا ہے کہ اگر یہ مرض ساٹھ سال کے بوڑھوں کو لاحق ہو تو مریض قطعی نہیں بچتا۔ کیونکہ بوڑھوں کے قویٰ کمزور اور مرض بہت زیادہ قوی ہوتا ہے اور بقراط کے نزدیک یہ مرض قطعی طور پر مہلک ہے۔ اس مرض کے علاج میں وہی چیزیں کافی ہیں جن کو پیشتر بیان کیا جا چکا ہے۔

Scanned with CamScanner

اختلاط عقل اور ہذیان

مالیخولیا کی ایک اور قسم ہے جو اختلاط عقل [بے عقلی] اور ہذیان [بکواس کرنا] کے نام سے موسوم ہے اس مرض کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس میں اختلاط عقل اور ہذیان کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ یہ وہ مرض ہے جس میں افعالِ فکریہ [سوچ بچار] خراب ہو جاتے ہیں یعنی ان افعال میں تغیر و تبدل پیدا ہو جاتا اور پراگندگی لاحق ہو جاتی ہے، نقصان و بطلان نہیں ہوتا۔ اسی لیے یہ مرض گرمی سے پیدا ہوتا ہے، سردی سے نہیں پیدا ہوتا۔

سبب:

اس مرض کا سبب یا تو خاص دماغ ہی میں ہوتا ہے، خصوصاً وسطِ دماغ میں جو قوتِ فکر کا مقام ہے اور یہ سبب یا تو یہ ہوتا ہے کہ دماغ یا تو مرہ سوداء سے بھر جاتا ہے مرہ سوداء سے جلا ہوا سوداء مراد ہے، کیونکہ اطباء مرہ سوداء صرف جلے ہوئے سوداء ہی کو کہتے ہیں، تاکہ سودائے طبعی اور غیر طبعی [جلا ہوا سوداء] میں فرق ہو جائے۔ چنانچہ شیخ نے کلیات میں بیان کیا ہے کہ تمام تر چیزیں جن کے ساتھ خاکی اجزاء ملے ہوئے ہوں، ان کے خاکی اجزاء یا تو تہ نشین ہو کر الگ ہوتے ہیں، جیسا کہ خون کے تہ نشین خاکی اجزاء سودائے طبعی کہلاتے ہیں یا وہ جل کر الگ ہوتے ہیں، جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ان کا لطیف حصہ تحلیل ہو جاتا ہے اور کثیف حصہ باقی رہ جاتا ہے جیسا کہ خون اور دوسرے اخلاط سے [اس طریقہ پر] جو خاکی اجزاء الگ ہوتے ہیں، وہی سودائے فضلی [غیر طبعی] ہوتا ہے۔ اور اس کا نام مرہ سوداء رکھا جاتا ہے۔

علامات:

مریض کو غم اور بدگمانی رہتی ہے جیسا کہ مالخولیا میں بیان ہو چکا ہے۔

یا دماغ سودائے صفراوی سے بھر جاتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ مریض میں درندگی اور بہادری ہوتی ہے

یا دماغ سودائے دموی سے بھر جاتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ مریض خوش وخرم رہتا ہے اور اس کی رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ رگیں خون کا مقام ہیں اور جب حرارت زیادہ ہوتی ہے تو خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے، لہذا رگیں پھول جاتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

مصنف نے اس بیان کا اقتباس شیخ کے کلام سے کیا ہے، لیکن اس نے اس میں خبط پیدا کر دیا ہے، چنانچہ اس نے غم اور بدگمانی کو مطلق مرۂ سوداء [عام سوداء غیر طبعی] کی علامت قرار دی ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، بلکہ ''غم اور بدگمانی'' مرہ سوداء سوداوی [یعنی وہ سودائے غیر طبعی جو سوداء طبعی کے جلنے سے بنتا ہے] کی علامت ہے۔ علاوہ ازیں مصنف نے سودائے صفراوی اور سوداء دموی کو مرہ سوداء [سودائے غیر طبعی] کا قسیم قرار دیا ہے، حالانکہ یہ دونوں اس کے اقسام میں سے ہیں۔

یا دماغ صفراء غیر طبعی سے بھر جاتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ سر کے اندر گرمی اور جلن ہوتی ہے۔ مریض کے مزاج میں چڑچڑاپن اور بے چینی ہوتی ہے اور اس کے جسم کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے

یا دماغ بلغم سے بھر جاتا ہے، جو متعفن اور تیز ہوتا ہے متعفن اور تیز کی شرط محض اس لیے لگائی گئی ہے کہ اختلاطِ عقلی تشویش کی قسم ہے اور تشویش [پراگندگی] حرارت ہی سے ہوا کرتی ہے پس اگر بلغم تیز نہ ہوگا اور اس میں عفونت کی وجہ سے حرارت نہیں پیدا ہوگی تو وہ اس مرض کو ہرگز نہیں پیدا کر سکے گا بلکہ اس سے ''حمق'' پیدا ہوگا جو نقصان کے قبیل سے ہے۔

علامات:

اختلاط عقل [بے عقلی] کے ساتھ مریض میں مہربانی بھی ہوتی ہے اور وہ ہر وقت اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی بھوؤں کو اٹھاتا رہتا ہے] کیونکہ مادۂ بلغم کا کسی قدر حصہ آنکھوں کی طرف بھی آتا رہتا ہے اور ان درزوں سے باہر کی طرف خارج ہوتا ہے جو بھوؤں کے پاس واقع ہیں اور چونکہ یہ مادہ غلیظ ہوتا ہے، لہذا جلد سے تحلیل نہیں ہوتا، بلکہ اسی جگہ ٹھہر جاتا ہے اور چونکہ اس میں خاکی اجزاء کی کثرت ہوتی ہے، لہذا بھوؤں میں بوجھ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ نیچے کی طرف لٹک جاتی ہیں، اس لیے مریض ان کو بار بار اوپر کی طرف اٹھاتے ہیں، کیونکہ ان کی عقلیں زائل ہوتی ہیں اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ بھوؤں کو اٹھانے سے یہ بوجھ دور نہیں ہو سکتا۔

مریض کا سر بھاری ہوتا ہے اور نیند گہری آتی ہے کیونکہ جوہر بلغم سرد ہوتا ہے اور چونکہ عارضی حرارت کے ساتھ رطوبت بھی ہوتی ہے، اس لیے اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے اور ان کے اجزاء ایک دوسرے کے نیچے دب جاتے ہیں۔

یا اختلاطِ عقل کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دماغ پر سادہ گرمی خشکی کا غلبہ ہوتا ہے اور اس خشکی کی وجہ سے روح غریزی کا مادہ [رطوبت] اور اس کے مانند دوسری چیزیں معدوم ہو جاتی ہیں، جن سے عقل کی

Scanned with CamScanner

حفاظت ہو سکتی ہے۔ یہاں عقل سے مراد وہی چیز ہے جو عام لوگوں میں مشہور ہے یعنی خانگی معاملات اور شہر کے کاروبار میں اچھی رائے کا ہونا، معاش کا اچھا ہونا، نیک کاموں کا اختیار کرنا اور جس قوت کے ذریعہ یہ باتیں ہوا کرتی ہیں، وہ قوت دماغ کی تری ہی سے ان باتوں کو انجام دیتی ہے، تا کہ سوچی ہوئی باتیں اچھی طرح دماغ میں چھپیں اور تا کہ دماغ میں روح غریزی پیدا ہو، جو روح قلبی سے مدد حاصل کرتی ہے، جیسا کہ اس رطوبت کے زیادہ ہو جانے سے دماغی افعال ضعیف ہو جاتے ہیں، جیسا کہ بچوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح اس رطوبت کے کم ہو جانے سے بھی دماغی افعال ضعیف ہو جاتے ہیں، جب کہ رطوبت کی کمی سے جو ہر دماغ بھی کم ہو جاتا ہے اور روح غریزی بھی اس مقدار سے کم ہو جاتی ہے جس قدر کہ اس کی ضرورت ہوا کرتی ہے جیسا کہ بوڑھوں میں ہوتا ہے۔

اس لیے عقلوں کی یہ کمی جو دماغ کے مقدار میں کم ہو جاتے اور اس رطوبت کے معدوم ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے، جو روح غریزی کا مادہ ہے۔ گاہے بوڑھوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی پیدا ہوتی ہے، جب کہ ان کے دماغ پر گرمی، خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان میں اس قدر روح غریزی نہیں پیدا ہوتی جس قدر کہ وہ طبعی اور اصلی طور پر پیدا ہوا کرتی ہے اور جس سے عقل درست رہ سکتی ہے۔

علامات:

اس کی علامات یہ ہیں کہ سر میں بوجھ نہیں ہوتا۔ مادہ کے موجود ہونے کی علامتیں نہیں پائی جاتیں یا اس مرض کا سبب دماغ کے علاوہ کسی دوسرے عضو میں ہوتا ہے مثلاً معدہ، مراق، رحم، اوعیہ منی وغیرہ۔ پس ان اعضاء سے دماغ کی طرف یا تو صرف ردی کیفیت پہنچتی ہے یا گرم بخارات پہنچتے ہیں، لہٰذا دماغی افعال ویسے درست نہیں رہتے جیسے کہ رہنے چاہئیں۔

اس کی علامت یہ ہے کہ جس عضو میں سبب ہوگا اسی عضو میں آفت ہوگی

یا یہ مرض کسی ایسے سبب سے ہوتا ہے جو تمام بدن میں ہوتا ہے، جیسا کہ لازمی بخاروں میں ہوتا ہے کیونکہ اس حالت میں دماغ کی طرف گرم بخارات چڑھتے ہیں۔

علاج:

ان تمام اقسام کا علاج پہلے ہی بیان ہو چکا ہے

یہ معجون اختلاطِ عقل کے لیے مفید ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

نسخہ:

شیرہ آملہ ۱۰ ملی لیٹر، ہلیہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، آملہ منقی، گل سرخ، بنفشہ، ہر ایک ۵ گرام، طباشیر ایک گرام، صندل سفید، بادرنجبویہ، نیلوفر، پودینہ، اسطوخودوس، نمام، ہر ایک، ایک گرام، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر روغن بادام ۲۰ ملی لیٹر میں چرب کریں اور شہد ایک حصہ، شکر ۲ حصہ کے قوام میں ملا کر معجون بنائیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہے۔ [شریف خاں]

رُعونت وحمق

[بے وقوفی]

مالیخولیا کی ایک اور قسم ہے جو رعونت وحمق کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وہ مرض ہے جس میں افعالِ فکریہ [ان عملی باتوں میں جو خانگی معاملات اور لوگوں کے میل جول کے متعلق ہوتے ہیں] نقصان یا بطلان کے طور پر خراب ہو جاتے ہیں اور بوڑھوں یا بچوں جیسی حالت ہو جاتی ہے [یعنی جیسا کہ زیادہ بوڑھے لوگوں اور بچوں میں سوچ، سمجھ کی قوت خراب ہو جاتی ہے۔ وہی حالت اس مرض میں بھی پیدا ہو جاتی ہے] جو باتیں انتہاء مقصود تک پہنچانے والی نہیں ہوتیں، اس مرض کا مریض ان کو انتہاءِ مقصد تک پہنچانے والی خیال کرتا ہے۔ اسی طرح جو باتیں انتہاءِ مقصود تک پہنچانے والی ہوتی ہیں ان کو انتہاءِ مقصود تک نہ پہنچانے والی خیال کرتا ہے۔ ایسے مریض کی شکل پہلے پہل تو عقلمند آدمیوں کی طرح معلوم ہوتی ہے، کیونکہ مشہور اور عام باتوں کے متعلق ان کا خیال درست ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن مقاصد کی ان کو خواہش اور شوق ہوتا ہے ان کے متعلق بھی ان کا خیال درست ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض باتوں میں وہ تجربہ کار بھی ہوتے ہیں لیکن کاروبار میں ان کی سمجھ خراب ہوا کرتی ہے۔

سبب:

دماغ کے بطن اوسط میں سادہ سردی یا سردی اور خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔ جس سے افعالِ فکریہ ناقص ہو جاتے ہیں، کیونکہ یہ افعال حرکت کی قسم سے ہیں اور حرکت صرف حرارت ہی سے ہوا کرتی ہے۔

یا سردی مادہ بلغمی کے ساتھ ہوتی ہے، جو دماغی تجاویف میں ہوتا ہے اور روح کو غلیظ اور مکدر کر دیتا ہے نیز روح کی حرکت کو سست بنا دیتا ہے جو مقدمِ دماغ سے مؤخر دماغ تک اور پھر مؤخر

Scanned with CamScanner

دماغ سے مقدم دماغ تک ہوا کرتی ہے۔

سردی اور خشکی کی علامات یہ ہیں کہ ان کے اندرونی یا بیرونی اسباب مقدم ہوتے ہیں مثلاً سرد خشک غذاؤں یا دواؤں کا کھانا، محنت و مشقت بہت زیادہ کرنا، زیادہ گرمی پیدا کرنے والی چیزوں کی ملاقات، مثلاً گرم ہوا میں رہنا اور گرم پانی کے چشموں میں غسل کرنا، ہم [سوچ]، خوف، خوشی اور سہر [بیداری] کا بافراط واقع ہونا۔

ناک خشک ہوتی ہے۔ گرم و تر حمام کرنے اور سر پر گرم پانی گرانے سے مری کی حالت اچھی ہو جاتی ہے

علاج:

سردی اور خشکی سب ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ دماغ میں گرمی و تری پہنچائیں اس غرض کے لیے موٹی مرغیوں کے گوشت کھلائیں اسفید باجات [سادہ شوربے]، دار چینی اور خولنجان سے خوشبودار کیے ہوئے کوفتے، معتدل حلوے اور شکر کے فالودے، روغن بادام کے ساتھ کھلائیں، روغن خیری اور روغن بابونہ کے مانند روغنوں کی تمریخ کریں اور گرم و تر بوٹیوں کے جوشاندے سے نطول کریں۔

اور گرمی و تری خصوصیت کے ساتھ دماغ کے درمیانی حصے میں پہنچائیں

اگر سردی بلغم کے ساتھ ہو تو اس کی علامات یہی ہیں جو فسادِ فکر کی ہیں اور جونسیان میں بیان ہو چکی ہیں اور اسی طرح [فسادِ فکر کی طرح] اس کا علاج بھی کیا جاتا ہے

اعتراض:

جو اختلاطِ عقل بغیر جلے ہوئے صفراء سے یا متعفن بلغم سے یا سادہ گرمی و خشکی سے یا کسی ایک عضو کی مشارکت یا تمام بدن کی مشارکت سے پیدا ہوتا ہے، مصنف نے اس کو بھی مالیخولیا کی اقسام میں شمار کر کے قابل اعتراض کر دیا ہے، کیونکہ مالیخولیا میں ظن [گمان] میں جو تغیر پیدا ہوتا ہے وہ خوف اور غم کے بغیر کسی دوسری وجہ سے نہیں ہوا کرتا اور نہ اس کے ساتھ بخار ہوتا ہے، لیکن اختلاط عقل کی اکثر قسموں میں یہ باتیں ضرور ہوتی ہیں، بلکہ اختلاطِ عقل سرسام کی قسموں میں سے ہے؛ کیونکہ [جیسا کہ بیان ہو چکا ہے] سرسام دو معنی کے لیے بولا جاتا ہے ایک حقیقی معنی یعنی دماغ اور

Scanned with CamScanner

دماغی جھلیوں کا ورم، دوسری تحقیق یعنی مجازی معنی، چنانچہ سرسام کے مجازی معنی ہی اطباء کے نزدیک ''اختلاط عقل'' کے نام سے مشہور ہے۔

اسی طرح مصنف نے رعونت اور حمق کو بھی مالیخولیا کے اقسام میں شمار کیا ہے۔ اس پر بھی اعتراض ہے، کیونکہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس میں بھی خوف اور غم نہیں ہوتا، بلکہ درست یہ ہے کہ رعونت وحمق فساد فکر کی قسم ہے، جس کا ذکر نسیان میں ہو چکا ہے۔

معمولات مطب:

یہ مرض عام طور پر دماغی ضعف کے باعث پیدا ہوتا ہے، لہذا اس کی کوشش کریں کہ دماغ قوی ہو جائے۔ علاوہ ازیں اگر بلغمی رطوبات کا اجتماع یا نزلہ وزکام دائمی ہو تو اولاً ان امراض کو رفع کرلیں اور تنقیۂ دماغ کرنے کے بعد تقویت دماغ کے لیے قرص مرجان جواہر والا ایک عدد، خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۵ گرام میں ملا کر علی الصباح کھلائیں۔ شام کو معجون نسیان ۷ گرام یا معجون نجاح ۷-۷ گرام، شب کے وقت اسطوخودوس ۱۰ گرام کھلائیں۔ قبض کی شکایت ہو تو مربی ہلیلہ ایک عدد بجائے اطریفل کے کھلائیں۔ ہضم کی خرابی کے لیے مربی زنجبیل ۱۰ گرام یا جوارش جالینوس ۷ گرام کھانا کھانے کے بعد کھلائیں اور عام جسمانی کمزوری کے لیے کشتہ مرجان یا کشتہ خبث الحدید، کشتہ طلاء یا کشتہ نقرہ ۲-۲ برنج معجون فلاسفہ ۷ گرام یا لبوب کبیر ۷ گرام یا خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۵ گرام میں ملا کر کھلائیں۔

یہ گولیاں مجرب ہیں:

نسخہ:

ریوند چینی، ہلیلہ کابلی، صبر، غاریقون، اسطوخودوس، ہر ایک ہموزن لے کر روغن بادام میں چرب کرکے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔

یہ سفوف بھی مفید ہوتا ہے۔

نسخہ:

کندر، فلفل سفید، ہلیلہ کابلی، مصطگی، ہموزن [illegible] سفوف بنائیں۔

مقدار خوراک ایک ہتھیلی علی الصباح۔

یہ معجون بھی مفید ہوتی ہے۔

LUQMAN UNANI ... COLLEGE ★ BIJAPUR ★

نسخہ:

مغز پستہ، مغز بادام، مغز نارجیل، مغز حبۃ الخضراء، مغز فندق، مغز چلغوزہ، ہر ایک ۹ گرام، ابریشم، اذخر مکی، بادرنجبویہ، عود ہندی، ہلیلہ کابلی، مصطگی، دارچینی، کندر، ہر ایک ۴.۵ گرام، عنبر، ورق طلا، ہر ایک ۵۰۰ ملی گرام، شہد خالص ۲۰ ملی لیٹر سب کو کوٹ چھان کر حسب معمول معجون بنائیں۔[شریف خاں]

عشق

وجہ تسمیہ:

عشق بھی مالیخولیا کی قسموں کے قریب ہی ہے لفظ عشق ''عشقہ'' سے بنایا گیا ہے اور ''عشقہ'' لبلاب [عشق پیچہ] کی ایک قسم ہے، جو جس درخت پر لپٹ جاتی ہے، اسی کو خشک کر دیتی ہے۔ اس مرض کا نام ''عشق'' اسی مشابہت کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ مرض بھی عاشق کو خشک کر دیتا اور اُس کی بہار زندگی کو برباد کر ڈالتا ہے، چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے

فذا العشق ماخوذ من العشق الذی   اذا التف بالقضبان جفف رطبها

یہ لفظ عشق اس عشق [عشق پیچہ] سے بنایا گیا ہے جو   شاخوں کے ساتھ جب لپٹ جاتا ہے تو ان کی تری کو خشک کر دیتا ہے

شیخ محی الدین بن عربی کتاب ''فتوحات مکیہ'' کے باب ۵۵۸ میں حضرت ودّ [محبت] کے بیان میں تحریر کرتے ہیں کہ عشق کا لفظ ''عشقہ'' سے بنایا گیا ہے اور یہ وہ لبلاب [عشق پیچہ] ہے جو انگور وغیرہ کے درختوں پر لپٹ جاتی ہے، پس اسی طرح عشق بھی عاشق کے قلب پر لپٹ کر سوائے معشوق کے کسی دوسرے کو دیکھنے سے اندھا کر دیتا ہے۔

عشق ایک وسواسی مرض ہے، جسے انسان معشوق کی بعض صورتوں اور عادات و خصائل کی خوبیوں کے متعلق زیادہ غور و فکر کرنے سے اپنے اوپر مسلط کر لیتا ہے۔ اگر چہ وہ صورتیں اور عادات و خصائل کی خوبیاں درحقیقت خوبیاں نہ ہوں، اس کے بعد ہمیشہ سوچتے رہنے سے خون جل کر سودا بن جاتا ہے۔ جس سے پہلا سبب [فکر] قوی ہو جاتا ہے اور پھر مسبب [مرض عشق] بھی قوی ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ یہ مرض بڑھتا چلا جاتا ہے اور مالیخولیا کی ایک قسم بن جاتا ہے۔

معشوق کی صورت اور اس کے عادات و خصائل کو اچھا سمجھنے کی وجہ گاہے شہوت ہوتی ہے اور گاہے شہوت نہیں ہوتی۔ ارسطو نے کہا ہے کہ ''محبوب کے عیوب معلوم کرنے سے آنکھوں کے

Scanned with CamScanner

اندھا ہو جانے کو عشق کہتے ہیں اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ خدا کی جانب سے محبوب کے متعلق عاشق کے نفس پر کوئی بات ڈال دی جاتی ہے۔

علامات:

مریض حیران و پریشان ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ محبوب کے خیال میں محو ہوتا ہے اور وہ برابر اس کے عادات و خصائل کی خوبیوں کو سوچتا رہتا ہے۔ اس لیے وہ چپ چاپ رہتا ہے، اسے کسی چیز کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا اور اسی لیے اس کو نسیان بھی ہوتا ہے لہذا اس کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ جن چیزوں کو معلوم کرے ان کو یاد بھی رکھے اور ان کو قبول کرے۔ علاوہ ازیں نسیان کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ دماغ میں خشکی کا غلبہ ہوتا ہے [وہ سر کو جھکائے رکھتا ہے] اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان جب کسی چیز کو خیال کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ قدرتاً اپنا سر جھکا لیتا ہے، تا کہ اس طریقے سے روحیں دماغ کے اگلے حصے کی طرف آ جائیں [جو خیال کا مقام ہے] اور اس قوت کا فعل قوی ہو جائے۔ عاشق ہر وقت محبوب کا خیال رکھتا اور اس کی صورت کو یاد رکھتا ہے، سر کو جھکائے رکھنے سے اس کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کے حواس تخیل کے لیے جمع رہیں، دوسری جانب توجہ کرنے سے متفرق اور پراگندہ نہ ہو جائیں۔

اس کی حالت مالیخولیا جیسی ہوتی ہے مثلاً ہر وقت غم رہتا ہے، تنہائی اور خاموشی کو پسند کرتا ہے، کام کاج میں دل بہت کم لگتا ہے۔

آنکھیں اندر گڑ جاتی ہیں کیونکہ ہر وقت فکر میں لگا رہتا ہے۔ غذا کم کھانے اور زیادہ جاگنے کی وجہ سے تحلیل زیادہ ہوتی ہے، فسادِ ہضم کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ لہذا روح نفسانی کم ہو جاتی ہے جو آنکھوں کو بھرتی ہے۔

اور خشک ہوتی ہے یعنی ان کی تازگی اور رونق جاتی رہتی ہے، کیونکہ وہ رطوبتیں کم ہو جاتی ہیں، جن سے اعضاء کو تر و تازگی حاصل ہوتی ہے۔ یہ علامت صرف آنکھوں میں اس لیے ظاہر ہوتی ہے کہ آنکھوں کا جسم لطیف اور نازک ہوتا ہے۔

لیکن وہ لاغر نہیں ہوتی ہیں کیونکہ بیداری کے باعث [جس کے لیے بدہضمی ضروری ہے] آنکھوں کی طرف غلیظ بخارات بکثرت چڑھتے ہیں۔ وہ حرکت زیادہ کرتی ہیں اس لیے کہ روح مشتعل ہوتی ہے اور ان میں مستی اور سرور ہوتا ہے گویا کہ وہ کسی لذیذ چیز کی طرف دیکھ رہا ہوں یا

Scanned with CamScanner

کوئی مسرت بخش بات سن رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ محبوب کی شکل اور اس کے عادات و خصائل اس کے خیال میں جمے رہتے ہیں کہ گویا وہ اس کے سامنے موجود ہیں اور (یہ ظاہر ہے کہ) عاشق کے نزدیک اس سے زیادہ لذیذ اور مسرت بخش کوئی چیز نہیں ہوتی۔

نبض فکر مند شخص کی نبض کے مانند مختلف ہوتی ہے کیونکہ مریض کی طبیعت محبوب کے خیال میں محو ہوتی ہے۔ اس کی صورت کو یاد رکھتی ہے اور اسی کو سوچتی رہتی ہے۔ اس لیے طبیعت کی توجہ نبض کی طرف سے ہٹ جاتی ہے، یہاں تک کہ نبض کی ضرورت شدید ہو جاتی ہے، پھر طبیعت نبض کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ الغرض طبیعت اسی طرح کبھی محبوب کی طرف اور کبھی نبض کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہے اور اس سے نبض میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ نبض کے مختلف ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عاشق ہر وقت امید اور ناامیدی کی حالت میں رہتا ہے۔ پس جب اس پر امید کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کی نبض مسرور شخص کی نبض کے مانند عظیم اور لین چلنے لگتی ہے، جو کسی قدر بطی اور متفاوت بھی ہوتی ہے اور جب ناامیدی غالب ہوتی ہے تو اس کی نبض مغموم شخص کی نبض کے مانند صغیر، ضعیف، متفاوت اور بطی چلنے لگتی ہے۔

اور مریض کا تنفس ہانپتے ہوئے شخص کے مانند ہوتا ہے یعنی اس کا تنفس بہت زیادہ رکتا اور لوٹتا ہے۔ تنفس کے رکنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نفس اور طبیعت محبوب کے خیال و فکر میں محو ہوتے ہیں اور سانس کے لوٹنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ روح چونکہ قلب کی طرف لوٹ آتی ہے، اس لیے دخانی بخارات کے خارج کرنے کی ضرورت شدید ہو جاتی ہے۔

روفس نے کہا ہے کہ:

> ''مغموم یعنی عاشق کی علامت یہ ہے کہ بدن خشک ہوتا ہے، خاموشی ہوتی ہے اور کام کاج میں طبیعت کم لگتی ہے''۔

اور ابن تلمیذ کا قول ہے کہ ان علامتوں سے مرض عشق کا جنس یعنی غم معلوم ہو جاتا ہے اور اگر مریض غم کے سبب کو چھپائے تو اس سے مرض عشق کی خصوصیت معلوم ہو جاتی ہے، خصوصاً اگر مریض ان علامتوں کے ساتھ طبیب کی بات پر متوجہ نہ ہو اور اس کے سوالات و جواب نہ دے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مریض اپنے مرض سے واقف ہے اور طبیب کو نہیں بتا سکتا —— یا تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مریض دوسرے شخص مثلاً اپنے والد یا آقا کے قبضہ میں ہوتا ہے —— یا

Scanned with CamScanner

وہ لوگوں سے شرم کرتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہوتی ہے۔ اگر ان باتوں کے ساتھ اتفاق سے ایسا ہو جائے کہ کسی شخص کے نام سننے یا کسی شخص کے دیکھنے سے مریض کی نبض، سانس اور رنگت میں تبدیلی پیدا ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ مریض کو اس شخص کے ساتھ کوئی تعلق ضرور ہے۔ اس طریقہ سے جالینوس نے ایک عاشق عورت کا حال معلوم کر لیا تھا۔ چنانچہ جالینوس جو باتیں اس سے دریافت کرتا تھا وہ ان کی پرواہ نہ کرتی تھی۔ اس کے بعد اتفاق سے ایک شخص کا ذکر آ گیا، جس سے عورت کا رنگ اور نبض بدل گئے۔ پھر ایک دوسرے شخص کا ذکر کیا گیا تو اس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد پہلے آدمی کا ذکر کرنے کا حکم دیا گیا۔ جس سے اس کی حالت پھر تبدیل ہو گئی، لہذا جالینوس نے حکم لگا دیا کہ "اس عورت کو اس کے ساتھ عشق ہے"۔

مرض عشق زیادہ تر مخنثوں اور ان لوگوں کو ہوا کرتا ہے جو عورتوں سے زیادہ باتیں کرتے اور ان سے میل جول رکھتے ہیں نیز ان لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے جو بڑے بڑے اہم کاموں سے فارغ ہوتے ہیں چنانچہ حکماء کا قول ہے کہ "اگر تم اپنے نفس کو کاموں میں مشغول نہ کرو گے تو نفس تم کو مشغول کر دے گا" کیونکہ نفس ہر وقت تدبیر و تصرف میں مصروف رہتا ہے، پس اگر تم اس کو مفید کاموں میں مشغول کر دو گے تو خیر ورنہ نفس تم کو خیالی اور فاسد کاموں میں مصروف کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ عشق ایسے لوگوں کو ہرگز نہیں ہو سکتا جو کاموں کی جدوجہد اور کوششوں میں مصروف رہتے اور ضروریات زندگی کے لیے محتاج ہوتے ہیں۔

اور جن کی ہمتیں پست ہوتی ہیں خواہ وہ مرد ہوں یا عورت اس لیے کہ جب عالی ہمت اور بلند حوصلہ لوگوں کے نفس دنیا اور دنیاوی باتوں ہی میں نہیں لگتے تو عشق جیسی ادنیٰ وہمی باتوں میں کس طرح لگ سکتے ہیں، جو عقل صحیح کے نزدیک کسی شمار ہی میں نہیں ہے۔

علاج:

مزاج میں تری پیدا کریں اس لیے کہ یہ مرض اگرچہ عوارضِ نفس سے تعلق رکھتا ہے، لیکن ہر وقت جاگتے رہنے، فکر میں لگا رہنے اور غذاء کم کھانے وغیرہ کی وجہ سے اس کا اثر بدن پر بھی ہوتا ہے۔ اس لیے نفس اور بدن دونوں کا علاج کیا جائے۔ بدن کے علاج کے لیے رطوبت پہنچائیں اور اس غرض کے لیے شیریں پانی کا حمام کرائیں۔ تری پہنچانے والے روغن لگائیں۔ غذائیں

خوب کھلائیں اور تراوٹ پیدا کرنے والی دوسری تدابیر استعمال کریں، جن کا مالیخولیا میں ہو چکا ہے، تاکہ ان کے بدن میں خشکی بڑھ کر اس سے زیادہ مرض نہ پیدا ہو جائے۔

اور مریض کو ایسے کاموں میں مشغول کر دیں، جو معشوق کو بھلا دیں مثلاً اسے راگ اور باجے سنائیں۔ نئی نئی باتیں دلچسپ قصے کہانیاں اور پارسا لوگوں کی داستانیں سنائیں۔ باغوں اور پھلواریوں کی سیر کرائیں۔ دشمنی اور لڑنے جھگڑنے کی باتوں میں لگائیں، تاکہ اس کی توجہ اس طرف ہو جائے اور معشوق کے سوا دوسری باتوں کی طرف اس کا خیال زیادہ ہو جائے۔ مریضان عشق کے لیے سیر وشکار اور بعض اوقات دفعۃً ڈرا دینا بھی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ الغرض ان کو بیکار نہیں چھوڑنا چاہیے۔

معشوق کے علاوہ دوسرے سے جماع کرنا عشق کو کم کر دیتا اور اُس کے فکر کو زائل کر دیتا ہے کیونکہ اس سے نفس کو خوشی حاصل ہوتی اور وہ معشوق کے علاوہ دوسرے کے ساتھ مشغول ہو جاتا ہے، نیز اس لیے کہ جماع کے باعث دماغ اور قلب سے وہ ردی بخارات دفع ہو جاتے ہیں جو منی سے پیدا ہوتے ہیں اور جلے ہوئے مادوں کا فساد ٹوٹ جاتا ہے جو عاشق میں فکر، بیداری اور بھوک وغیرہ کی زیادتی سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

حکیم شریف خان صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا اصول علاج بعینہٖ مالیخولیا کی دوسری قسم کی طرح کرنا چاہیے، لیکن سب سے بہترین علاج یہ ہے کہ شرعی طریقہ پر دونوں عاشق و معشوق کو ملا دیا جائے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اونٹ کی چچڑی عاشق کی آستین یا ٹوپی پر اس طرح لگائی جائے کہ عاشق کو خبر نہ ہو تو عشق زائل ہو جاتا ہے۔ معشوق کی گردن پر احاطہ کرنے والے کپڑے [کالر] کو دھو کر پلانے سے بھی عشق غائب ہو جاتا ہے۔ جس جگہ پر کوئی شخص قتل کی جائے وہاں کی مٹی پانی میں گھول کر پلانا بھی عشق کو زائل کر دیتا ہے۔

دواء بادرنجبویہ کا پلانا مجربات میں سے ہے:

نسخہ:

بادرنجبویہ، گاؤزبان، مروارید، مامیراں چینی، مرزنجوش، صعتر فارسی، مرمکی، عودخام، بسد تمام دوائیں ہموزن لے کر کوٹ چھان لیں اور دواؤں سے سہ چند رب سیب میں ملا کر معجون بنائیں۔ علی الصباح ۴۰ گرام کھلائیں۔

Scanned with CamScanner

کابوس

[نیند میں گھٹنا]

وجہ تسمیہ:

اس مرض کا نام "کابوس" [دبانے والا] اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس میں غلیظ بخارات جو دماغ کو کس کرتے اور دباتے ہیں، اسی لیے اس کو "ضاغوط" [دبانے والا] بھی کہتے ہیں۔

تعریف:

کابوس وہ مرض ہے جس میں مریض نیند کی حالت میں کسی بھاری چیز کو محسوس کرتا ہے (خواہ وہ چیز انسان کی شکل میں ہو یا کسی چیز کی) خصوصا جب وہ چت لیٹا ہوا ہو کیونکہ اس حالت میں بدن کے اگلے حصے سے جو [بدن کے پچھلے حصہ کی بہ نسبت] متخلخل اور پولا ہے حرارت زیادہ تحلیل اور پراگندہ ہو جاتی ہے۔ بدن کے اندر بند نہیں رہتی تاکہ غلیظ مادوں اور بخارات کو لطیف بنائے اور ان کو تحلیل کرے، لہذا یہ مادے اور بخارات لازمی طور پر بدن کے اندر ہی بند رہ جاتے ہیں۔ ان میں سے جو مواد و بخارات دماغ کے اندر ہوتے ہیں، ان کا احتباس زیادہ ہوتا ہے کیونکہ چت لیٹنے کی حالت میں یہ مواد اور بخارات ان بیرونی راستوں سے دور ہو جاتے ہیں جن سے یہ دفع ہوا کرتے ہیں، مثلاً ناک اور تالو لیکن اس کے برخلاف جب نیند پیٹ کے بل ہوتی ہے تو حرارت اندر گھٹ جاتی ہے اور غلیظ مادوں کو تحلیل کرنے کے لیے قوی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں حرارت بدن کے پچھلے حصے سے اس کے کثیف ہونے کے باعث تحلیل ہوتی ہے، کیونکہ یہ حصہ بھی زمین [یا بستر] پر لگا رہنے اور اس پر بدن کا بوجھ پڑنے کی وجہ سے کثیف ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مواد بھی اس وقت اپنے ثقل کی وجہ سے آگے کی جانب مائل ہوتے ہیں، لہذا طبیعت کے لیے ان کا تحلیل کرنا آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ بدن کے متخلخل حصے [مقدم بدن] سے قریب ہوتے ہیں۔

اور یہ بھاری چیز اس کے اوپر پڑ جاتی اور اس کو بھینچتی اور دباتی ہے اور اس کے سانس کو گھونٹ دیتی ہے، جس سے اس کی آواز، سانس اور حرکت بند ہو جاتی ہے کیونکہ ان غلیظ بخارات سے جو دماغ کی طرف دفعۃً چڑھتے ہیں، دماغی تجاویف [دمتیں] بھر جاتی ہیں جن کی وجہ سے نفسانی

قوتیں اعصاب کی طرف جانے سے رک جاتی ہیں، جیسا کہ بادل دھوپ کو روک دیتا ہے۔ لہذا تمام ارادی حرکتیں بند ہو جاتی ہیں اور ایسی حالت ہو جاتی ہے گویا کہ گلا گھٹ رہا ہے کیونکہ سینہ کے اندر سانس کے راستے بھر جاتے اور مسامات بند ہو جاتے ہیں۔ پھر جب یہ خیالی چیز زائل ہو جاتی ہے تو مریض فوراً جاگ اٹھتا ہے کیونکہ یہ بخارات جلد ہی تحلیل ہو جاتے ہیں۔

بعض اطباء کہتے ہیں کہ ''کابوس اگر چہ [درحقیقت] کوئی مرض نہیں ہے، لیکن اس کو مرض صرف اس لیے کہا گیا ہے کہ اس سے پیدا ہونے والے امراض مثلاً مرگی، سکتہ یا جنون کی خبر ہو جاتی ہے'' حالانکہ یہ قول صحیح نہیں ہے۔

کابوس کا ان امراض کے لیے مخبر [خبر دینے والا] ہونا صرف اس وجہ سے ہے کہ کابوس عموماً غلیظ مواد [مثلاً غلیظ خون، غلیظ بلغم اور غلیظ سوداء] سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ جن سے گرمی کے باعث بخارات پیدا ہو کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں، درانحالیکہ دماغ بھی ضرور ضعیف ہوتا ہے۔ ورنہ وہ ان بخارات کو قبول نہ کرتا اور اس میں بالکل شک نہیں کہ جب دماغ ضعیف ہوتا ہے اور مواد اس کی طرف چڑھ رہے ہوتے ہیں تو ان مواد کا دماغ میں زیادہ مقدار کے اندر جمع ہونا بند نہیں ہو سکتا اور پھر [یعنی جب مواد زیادہ مقدار میں جمع ہو جائیں تو] یہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

سبب:

نیند کی حالت میں جب بیداری کی حرکتیں موقوف ہو جاتی ہیں، جو بخارات کو تحلیل کیا کرتی ہیں اور اندرون بدن حرارت غریزی جمع ہو جاتی ہے اور طبعی قوتیں غلیظ مواد میں قوت کے ساتھ عمل کرتی ہیں تو ان غلیظ اور خام اخلاط سے مقدم دماغ کی طرف بخارات چڑھتے ہیں، جو تخیل کا مقام ہے اور ان ہی مذکورہ بالا وجوہ سے یہ بخارات زیادہ غلیظ ہو جاتے، ان کی کثافت بڑھ جاتی اور مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور یہ بخارات مقدم دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔ یہ بات صرف اس طرح معلوم ہوئی کہ اس مرض میں مریض کی قوتِ فکر اور قوت حافظہ صحیح وسلامت ہوا کرتی ہے، چنانچہ قوتِ فکر کے صحیح ہونے کا علم اس طرح ہوتا ہے کہ نیند میں جب مریض حرکت نہیں کر سکتا تو وہ چیخنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر جو حالت گزرتی ہے اس سے دوسروں کو واقف کرنا چاہتا ہے، تاکہ وہ اس حالت کو دفع کریں، لیکن وہ اس پر قادر نہیں ہوتا۔ [یعنی نہ چیخ سکتا ہے اور نہ دوسروں کو کچھ بتا سکتا ہے] اور قوتِ حافظہ کے درست ہونے کا علم اس طرح ہوتا ہے کہ مریض اس حالت میں مبتلا ہونے کے

Scanned with CamScanner

وقت جانتا ہے کہ جو شخص اس کے پہلو میں سو رہا ہے اور جس کو وہ چیخ کر بلانا چاہتا ہے، اس سے فریاد کرنے اور مدد چاہنے کا کیا مطلب ہے۔

پس جب یہ بخارات دماغ کی طرف زیادہ چڑھتے ہیں تو یہاں پہنچ کر اور بھی زیادہ غلیظ ہو جاتے ہیں کیونکہ دماغ سرد ہوتا ہے اور لوٹ کر نیچے اتر آتے ہیں، چنانچہ جوہر دماغ اور ان عضلات میں اتر آتے ہیں کو دماغ کے قریب واقع ہیں مثلاً کنپٹی کے عضلات، زبان اور پلکوں کو حرکت دینے والے عضلات۔

سینہ اور پھیپھڑے ان غلیظ بخارات سے بھر جاتے ہیں جو سرد ہونے اور زیادہ غلیظ ہونے کے باعث دماغ کی طرف نہیں چڑھ سکتے ہیں لہذا سونے والا شخص خیال کرتا ہے کہ کوئی چیز اس کے اوپر گری ہوئی ہے اور یہ خیال کرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کی قوتِ محرکہ باطل ہو جاتی ہے یا اعضاء کو اٹھانے اور حرکت دینے سے ضعیف ہو جاتی ہے۔ لہذا وہ سمجھتا ہے کہ اس کے اوپر کوئی بھاری چیز گری ہوئی ہے، جو اس کو ہلنے جلنے سے روک رہی ہے اور اس کا گلا گھونٹ رہی ہے کیونکہ اس وقت سینہ سرد ہوا کو جذب کرنے کے لیے پورے طور پر نہیں پھیل سکتا ہے۔

اور اس حالت کے دور ہو جانے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ سانس گھٹ جانے کی وجہ سے طبیعت میں حرکت اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔

کابوس دموی:

یہ بخارات گاہے دموی [خونی] ہوتے ہیں۔ جن کی علامت یہ ہے کہ چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں، نیند کا غلبہ ہوتا ہے لیکن نیند گہری نہیں ہوتی ہے۔

علاج:

فصد کریں، پنڈلیوں پر سنگھاں کھچوائیں تا کہ خون کم ہو جائے اور اس کی توجہ دوسری طرف ہو جائے اور کھانا کم کھائیں۔

کابوس بلغمی:

گاہے یہ بخارات بلغمی ہوتے ہیں، جن کی علامات یہ ہیں کہ حواس کند ہوتے ہیں، تھوک اور رینٹھ کی زیادتی ہوتی ہے۔ بدن ست اور ڈھیلا ہوتا ہے کیونکہ بلغم اپنی رطوبت کی وجہ سے اعصاب

Scanned with CamScanner

کو ڈھیلا اور سست بنا دیتا ہے، کیونکہ اعصاب میں قوت خشکی کے باعث ہی آتی ہے اور جب اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو وہ حرکت کو قبول نہیں کر سکتے، لہذا بدن میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ بذریعہ قے و اسہال بلغم کو بدن سے خارج کریں۔ قے لانے کے لیے تخم سویا اور تخم مولی کا جوشاندہ شہد ملا کر پلائیں ـــــ اور اسہال لانے کے لیے بادیان، عود، گل سرخ اور مصطگی کا جوشاندہ گلقند کے ساتھ پلائیں اور جب تو قایا اور ایارج فیقرا کھلائیں اور سر سے مادہ کو خارج کرنے کے لیے عطوسات، سعوطات، غرغرے، نطول اور طلا استعمال کریں ـــــ اور پاؤں کی مالش کریں۔

کابوس سوداوی:

یا یہ بخارات سوداوی ہوتے ہیں، جن کی علامات یہ ہیں کہ سوداء کے غلبہ کی علامتیں موجود ہوتی ہیں مثلاً فکر زیادہ ہوتا ہے، نیند کم آتی ہے، آنکھیں گڑ جاتی ہیں اور وہ خیالی چیز سیاہ معلوم ہوتی ہے جو نیند کی حالت میں اوپر گری ہوئی خیال کی جاتی ہے۔

اسی طرح ہر ایک خلط میں اسی کی رنگت محسوس ہوتی ہے ـــــ اس کا علاج یہ ہے کہ [بذریعہ مطبوخ افتیمون اور ماء الجبن] سوداء کا استفراغ کریں

کابوس صفراوی:

صفراوی بخارات سے کابوس نہیں پیدا ہوتا، کیونکہ یہ بخارات کم ہوتے ہیں اور رقیق ولطیف ہوتے ہیں۔

کابوس خارجی سردی سے:

بعض اوقات کابوس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ نیند کی حالت میں سر کو دفعۃً شدید سردی لگ جاتی ہے اور اس سردی کا اثر دماغ تک پہنچ جاتا ہے اور یہ سردی دماغ کو بھینچتی اور سکڑتی ہے جس سے وہ راستے بند ہو جاتے ہیں، جن کے ذریعہ روح اعضاء میں پہنچتی ہے اور مسامات بھی بند ہو جاتے ہیں، لہذا دماغ کی طرف چڑھے ہوئے بخارات تحلیل نہیں ہوتے، بلکہ اسی میں جمع ہو کر غلیظ ہو جاتے ہیں اور روح کو بھی کثیف کر دیتے ہیں لہذا وہ پورے طور پر اعصاب میں نہیں پھیل سکتی۔

Scanned with CamScanner

اس سے بھی وہی خیالی چیزیں نظر آتی ہیں۔ [جو اوپر بیان ہو چکی ہیں]

کابوس کی یہ قسم اس وقت تک نہیں پیدا ہوتی جب تک کہ دماغ ضعیف نہ ہو اور دماغ ضعف کی وجہ سے سردی کی تکلیف کو دفع کرنے سے عاجز نہ ہو۔

کابوس کی اس قسم کے دفعتہً دور ہو جانے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ شدتِ تکلیف کے باعث طبیعت خون، روح اور حرارت غریزی کے ساتھ پورے طور پر دماغ کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے، لہٰذا اس سے سردی دفعتہً دور ہو جاتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ گرم اور قابض روغن استعمال کریں مثلاً روغن سداب، روغن مصطگی اور روغن اذخر، تا کہ ان روغنوں کی گرمی سے سردی دور ہو جائے اور ان کی قوت قابضہ کی وجہ سے مسامات سکڑ جائیں اور جلد کثیف ہو جائے، جس سے حرارت اندر ہی بند ہو جائے اور سردی کو دور کرنے پر قادر ہو جائے۔

ان روغنوں کے استعمال سے بخارات تحلیل بھی ہو جائیں اور لوٹ بھی جائیں، کیونکہ روغن بذات خود اپنی گرمی اور تری کے باعث جلد کو ملائم کرتا اور مسامات کو کھول دیتا ہے۔ جس سے عضو میں آئے ہوئے بخارات دور ہو جاتے ہیں اور چونکہ روغن میں قابض دواؤں کی قوتیں بھی ہوتی ہیں، لہٰذا یہ عضو کے اجزاء کو سکڑ دیتا اور راستوں کو تنگ بنا دیتا ہے، جس سے عضو کی طرف بخارات نہیں پہنچ پاتے بلکہ اس سے لوٹ آتے ہیں۔

یہ واضح رہے کہ تمام رادع اور محلل دوائیں ایک دوسرے کو اس کے فعل سے نہیں روکتیں، چنانچہ شیخ نے ادویہ مفردہ میں بیان کیا ہے کہ:

''طبیعت جس کو خالق اکبر نے بدن میں اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے، دواؤں کی مختلف قوتوں کو اسی مقام پر استعمال کرتی ہے جو مقام اس کا مستحق ہوتا ہے، چنانچہ جن راستوں سے مواد نفوذ کرتے ہیں، ان میں کثافت پیدا کرتی ہے اور جن راستوں سے مواد تحلیل ہوتے ہیں، ان کو سسترخی [ڈھیلا] کر دیتی ہے۔

ایسے ضمادات استعمال کریں جو جلد کو سرخ کر دیں تا کہ دماغ گرم ہو جائے اور سردی کا اثر دور ہو جائے، مثلاً رائی، جند بیدستر اور نطرون سرکہ عنصل کے ساتھ۔

Scanned with CamScanner

معمولات مطب:

علی الصباح یہ نسخہ پلائیں: جوارش کمونی ۷ گرام پہلے کھلائیں، بعدازاں بادیان، تخم کشوث ہر ایک ۵ گرام، مویز منقی ۹ عدد، عرق بادیان ۱۲۰ ملی لیٹر میں پیس کر شیرہ نکالیں اور خمیرہ بنفشہ ۲۰ گرام ملا کر کھلائیں۔

اگر معدہ میں تختی ہو تو شربت دینار ۲۰ ملی لیٹر بجائے خمیرہ کے ڈال کر پلائیں۔ کھانا کھانے کے بعد سفوف نمک سلیمانی ایک گرام یا حب پپیتا ۲ عدد یا جوارش جالینوس ۷ گرام، کشتہ خبث الحدید ۲ برنج کے ہمراہ کھلائیں۔

اگر قبض رہتا ہو تو قرص ملین ۳ عدد یا اطریفل زمانی ۱۰ گرام شب کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔

اگر بلغم و سوداء کے اجتماع سے کابوس پیدا ہوا ہو تو یہ مسہل نہایت مفید ہوتا ہے: کتکی ۷ گرام، سقمونیا ۵،۰۰۱ گرام، شحم حنظل ڈیڑھ گرام، انیسون ایک ماشہ تمام کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور مریض کی قوت کے مطابق استعمال کریں۔ یہ سب ایک خوراک ہے۔

جب ان اخلاط کا تنقیہ ہو جائے تو دماغ کو تقویت پہنچانے کے لیے مقوی دماغ چیزیں استعمال کریں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہوتا ہے: کشتہ خبث الحدیث ۲ برنج، کشتہ مرجان ۲ برنج، جوارش جالینوس ۷ گرام میں ملا کر صبح کے وقت استعمال کریں۔ معجون نانخواہ ۷ گرام کھانا کھانے کے بعد اور معجون نجاح ۷ گرام شب کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں اگر مریض زیادہ کمزور ہو تو حب خاص ایک عدد خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ گرام میں ملا کر شام کو استعمال کرائیں۔

بعض اوقات یہ مرض دیدان اور حب القرع کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے، لہٰذا اس کا وہی علاج کریں جو جلد سوم میں دیدان کے اندر بیان کیا گیا ہے۔

کابوس بلغمی میں یہ قطور مفید ہوتا ہے: عصارہ سداب کو آب مرزنجوش تازہ اور روغن بادام تلخ میں ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔

یہ عطوس بھی مفید ہوتا ہے، لیکن اس کو تنقیہ کے بعد استعمال کریں۔ رائی، عصارہ، سداب،

Scanned with CamScanner

قثاء الحمار، شحم حنظل، نکچھکنی، ہموزن لے کر خوب باریک پیسیں اور استعمال کریں۔

اگر ناک میں اس عطوس کے استعمال سے خراش وجلن محسوس ہو تو روغن بنفشہ عورت کے دودھ میں ملا کر ٹپکائیں۔

یہ غرغرہ بھی مفید ہوتا ہے، عاقرقرحا، مویزج، زوفا، سب کو پانی میں جوش دے کر حسب ترکیب غرغرہ کرائیں۔

جوارش زنجبیل اور جوارش کمونی بھی اس مرض میں بہت فائدہ کرتی ہیں۔

تخم ریحان بمکوفتہ ہموزن شکر کے ساتھ استعمال کرنا کابوس کو دور کر دیتا ہے۔

اگر چکور کا گوشت استعمال کیا جائے تو کابوس یقیناً زائل ہو جاتا ہے۔ مجربات میں سے ہے۔

اسطوخودوس ایک گرام، اطریفل کشنیز ۱۰ گرام میں ملا کر شب کے وقت کھلایا جائے تو کابوس کے لیے مفید ہے۔ [شریف خان]

صرع

[مرگی]

وجہ تسمیہ:

صرع کے لغوی معنی ''گرنے'' کے ہیں۔ لہٰذا اس مرض میں ملزوم کا نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ [کیونکہ اس مرض میں گرنا لازمی ہے، لہٰذا یہ مرض ملزوم ہے]

گاہے اس مرض کا نام صبیانی بھی رکھا جاتا ہے، کیونکہ یہ مرض صبیان [یعنی بچوں] کو بکثرت ہوا کرتا ہے۔ اس لیے کہ ان کے دماغوں میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور ان کے اعصاب ضعیف ہوتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ بچے بدپرہیز ہوتے ہیں، غذاء بے قاعدگی سے کھاتے رہتے ہیں۔

یونانی زبان میں اس مرض کا نام ''قاذون'' یعنی صبیانی [بچوں کی بیماری] ہے۔ اس کا نام قسی بختی [ ] بھی رکھا جاتا ہے، اس لیے کہ یہ مرض حس وحرکت کو باطل کر دیتا ہے۔ [جس طرح حس وحرکت باطل کر دیتی ہے] اس کو مرض کاہنی [جادوگروں کا مرض] کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، جس کی وجہ رازی نے یہ بیان کی ہے:

Scanned with CamScanner

''اس کے متعلق لوگوں کا یہ وہم ہے کہ یہ مرض شیطان کا فعل ہے''۔

لیکن طبری اور ابو الفرج نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے:

''مرگی کے بعض مریض جادو کرتے ہیں اور آئندہ ہونے والی باتوں کی پیشگوئی کرتے ہیں اور جادوگروں کے مانند ان سے عجیب و غریب باتیں ظاہر ہوتی ہیں''۔

فاضل علامہ نے شرح کلیات میں اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس کا نام ''مرض کاہنی'' صرف اس لیے رکھا گیا ہے کہ پہلے جادوگر لوگ اس مرض کا علاج ''کہنایا'' سے کیا کرتے تھے اور ''کہنایا'' عود صلیب کی مذکر قسم کا نام ہے۔

علاوہ ازیں اس مرض کا نام ''ابن اقلسا'' بھی ہے، جو ''برقلس'' کے نام سے مشتق ہے۔ [یہ بہت زبردست اور جنگجو بادشاہ تھا] اور چونکہ یہ مرض بھی بہت زبردست ہوتا ہے۔ [اس لیے اس کا یہ نام رکھا گیا]

تعریف:

صرع ایک مرض ہے، جو اعضاء نفسانیہ کو [جن میں روح نفسانی ہوتی ہے] حس و حرکت کے تمام افعال سے روک دیتی ہے، لیکن پورے طور پر نہیں روکتی

اس کا سبب سدہ ہوا کرتا ہے جو بعض بطونِ دماغ میں پیدا ہو جاتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ سدہ بعض بطون دماغ میں پیدا ہوتا ہے اور بعض میں نہیں پیدا ہوتا، کیونکہ دماغ کی تمام قوتوں کے افعال میں ضرر واقع ہوتا ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سدہ تمام بطون دماغ میں ہوتا ہے، لیکن کامل نہیں ہوتا، یعنی بطون کو کامل طور پر نہیں بھرتا ہے نیز تمام اعصاب کے بعض مجاری [راستوں] میں پیدا ہوتا ہے یعنی اعصاب کی جڑوں میں [جس جگہ سے وہ خارج ہوتے ہیں] سدہ پڑ جاتا ہے یا جن راستوں کے ذریعہ روح دماغ سے اعصاب کی طرف روانہ ہوتی ہے ان تمام راستوں کے بعض حصوں میں سدہ پیدا ہو جاتا ہے یہ وہ اعصاب ہوتے ہیں جو اعضاء کو حرکت دیتے ہیں اور ان کی طرف قوتِ حس پہنچاتے ہیں۔

سدے کا سبب:

جالینوس کے نزدیک اس سدے کی پیدائش یا تو خلط غلیظ سے ہوتی ہے مثلاً سوداء اور بلغم لہذا روحِ نفسانی دماغی بطون اور اعصاب میں طبعی طور پر نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے جس سے تمام بدن میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

لیکن ارسطو کی رائے ہے کہ "اس سدے کی پیدائش، غلیظ ریاح سے ہوتی ہے، جو دماغی بطون کے راستوں کو بند کر دیتی ہے جس سے لطیف روح اعضاء کی طرف نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے" اور نیز ارسطو نے کہا ہے کہ "مرض صرع زلزلۂ زمین کے مانند ہے، جو بخارات سے زمین میں فوراً پیدا ہوتا اور فوراً دور ہو جاتا ہے" مگر جالینوس نے اس مرض کے دفعۃً پیدا ہونے اور دفعۃً دور ہو جانے کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ "تر چیزیں جب کسی کشادگی جگہ میں ہوتی ہیں تو اس جگہ میں بآسانی جلد اور دفعۃً حرکت کرتی ہیں نیز اسی طرح اس میں داخل ہوتیں اور پھر دفعۃً بآسانی اور جلد خارج ہو جاتی ہیں۔

رازی نے کہا ہے کہ ہمارے لیے یہ واجب نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ ارسطو ہی کو فوقیت دیتے رہیں، بلکہ ہم طبی مسائل میں جالینوس کی فوقیت تسلیم کرتے ہیں۔ جالینوس نے صرع کے متعلق جو کچھ کہا ہے اس کی تائید بقراط کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ:

> "مرض صرع رطوبت سے پیدا ہوتا ہے جو دماغ کو تر کر دیتی ہے اور یہ رطوبت اس بکری کے دماغ میں دیکھی جا سکتی ہے، جسے یہ مرض پیدا ہوا ہو، اس لیے کہ جب ایسی بکری کا دماغ نکالا گیا ہے تو وہ رطوبت سے تر پایا گیا ہے"۔

تشنج کا سبب:

اس مرض میں تشنج پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ جب روح نفسانی کے راستوں میں غیر مکمل سدہ پیدا ہو جاتا ہے جو روح کو اعضاء کی طرف جانے سے پورے طور پر نہیں روک سکتا تو روح نفسانی میں اعضاء کی طرف نفوذ کرتے وقت ایک ٹھوکر سی لگتی ہے، جس سے اعضاء میں رعشہ [کپکپی] اور بے قاعدہ حرکتیں پیدا ہونے لگتی ہیں اور اسی حالت کا نام تشنج ہے میں کہتا ہوں کہ مصنف نے جو سبب بیان کیا ہے وہ محض رعشہ پیدا ہونے کا سبب ہے، جو مرض صرع میں پیدا ہوتا ہے اور تشنج ایک عصبی مرض ہے جس میں عضلات اپنے اپنے مقام ابتداء کی طرف حرکت کرتے ہیں۔ اس میں سے بعض تشنج تو ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنی حالت پر قائم رہتا ہے اور عضو پھیل نہیں سکتا اور بعض تشنج ایسا ہوتا ہے کہ اس میں عضو کا پھیلنا آسان ہوتا ہے۔ مرگی کا تشنج اس دوسرے قسم کا ہوتا ہے ـــــ اور تشنج کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دماغ اپنے موذی کو دفع کرنا چاہتا ہے اور چونکہ کوئی چیز سکڑے اور بھچے بغیر دفع نہیں ہو سکتی، لہٰذا دماغ سکڑتا اور بھچتا ہے۔ یہ ایک مرتبہ دفع کرنے کے لیے سکڑتا ہے اور

Scanned with CamScanner

دوسری مرتبہ آرام حاصل کرنے کے لیے نیز دوبارہ زور سے سکڑنے کی استعداد پیدا کرنے کے لیے پھیلتا ہے جیسا کہ کوئی شخص جب کودنا چاہتا ہے وہ تھوڑا پیچھے ہٹتا ہے اور پھر کودتا ہے۔ پس جب ایک مرتبہ سکڑتا اور دوسری مرتبہ پھیلتا ہے تو اس کی حرکتوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ تشنج تمام بدن میں ہوتا ہے، اس لیے کہ سدہ اعصاب کے مقام پیدائش میں ہوتا ہے لہٰذا اعصاب سکڑنے، پھیلنے اور مختلف حرکت کرنے میں اس وقت تک دماغ کے تابع رہتے ہیں جب تک کہ موذی دفع ہو اور مریض کو افاقہ ہو۔

شیخ کا قول ہے کہ "مرض صرع میں تمام اعضاء کے اندر جو تشنج پیدا ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دماغ کو جو اذیت پہنچتی ہے وہی اذیت اعصاب کو بھی پہنچتی ہے۔ جس کے تین وجوہ ہیں۔

۱- اعصاب جوہر دماغ کے تابع ہوتے ہیں۔

۲- اعصاب ان چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں، جن سے دماغ تکلیف پاتا ہے۔

۳- اعصاب اس خلط سے بھر جاتے ہیں، جسے اس کے مبادی [دماغ و حرام مغز] ان کی طرف دفع کرتے ہیں اور چونکہ اس حالت میں انقباضی حرکت بہت شدید اور زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے کہ موذی کو دفع کرنے والی اصل چیز یہی حرکت ہے اور انبساطی حرکتیں بہت کم اور بہت ضعیف ہوتی ہیں، کیونکہ انبساطی حرکت انقباضی حرکت کے تابع ہوتی ہے۔ اس لیے یہ حرکت تشنج کے قائم مقام ہوتی ہے نہ کہ استرخاء کے یعنی تشنج میں عضو سکڑتا اور استرخاء میں پھیلتا ہے اور اس حالت میں اگرچہ عضو سکڑتا بھی ہے اور پھیلتا بھی، لیکن تاہم یہ تشنج ہی ہے، کیونکہ اس میں سکڑنے کی حرکت قوی اور اصل چیز ہوتی ہے۔

مرض صرع میں کف [جھاگ] کا سبب کف [جھاگ] سے مراد وہ چیز ہے جو ریح [ہوا] اور رطوبت دونوں کے نہایت چھوٹے چھوٹے اجزاء میں تقسیم ہو کر آپس میں اس طرح ملنے سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے علاحدہ نہیں ہو سکتیں۔

اس کا سبب یا تو یہ ہوتا ہے کہ ہوا اور رطوبت دونوں میں شدید حرکت پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ ہانڈیوں میں جوش کے وقت دیکھا جاتا ہے۔ اس لیے کہ حرارت ان دونوں جسموں کو ایک ساتھ حرکت دیتی اور دونوں کو باہم ملا دیتی ہے ——— یا یہ سبب ہوتا ہے کہ دونوں میں سے ایک چیز حرکت کرتی ہے، مثلاً ہوا حرکت کرے، جیسا کہ دریا کی موجیں تیز ہوا کے جھوکوں سے پیدا ہوتی ہیں ——— یا

Scanned with CamScanner

پانی حرکت کرے، جیسا کہ وہ موجیں جو پانی کو کسی چیز میں ڈال کر ہلانے سے پیدا ہوتی ہیں۔

وہ [وہ] غلیظ لیسدار رطوبت ہوتی ہے، جو صرع پیدا کرتی ہے اور دماغ سے دفع ہو کر سانس کے راستوں کی طرف یہ جاتی ہے اور ریح [ہوا] ہوتی ہے جو سانس سے کھینچنے کے بعد پھیپھڑوں سے اوپر چڑھ جاتی ہے اور قلب کی گرمی ہوتی ہے اس لیے کہ جب قلب کی طرف حسب ضرورت ہوا نہیں پہنچتی تو قلب میں گرمی زیادہ ہو جاتی ہے، پھر یہ گرمی قلب سے پھیپھڑوں میں پہنچ کر رطوبت اور ریح کو جوش میں لا کر حرکت دیتی اور ان کے بلبلے بنا دیتی ہے، جیسا کہ گھوڑوں میں ان کے دوڑانے کے وقت پیدا ہو جاتے ہیں اور تنفس کی بے چینی ہوتی ہے، جو عضلاتِ تنفس کے ضعف اور ان میں تشنج لاحق ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے عضلاتِ تنفس کے ضعف کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی طرف روحِ نفسانی کم پہنچتی ہے، جب تنفس میں بے چینی پیدا ہوتی ہے تو ہوا ناگوار پریشان حرکتیں کرتی ہے اور ان رطوبتوں کے ساتھ مل جاتی ہے جو تنفس کے کے راستوں میں ہوتی ہے۔ [علاوہ ازیں جھاگ پیدا ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ] طبیعت مرض صرع پیدا کرنے والی خلط کو [ان اعصاب وعضلات کی طرف] دفع کر دیتی ہے، تا کہ خسیس عضو کی طرف دفع ہو جانے کے باعث شریف عضو اس سے محفوظ رہ سکے ——— یا طبیعت اس خلط کو تنفس کے راستوں کی طرف اس لیے دفع کرتی ہے کہ دماغ کا تنقیہ ہو جائے، لہذا یہ خلط ہوا کے ساتھ مل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جالینوس نے کہا ہے کہ:

''مرگی کے مریضوں کے منہ میں جھاگ پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ان کے لیے تنقیہ ہوتے ہیں''۔

نخیر کا سبب:

اور مریض صرع میں نخیر [خرخراہٹ] کا سبب یہ ہوتا ہے کہ تنفس کے اعضاء [مثلاً سینہ، قصبہ ریہ اور حنجرہ [نرخرہ] کے اجزاء] ایک دوسرے کے اوپر گر پڑتے ہیں کیونکہ ان کو حرکت دینے والے عضلات ضعیف ہو جاتے ہیں، لہذا ہوا کے داخل اور خارج ہوتے وقت راستہ کی تنگی کے باعث سخت ٹھوکر لگتی ہے اور خرخراہٹ کی آواز پیدا ہونے لگتی ہے۔

جو خلط اس مرض کو پیدا کرتی ہے وہ یا تو سر کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ صرع پیدا ہونے سے پہلے سر میں مختلف قسم کے درد پیدا ہو چکے ہوں گے پس اگر درد سوزش پیدا کرنے والا ہو اور آنکھوں کی گہرائی تک پہنچتا ہو تو یہ مادے کے گرم ہونے کی علامت ہے اور اگر

Scanned with CamScanner

درد میں گرانی ہو اور وہ سر کو دبا رہا ہو تو یہ مادے کے سرد ہونے کی علامت ہے [اور سر بھاری ہوگا]
کیونکہ خلط خواہ کوئی بھی ہو اس میں بوجھ ضرور ہوتا ہے، البتہ ان کے بوجھ میں اختلاف ہوتا ہے۔
[یعنی کسی میں بوجھ کم ہوتا ہے اور کسی میں زیادہ]

اور حواس خراب ہوں گے چنانچہ اگر خلط بلغم ہو تو حواس مکدر اور کند ہوں گے اور اگر خلط خون اور صفراء ہو تو حواس پراگندہ و پریشان اور متغیر ہوں گے اور اگر خلط سوداء ہو تو وسوسے اور برے خیالات پیدا ہوں گے۔

سر میں چکر آئیں گے کیونکہ یہ اخلاط اگر رقیق ہوتے ہیں تو دماغ میں بذات خود حرکت کرتے ہیں، ورنہ ان سے ریاحی بخارات پیدا ہو کر دماغ کو ہلا ڈالتے ہیں۔

زبان بے ترتیبی کے ساتھ حرکت کرتی ہے یعنی زبان کی حرکت پریشان اور مختلف ہوتی ہے، حتی کہ مریض بعض حروف کا صحیح تلفظ کرنے سے عاجز ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ پٹھا ضعیف ہو جاتا ہے جو زبان میں آتا ہے اور مخصوص طور پر اس طرف کے اعصاب میں سے یہی عصب [پٹھا] ضعیف نہیں ہوتا ہے، بلکہ تمام اعصاب ضعیف ہوتے ہیں۔ البتہ زبان کے عصب میں یہ ضعف زیادہ ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ حروف کی ادائیگی پورے طور پر اسی وقت ہو سکتی ہے جب زبان پورے طور پر قوی ہو، لہذا اگر اس میں تھوڑی سی کمزوری بھی پیدا ہو جاتی ہے تو وہ حروف کو ان کے مخارج سے ادا کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے اور گفتگو میں خلل پڑ جاتا ہے۔

چہرہ کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ [بشرطیکہ مادہ خونی نہ ہو] جیسا مادہ بلغمی اور سوداوی میں خون کی کمی کے باعث ہوتا ہے اور مادہ صفراوی میں چہرے کی رنگت زرد ہونے کا سبب ظاہر ہے۔

یا اس مرض کو پیدا کرنے والی خلط سر کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتی، بلکہ دوسرے اعضاء کی شرکت اور تعلق سے مرگی پیدا کرتی ہے۔

جو خلط سر کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے وہ یا تو بلغم ہوتا ہے اور اس کی علامات یہ ہیں:

بدن ڈھیلا ہوتا ہے یعنی تمام بدن کا گوشت استسقاء کے مریضوں کے مانند ڈھیلا اور نرم ہوتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خون کے ساتھ رطوبتیں بکثرت مل جاتی ہیں، لیکن [بدن ڈھیلا ہوتا ہے] یہ علامت صحیح نہیں ہے۔ زیادہ بہتر تھا اگر یہ کہا جاتا ہے کہ "چہرہ ڈھیلا اور نرم ہوتا ہے"۔
[کیونکہ خلط سر کے ساتھ مخصوص ہے]

Scanned with CamScanner

مریض کا رنگ سفید اور مزاج سرد ہوتا ہے۔ تھوک اور رینٹھ زیادہ بہتے ہیں اور مرگی کے دورہ کی حالت میں منہ سے جھاگ بکثرت خارج ہوتے ہیں اس لیے کہ دماغ سے دفع ہونے والا مادہ مقدار میں زیادہ اور لیسدار ہوتا ہے۔

مریض کے لیے حرکت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ اعصاب ڈھیلے ہوتے ہیں۔ حرارت اور روح نفسانی مادہ کے نیچے دب جاتی ہیں۔

حواس مکدر ہوتے ہیں

علاج:

ان دواؤں سے نضج دینے کے بعد جو تم کو معلوم ہو چکی ہیں۔ پہلے بدن کا تنقیہ کریں بذریعہ ایارج فیقرا ہمراہ غاریقون، صبر [ایلوا] اور سیسالیوس [انجدان رومی]

پھر دماغ کا تنقیہ کریں اور اس غرض کے لیے وہ گولیاں استعمال کریں جو صبر، تربد، غاریقون، حب النیل، شحم حنظل اور سقمونیا سے شہد کے ساتھ بنائی گئی ہوں۔

ایارجات کھلائیں۔ غرغرے کرائیں جوزوفا اور رائی کے جوشاندہ سے ہمراہ شہد، مری [کانجی] اور ایارج فیقرا بنائے گئے ہوں۔

اور عطوسات [چھینک لانے والی دوائیں] استعمال کریں مثلاً مرچ سیاہ اور جند بیدستر

تدابیر میں لطافت اختیار کریں مثلاً غذا، میں آب نخود ہمراہ، تیتر، چیہو، مرغی اور ہرن اور خشکاری روٹی، جو صاف ہو اور اچھی طرح پکائی گئی ہو، کھلائیں۔

اعتدال کے ساتھ ورزش کرائیں اوپر سے نیچے کی طرف بدن کی مالش کرائیں، تا کہ مادہ اوپر سے نیچے کی طرف اتر آئے، پھر سر کی مالش کریں۔

امتلاء [شکم سیر ہو کر کھانے] اور بدہضمی سے بچائے رکھیں۔

دودھ سے بنی ہوئی غذائیں، خمیری آٹے کی غذائیں، دیر ہضم میوے مثلاً سیب نہ دیں۔ اسی طرح مولی اور اس کے مانند دوسری جڑیں نہ کھانے دیں، کیونکہ یہ غلیظ اور دیر ہضم ہوتی ہیں۔

یا سر کے ساتھ مخصوص ہونے والی خلط سوداء ہوتی ہے۔

جس کی علامات یہ ہیں: بدن خشک ہوتا ہے۔ مریض غذا زیادہ کھاتا ہے کیونکہ سوداء فم معدہ پر بکثرت گرتا ہے، لیکن یہ علامت صحیح نہیں ہے، کیونکہ یہ دونوں علامتیں صرف اس وقت پیدا ہوتی

Scanned with CamScanner

ہیں جب بدن سوداء سے بھرا ہوا ہو۔
خفقان اور اختلاج قلب ہوتا ہے کیونکہ روح قلبی کے ساتھ موذی بخارات سوداویہ بکثرت مل جاتے ہیں۔ اس لیے کہ روح قلبی روح دماغی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، لہٰذا قلب موذی کو دفع کرنے کے لیے اختلاجی حرکت کرنے لگتا ہے۔
منہ کے جھاگ ترش ہوتے ہیں اور اس قدر ترش ہوتے ہیں کہ ان سے زمین بھی جوش کھانے لگتی ہے، کیونکہ یہ جھاگ ترش خلط سے بنتے ہیں۔

صرع سے پہلے جھوٹے اور فاسد خیالات پیدا ہوتے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ خوف بھی ہوتا ہے
صرع سوداوی صرع بلغمی سے زیادہ خراب ہوتی ہے، کیونکہ بلغم دماغ کے مزاج کے مناسب ہوتا ہے، چنانچہ دماغ اسی بلغم سے غذاء خالص کرتا ہے، نیز یہ دونوں [بلغم اور دماغ] سرد و تر ہیں اور جو چیز مناسب ہوتی ہے وہ دوسری چیز کی نسبت بہت کم مضر ہوتی ہے۔ کیونکہ غیر مناسب چیز اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے جب اس کو پیدا کرنے والا سبب قوی ہو اور سبب کا قوی ہونا اس بات کی علامت ہے کہ آفت قوی ہے۔

لیکن بعض اطباء نے صرع بلغمی کو زیادہ ردی بیان کیا ہے کیونکہ بلغم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، لہٰذا اس کی اذیت و تکلیف بھی بہت شدید ہوتی ہے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ بلغم نرم ہوتا ہے نیز وہ ڈھیلا ہوتا ہے اور اس میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے یہ لطیف روح کو تھوڑا سا نفوذ کرنے سے نہیں روک سکتا۔ اسی لیے بلغمی مرگی میں رعشہ اور اضطراب [بے چینی] بہت زیادہ ہوتا ہے۔
البتہ اگر بلغم بہت زیادہ ہو جائے تو اضطراب کم ہوسکتا ہے، لیکن سوداء اپنی غلظت، کثافت اور ارضیت کی وجہ سے اکثر اعصاب کو سخت کر دیتا ہے اور روح کے راستوں کو روک دیتا ہے، لہٰذا اس کے ساتھ اضطراب کم ہوتا ہے اور اسی لیے مریض کے بہت جلد ہلاک ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔
شمعون کا قول ہے کہ:

> ''اگر مرگی کے ساتھ رعشہ اور اضطراب ہو تو سمجھ لیں کہ یہ مرگی بلغمی ہے، کیونکہ بلغم سے روح کے تمام راستوں کا بند ہو جانا ناممکن ہے۔ لیکن اگر مرگی کا مریض گر پڑے اور اس کے تمام اعضاء ساقط ہو جائیں [یعنی حرکت نہ کریں] تو سمجھ لیں کہ یہ مرگی سوداوی ہے جو بلغمی سے زیادہ خراب ہے، کیونکہ اس میں روح کے تمام راستوں کے پورے طور پر

Scanned with CamScanner

بند ہو جانے سے مریض کی ہلاکت کا خوف ہوتا ہے''۔

شیخ نے کہا ہے کہ:

''بعض اطباء کا خیال ہے کہ جس مرگی میں اضطراب زیادہ ہوتا ہے، اس کے پیدائش کے متعلق یہی خیال زیادہ مناسب ہے کہ اس کا سبب کوئی ایسی خلط ہو جو مقدار میں بہت ہی کم ہو اور نالیوں میں بھی کم نفوذ کر سکتی ہو''۔

اس قول سے بات بالکل برعکس ہوگئی [یعنی اس قول کے مطابق جس مرگی میں بے قراری زیادہ ہو، وہ سوداوی ہے] لیکن ان دونوں اقوال میں سے کوئی قول بھی قطعی اور یقینی نہیں ہے۔

علاج:

جوشاندۂ افتیمون اور سوداء کو خارج کرنے والی گولیوں سے سوداء کو خارج کریں اور خوشبودار دوائیں سونگھا کر دماغ کو قوت دیں مثلاً عنبر اور گلاب، تاکہ دماغ موذی مادوں کو پورے طور پر دفع کرنے کے لیے قوی ہو جائے اور اس میں سے کچھ بھی مادہ باقی نہ رہے جو مرض کو دوبارہ پیدا کر سکے۔

جید غذائیں دیں مثلاً چوزہائے مرغ، فربہ مرغیوں اور بکری کے بچوں کے گوشت کے ساتھ سادہ مرغن شوربے۔

صرع دموی:

یادہ خلط جو خاص سر میں ہوتی ہے۔ خون ہوتا ہے

علامات:

خون کے غلبہ کی علامتیں پائی جاتی ہیں جو کئی بار بیان ہو چکی ہیں۔

ان کے علاوہ وداجین [گردن کی بڑی وریدیں] خون سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان رگوں کے ذریعہ دماغ میں خون پہنچتا ہے۔ پس جب دماغ خون سے بھر جاتا ہے تو یہ رگیں بھی پُر ہو جاتیں اور ابھر آتی ہیں، کیونکہ دماغ ان کے خون کا محتاج نہیں رہتا۔

چہرہ خون سے بھر جاتا اور سرخ ہو جاتا ہے کیونکہ خون میں جوش اور ہیجان ہو جاتا ہے۔

ان علامتوں کے بعد مرگی کا دورہ آموجود ہوتا ہے اور گاہے مرگی کے وقت نتھنوں سے خون بہنے لگتا ہے جسے طبیعت دماغ سے دفع کر دیتی ہے۔

Scanned with CamScanner

علاج:

رگ صافن کی فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر سنگھیاں کھنچوائیں تا کہ خون دماغ سے دور جذب ہو کر چلا آئے۔

غذاء میں کمی کر دیں تا کہ خون زیادہ نہ پیدا ہو۔

صرع معدی:

لیکن جو مرگی دوسرے اعضاء کی شرکت سے ہوتی ہے وہ گاہے معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے جب کہ معدہ سوداوی یا بلغمی یا صفراوی فاسد مادوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے، لہذا معدہ ان مادوں سے تکلیف پاتا ہے اور دماغ معدہ کی شرکت کے باعث تکلیف پاکر سکڑتا ہے یا معدہ سے دماغ کی طرف بہت ردی بخارات چڑھتے ہیں، جو دماغ کو اذیت پہنچاتے ہیں اور اس میں بھر جاتے ہیں اور روح کے راستوں کو بند کر دیتے اور روح کو طبعی طور پر نفوذ کرنے سے روک دیتے ہیں۔ جس سے دماغ میں اضطراب [بے چینی] پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اس قسم کی مختلف [بے قاعدہ] حرکتیں کرنے لگتا ہے۔

علامات:

ان مادوں کو دفع کرنے کے لیے [معدہ پھڑکتا ہے اور اس میں ہر وقت لذع [جلن اور چبھن] رہتی ہے] بشرطیکہ مادہ صفراوی یا سوداوی ہو۔ لیکن اگر مادہ بلغمی ہو تو [معدہ کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ] بلغم غذاء کو اپنے فساد کی وجہ سے فاسد کر دیتا ہے اور نیز نقصان ہضم کی وجہ سے اس کو ترش بنا دیتا ہے، جس سے معدہ میں لذع [جلن] ہونے لگتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی معدہ میں رعشہ ہوتا ہے یعنی معدہ ان مواد سے نجات پانے کے لیے سکڑنے اور پھیلنے کی اضطرابی حرکتیں کرنے لگتا ہے۔ خصوصاً جب مریض بھوکا ہو، کیونکہ بھوک کی حالت میں معدہ غذاء سے پاک ہوتا ہے اور اس کی حس تیز ہوتی ہے یا اس لیے کہ جو سوداء معدہ میں وارد ہوتا ہے وہ ان مواد کے ساتھ مل جاتا ہے۔ جس سے ان مواد کا لذع [سوزش] بڑھ جاتا ہے —— یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ بھوک کے وقت ان مادوں کا لذع [سوزش] زیادہ ہو جاتا ہے، جو معدہ میں غذاء ہونے کی صورت میں کم ہو جایا کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

مریض کا منہ پانی سے بھر جاتا ہے، جس کا مزہ گندہ چیز کے مانند ہوتا ہے [کیونکہ منہ کی سطح سے ملی ہوئی ہے اور تھوک میں بھی وہی مزہ پیدا ہو جاتا ہے جو معدہ میں موجود چیز کا ہوتا ہے۔

نوبت کے وقت مریض کو وداجین [گردن کی بڑی وریدیں] کھنچی ہوئی محسوس ہوتی ہیں جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ [ان رگوں کے ذریعہ] دماغ کی طرف بخارات بکثرت چڑھتے ہیں۔

دونوں نتھنے پھول جاتے ہیں کیونکہ سرد ہوا کو جذب کرنے کی ضرورت شدید ہوتی ہے اور جب ہوا کو جذب کرنے کی ضرورت شدید ہوتی ہے تو اعضاء تنفس نتھنوں سے مدد حاصل کرتے ہیں اور ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ گویا مریض کا گلا گھٹ رہا ہے کیونکہ ان بخارات سے سینہ اور قصبہ ریہ بھر جاتے ہیں، جس سے سرد ہوا قلب تک نہیں پہنچتی اور نہ اس سے دخانی فضلات طبعی طور پر دفع ہوتے ہیں۔

اس کے بعد مرگی کا دورہ آجاتا ہے جب کہ بخارات دماغ میں پہنچ جاتے ہیں اور وہ ان بخارات سے بھر جاتا اور نیز ان بخارات سے اس کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔

بسا اوقات مریض ابتداء میں چیختا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کے تنفس کی نالیوں میں بخارات بکثرت جمع ہو جاتے اور اکٹھے ہو جاتے ہیں، جن سے مریض میں گلا گھٹنے جیسی حالت پیدا ہو جاتی ہے، لہذا وہ ان بخارات کو خارج کرنے کے لیے مجبور ہو کر چیخنے لگتا ہے۔ جس طرح بے چین شخص مجبور ہو کر چیخنے لگتا ہے یا چیخنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فم معدہ میں مرگی پیدا کرنے والے مادہ سے تکلیف پہنچتی ہے۔

علاوہ ازیں صرع معدی کی علامت یہ بھی کہ [دورہ کے وقت] پیشاب اور پاخانہ خطا ہو جاتے ہیں اور منی بہنے لگتی ہے اور اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طبعی قوت ماسکہ اس مشارکت کامل اور گہرے تعلق کی وجہ سے ضعیف ہو جاتی ہے جو جگر اور معدے کے درمیان ہے اور ساتھ ہی مثانہ اور مقعد کے عضلات اور اوعیۂ منی کے ریشے کمزور ہو جاتے ہیں نیز اختیاری قوت کمزور ہو جاتی ہے، لہذا یہ فضلات بدن کے ہلنے اور اضطرابی حرکتیں کرنے کے وقت خود بخود نکل پڑتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی چونکہ تمام اعضاء کے سکڑنے کے وقت آنتیں، مثانہ اور اوعیۂ منی بھی سکڑتے ہیں، لہذا ان کا سکڑنا ان فضلات کے خارج کرنے پر معین و مددگار ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف جو مرگی دماغ کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے، اس میں صرف قوت ارادیہ ہی ضعیف ہوا کرتی ہے۔ یہ علامت

Scanned with CamScanner

مرض کے شدید اور مشکل سے اچھا ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

قے کرنے کے بعد مرگی میں تخفیف ہو جاتی ہے یا وہ بالکل ہی دفع ہو جاتی ہے کیونکہ قے کرنے سے معدہ اس خلط فاسد سے پاک صاف ہو جاتا ہے، جس سے دماغ کی طرف بخارات چڑھتے اور مرگی پیدا کرتے ہیں۔

تخمہ [بدہضمی] اور معدہ کے امتلاء کے بعد دوروں میں زیادتی ہو جاتی ہے یا وہ معینہ وقت سے پہلے آنے لگتے ہیں کیونکہ ان حالات میں مواد زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان سے غلیظ بخارات بھی زیادہ چڑھنے لگتے ہیں۔

لیکن جب معدہ کی خلط اپنی زیادتی مقدار کی وجہ سے مرگی نہ پیدا کرتی ہو، بلکہ اپنی ردائت کی وجہ سے مرگی پیدا کر رہی ہو تو اس صورت میں مرگی کے دورے معدے کے خالی ہونے کی حالت میں آتے ہیں کیونکہ معدہ کے خالی ہونے کی صورت میں حرارت شدید ہو جاتی ہے، جو ان مواد میں اثر کر کے ان کی ردائت کو بڑھا دیتی اور ان کو بخارات بناتی رہتی ہے جب کہ مادہ فم معدہ کو خالی پاتا ہے اور اس کی حس صاف اور تیز ہوتی ہے۔ [یعنی جب معدہ میں غذاء نہیں ہوتی اور مریض بھوکا ہوتا ہے تو مرگی کا دورہ پڑتا ہے] کیونکہ اس وقت فم معدہ سے چڑھنے والے غلیظ بخارات خالص ہو جاتے ہیں اور ان کی ردائت اور تکلیف بڑھ جاتی ہے اور فم معدہ ان سے زیادہ اذیت پانے لگتا ہے، اسی طرح دماغ بھی زیادہ متاذی ہوتا ہے۔

لہذا وہ وہ موذی سے بچنے کے لیے یا اس کو دفع کرنے کے لیے منقبض ہوتا اور سکڑتا ہے اور پھر ان دونوں صورتوں میں آرام حاصل کرنے کے لیے پھیلتا ہے اور دماغ کے ساتھ ہی دوسرے تمام اعضاء بھی سکڑنے لگتے ہیں۔ اور عمدہ مناسب غذاء کھانے سے دورہ رک جاتا ہے کیونکہ

۱- یہ غذاء فم معدہ سے لگ جاتی ہے اور

۲- اس کی عمدہ کیفیت سے ردی مادہ کی کسی قدر اصلاح ہو جاتی ہے اور

۳- یہ غذاء ردی مادوں کے ساتھ مل جاتی ہے، لہذا مادہ خالص نہیں رہتا اور اس کی ردائت [خرابی] ٹوٹ جاتی ہے۔

اور ان بخارات سے دماغ میں سدہ پیدا ہونے کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ یہ بخارات بذات خود غلیظ ہوتے ہیں یا دماغ میں پہنچنے کے بعد دماغ کی سردی سے غلیظ ہو جاتے ہیں کیونکہ لطیف

Scanned with CamScanner

بخارات سدہ پیدا کرنے پر قادر ہی نہیں ہوتے، خصوصاً ارادی حرکتوں کے مبدا [یعنی دماغ] میں، کیونکہ ارادی حرکتیں کسی زبردست اور قوی سبب کے بغیر نہیں رک سکتیں اور یہ سبب اس وقت ہوتا ہے جب سدہ خاص ان بخارات کی زیادتی مقدار سے پیدا ہوتا ہے، لیکن جب سدہ ان بخارات کی ردی کیفیت کے باعث پیدا ہوتا ہے تو اس کے لیے [یعنی غلیظ ہونے کی] شرط نہیں ہے، کیونکہ اس صورت میں جو سدہ پیدا ہوتا ہے، وہ دماغ کے بذات خود سکڑنے اور بھچنے سے پیدا ہوتا ہے نہ کہ کسی دوسری وجہ سے۔

علاج:

اگر ضرورت ہو تو فصد کریں پھر معدہ کا تنقیہ بذریعہ قے کریں] مادہ بلغمی ہو تو آب مولی اور سویا سکنجبین عسلی کے ساتھ پلا کر قے کرائیں اور مادہ سوداوی ہو تو مولی میں سیاہ کنکی چھوئیں پھر اس کو سکنجبین میں بھگو رکھیں اس کے بعد مولی کھائیں اور سکنجبین سرخ لوبیا کے پانی میں ملا کر پئیں ——اور مادہ صفراوی ہو تو آب تخم شبت، آب تخم خربزہ، آب تخم خبازی، قدرے باریک شدہ نمک اور سکنجبین کے ساتھ پلا کر یا آسانی کے لیے صرف گرم پانی اور سکنجبین پلا کر قے کرائیں۔

اور گولیوں کے ذریعہ دست لا کر تنقیہ کریں جو ہر ایک قسم [بلغمی، سوداوی، صفراوی] میں ہو چکی ہیں۔

اور دست آور جوشاندے پلائیں مثلاً جوشاندہ اصول، جوشاندہ افتیمون اور جوشاندہ ہلیلہ۔

اور معدے کو بذریعہ قے پاک صاف کرنے کے بعد معدہ کو قوت دیں اور اس کے لیے ضماد لگائیں مثلاً بلغمی میں، گل سرخ، مصطگی، ریزہ، کندر، اگر اور بالچھڑ سے گلاب کے ساتھ ضماد بنا کر لگائیں اور تریاق اربعہ کھلائیں۔

اور گرم جوارش اور گلقند شکری کھلائیں اور تلی ہوئی چیزیں اور پرندوں کے گوشت دارچینی کے ساتھ بطور غذاء دیں اور سوداوی میں صندل اور گلاب کا ضماد کریں۔ غذاء میں چوزہائے مرغ اور بکری کے شیر خوار بچوں کا گوشت ہمراہ مونگ بادام، پالک اور دھنیا خشک دیں اور صفراوی میں برگ خرفہ، کاہو اور بید سادہ کی شاخیں سرکہ مین پکا کر ضماد کریں اور بطور غذاء روٹی آب انار میں بھگوئی ہوئی، بکری کے بچہ کا گوشت، املی اور خشک دھنئے کے ساتھ دیں اور رب بہی طباشیر اور خشک دھنئے کے ساتھ استعمال کریں اور جو مرگی معدہ کے خالی ہونے کی حالت میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کا

Scanned with CamScanner

علاج ان چیزوں سے کریں جو دردِ سر میں بیان ہو چکی ہیں۔ [اس دردِ سر میں جو معدہ کے خالی ہونے کی حالت میں پیدا ہوتا ہے]

LUQMAN UNANI MEDICAL COLLEGE
LIBRARY
BIJAPUR

مجربات:

یہ گولیاں اس قسم کی صرع میں مفید ہوتی ہیں۔

نسخہ:

ایارج فیقرا، غاریقون، شحم حنظل ہر ایک ۴ گرام، خربق اسود، مقل، سقمونیا، ہر ایک ۳ گرام تمام کو ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور صبح و شام ایک ایک گولی کھلائیں۔

معجون عاقر قرحا بھی مفید ہوتی ہے۔

نسخہ:

عاقر قرحا کو کوٹ پیس پرانی شراب میں حل کریں اور سہ چند شہد ملا کر قوام بنائیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔

یہ دوا بھی مفید ہے۔ جس کو حکیم اکمل خان صاحب نے آزمایا ہے۔

نسخہ:

جند بید ستر مقدار نخود، قرنفل، جوز الطیب، اسطوخودوس، عود صلیب، ساسالیوس، ایک ایک گرام، مصطگی ۴ رتی، تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر شربت اسطوخودوس میں ملائیں اور استعمال کریں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ یہ اطریفل بھی مفید ہوتا ہے۔

نسخہ:

پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، بہیڑہ، اسطوخودوس، آملہ، عود صلیب عاقر قرحا، تمام کو کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر اطریفل بنائیں۔ بعض نسخوں میں مرچ سیاہ بھی ہے۔

یہ معجون بھی مفید ہے اور سلطان محمد ہاشم کے لیے تیار کی گئی تھی۔

نسخہ:

ہلیلہ کابلی، تربد، مصطگی، عود، زنجبیل، عود صلیب ہر ایک ۳ گرام، اسطوخودوس، ہلیلہ سیاہ، آملہ،

ہر ایک ۶ گرام، دار چینی ۴ گرام، روغن بادام ۶ ملی لیٹر، شہد سہ چند ادویہ، تمام داؤں کو کوٹ چھان کر معجون بنائیں۔ [شریف خاں]

گاہے مرگی دونوں پاؤں یا دونوں پنڈلیوں یا دونوں ہاتھوں کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ان اعضاء سے سرد ریح اٹھ کر دماغ میں پہنچتی ہے جس سے دماغ میں انقباض اور تشنج پیدا ہونے لگتا ہے اور ان اعضاء میں اس ریح کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ان اعضاء کی بعض شرائین اور وریدوں میں مادہ چمٹا ہوا ہوتا ہے اور جس جگہ یہ مادہ چمٹا ہوا ہوتا ہے اس جگہ روح حیوانی کو نفوذ کرنا ممکن ہو جاتا ہے جیسا کہ مردوں کے بدن میں ہو جاتا ہے اور جس قدر زمانہ گزرتا جاتا ہے اسی قدر ان کی سردی بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ یہ سرد بالفعل ہو جاتے ہیں یعنی چھونے سے سرد معلوم ہونے لگتے ہیں] اور ان کی سردی اس عضو سے دوسرے عضو تک پہنچ جاتی ہے اور یہ سردی اعصاب کے ذریعہ دماغ تک پہنچ جاتی ہے کیونکہ دماغ اور ہاتھ پاؤں کے درمیان اعصاب ہی واسطہ ہیں اور بطون دماغ کی رطوبتوں کو غلیظ کر دیتی ہے اور اس بالفعل سردی کی وجہ سے روح نفسانی کے راستے بھی تنگ ہو جاتے ہیں پس ان دونوں وجوہ [رطوبتوں کی غلظت اور راستہ کی تنگی] سے شدید سدہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اور میرا خیال یہ ہے کہ اس مادہ سے یہ فعل صرف اس کی سردی ہی سے نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس لیے بھی ہوتا ہے کہ اس مادہ میں ایک قسم کی سمی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے، جس سے دماغ نفرت کرتا اور بذات خود سکڑتا ہے لہذا روح نفسانی راستوں کے کسی قدر بند ہو جانے سے طبعی طور پر نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے اور اضطرابی حرکتیں پیدا ہونے لگتی ہیں۔

شیخ نے کہا ہے:

> ''گاہے مرگی اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ دماغ ان بخارات سے تکلیف پاتا ہے، جن کا جوہر [جسم] اور کیفیت ردی ہو اور ان کی پیدائش کا سبب یہ ہوتا ہے کہ خون یا کوئی دوسری خلط ایسے سوراخ میں بند ہو جاتی ہے، جس میں سدہ پیدا ہو چکا ہو، لہذا اس خون اور خلط میں حرارت غریزی کی آمد بند ہو جاتی ہے، جس سے یہ مردہ ہو جاتے اور گندہ بن جاتے ہیں اور ان میں ردی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ان سے دوروں کے ساتھ یا بلا دوروں کے بخارات یا زہریلی کیفیت پھیلنے لگتی ہے''۔ [یہاں تک شیخ کا کلام پورا ہوا]

خلط کے متعفن ہونے اور اس میں زہریلی کیفیت کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ حرارت

غریزی رطوبتوں میں تصرف کر کے ان کو نضج دیتی اور ہضم کرتی ہے نیز ان کو حرارت غریبی کے غلبہ سے محفوظ رکھتی ہے اور حرارت غریزی کے لیے حرارت غریبی ہی شدید ترین مدمقابل ہے پس جب رطوبتوں سے حرارت غریزی علاحدہ ہو جاتی ہے تو ان پر حرارت غریبی کا غلبہ ہو جاتا ہے اور ان میں یہ اپنا عمل کرنے لگتی ہے، لیکن اس کا عمل حرارت غریزی کے مانند نہیں ہوتا، بلکہ ان میں عفونت اور فساد پیدا کر دیتی ہے۔ اس کے بعد ان رطوبتوں میں سرد کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ ان میں پہلے حرارت غریزی کی آمد بند ہوتی ہے اور آخر کار ان سے حرارت غریبی بھی جدا ہو جاتی ہے، کیونکہ بدن میں حرارت غریبی کو محفوظ رکھنے والی حرارت غریزی ہی ہوا کرتی ہے، چنانچہ جب کسی عضو میں حرارت غریزی کی آمد منقطع ہو جاتی ہے تو پہلے وہ عضو اس کی آمد کے منقطع ہو جانے کے باعث بالفعل سرد ہو جاتا ہے، پھر اس عضو کی رطوبتیں حرارت غریزی کے عمل سے گندہ ہونے لگتی ہیں اور آخر کار یہ بھی اس سے جدا ہو جاتی ہے، لہٰذا وہ عضو دوبارہ بالفعل سرد ہو جاتا ہے۔

یہ زہریلی کیفیت اور بالفعل سردی ہاتھ پاؤں کے ساتھ ہی کیوں مخصوص ہے، دوسرے اعضاء میں کیوں نہیں پیدا ہوتی یہ وہ سوال ہے جو روفس سے کیا گیا تھا کہ "یہ زہریلی کیفیت ایسے اعضاء میں کس طرح پیدا ہوتی ہے، جن میں بڑی بڑی تجاویف [وسعتیں] نہیں ہیں؟ زیادہ بہتر تو یہ تھا کہ یہ کیفیت سرد غذاؤں سے ان اعضاء میں پیدا ہوتی جن میں بڑی بڑی تجاویف ہیں، مثلاً معدہ اور آنتیں۔ درانحالیکہ یہ غذائیں ان میں خام حالت میں آتی ہیں اور ہاتھ پاؤں میں جو غذائیں جاتی ہیں وہ معدہ، جگر اور رگوں میں پختہ ہونے کے بعد جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہاتھ، پاؤں صرف اسی غذاء کو جذب کرتے ہیں جو ان کے موافق اور مناسب ہوتی ہیں۔

مصنف اس سوال کا جواب اس طرح دیتا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ [ہاتھ پاؤں میں روح کے] راستے تنگ ہوتے ہیں اور ان کے مسامات [جن کے ذریعہ سرد ہوا جذب ہوتی ہے] باریک ہوتے ہیں [اور چشمۂ حرارت سے دور ہونے کے باعث] ان میں حرارت بھی کم ہوتی ہے اور جو لیسدار اخلاط ان میں جمع ہو جاتے ہیں اور [راستوں کے تنگ ہونے کے باعث] مشکل سے خارج ہوتے ہیں] اور اس کے برخلاف معدہ اور آنتوں کی تجاویف [وسعتیں] کشادہ ہوتی ہیں، ان کی حرارت قوی ہوتی ہے، لہٰذا ان میں ہوا کی آمد بند نہیں ہوتی اور جو چیز ان میں جمع ہوتی ہے وہ سوراخوں کے کشادہ ہونے کے باعث جلد ہی خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ معدہ اور آنتوں میں مختلف قسم

Scanned with CamScanner

کے مادے آتے رہتے ہیں، جن سے اس قسم کے زہریلے اخلاط کی تیزی ٹوٹتی رہتی ہے۔

علامات:

یہ سردریح [ان مادوں کے جائے قیام سے اٹھ کر یکے بعد دیگر سے اعضاء سے گزرتی ہوئی دماغ کی طرف] چڑھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے چنانچہ جالینوس نے بیان کیا ہے کہ ایک بچہ کو یہ مرض پنڈلی کے درد سے پیدا ہو گیا تھا۔ وہ بتاتا تھا کہ سرد تیز دماغ کی طرف چڑھتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔

دورہ کے قریب مریض کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں کیونکہ اس حالت میں تمام ارادی حرکتیں باطل ہو جاتی ہیں اور تمام اعصاب اپنے مبدا [دماغ] کی طرف سکڑتے ہیں۔

آنسو بہنے لگتے ہیں کیونکہ دماغ کے سکڑنے سے کچھ رقیق رطوبتیں آنکھوں کی طرف بہنے لگتی ہیں۔

مریض کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے کیونکہ طبیعت اپنے آلہ کے ساتھ [جو حرارت غریزی ہے] اندر کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور ان کی پیروی میں روح اور خون بھی [جن سے رنگت میں تازگی اور سرخی ہوا کرتی ہے] اندر کی طرف چلے جاتے ہیں اور بدن کے باہر سردی اور جمود کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

انگڑائی اور جمہائیاں آنے لگتی ہیں اور یہ دورے سے تھوڑی دیر پہلے آتی ہیں۔ جب کہ بدن میں اس سردی کا اثر اور بخارات کا ہیجان ظاہر ہونے لگتا ہے اور یہ بخارات جبڑے کے عضلات وغیرہ میں غلیظ ہونے کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں نیز ان بخارات سے جو سردی پیدا ہوتی ہے اس کے باعث جبڑے کے مسامات کثیف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ روفس نے ایک حکایت بیان کی ہے یہی مرض ایک شخص کے ہاتھ کے پنجہ میں سرد مواد سے پیدا ہو گیا تھا وہ کہا کرتا تھا کہ "مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا میرا ہاتھ برف میں دبا ہوا ہے" ایسی حالت میں قوتِ دافعہ طبعی اس مواد کو دفع کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے۔ لہذا وہ قوتِ ارادیہ سے مدد حاصل کرتی ہے۔

پیشاب خطا ہو جاتا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سردی کی وجہ سے اور نیز دماغ کی مشارکت کے باعث مثانہ کے عضلات میں انقباض پیدا ہوتا۔

ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں اکڑ جاتی ہیں جیسا کہ ہیضہ میں اعصاب کے تشنج کے باعث اکڑ جایا کرتی ہیں اور اعصاب کے تشنج ہی کی وجہ سے اعضاء میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے

Scanned with CamScanner

علاج:

دورہ کے وقت علاج یہ ہے کہ اس مقام سے اوپر باندھ دیں تا کہ اس ریح اور ردی کیفیت کا دماغ کی طرف چڑھنا رک جائے۔

اس مقام کو گرم کریں تا کہ اس مقام سے اور اس مادہ سے بالفعل سردی دور ہو جائے اور یہ مادہ رقیق و لطیف بھی ہو جائے۔ جس سے طبیعت اس کو دفع کرنے کے لیے قوی ہو جائے اگر چہ آگ سے گرم کرنا پڑے کیونکہ حرارت بالفعل کا اثر حرارت بالقوہ کی نسبت بہت جلد ہوا کرتا ہے۔ بالقوہ گرم چیزیں مثلاً عاقر قرحا، شیطرج، ہینگ، فرفیون اور روغن بلساں وغیرہ ہیں اور عضو کو گرم پانی میں رکھیں۔ جس میں روغن بابونہ شامل کیا گیا ہوتا کہ ایسا نہ ہو کہ لطیف مادہ تحلیل ہو جائے اور باقی میں غلظت بڑھ جائے۔

دورہ کے علاوہ دوسرے وقت [وقفہ] میں علاج یہ ہے کہ بدن سے بلغم کا تنقیہ کریں کیونکہ لیسدار مادہ جو رگوں میں چمٹ کر ان میں سدہ پیدا کر دیتا ہے، وہ بلغم کے سوا کوئی دوسرا مادہ نہیں ہوتا۔ سر کو قوت دیں اور اس کو گرمی پہنچائیں اور اس غرض کے لیے سکنجبین عنصلی اور شربت اسطوخودوس پلائیں۔ سداب، مشک اور عنبر سونگھائیں اور روغن پودینہ کی تمریخ کریں۔

اس کے بعد [یعنی بدن اور سر کا تنقیہ کرنے کے بعد] اس مقام کو گرم کریں کیونکہ تنقیہ سے پہلے عضو کو گرم کرنے سے ممکن ہے کہ مرض نوبت سے پہلے ہی ہیجان میں آ جائے، کیونکہ اس کی طرف بدن سے بہت سے فضلات کھنچ آتے ہیں، لہذا پہلے دماغ کا تنقیہ کرنا اور اس کو تقویت دینا ضروری ہے تا کہ دماغ ان بخارات کو قبول نہ کرے، جو اس مقام سے گرم کرتے وقت چڑھ سکتے ہیں، لیکن دورہ کے وقت تنقیہ سے پہلے ہی عضو کو گرم کر سکتے ہیں، اس لیے کہ اس وقت طبیعت دفع کرنے کے لیے آمادہ رہتی ہے، لہذا اگر طبیب مادہ کو لطیف و رقیق کر کے طبیعت کی مدد کرے تو مرض سے جلد ہی نجات ہو سکتی ہے۔

اس غرض کے لیے طلا لگائیں مثلاً رائی، جند بیدستر اور مرچ سیاہ ہمراہ شہد

روغن لگائیں مثلاً روغن زیتون، روغن ارنڈی، روغن سداب، روغن خیری اور روغن قسط

اس مقام پر زخم ڈالیں اور اس غرض کے لیے بھلانوہ کا شہد، کبوتر کی بیٹ، انجیر کا دودھ اور

Scanned with CamScanner

کھچیج لگائیں یا داغ دیں اور کچھ عرصہ تک زخم کو نہ بھرنے دیں تا کہ فاسد وخراب مادہ اس عضو سے پورے طور پر خارج ہو جائے۔

پچھنوں کے ساتھ سنکیاں لگوائیں تا کہ مادہ باہر کی طرف جذب ہو کر خارج ہو جائے یا بغیر پچھنوں کے لگوائیں تا کہ مادہ باہر کی طرف جذب ہو جائے۔ دوسرے عضو کی طرف جانے سے رک جائے اور تا کہ سنگھیوں سے جو تحریک پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ سے اور نیز عضو کی طرف خون اور روح جذب ہونے کے باعث یہ عضو گرم ہو جائے۔

مجربات:

یہ روغن نہایت مفید ہے۔ اس کو روغن بیدانجیر مرکب کہتے ہیں۔

نسخہ:

نانخواہ، صعتر، پودینہ کوہی، تخم کرفس، انیسون، مصطگی، اسارون، ہر ایک ۷۰ گرام، بیخ کرفس، بیخ بادیان، ایرسا، زنجبیل شامی، ہر ایک ۳۵ گرام، شاہترہ، مقل، ہر ایک ۲۲،۵ گرام، سکبینج، جاؤ شیر، زرنچور، درونج، ہر ایک ۱۳،۵ گرام، زنجبیل، دارچینی، خیر بوا، کبابہ، دار فلفل، جوز بوا، بسباسہ، کلونجی، قسط، ہر ایک ۱۸ گرام، تمام دواؤں کو دررا کوٹ کر ایک دن رات پانی میں بھگوئیں بعد ازاں نرم آگ پر پکا کر چھان لیں اور اس میں ۵۰۷ ملی لیٹر روغن بیدانجیر ڈال کر اس قدر پکائیں کہ پانی جل جائے اور تیل باقی رہ جائے اس تیل کو ۷ ملی لیٹر سے لے کر ۱۴ ملی لیٹر تک جوشاندہ ماء الاصول کے ہمراہ پلائیں اور سر پر بھی مالش کریں۔ [شریف خاں]

ایپلیمیا:

مرگی کی ایک خاص قسم ہے جسے ایپلیمیا کہا جاتا ہے ایپلیمیا کے معنی یونانی زبان میں اس تشنج کے ہیں جو حس وحرکت کو روک دیتا ہے اور یہ قسم مرگی کی تمام قسموں سے زیادہ ردی اور مہلک ہے اور تمام اعضاء بدن کے تشنج سے پیدا ہوتی ہے لیکن اس کے برخلاف دوسری قسموں میں تشنج مرگی سے پیدا ہوتا ہے۔ [نہ کہ مرگی تشنج سے]

اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دماغ کے تمام بطون اور تمام اعصاب غلیظ خلط سے بھر جاتے ہیں، جس سے اعصاب چوڑائی میں تن جاتے ہیں اور لمبائی میں سکڑ جاتے اور اسی لیے مبدأ [دماغ]

Scanned with CamScanner

کی طرف کھنچ جاتے ہیں۔

اور اعضاء رئیسہ کے افعال میں ضرر [illegible] ہو جاتا ہے، خصوصاً اعضائے نفسانیہ کے افعال میں کیونکہ جن اعصاب کو ضرر پہنچتا ہے، ان کا مبداء دماغ [illegible] دوسرے اعضاء کے ضرر کی وجہ سے دماغ میں جو ضرر پہنچتا ہے وہ شرکت و تعلق کے طور پر پہنچتا ہے۔ مرگی کی اس قسم میں کبھی مریض کی حالت مرض سکتہ کے قریب ہو جاتی ہے یعنی اس میں سکتہ کے مانند اضطرابی حرکتیں نہیں ہوتی، جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ خلطِ غلیظ کی کثرت ہوتی ہے اور روحِ نفسانی کے راستے پورے طور پر بند ہو جاتے ہیں، ان دونوں کے درمیان۔

ایلیمیا اور سکتہ کا فرق:

یہ فرق ہے کہ مرگی میں منہ سے جھاگ نکلتے ہیں۔ [اور سکتہ میں نہیں نکلتے]

یا خلطِ غلیظ بلغمی ہوتی ہے یا سوداوی —— اور ان دونوں کی علامتیں اور علاج وہی ہیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں

صرع صفراوی:

مرگی شاذ و نادر صفراء سے بھی پیدا ہوتی ہے کیونکہ صفراء لطیف ہے، اس کا قوام رقیق ہے، آسانی سے تحلیل ہو جاتا ہے۔ بدن میں اس کی مقدار تھوڑی ہے، لہٰذا اس سے سدہ کا پیدا ہونا ناممکن ہے، خصوصاً دماغی بطون میں، کیونکہ ان کی فضائیں وسیع اور کشادہ ہوتی ہیں، البتہ اگر صفراء بہت زیادہ ہو جائے۔ [تو ایسا ہونا ممکن ہے] لیکن ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے۔

علامات:

صفراوی مرگی میں بے چینی اور تکلیف بہت شدید ہوتی ہے کیونکہ اس کے مادہ میں تیزی اور لذع [سوزش] ہوتی ہے۔ تشنج بہت کم ہوتا ہے اس لیے اس کو دفع کرنے کے لیے زور سے کھینچنے اور زیادہ سکڑنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اس کے دورہ کی مدت بہت تھوڑی ہوتی ہے کیونکہ اس کا دورہ جلد ہی دفع ہو جاتا ہے۔

اضطراب زیادہ شدید ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ ہے کہ صفرا کی تیزی اور لذع کے باعث طبیعت کو اس کے دفع کرنے کے لیے زیادہ اہتمام کرنا پڑتا ہے، کیونکہ صفراء اپنی رقت اور کمی مقدار

Scanned with CamScanner

کے باعث قوتِ محرکہ کے راستوں کو ایسا کامل طور پر بند نہیں کرسکتا کہ وہ قوت محرکہ کو بالکل ہی نفوذ کرنے سے روک دے اور نہ اس قدر زیادہ بند کرتا ہے کہ قوتِ محرکہ بہت ہی کم نفوذ کرسکے۔

صفراوی مرگی کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ قے آتی ہے جن کا مزہ تلخ اور رنگ زرد ہوتا ہے۔

سوزش ہوتی ہے اور دورہ کے بعد اختلاط عقل شدید ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صفراء سے انعال فکریہ میں شدید تغیر پیدا ہوجاتا ہے، جس کا اثر مرگی کے زائل ہونے کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

تمام بدن اور آنکھیں زرد ہوتی ہے

ام الصبیان:

جو مرگی ام الصبیان کے نام سے موسوم ہے، ممکن ہے کہ وہ اسی قسم سے ہو۔ [یعنی وہ بھی صفراوی ہی ہو]

''ام الصبیان'' [جیسا کہ رازی نے اس کی تعریف کی ہے] وہ تشنج یعنی مرگی ہے، جس کے ساتھ خشک اور تیز محرقہ بخار ہوتا ہے اور اس کے باوجود اس میں پیشاب سفید ہوتا ہے''۔ لیکن بعض لوگوں کا قول ہے کہ ''ام الصبیان مرگی کی قسم ہے، جس کا یہ نام اس وقت رکھا جاتا ہے جب کہ یہ بچوں کو لاحق ہوتی ہے''۔ اور انہیں لوگوں کا خیال ہے کہ ''ام الصبیان وہی مرگی ہے جس کا نام کلیات میں شیخ نے ریح الصبیان رکھا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس کو ام الشیاطین اور فزع الصبیان کے ناموں سے موسوم کیا ہے''۔

حکیم ابوالفرح نے مفتاح میں لکھا ہے کہ:

''مرگی کو مطلقاً ام الصبیان ہی کہتے ہیں، کیونکہ یہ زیادہ تر بچوں ہی کو ہوا کرتی ہے''۔

مصنف کے کلام میں ام الصبیان سے مراد وہ مرگی نہیں ہے، جس کا نام شیخ نے ریح الصبیان رکھا ہے، کیونکہ شیخ نے اس کے علاج میں صعتر، جند بید ستر اور زیرہ کھلانے کے لیے لکھا ہے۔ [جو کا سر ریاح ہوتی ہیں اور مصنف نے اس کے علاج میں جو دوائیں لکھی ہیں وہ کاسر ریاح نہیں ہیں] اور نہ مصنف کے کلام میں ام الصبیان سے وہ مراد ہے جو رازی نے بیان کیا ہے، کیونکہ مصنف کا قول ہے کہ کیونکہ یہ مرگی بچوں میں بخار اور گرمی مزاج کے ساتھ ہوا کرتی ہے لیکن جب کہ [رازی

Scanned with CamScanner

کے قول کے مطابق] یہ مرگی کسی شخص میں بھی بخار کے بغیر نہیں ہوتی۔
خواہ وہ جوان ہو اور خواہ بچہ، تو [قول رازی کو تسلیم کرنے کی صورت میں] مصنف کا یہ قول بیکار ہو جاتا ہے۔

درحقیقت مصنف کا خیال ہے کہ مرگی اس نام کے ساتھ اس وقت مخصوص کی جاتی ہے جب یہ بچوں کو لاحق ہوتی ہے اور چونکہ [مصنف کے بیان کے مطابق] مرگی بخار سے خالی نہیں ہوتی ہے، اس لیے مصنف نے یہ خیال قائم کرلیا ہے کہ یہ صفراوی ہوتی ہے، کیونکہ بقراط نے ابیذ یمیا میں کہا ہے:

''اگر مرگی کے ساتھ بخار بھی ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ خلط صفراوی سے پیدا ہوئی ہے''۔

لیکن مصنف کا یہ خیال ہر ایک موقع کے لیے صحیح نہیں ہوسکتا، کیونکہ اطباء نے امر کو واضح طور پر بیان کردیا ہے:

''بچوں میں مرگی زیادہ تر رطوبات کی کثرت کے باعث ہوا کرتی ہے''۔

علاوہ ازیں بقراط کے اس کلام سے کہ:

''جب مرگی کسی شخص میں پیڑو پر بال اُگنے سے پہلے پیدا ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ پیڑو پر بال اگنے کے بعد دور ہو جائے گی''۔

صاف ظاہر ہے کہ بچوں میں مرگی بلغم کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے اور جب ان کا مزاج [جوانی میں] گرم وخشک ہو جاتا ہے تو یہ مرض زائل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے قابل اطباء نے بھی کہا ہے۔

صاحب ذخیرہ نے کہا ہے کہ:

''ام الصبیان بعض اطباء کی رائے کے مطابق صفراوی مرگی ہے، لیکن آپ اس سے یہ خیال نہ قائم کرلیں کہ بچوں کو جو مرگی پیدا ہوتی ہے۔ وہ [ہمیشہ] ام الصبیان ہی ہوا کرتی ہے، بلکہ اس میں علامتوں پر اعتماد کرنا چاہیے''۔

شیخ نے کہا ہے:

''جس مرگی کا ام الصبیان کہا جاتا ہے، ممکن ہے کہ وہ بعض اطباء کے نزدیک صفراوی مرگی کی قسم سے ہو، اسی لیے یہ اطباء اس کے علاج میں سرد و تر آبزن اور سرد و تر سعوطات استعمال کرانے کا حکم دیتے ہیں۔ سر پر دودھ دوہاتے ہیں اور بہت زیادہ تری پہنچاتے ہیں اور اگر مریض بچہ ہوتا ہے تو مرضعہ کو دودھ کے سرد کردینے والی دواؤں کے کھلانے اور سرد مقامات اور تہ خانوں میں رہائش کرنے کا حکم دیتے ہیں''۔

Scanned with CamScanner

یہ شیخ کلام ہے، جس سے ظاہر ہے کہ بعض اطباء کے نزدیک ام الصبیان بچوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔علاوہ ازیں اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ بعض دوسرے اطباء کے نزدیک ام الصبیان صفراء کے علاوہ کسی دوسرے مادہ سے بھی ہوتا ہے، لیکن یہ استدلال کہ ام الصبیان کے ساتھ بخار ہوتا ہے۔[اس لیے یہ صفراوی ہوتا ہے] صحیح نہیں ہے، کیونکہ یہ بخار زیادہ تر ان حمیات یوم کی قسم سے ہوتا ہے جو شدت اضطراب اور تکان پیدا کرنے والی حرکات کے باعث پیدا ہوتے ہیں، اسی لیے یہ بخار بالعموم تین روز سے زیادہ نہیں رہتا۔اسی طرح ام الصبیان کے صفراوی ہونے پر اس بات سے استدلال کرنا کہ وہ مبردات کے استعمال سے زائل ہو جاتی ہے، جیسا کہ مصنف نے بیان کیا ہے کہ سرد دواؤں کے استعمال سے زائل ہو جاتا ہے ہر ایک موقعہ کے لیے صحیح نہیں ہے۔ چنانچہ حکیم شمعون نے اس کے علاج میں چرخ [لکڑ بگا] اور سور کا خون اور عقاب کا پتہ سعوط کرنے کے لیے لکھا ہے۔[حالانکہ یہ دوائیں گرم ہیں] اور شیخ نے دوسری کتاب میں بیان کیا ہے کہ 'جاؤ شیر' جو تیسرے درجہ میں گرم ہے، ام الصبیان اور مرگی کو نفع دیتی ہے، البتہ اس مرض میں مبردات [سرد دوائیں] زیادہ تر مرض کے دور ہونے اور مریض کے شفایاب ہونے کے بعد استعمال کی جاتی ہیں، تا کہ حمی یوم اتر جائے۔

اس طویل بیان سے ہمارا مقصود یہ بتانا ہے کہ جو مرگی بچوں کو ہوتی ہے وہ گاہے صفراوی ہوتی ہے اور گاہے بلغمی، بلکہ زیادہ تر بلغمی ہی ہوا کرتی ہے۔اس لیے کہ جاہل اطباء اس کلام سے مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں اور باہم متفق ہیں کہ ''بچوں میں صرف صفراوی مرگی ہی پیدا ہوتی ہے، دوسری نہیں پیدا ہو سکتی' لہٰذا وہ مبرداشت کے کثرت استعمال سے بچوں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

علاج:

صفراء کا استفراغ کریں اور اس کے لیے شربت آلو بخارا، شربت املی، سرد پانی میں شامل کر کے پلائیں۔

مزاج کو تبدیل کریں اس کے لیے سرد و تر مشموم، سرد و تر سعوط اور سرد و تر طلاء استعمال کریں اور سر پر دودھ دوہیں۔

اور دورہ کے وقت یا دورہ کے بعد اگر اعضاء میں تشنج پیدا ہو تو روغن اور نیم گرم پانی کی مالش کریں تا کہ تراوٹ پیدا ہو اور مادہ تحلل ہو جائے ''اگر اعضاء میں تشنج ہو' یہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ

Scanned with CamScanner

اکثر اوقات اس قسم کی مرگی میں تشنج محسوس ہی نہیں ہوتا، کیونکہ اس کو پیدا کرنے والا مادہ رقیق ہوتا ہے۔ یہ علاج مرگی کی تمام قسموں کے لیے ہے۔

تجربات:

کلونجی سرکہ میں پیس کر شہد میں ملا کر کھلائی جائے۔

دیگر: بھنگ، جند بیدستر کو خوب باریک پیس کر عورت کا دودھ ملایا جائے اور مہینہ میں تین دن شروع میں اور تین دن درمیان میں اور تین دن آخر میں ناک کے اندر سڑکا جائے۔

بچہ کی گردن میں مار قشیشا کا لٹکانا یا فاختہ کی بیٹ لٹکانا صرع کو دور کرتا ہے۔

اگر سر کے نیچے شہدانج رکھ دیا جائے تو صرع کا دورہ نہ ہوگا۔

کتے کے بالوں کا لٹکانا بھی صرع کو روکتا ہے۔

ہیرے کا گردن میں لٹکانا یا مرغی کے معدے کی پتھری کا گردن میں باندھنا نہایت مفید ہے۔

بچہ کی گردن میں شیر کی جلد مع بال کے لٹکانا نہایت مفید ہے۔

پنیر مایہ خرگوش کا پینا بچوں میں صرع نہیں پیدا ہونے دیتا۔

یہ گولیاں بھی مفید ہوتی ہیں۔

نسخہ:

کندر، ایلوا، جند بیدستر، ہموزن لے کر خشخاش کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک سے تین گولیوں تک کھلائیں۔

صرع لسعی:

مرگی گاہے بچھو کے ڈنک مارنے سے پیدا ہوتی ہے، جب نیش کسی پٹھے پر لگ جاتا ہے کیونکہ بچھو کے ڈنک مارنے میں یہ ممکن ہے کہ اس کا ڈنک جلد سے تجاوز کر کے خاص پٹھے تک پہنچ جائے۔ اس کے برخلاف دوسرے جانوروں مثلاً رتیلا کا ڈنک جلد سے آگے بالکل تجاوز نہیں کرتا کیونکہ سرد زہریلی کیفیت پٹھے کے ذریعہ دماغ تک پہنچ جاتی ہے جو دماغ کو اذیت دیتی ہے۔ جس سے دماغ سکڑتا اور اس میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور اس کی حرکات میں اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

علامات:

اس قسم کی مرگی بچھو کے ڈنک مارنے کے بعد پیدا ہوتی ہے

علاج:

بچھو کاٹے کا علاج کریں، جیسا کہ اس کتاب کے آخر میں بیان کیا گیا ہے۔

صرع دیدانی:

مرگی گاہے دیدان، حیات [کیچوؤں] اور حب القرع [کدودانہ] کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ دیدان عام طور پر دیدان صغار [چھوٹے چھوٹے کرم شکم یعنی چُرنے یا چنونے] کو کہتے ہیں، جو سرکہ کے کیڑوں کے مانند ہوتے ہیں اور معاء مستقیم میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں اور حیات [کینچوے] ان لمبے لمبے کیڑوں کو کہتے ہیں، جن کی لمبائی گاہے ایک ہاتھ تک پہنچ جاتی ہے اور بالائی آنتوں میں پیدا ہوتے ہیں اور حب القرع [کدودانہ] ان چوڑے چوڑے کیڑوں کو کہتے ہیں جو کدودانہ [تخم کدو] کے مشابہ ہوتے ہیں اور کانی آنت [اعور] اور قولون آنت میں پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کیڑوں سے ردی زہریلے خبیث اور گندہ بخارات چڑھ کر دماغ میں پہنچتے اور اس کو سخت تکلیف پہنچاتے ہیں جس سے اس میں تشنج پیدا ہوتا اور اضطرابی حرکتیں کرنے لگتا ہے۔

علامات:

منہ سے رال بہتی ہے کیونکہ اس حالت میں رطوبتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بلغم بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ دیدان [کرم شکم] اسی شخص میں پیدا ہوتے ہیں جن کے بدن میں صفرا کم ہو اور اس کا ہضم خراب ہو، کیونکہ یہ کیڑے ان گندہ رطوبتوں سے پیدا ہوتے ہیں جو بدہضمی سے پیدا ہوا کرتی ہیں اور کبھی کبھی یہ کیڑے [پاخانہ کے ساتھ] نکلتے بھی ہیں خصوصاً تکان اور شدید محنت کرنے کے بعد۔ مریض کا رنگ زرد ہوتا ہے کیونکہ بدہضمی کے باعث بدن میں خون کم پیدا ہوتا ہے اور اس لیے کہ یہ کیڑے خلاصہ غذاء [کیلوس] کا کچھ حصہ خود کھا لیتے ہیں، بھوک جلد جلد لگتی ہے کیونکہ بدن کو غذاء کم پہنچتی ہے بھوک کے وقت اور معدہ کے غذاء سے خالی ہونے کے وقت [غذاء کی طلب میں] یہ کیڑے معدہ کی طرف چڑھتے ہوئے اور حرکت کرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور بھوک کی حالت میں پیٹ کے اندر شدید درد ہوتا ہے کیونکہ یہ کیڑے آنتوں کو چوستے اور کاٹتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

علاج:

جو چیزیں کرم شکم کے بیان میں بیان ہو چکی ہیں، ان کے ذریعہ ان کیڑوں کو ہلاک کر کے خارج کریں

صرع رحمی:

مرگی گاہے رحم کی مشارکت سے ہوتی ہے جب کہ اس میں حیض اور منی کے فضلات جمع ہو جاتے ہیں اور ان میں زہریلی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، لہذا ان سے دماغ کی طرف ردی بخارات چڑھتے ہیں یا صرف یہ کیفیت ہی دماغ میں پہنچ جاتی ہے، جس کے لیے کبھی دورے ہوتے ہیں اور کبھی نہیں بھی ہوتے ہیں۔

علامات:

حیض بند ہوتا ہے حالانکہ حیض بند ہونے کا زمانہ نہیں ہوتا۔ جماع چھوٹا ہوا ہوتا ہے مرگی کی یہ قسم جو رحم کی شرکت سے ہوتی ہے۔ بالعموم زمانہ حمل میں پیدا ہوا کرتی ہے کیونکہ اس وقت حیض بند ہوتا ہے اور اس میں زہریلی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور وضع حمل کے بعد زائل ہو جاتی ہے کیونکہ فم رحم کے کھل جانے سے حیض کا زہریلا مادہ خارج ہو جاتا ہے۔

صرع طحال:

مرگی گاہے طحال [تلی] کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے جب کہ طحال سدہ یا ورم کے باعث مواد سے پُر ہو جاتی ہے، لہذا اس میں جو مواد ہوتے ہیں وہ فاسد ہو جاتے ہیں اور ان سے خراب قسم کے بخارات دماغ کی طرف چڑھتے ہیں

علامات:

طحال پھولی ہوئی ہوتی ہے کیونکہ طحال میں جو غلیظ اخلاط جمع ہوتے ہیں، ان سے غلیظ ریاحی بخارات پیدا ہوتے ہیں، جو طحال کی جھلی کے نیچے بند ہو کر رہ جاتے ہیں سخت ہوتی ہے کیونکہ غلیظ مادوں سے پُر ہوتی ہے۔

اور اس میں درد ہوتا ہے کیونکہ طحال کی جھلی میں تناؤ [تمدد] پیدا ہو جاتا ہے اور یہ تناؤ گاہے ان ریاح کی وجہ سے ہوتا ہے، جو اس کی جھلی کے نیچے بند ہو جاتی ہیں اور گاہے اس کا سبب یہ ہوتا

Scanned with CamScanner

ہے کہ طحال کا حجم غلیظ مادوں کی کثرت کے باعث بڑھ جاتا ہے۔

صرع مراقی:

مرگی کا یہ مراق کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے، جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مراق کی رگوں میں سدے پڑ جاتے ہیں، لہٰذا ان رگوں کی خلط فاسد ہو جاتی ہے اور زیادہ عرصہ تک بند رہنے کی وجہ سے سڑ جاتی ہے۔ اس خلط سے ردی کیفیت کے بخارات دماغ کی طرف چڑھتے ہیں

علامات:

کھٹی ڈکاریں آتی ہیں، کیونکہ معدہ ضعیف اور ہضم ناقص ہوتا ہے۔

پیٹ پھولا ہوا ہوتا ہے جس کا سبب ہم مالیخولیائے مراقی میں بیان کر چکے ہیں۔

مراق [جلد شکم] میں سوزش اور بے چینی ہوتی ہے۔ جس کا سبب مادہ کی سوزش اور لذع ہوتی ہے۔

قے میں غیر منہضم غذاء خارج ہوتی ہے کیونکہ یہ غذاء معدہ ہی میں پڑی رہتی ہے۔ [اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی]

علاج:

مرگی کی ان تمام قسموں کا علاج یہ ہے کہ ان اعضاء کے علاج کی طرف متوجہ ہوں، جن کی شرکت سے مرگی پیدا ہوئی ہے۔

معمولات مطب:

صرع کا علاج دو حصوں میں منقسم ہے۔ اولاً دورہ کے وقت صرف احتیاطی تدابیر کرنا ضروری ہیں چنانچہ دورہ میں زبان کو بچانے کے لیے منہ میں کاگ یا کپڑے کی نرم گولی رکھ دی جائے۔ ہاتھ پاؤں کو احتیاط سے پکڑلیں۔ سر کو اونچا کر دیں۔ اگر زیادہ دیر تک بیہوش رہے تو اس کو ہوش میں لانے کے لیے جند بیدستر، عود صلیب، برگ سداب، عرق پیاز میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں ——— یا کلونجی، سونٹھ، مرمکی، جند بیدستر، مرچ سیاہ، تخم حنظل میں سے کوئی چیز پانی میں گھس کر مریض کو سونگھائیں، فوراً ہوش میں آ جائے گا۔ رفع تشنج کے لیے بدن پر روغن قسط یا روغن بابونہ ملیں۔ جب مریض کو افاقہ ہو جائے تو افاقہ کے وقت چند روز تک صبح کے وقت یہ نسخہ

Scanned with CamScanner

پلائیں۔ جدوار، عود صلیب، جند بیدستر، ہر ایک ایک گرام خمیرہ گاؤزبان سادہ ۱۰ گرام یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۵ گرام ملا کر اول کھلائیں بعد ازاں گاؤزبان ۵ گرام، گل گاؤزبان ۵ گرام، عناب ۵ دانہ پانی میں جوش دے کر شہد خالص ۴۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور شام کے وقت بجائے جوشاندہ کے یہ نسخہ پلائیں۔ شیرہ بادیان ۴ گرام، شیرۂ مویز منقی ۹ عدد، شیرۂ تخم کشوث ۳ گرام، عرق بادیان ۱۲۰ ملی لیٹر میں پیس چھان کر شربت دینار ۲۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔

جب مریض کو کسی قدر افاقہ ہوجائے تو پھر اسباب پر غور کر کے علاج کریں، مثلاً صرع بلغمی میں یہ نسخہ پلائیں۔

گل بنفشہ ۲ گرام، مویز منقی ۹ عدد، اسطوخودوس ۵ گرام، بادرنجبویہ، ہر ایک ۵ گرام، عود صلیب ۳ گرام، انجیر زرد ۳ عدد، بادیان، زوفا خشک، انیسون، گاؤزبان ہر ایک ۵ گرام، جدوار ۳ گرام، بیخ بادیان، بیخ کرفس، بیخ اذخر، پرسیاوشاں، اصل السوس، ہر ایک ۵ گرام، بیخ کاسنی ۶ گرام، شب کو گرم پانی میں بھگو کر رکھیں صبح مل چھان کر گلقند عسلی ۴۰ گرام ملا کر پلائیں۔

سات روز تک پلانے کے بعد آٹھویں روز ادویہ مسہلہ اضافہ کریں۔ مسہل کے دوسرے روز تبرید کا نسخہ پلائیں، جس کو پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ جب دو مسہل ہوجائیں تو تیسرے مسہل میں حب ایارج کھلائیں اور صبح کو مسہل کی دوا دیں۔

گاہے یہ منضج بھی پلاتے ہیں گل بنفشہ ۶ گرام، مویز منقی ۹ عدد، بیخ کاسنی، بادیان، گاؤزبان، عود صلیب ہر ایک ۵ گرام، تمام دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴۰ گرام ملا کر پلائیں۔

کبھی یہ منضج بھی بلغم کی چسپندگی کے وقت پلاتے ہیں: گل بنفشہ، بیخ کاسنی، گل سرخ، مکوہ خشک، بادیان، گاؤزبان، گل گاؤزبان، پرسیاوشاں، ہر ایک ۵ گرام، رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل کر خمیرہ بنفشہ ۴۰ گرام ملا کر پلائیں۔

یہ منضج بھی پلاتے ہیں: گل بنفشہ ۶ گرام، گل سرخ ۷ گرام، عنب الثعلب، عود صلیب، بادیان، بیخ بادیان، بیخ کرفس، بیخ اذخر، ہر ایک ۵ گرام، مویز منقی ۶ عدد، رات کو گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح خمیرہ بنفشہ ۴۰ گرام یا شہد خالص ۴۰ گرام ملا کر پلائیں۔

Scanned with CamScanner

گا ہے ان منضجات میں شاہترہ ۶ گرام، اسطوخودوس، سورنجان شیریں، پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، بسفائج فستقی، افتیمون ہر ایک ۵ گرام، وغیرہ حسب ضرورت اضافہ کرتے ہیں۔
اگر صرع دیدانی ہوتی ہے تو پھر اس منضج میں کمیلہ ا گرام، چرائتہ، تخم فرنجمشک ہر ایک ۷ گرام اضافہ کرتے ہیں۔

جب مسہلوں سے فراغت ہو جائے تو اختلاج قلب اور تبخیر کو روکنے کے لیے یہ نسخہ پلائیں: مفرح شیخ الرئیس ۵ گرام کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان ۳ گرام، لعاب گاؤزبان ۳ گرام، عرق گاؤزبان، عرق عنبر ہر ایک ۶۰ ملی لیٹر میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ۴۰ گرام، ملا کر پلائیں۔
تقویت دماغ کے لیے معجون فلاسفہ، معجون زبیب ہر ایک ۷ گرام، اطریفل اسطوخودوس ۱۰ گرام، خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا ۵ گرام، دواء المسک حار جواہر والی ۵ گرام، جوارش جالینوس ۷ گرام، دواء المسک معتدل ۵ گرام میں کوئی ایک کشتہ خبث الحدید ۲ برنج یا کشتہ مرجان جواہر والا ۲ برنج کے ہمراہ کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی مجرب ہے: عام و خاص تنقیہ کے بعد جدوار عود صلیب خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا میں ملا کر اول کھلائیں بعد ازاں شیرہ بادیان شیرہ مویز منقی پانی میں نکال کر خمیرہ بنفشہ ملا کر کھلائیں۔ شام کو قرص دواء الشفاء تازہ پانی کے ہمراہ کھالیا کریں اور ہفتہ میں دو بار قبض رفع کرنے کے لیے ملین دوائیں ضرور استعمال کرلیا کریں۔

دورہ کی حالت میں لہسن کچل کر سونگھنا بہت مفید ہوتا ہے۔
عقیق پتھر کو بار بار گھس کر پلانا نہایت مفید ہوتا ہے۔
ریٹھہ کو چقندر کے پانی میں حل کر کے سعوط کرنا مفید ہے۔
عود صلیب کو نیلے دھاگے میں باندھ کر گلے میں لٹکانا مفید ہے۔
چوہے کی دم سر پر باندھنا دورہ کو روک دیتا ہے۔
عاقر قرحا کو سونگھنا اور گلے میں لٹکانا مفید ہے۔
انسان کی جلی ہوئی ہڈی کا سعوط صرع کو فوراً دفع کرتا ہے۔
مرغ کی چوٹی کی دھونی بھی نہایت مفید ہوتی ہے۔
علاوہ ازیں وہ تمام ادویہ بھی مفید ہوتی ہیں جن کو صرع کے بیان میں مختلف طور پر بیان کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

سکتہ

وجہ تسمیہ:

مرض سکتہ کا نام اس کے لازم کے نام پر رکھا گیا ہے، کیونکہ اس مرض میں "سکوت" [خاموشی] لازمی ہوتی ہے۔

تعریف:

سکتہ وہ مرض ہے، جس میں اعضاء تنفس کے سوا تمام اعضاء کی حس وحرکت جاتی رہتی ہے کیونکہ اعضاء تنفس کی حرکت زندگی کے لیے ضروری ہے۔ اسی لیے سینہ کے تمام عضلات جو سکتہ سے قبل حرکت نہیں کیا کرتے ہیں، وہ سکتہ کی حالت میں حرکت کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ تمام عضلات کی حرکت سے اس قدر حرکت پیدا ہو جائے کہ وہ زندگی کے لیے کافی ہو، لیکن جب سکتہ نہیں شدید ہوتا ہے تو ان اعضاء تنفس کی حرکت بھی جاتی رہتی ہے۔

سکتہ گاہے عام فالج کو بھی کہتے ہیں، جو سر کے اعضاء کے سوا تمام بدن میں عام ہوتا ہے —— اور گاہے بدن کے ایک طرف کے استرخا کو بھی کہہ دیتے ہیں، چنانچہ جالینوس کا قول ہے:

> "اگر سکات [سکتہ] نخاع کے اس حصہ میں ہو جو گردن میں واقع ہے تو چہرے کے تمام اعضاء متحرک ہوتے ہیں اور اس سے نیچے کے اعضاء میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے، لیکن اگر نخاع کے گردن سے نیچے والے حصے میں سکتہ پیدا ہو تو فعل تنفس صحیح وسالم ہوتا ہے، لیکن اس کے سوا تمام افعال معطل ہو جاتے ہیں اور اگر سکتہ نخاع کے ایک جانب میں ہو تو اسی جانب کا بدن مسترخی ہو جاتا ہے"۔

یہ قسم بقراط کے کلام میں بھی بیان ہوئی ہے۔

سبب:

سکتہ کا سبب یہ ہے کہ دماغ کے تمام بطونِ شریفہ [دماغی تجاویف] میں کامل سُدہ پیدا ہو جاتا ہے جو روحِ نفسانی کو تمام بدن کی طرف نفوذ کرنے سے روک دیتا ہے، جس سے حس و حرکت باطل ہو جاتی ہے اور اعضاء رئیسہ کے افعال میں ضرر پیدا ہو جاتا ہے۔

بطون شریفہ سے ہماری مراد وہ فضائیں ہیں جو دماغ کی دونوں غشاؤں [رقیق وغلیظ] یا

Scanned with CamScanner

دماغ کے تینوں حصوں کے درمیان واقع ہیں دماغ کے تینوں حصوں کے درمیانی بطون سے وہ فضائیں مراد ہیں جو مغز[بھیجہ] کے اندر ہوتی ہیں، کیونکہ بطون گاہے ان فضاؤں اور وسعتوں کو بھی کہہ دیا کرتے ہیں جو کھوپڑی کے اندر ہیں اور گاہے ان فضاؤں کو بھی کہہ دیتے ہیں جو اُم جافیہ [دماغ کی موٹی جھلی] میں ہیں اور گاہے ان فضاؤں کو کہتے ہیں جو مغز[بھیجہ] کے اندر ہیں، اس لیے کہ اطباء خیال کرتے ہیں کہ مغز[بھیجہ] کے اندر تین فضائیں ہیں، جو روح نفسانی سے پُر رہتی ہیں۔ [اور چونکہ سکتہ میں ان تینوں فضاؤں میں کامل سدہ پیدا ہو جاتاہے]لہذا اگر سکتہ کا مریض بچ بھی جاتا ہے تو وہ پورے طور پر شفایاب نہیں ہوتا، بلکہ اسے فالج ہو جاتا ہے، کیونکہ طبیعت جب مرض کا مقابلہ کرتی ہے تو بدن سے پورے طور پر اخلاط کو خارج کرنے پر قادر نہیں ہوتی، لہذا اس کو اشرف اعضاء [دماغ] سے اخس اعضاء [اعصاب] کی طرف دفع کر دیتی ہے۔ اس کے برخلاف صرع [مرگی] اگرچہ سبب اور مقام پیدائش کے لحاظ سے سکتہ کے مانند ہے لیکن مرگی کا مادہ کم ہوتا ہے، اسی لیے طبیعت کو اس کا دفع کرنا آسان ہوتا ہے اور مریض اس سے بالکل اچھا ہو جاتا ہے نیز مرگی میں تمام دماغ کے اندر کامل سدہ نہیں پیدا ہوتا۔ جس کی وجہ سے اس میں اضطرابی حرکتیں پیدا ہوا کرتی ہیں اور اسی طرح مرض جمود میں بھی مریض بالکل اچھا ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں مادہ کم ہوتا ہے اور سُدّہ اگرچہ کامل ہوتا ہے لیکن وہ ایک ہی بطن میں ہوتا ہے۔ اسی طرح سبات میں بھی مریض بالکل شفایاب ہو جاتا ہے، کیونکہ اس میں بھی سُدّہ صرف ایک ہی بطن کے اندر ہوتا ہے اور اس کے باوجود کامل بھی نہیں ہوتا اور نہ بہت زیادہ کثیف ہوتا ہے۔

سکتہ بلغمی:

یہ سدہ گاہے غلیظ اور لیسدار بلغمی خلط سے پیدا ہوتا ہے

علامات:

بدن ڈھیلا ہوتا ہے، رنگ سفید ہوتا ہے، منہ سے رال اور ناک سے رینٹھ بکثرت بہتی ہے ـــــ اور سکتہ بلغمی کی ایک قسم ہے، جس میں غطیط یعنی نخیر [خرخراہٹ] ہوتا ہے اور منہ سے کف نکلتے ہیں غطیط [خرخراہٹ] کا ہونا اس امر کی دلیل ہوا کرتی ہے کہ اعصاب مسترخی ہو گئے ہیں، اعضاء تنفس باطل ہو گئے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے نیچے دب گئے ہیں اور عضلات صدر کی

Scanned with CamScanner

قوت محرکہ ضعیف ہو گئی ہے، لہذا وہ بڑی کوشش سے تھوڑی سی حرکت دے سکتی ہے۔ اس کی وجہ وہ نہیں ہے جو مصنف نے بیان کی ہے۔

البتہ اگر اس خرخراہٹ کے پیدا ہونے کا سبب یہ بیان کیا جائے کہ ہوا کا راستہ جھاگ سے بھر جاتا ہے تو ایسا ممکن ہے، لیکن ایسا صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب مرض بہت زیادہ شدید نہ ہو، کیونکہ مرض کے زیادہ شدید ہونے کی صورت میں تنفس اور حس وحرکت بھی باطل ہو جاتے ہیں۔ سکتہ کی یہ قسم بہت شدید ہوتی ہے، کیونکہ خراخراہٹ اور جھاگ دونوں اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ حرارت غریزی گھٹ گئی ہے اور حرارت غریبی غالب آ گئی ہے کیونکہ جب تنفس طبعی طور پر جاری نہیں رہتا اور سرد ہوا قلب تک حسب دستور نہیں پہنچتی تو حرارت غریبی کا غلبہ ہو جاتا اور وہ بھڑک اٹھتی ہے، کیونکہ اس کے مدمقابل حرارت غریزی کمزور ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حیوانات کے جسم میں سیاہی، فساد اور سڑاندہ وغیرہ باتیں جو حرارت غریبی کے لیے لازمی ہیں، اس وقت تک پیدا نہیں ہوتیں جب تک کہ ان کے جسم سے حرارت غریزی جدا نہ ہو جائے۔ یہ دونوں باتیں اس امر پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ اجزاء دماغ اور پھیپھڑے کا جوہر [حرارت غریبی کے غلبہ سے] فاسد ہو گیا ہے لہذا دماغ اور پھیپھڑوں سے رطوبتیں پگھل پگھل کر تنفس کے راستہ میں بہتی ہیں اور سانس کی اس ہوا کے ساتھ مل جاتی ہیں جو پھیپھڑوں میں بند ہوتی ہے اور ان دونوں کے اختلاط سے جھاگ اور خرخراہٹ پیدا ہونے لگتی ہے۔

اور صرف ان دونوں [یعنی دماغ اور پھیپھڑوں] کے پگھلنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی ساخت نازک، پولی اور ان کا جسم ملائم ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں:

''جھاگ صرف اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب تنفس کے بند ہو جانے سے قلب گرم ہو جاتا اور اخلاط میں جوش پیدا ہو جاتا ہے''۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں:

''جھاگ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب فم معدہ میں اخلاط کے اندر جوش پیدا ہو جاتا ہے اور وہ فم معدہ سے باہر کی طرف خارج ہوتے ہیں''۔

بہر حال اس میں شک نہیں کہ دماغی بطون کی آفت کے ساتھ اگر فم معدہ میں بھی آفت ہو اور

Scanned with CamScanner

اس کے ساتھ ہی قلب کی گرمی اور اخلاط کا جوش بھی شامل ہو جائے تو یہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے، بلکہ سکتہ کے جن مریضوں میں جھاگ ظاہر ہوں غالباً وہ زندہ ہی نہ رہیں۔ اور یہ بات صرع کے برخلاف ہے، چنانچہ رازی کا قول ہے:

''جس شخص کو سکتہ ہوا اور اسے جھاگ آئے۔ میں نے اس کو اچھا ہوتے ہوئے نہیں دیکھا''۔

لیکن مناسب یہ ہے کہ جھاگ کی کمی اور زیادتی اور اس کے دیر تک باقی رہنے کو دیکھا جائے۔ اگر جھاگ کم ہوں تو بہت ممکن ہے کہ مریض اچھا ہو جائے۔

سکتہ کی ایک دوسری قسم ہے، جس میں نہ غطیط [خرخراہٹ] ہوتا ہے اور نہ بظاہر تنفس محسوس ہوتا ہے کیونکہ اعضاء تنفس کو حرکت دینے والی قوت ضعیف ہوتی ہے۔ شیخ کا قول ہے کہ شاید تنفس کے بظاہر محسوس نہ ہونے کی وجہ یہ ہو کہ مریضوں کی حرارت غریزی ہوا کو جذب کرنے اور بخارات دخانیہ کو دفع کرنے کے لیے سانس لینے کی زیادہ محتاج نہیں ہوتی ہے، اس لیے کہ حرارت غریزی زیادہ سرد ہو جاتی ہے اور مریض مردہ کے مانند پڑا رہتا ہے اور ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ مریض سکتہ اور مردہ میں فرق کرنا حاذق اطباء کے لیے دشوار ہو جاتا ہے۔ اسی لیے جالینوس نے حکم دیا ہے:

''مریض سکتہ کو ۷۲ گھنٹہ سے پہلے ہرگز دفن نہ کیا جائے، کیونکہ ۷۲ گھنٹہ بحران کی کم از کم مدت ہے''

اور جالینوس نے یہ بھی کہا ہے:

''اہل روم میں سے اکثر نے اپنی اولاد اور عورتوں کو اس وقت سے پیشتر دفن کر دیا ہے، جس وقت تک کہ سکتہ کے مریض اچھے ہو سکتے ہیں، لہٰذا جو شخص اپنے مردہ کو تین روز گزرنے سے پہلے دفن کرتا ہے بشرطیکہ اس کو بخار نہ ہوا اور نہ اس کو کوئی مستقل بیماری ہو تو وہ اس کو قتل کر رہا ہے اور زندہ ہی کو دفن کر رہا ہے''۔

مریض سکتہ کے زندہ یا مردہ ہونے کی علامتیں:

مریض سکتہ کے زندہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ خوب اچھی طرح دھنی ہوئی روئی اُون [یا روئی] یا پر مریض کے نتھوں کے سامنے رکھیں یا کوئی برتن پانی سے بھرا ہوا سینہ پر رکھیں اور تنفس کا معائنہ کریں۔ اگر اُون یا پانی میں حرکت ہو تو سمجھ لیں کہ مریض زندہ ہے ورنہ مردہ ——— یا مریض کے خصیوں یا کنج ران اور احلیل کے درمیان یا زبان کے نیچے ہاتھ رکھیں ——— یا مریض کی مقعد

میں انگلی داخل کر کے پشت کی طرف دبائیں، اس لیے کہ ان مقامات پر شریانیں ہوتی ہیں جو تا زندگی حرکت کرتی رہتی ہیں، پس اگر شریانیں حرکت کرتی ہوئی پائی جائیں تو سمجھ لیں کہ مریض زندہ ہے ورنہ مردہ ـــــ یا مریض کی آنکھوں کے اندر دیکھیں، اگر وہ روشن اور چمکدار ہوں تو مریض کو زندہ سمجھنا چاہیے ـــــ یا مریض کی آنکھوں کو خوب غور سے دیکھیں، اگر دونوں آنکھوں میں اپنی شکل نظر آئے تو مریض زندہ ہے ـــــ یا مریض کو اندھیرے گھر میں رکھنے کے بعد اس کے سامنے چراغ جلائیں، اگر چراغ کی مثال [شکل] پتلی میں نظر آئے تو مریض کو زندہ ہے لیکن اگر مریض کا جسم سڑنے لگے تو پھر ان علامتوں کے معلوم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ [وہ یقیناً مردہ ہے۔]

سکتہ کی اس قسم میں [جس میں تنفس محسوس ہوتا ہے۔ اس قسم کی نسبت جس میں جھاگ نکلتے ہیں] اچھا ہونے کی امید زیادہ ہوتی ہے کیونکہ تنفس کا محسوس ہونا اور جھاگ کا نہ نکلنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نہ حرارت غریزی گھٹی ہوئی ہے اور نہ جوہر دماغ پگھل رہا ہے، لیکن تاہم یہ قسم زبردست خطرہ سے خالی نہیں ہوتی، کیونکہ تنفس کی خرابی سے قلب اور روح کو ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ اس لیے کہ دماغ ایک شریف عضو ہے اور وہ کسی بڑی آفت کو کم برداشت کر سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اگر مریض اس سے [یعنی سکتہ خفیف سے] شفایاب بھی ہو جائے تو فالج میں مبتلا ہو جاتا ہے یا اسے لقوہ ہو جاتا ہے یا مادہ کی کمی بیشی کے مطابق فالج ولقوہ دونوں ہو جاتے ہیں، جس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طبیعت مادہ کو باہر کی طرف دفع نہیں کر سکتی جیسا کہ صرع میں باہر کی طرف دفع کر دیا کرتی ہے، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس لیے طبیعت اس مادہ کو چہرے یا بدن کے کسی ایک جانب [جو جانب ضعیف اور مادہ کو قبول کرنے کے لیے آمادہ ہوتی ہے] کے اعصاب کی طرف دفع کر دیتی ہے۔

علاج:

سرکہ گرم کریں اور اس غرض کے لیے شمومات [مثلاً مشک، سداب اور لونگ] اور عطوسات مثلاً کندش، مرچ سیاہ اور جند بیدستر اور کمادات مثلاً بابونہ، برنجاسف، صعتر، پودینہ، چھریلہ اور عاقر قرحا کا جوشاندہ استعمال کریں اور قے کرائیں قے کرانے کے لیے پر کو روغن سوسن میں لتھیڑ کر مریض کے حلق میں داخل کریں، کیونکہ ابکائی اور قے لانا سر کو گرم کرتا ہے اور اگر فم معدہ میں امتلاء ہو تو قے اس کو بھی نفع پہنچاتی ہے۔ اس کے علاوہ قے کرانے میں بہت فائدہ ہے۔

Scanned with CamScanner

مریض کے سر پر لسدہ کی ٹوپی رکھ کر اس کے اوپر لوہے کا گرم توا رکھ دیں تا کہ سر گرم ہو جائے اور بلغم رقیق ولطیف ہو جائے نیز طبیعت کے لیے اس کو دفع کرنا آسان ہو جائے نیز طبیعت کے لیے اس کو دفع کرنا آسان ہو جائے۔

اور کسی ٹونٹی وغیرہ کے ذریعہ اس کے حلق میں تریاق کبیر اور مثرودیطوس ٹپکائیں، لیکن اگر یہ دونوں دوائیں میسر نہ ہوسکیں تو آب بادیان، آب انیسون اور آب زیرہ میں گلقند حل کر کے حلق میں ڈالیں اور تیز حقنوں کے ذریعہ سر سے مادہ کو جذب کریں نیز حقنے حاشا، برنجاسف، سویا، قنطوریون دقیق، سداب خشک، مغز تخم ارنڈ کوفتہ اور تخم کرفس سے شکر سرخ، کانجی اور روغن زیتون کے ساتھ بنائیں اور ان کے اوپر سرداروا[1] چھڑک کر استعمال کریں اور سردارو گوگل، تربد، بورۂ ارمنی، شحم حنظل اور سقمونیا جیسی دواؤں سے بنایا جائے۔ پھر جب کہ مرض میں افاقہ ہو جائے اور چوتھا، ساتواں یا چودھواں روز گزر جائے [مریض کو قوت وضعف کے مطابق] بدن اور دماغ کا تنقیہ ایارجات اور گولیوں سے کریں جو پہلے بیان ہو چکی ہیں، کیونکہ ان دونوں سے پہلے مادہ خام اور ناقابل استفراغ ہوتا ہے، اس میں جوش اور ہیجان ہوتا ہے۔ مرض کی تیزی موجود ہوتی ہے اور مسہل دواؤں کے استعمال سے تحریک پیدا ہو کر ان کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ جوش میں زیادتی ہو جاتی ہے اور مرض کی تیزی بڑھ جاتی ہے اور ان تمام وجوہ سے سخت نقصان پہنچتا ہے اور مریض کے اچانک مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سکتہ دموی:

یا سکتہ پیدا کرنے والا دماغی سدہ خلط دموی سے پیدا ہوتا ہے جو تمام تجاویف اور شرائین کو اس طرح بھر دیتا ہے کہ ان میں ہوا کے نفوذ کرنے کا راستہ باقی نہیں رہتا، لہذا ہوا کے نہ پہنچنے کے باعث حرارت غریزی گھٹ کر بجھ جاتی ہے، جس طرح ہوا کے نہ پہنچنے سے آگ بجھ جاتی ہے۔

علامات:

چہرہ سرخ نیلگوں ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کہ مریض کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ وداجین اور دوسری رگیں ابھر آتی ہیں اور اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے کیونکہ خون سے گرم وتر

1- سرداروا اس دوا کو کہتے ہیں جو کسی جوشاندہ وغیرہ پر اوپر سے چھڑکی جاتی ہے [مترجم]

11938

بخارات پیدا ہوتے ہیں۔

سانس میں غطیط [خرخراہٹ] نہیں ہوتا ہے کیونکہ عضلاتِ تنفس سکتہ کی اس قسم میں مسترخی نہیں ہوتے، جس طرح کہ سکتۂ بلغمی میں مسترخی ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ خون اگرچہ تر ہے لیکن اس میں رطوبتوں کو تحلیل اور خشک کرنے والی حرارت موجود ہوتی ہے، لہذا رطوبت کی وجہ سے جو فساد پیدا ہوتا ہے حرارت سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

سکتہ کی اس قسم سے جب شفا حاصل ہوتی ہے تو اس سے فالج نہیں ہوتا کیونکہ اس سے شفا یابی خون کو خارج کرنے سے ہی ہوتی ہے اور اس کے اخراج میں اتنی مدت نہیں لگتی ہے کہ اس مدت میں خون سرد ہو جائے اور استرخاء تک نوبت پہنچ جائے۔

علاج:

دونوں ہاتھ کی رگ قیفال کی فصد کھولیں تاکہ مادہ دماغ سے جلد از جلد دفع ہو جائے اور ٹخنوں کے ساتھ پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں تاکہ سنگیوں کے چوسنے اور ٹخنوں کے درد سے خون پورے طور پر جذب ہو جائے پھر [سکنجبین اور گرم پانی سے] غرغرے کرائیں۔ اس کے بعد معتدل حقنہ کریں تاکہ مادہ سر سے نیچے کی طرف اتر آئے۔ پھر تمریخ کریں ایسے روغنوں سے جو مقوی دماغ ہوں اور اسے گرم نہ کریں، مثلاً روغن گل اور اور روغن بابونہ۔

سکتہ ورمی:

سکتہ گاہے دماغ کے [گرم یا سرد] ورم سے پیدا ہوتا ہے جس سے دماغ کے وہ راستے بند ہو جاتے ہیں جو دماغ سے دماغ ہی کی طرف آتے ہیں اور اس کا سبب امتلاء، تناؤ اور دباؤ ہوا کرتا ہے۔

علامات:

بخار ہوتا ہے جیسا کہ تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ بخار ورم دماغ میں لازمی ہوتا ہے مرض سکتہ کے ہونے سے پہلے ورم دماغ کی علامتیں موجود ہوتی ہیں مثلاً سر کی گرانی، اختلاطِ عقل [بے عقلی] اور دردِ سر۔

جو سکتہ سر پر چوٹ لگنے سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ بھی اسی قسم [سکتہ ورمی] سے ہوتا ہے، کیونکہ چوٹ سکتہ کا سبب اس لیے ہو جاتی ہے کہ چوٹ لگنے سے دماغ کی موٹی یا باریک جھلی میں ورم پیدا ہو جاتا ہے اور چوٹ سے ورم پیدا ہونے کی وجہ شدید درد ہوا کرتا ہے، کیونکہ درد حرارت کو بھڑکا دیتا

Scanned with CamScanner

ہے اور حرارت مواد کو جذب کر لیتی ہے۔ اس لیے کہ طبیعت مقام درد کی طرف اس کی اصلاح کے لیے متوجہ ہوتی ہے تو اس کے ساتھ ہی مواد بھی آ جاتے ہیں۔ یہ ورم بالعموم گرم ہوا کرتا ہے، کیونکہ گرم مواد لطیف اور خفیف ہونے کے باعث دوسرے مواد سے پہلے پہنچ جاتے ہیں۔

اور ورم سے سکتہ پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب کسی اذیت کے باعث صرف دماغ کے سکڑنے سے دماغی راستوں کا بند ہو جانا اور صرف دماغ کا اپنے افعال سے بالکل رک جانا سکتہ پیدا کر سکتا ہے تو اس صورت میں جب اذیت کے ساتھ دماغ میں ورم بھی ہو کس طرح سکتہ نہیں پیدا ہو سکتا—— اور اس لیے کہ ورم دماغ جو چوٹ سے لاحق ہوتا ہے بڑا ہوا کرتا ہے، کیونکہ:

۱- دماغ ایک ایسا عضو ہے جس میں رطوبتیں بکثرت ہوتی ہیں اور اس کی طرف بخارات بھی بکثرت چڑھتے ہیں۔

۲- طبیعت چوٹ لگنے کے وقت دماغ کی طرف اس کی شرافت کے باعث اور اس وجہ سے کہ دماغی حالت کے لیے زیادہ اہتمام کی ضرورت ہوتی ہے مواد بکثرت بھیجتی رہتی ہے۔

۳- اس لیے کہ چوٹ کا درد دماغی حس کے شدید ہونے کے باعث نہایت سخت ہوتا ہے اور درد مواد کو بہت زیادہ جذب کرتا ہے۔

۴- اس لیے کہ اس حالت میں دماغ کے اندر شدید ضعف پیدا ہو جاتا ہے، لہٰذا اس کی طرف جو مواد پہنچتے ہیں وہ ان کو بآسانی قبول کر لیتا ہے۔

پس یہی اسباب ہیں جن کی وجہ سے چوٹ سے پیدا ہونے والا دماغی ورم بڑا ہوا کرتا ہے اور سرسام کی حد سے بھی تجاوز کر جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے دباؤ سے دماغی راستے بند اور حواس بیکار ہو جاتے ہیں اور سکتہ پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج:

ورم دماغ کا علاج کریں، جیسا کہ سرسام میں بیان ہو چکا ہے۔

معمولات مطب:

جب سکتہ کا دورہ پڑے تو سینہ و پیٹ کی بندشوں کو کھول دیا جائے۔ سر کو اونچا کر دیں اور یہ نفوخ ناک میں پہنچائیں۔ برگ شبت، کائپھل، جند بیدستر، مشک خالص ہر ایک ایک گرام پیس کر

Scanned with CamScanner

نکی کے ذریعہ ناک میں پھونک دیں —— یا یہ نفوخ استعمال کریں: کندش، کلونجی، مرچ سیاہ، جند بیدستر، غاریق مشک خالص، ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر ناک میں سڑکیں اور سبوس گندم نمک طعام ہموزن پوٹلی میں باندھ کر گرم سینکیں —— یا بال منڈوا کر سر پر یہ لیپ لگائیں: جند بیدستر، فرفیون، مرچ سیاہ، کندش، سونٹھ، کلونجی، لونگ، الائچی، بچھ، ہموزن لے کر جوکوب کریں اور پوٹلی میں باندھ کر گرم توے پر رکھ کر تکمید کریں۔

سر پر نطول یہ بھی مفید ہے: گل بابونہ، برنجاسف، صعتر فارسی، پودینہ خشک، اشنہ، عاقر قرحا، ہر ایک ۱۰ گرام، پانی ایک لیٹر میں جوش دے کر لوٹے میں بھر لیں اور مریض کے سر پر اوپر سے گرائیں۔

ان تدابیر سے اگر مریض کا منہ کھل جائے تو فوراً تریاق فاروق ایک گرام، شہد ۱۰ گرام میں حل کر کے زبان پر ملیں اور روغن شفاء نیم گرم سر پر ملیں۔

اگر ان تدابیر سے منہ نہ کھلے تو پھر یہ حقنہ کریں: غاریقون، تربد سفید، برگ چقندر، تخم ارنڈی، قنطوریون دقیق، برگ سویہ، سورنجان، بسفائج، سناء مکی، حب قرطم، ہر ایک ۱۰ گرام، عناب ۱۱ عدد، سپستان ۲۱ عدد، سب کو ملا کر ۱۵۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں، جب نصف پانی رہ جائے تو مغز فلوس، خیار شنبر، شکر، سرخ ہر ایک ۱۰ گرام، روغن، بیدانجیر ۲۰ ملی لیٹر، روغن بادام شیریں ۱۰ ملی لیٹر، جاؤشیر، بورۂ ارمنی، ہر ایک ۶ گرام، اضافہ کر کے حقنہ کریں۔

اگر مریض حقنہ کرنے کے بعد ہوش میں آ جائے تو یہ نسخہ استعمال کریں:

جند بیدستر، زنجبیل زراوند، مدحرج ہر ایک ایک گرام، باریک کر کے شہد ۲۰ ملی لیٹر میں ملا کر بار بار چٹائیں اور چار پانچ روز تک برابر کوئی غذا نہ دیں، بلکہ شہد خالص ۲۰ ملی لیٹر، عرق بادیان ۹۰ ملی لیٹر میں ملا کر جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو پلائیں۔

اگر مریض کو ضعف زیادہ محسوس ہو تو تیسرے، چوتھے روز کبوتر کے بچے کا شوربہ پلائیں اور پانچویں روز یہ نسخہ پلائیں:

بادیان، بیخ بادیان، بیخ کرفس، اذخر مکی، بیخ کبر، اصل السوس، پرسیاوشاں، اسطوخودوس، ہر ایک ۶ گرام، مویز منقی ۹ عدد، انجیر زرد ۳ عدد، رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح ہلکا جوش دے کر شہد خالص ۴۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں اور شام کو اطریفل کبیر ایک گرام کھلائیں۔ [بقیہ فالج میں ملاحظہ کریں]

Scanned with CamScanner

فالج واسترخاء

وجہ تسمیہ:

فالج [ادھرنگ] کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ بدن کو نصفا نصف تقسیم کر دیتا ہے۔ [کیونکہ فالج کے معنی "نصفا نصف کرنے والے" کے ہیں] لہذا نصف بدن تندرست ہوتا ہے اور نصف مریض۔ چنانچہ کہا جاتا ہے "فلجت الشیء" یعنی میں نے اس چیز کو دو نصف حصوں میں تقسیم کر دیا۔

ابن سرافیون کا قول ہے کہ 'سکتہ کی شان یہ ہے کہ وہ فالج کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، اس لیے واجب ہے کہ سکتہ کے بعد فالج کا بیان کیا جائے۔

تعریف:

فالج واسترخاء عام ہے، جو بدن کے ایک حصہ میں [سر سے پاؤں تک] لاحق ہوتا ہے یہی تعریف ہے جس پر پچھلے اطباء کا اتفاق ہے لیکن ان میں سے بعض اطباء کہتے ہیں کہ "فالج وہ استرخاء ہے جو بدن کے ایک حصہ میں سوائے سر کے واقع ہوتا ہے"۔ صاحب کامل کی رائے بھی یہی ہے۔

یہ مرض ایک ہی طرف کیوں پیدا ہوتا ہے۔ دوسری طرف کیوں نہیں ہوتا؟ اس کی وجہ بیان کرنے میں اطباء کے قدم پھسل گئے ہیں۔

رازی کا قول ہے کہ "فالج کی پیدائش کے متعلق اطباء اور علماء طبعیات [سائنسدانوں] کا اختلاف ہے اور وہ اس طرح پر ہے کہ "یہ ناممکن ہے کہ حرام مغز میں بیماری پیدا ہو اور اس کے نصف تک ہی محدود رہے۔ ایسا اسی وقت ممکن ہے جب حرام مغز کو [دو نصف حصوں میں] کاٹ دیا جائے"۔ قدرتاً ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اور رازی نے یہ بھی کہا ہے کہ کتابوں میں اس کے متعلق مختلف پریشان اقوال پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ:

ایک قول [جالینوس کی کتاب] "جوامع اعضاء آلمہ" کے چوتھے باب میں ہے کہ "اگر دماغ کے بطن موخر کے نصف میں کوئی آفت پیدا ہو جائے تو فالج ہو جاتا ہے اور اگر تمام میں آفت پیدا ہو تو سکات [عام فالج جو بدن کے دونوں حصوں میں ہوتا ہے] پیدا ہوتا ہے۔

رازی نے کہا ہے کہ اس سے جالینوس کی مراد یہ ہے کہ "اگر آفت خاص جوہر دماغ کے نصف میں پیدا ہو نہ کہ دماغی تجویف میں تو اس سے حرام مغز اور حرام مغز سے اگنے والے اعصاب ماؤف

Scanned with CamScanner

ہو جاتے ہیں، جس سے فالج پیدا ہو جاتا ہے۔

جالینوس نے ''اعضاء آلمہ'' کے پہلے مقالہ میں لکھا ہے کہ ''بعض اوقات صرف حرام مغز کے دائیں جانب کوئی آفت پیدا ہوتی ہے۔ بائیں جانب کوئی بات نہیں ہوتی'' اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ نصف حرام مغز لمبائی میں ماؤف ہو جاتا ہے ——— اور اسی مقالہ میں جالینوس نے کہا ہے کہ'' گاہے ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک ساتھ عصب کی بہت سی شاخوں میں آفت پیدا ہو جاتی ہے، لیکن حرام مغز صحیح وسالم ہوتا ہے''۔

اس پر رازی کہتا ہے کہ ''گویا جالینوس نے یہ عجیب وغریب بات معلوم کی ہے کہ حرام مغز لمبائی میں نصف ماؤف ہوتا ہے اور باقی نصف بدستور حالت میں رہتا ہے، اس کے افعال میں بالکل کوئی نقص نہیں پیدا ہوتا' کیونکہ اگر یہ آفت کوئی دباؤ یا ورم ہو تو یہ ایک عجیب حیرت انگیز بات ہے کہ اس سے حرام مغز کے نصف حصہ کا فعل بالکل باطل ہو جائے اور باقی نصف صحیح وسالم رہے اور اگر یہ آفت سوء مزاج ہو تو یہ اور بھی برا ہے۔ [کیونکہ سوء مزاج کسی عضو کے صرف ایک حصے میں محدود نہیں ہوتا، بلکہ بہت جلد تمام عضو میں پھیل جاتا ہے] لہذا جالینوس کے مذکورہ قول میں فالج کا کوئی اور ہی سبب مقصود ہے، چنانچہ جالینوس نے کہا ہے کہ ''ممکن ہے کہ بہت سے اعصاب کے مناسب [مقام پیدائش] ماؤف ہو جائیں'' حالانکہ ایسا شاذ ونادر ہی ہوتا ہے۔

دوسرا قول: ''اعضاء آلمہ'' کے تیسرے مقالہ میں ہے کہ ''مبداء النخاع [حرام مغز کی پیدائش] کی ابتداء میں کوئی آفت پیدا ہو جاتی ہے ہے تو سوائے چہرے کے تمام بدن میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح جب مبداء النخاع کی ابتداء کے نصف میں کوئی آفت پیدا ہوتی ہے تو اسی نصف حصہ کی طرف فالج ہو جاتا ہے'' ——— اور جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ'' گاہے فالج کے ساتھ چہرے کی اسی جانب میں استرخاء بھی ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں سمجھ لینا چاہیے کہ آفت دماغ میں ہے، لیکن اگر چہرے کے اعضاء صحیح وسالم ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ آفت مبداء النخاع میں ہے''۔

تیسرا قول: جالینوس نے [کتاب مذکورہ کے] چوتھے مقالہ میں کہا ہے کہ ''جب دماغ کے دونوں حصے مبدأ النخاع کے نزدیک ماؤف ہوتے ہیں تو سکتہ [فالج عام] پیدا ہوتا ہے اور اگر ان میں سے ایک حصہ ماؤف ہوتا ہے تو فالج پیدا ہو جاتا ہے''۔

جالینوس کے پہلے قول سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ کا بطن موخر دوہرا ہے اور آفت صرف دماغ

Scanned with CamScanner

کے نصف حصہ میں ہوتی ہے، لہذا اس سے جو اعصاب اُگے ہوئے ہیں وہ ماؤف ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح جالینوس کے دوسرے قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ دوہرا ہے، ورنہ [دوسرے قول میں بیان کردہ صورت میں] استرخاء چہرے کی ایک جانب میں ہوتا ——— اور تیسرا قول بالکل ہی ظاہر ہے کہ دماغ دوہرا ہوتا ہے۔

یہ تمام بیان یا اس امر کے ساتھ متعلق ہے کہ دماغ دوہرا ہے اور اس میں شک ہے کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ آفت دماغ کے ایک حصہ میں ہو اور دوسرا حصہ محفوظ رہے اور یہی حال نخاع [حرام مغز] کا ہے ——— یا اس بیان کا تعلق اس امر سے ہے کہ آفت جرم دماغ کے نصف حصہ میں ہوتی ہے اور اس میں بھی شک ہے کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ آفت تمام بدن کے ایک حصہ میں ہو اور چہرہ صحیح اور تندرست رہے۔

رازی نے اس شک کو دفع کرنے کے لیے حاوی کبیر میں بیان کیا ہے کہ جاننا چاہیے کہ دماغ کے تمام بطون [حصے] دوہرے ہیں، جب بدن کے ایک حصہ میں استرخاء پیدا ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ آفت دماغ ہی میں ہے، لیکن اگر چہرے میں استرخاء قطعی ظاہر نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ آفت اس حصہ میں زیادہ مستحکم نہیں ہے، چنانچہ جو اعضاء دماغ سے قریب ہوتے ہیں ان کا فعل باقی رہتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر چہ ان اعضاء کے افعال میں کوئی ضرر محسوس نہیں ہوتا لیکن تاہم ان میں ضرر ضرور ہوتا ہے اور جو اعضاء دماغ سے بعید ہوتے ہیں ان میں آفت کا ظہور پورے طور پر ہوتا ہے، کیونکہ قوتیں جب اپنی اصل اور منبع سے دور ہو جاتی ہیں تو وہ سُست اور کمزور ہو جاتی ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ رازی کا تعجب اس وجہ سے نہیں ہے کہ اُسے دماغ کے دوہرا ہونے میں شک ہے، کیونکہ ابن سرافیون نے اپنی کتاب "کناش" میں بیان کیا ہے کہ دماغ دو حصوں میں تقسیم ہے اور ان دونوں حصوں کے درمیان ایک سیدھا خط ہے، جو ان کو باہم جدا کرتا ہے۔

تاکہ دماغ دوہرا ہو جائے اور جب اس کی ایک جانب میں کوئی آفت پیدا ہو تو دوسری جانب صحیح و سالم محفوظ رہے۔ جس طرح دو آنکھیں، دو کان، سینہ کے دو جوف اور دو خصیے اور ان کے مانند دوسرے اعضاء۔

اور رازی نے ابن سرافیون کے اس قول کو اپنی کناش میں جو "فاخر" کے نام سے مشہور ہے، نقل کیا ہے اور رازی کو حرام مغز کے دوہرا ہونے میں شک نہیں ہے، چنانچہ رازی نے حاوی کبیر میں

اس کے متعلق صاف اور واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ ''میں خاص حرام مغز کے دوہرا ہونے میں شک نہیں کرتا ہوں، اگر چہ یہ تشریح سے ظاہر نہیں ہوا ہے''۔ بلکہ شاید رازی کا شک اس کے متعلق ہے کہ حرام مغز کے دوہرا ہونے کے باوجود یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک حصہ بالکل باطل ہو جائے اور دوسرا حصہ صحیح وسالم رہے'' اور شیخ نے گویا اسی شک کے جواب کی طرف اشارہ کیا ہے، جہاں اس نے 'قانون' میں کہا ہے کہ حرام مغز دماغ کے مانند دو حصوں میں منقسم ہے۔ اگر چہ وہ قوتِ حس [قوتِ بینائی] سے معلوم نہیں ہوتا ہے اور ایسا نہ ہونے کی [یعنی حرام مغز کے دوہرا نہ ہونے کی] کوئی وجہ نہیں ہے۔ جب کہ وہ دماغ کے دونوں حصوں سے پیدا ہوا ہے، لیکن یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے کہ طبیعت حرام مغز کے دونوں حصوں میں سے ایک حصہ کی حفاظت کرے اور مادہ کو دوسرے حصہ کی طرف دفع کر دے جو زیادہ ضعیف ہو اور مادہ کو قبول کرنے کی زیادہ استعداد رکھتا ہو۔ اس امر کے متعلق تعجب کرنا کہ یہ مرض ایک ہی حصہ میں کیوں پیدا ہوتا ہے، دوسرے حصے میں کیوں نہیں پیدا ہوتا؟ مناسب نہیں ہے، کیونکہ طبیعت اپنے خالق کے حکم سے ایسے امور میں تمیز و شعور رکھتی ہے جو اس سے بھی زیادہ باریک ہوتے ہیں۔

سبب:

فالج کا سبب بلغمی رطوبتیں ہوتی ہیں بعض اطباء نے کہا ہے کہ ''یہ رطوبتیں گاہے دموی [خونی] بھی ہوتی ہیں'' لیکن یہ قابل اعتراض ہے۔ [کیونکہ دماغ میں خون اس طرح نہیں ہوتا ہے کہ وہ مبادی اعصاب کی طرف دفع ہو سکے]

جو دماغی بطون سے بدن کی دو جانبوں میں سے ایک جانب کے مبادی اعصاب [اعصاب کے مقام ابتداء] میں آ گرتی ہیں اس کے بعد رطوبتیں اعصاب کے خلل [مسامات] میں نفوذ کر جاتی ہیں یا ان کے مبادی ہی میں ٹھہری رہتی ہیں اور یہ رطوبتیں جس جانب کے مبادی اعصاب میں بھی گرتی ہیں، اس کے ضعف و قوت کے لحاظ سے گرتی ہیں مثلاً اگر فضلات و مواد دماغ کے دائیں طرف ہوتے ہیں اور بدن کا دایاں جانب زیادہ قوی ہوتا ہے تو یہ مواد بائیں جانب گرتے ہیں، اسی طرح اس وقت ہوتا ہے جب مواد دماغ کے بائیں جانب ہوتے ہیں، لیکن اگر دونوں جانب ضعیف ہوتے ہیں اور فضلات مواد بھی مقدار میں بہت زیادہ ہوتے ہیں تو یہ تمام کے تمام بدن کے دونوں جانب میں گرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ فضلات مختلف القوام ہوتے ہیں، چنانچہ ان کا

Scanned with CamScanner

جو حصہ رقیق ہوتا ہے اس کو اعصاب جذب کر لیتے ہیں اور وہ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور ان کا جو حصہ غلیظ ہوتا ہے اس کو اعصاب جذب نہیں کر سکتے، بلکہ وہ اعصاب کے خلل میں باقی رہ کر ان کو چوڑائی میں بڑھا دیتا ہے اور لمبائی میں کم کر کے تشنج پیدا کر دیتا ہے، لہذا ان کے بعض حصے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور بعض سکڑ جاتے ہیں لہذا قوتِ حس و حرکت اعصاب میں نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے کیونکہ روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں، جو قوتوں کی حامل ہے یا قوت تو نفوذ کرتی ہے، لیکن اعضاء اس سے متاثر نہیں ہوتے، کیونکہ سردی اور تری سے ان کا مزاج فاسد ہوتا ہے اس لیے کہ سردی عضو کو کثیف اور بے حس کر دیتی ہے اور روح کے راستوں کو سکیڑ دیتی ہے اور رطوبت سردی کی معاون ہوتی ہے اور عضو کو سست ہونے کے لیے تیار کرتی ہے۔

مصنف کے اس کلام پر اعتراض ہے، کیونکہ اس نے اپنے قول ''یا قوت تو نفوذ کرتی ہے، لیکن اعضاء اس سے متاثر نہیں ہوتے ہیں'' کا عطف اپنے اس قول پر ڈالا ہے کہ ''قوتِ حس و حرکت اعصاب میں نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے'' اور اعصاب میں بلغمی رطوبتوں کے گرنے سے جو فالج پیدا ہوتا ہے۔ مصنف نے اس کو فالج کی ایک قسم بیان کی ہے، حالانکہ یہ ثابت ہے کہ اعصاب میں روحِ نفسانی کا نفوذ شعاعِ آفتاب کے مانند ہوتا ہے'' جسے راستے کی معمولی کثافت روکتی ہے [یعنی فالج میں جب کہ بلغمی رطوبتیں اعصاب میں گرتی ہیں تو ان میں قوتیں نفوذ نہیں کر سکتیں] بلکہ قوت کا نفوذ کرنا اور اس سے اعضاء کا متاثر نہ ہونا صرف اس وقت متصور کیا جا سکتا ہے جب کہ اعضاء میں سوءِ مزاج سرد و تر سادہ پیدا ہو جائے، جیسا کہ شیخ نے کہا ہے کہ 'حرکت کے باطل ہو جانے کے اسباب میں سے سردی اور تری بھی ہے'' لیکن گرمی پہنچا کر اس کا زائل کرنا آسان ہوتا ہے۔ گویا کہ ایسا نہیں ہوتا کہ سردی و تری بدن کے اکثر حصوں میں عام ہو یا بدن کے ایک حصہ میں ہو اور دوسرے حصہ میں نہ ہو، بلکہ اگر سردی اور تری پیدا ہوتی ہے اور ضرور ہوتی ہے تو وہ صرف ایک ہی عضو میں ہوا کرتی ہے۔

بعض اوقات اعضاء کے افعالِ طبعی [جو غذاء میں عمل کرتے ہیں] بھی فسادِ مزاج کے سبب باطل ہو جاتے ہیں اور فسادِ مزاج سردی کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے جو جما دیتی ہے اور نیز حرارت غریزی میں فتور پیدا ہونے اور اس کے فنا ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے جس کے باعث اعضاء لاغر ہو جاتے ہیں کیونکہ قبض و کثافت سے غذاء کے راستے مسدود ہو جانے کے باعث اعضاء کا تغذیہ رک جاتا ہے، جس طرح شدید موسم سرما میں نباتات سوکھ جاتے ہیں ——— اور اس کا علاج بہت

Scanned with CamScanner

مشکل ہے، کیونکہ دواؤں اور دوائی غذاؤں کی تاثیریں اسی وقت ہوتی ہیں جب طبعی قوتیں [غذاء میں عمل کرنے والی قوتیں] ان میں اپنا عمل کرتی ہیں اور ان کو پکانے، لطیف بنانے، ان کی تقطیع کرنے اور ان کو دفع کرنے وغیرہ میں حرارت غریزی سے خدمت لیتی ہیں اور جب یہ طبعی قوتیں کسی عضو میں ضعیف و عاجز ہو جاتی ہیں تو اس میں علاج کا اثر بالکل نہیں ہوتا۔ اسی لیے رازی نے کہا ہے کہ "اگر مفلوج عضو دبلا اور بہت چھوٹا ہو جائے تو وہ لا علاج ہوتا ہے، لیکن اگر عضو مفلوج بدن کے رنگ پر ترو تازہ اور موٹا ہو تو اس کا علاج ہو سکتا ہے۔

پس اگر یہ بلغمی رطوبتیں حرام مغز کے مقام پیدائش میں گریں اور حرام مغز کا مقام پر پیدائش دماغ کے بطن موخر کا پچھلا حصہ ہوتا ہے۔

اور اس طرح گریں کہ اس مقام کے دونوں طرف عام ہوں تو چہرہ کے اعضاء کے علاوہ تمام بدن مفلوج ہو جاتا ہے کیونکہ چہرے کے اعضاء کے اعصاب محرکہ دماغ سے اُگے ہوئے ہیں۔ اس قسم کا نام ابو بلقسیا ہے اور اگر حرام مغز کے مقام پیدائش کے ایک طرف مواد گریں تو چہرہ کے علاوہ تمام بدن کا ایک جانب مفلوج ہو جاتا ہے ——— اور اگر دماغی بطون کی ایک شق میں مواد گریں تو ایک طرف کا چہرہ اور بدن مفلوج ہو جاتا ہے۔ صاحب کامل نے کہا ہے کہ اس قسم کو فالج مع اللقوہ کہتے ہیں اور یہی خلع کے نام سے موسوم ہے۔

علامات:

فالج رطوبی کی علامت ہے کہ بدن کا ایک جانب مسترخی ہو جاتا ہے کیونکہ اس جانب روح نفوذ نہیں کر سکتی: فالج کو رطوبی کے ساتھ مقید کرنے میں کوئی بڑا فائدہ نہیں ہے، کیونکہ فالج رطوبی ہی ہوا کرتا ہے اور بدن کی یہی جانب لنگ پڑتی ہے کیونکہ یہ جانب رطوبی فضلات کو جذب کرنے کے باعث تر ہو جاتی ہے اور اس جانب کی حس و حرکت باطل ہو جاتی ہے کیونکہ فضلات و رطوبات جب حرام مغز میں گرتے ہیں تو دونوں قسم کے اعصاب میں آفت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ دفعۃً پیدا ہوا کرتا ہے کیونکہ فضلات جیسے ہی حرام مغز میں گرتے ہیں، روح کو نفوذ کرنے سے روک دیتے ہیں، لیکن اس کے برخلاف استرخاء ورمی [جو استرخاء ورم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے] کی پیدائش ورم کی بڑھوتری کے مطابق بتدریج ہوا کرتی ہے۔ اس کے برخلاف جو استرخاء سوءِ مزاج سرد و تر سادہ سے پیدا ہوتا ہے اس میں عضو یکے بعد دیگرے بے حس اور ست ہوا کرتا ہے، یہاں تک کہ یہ مزاج اس عضو پر غالب اور مستحکم ہو جاتا ہے اور عضو کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور اس کا

Scanned with CamScanner

کوئی خارجی سبب [مثلاً ضرب و سقطہ یا کٹ جانا] نہیں ہوتا ہے ان دونوں قیدوں یعنی [۱] فالج کا دفعۃً پیدا ہونا [۲] اور کسی خارجی سبب کا نہ ہونا، کا ذکر احتراز کے لیے نہیں ہے۔ یعنی دوسرے امراض سے فالج کا امتیاز کرنے کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ ان کا ذکر فالج کی حقیقت بیان کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے۔ کیونکہ مصنف کی اصطلاح کے مطابق یہ ناممکن ہے کہ فالج رطوبت کے علاوہ کسی داخلی سبب [مثلاً ورم اور سوءِ مزاج] اور خارجی سبب سے دفعۃً پیدا ہو قارورہ سفید اور کچا ہوتا ہے یعنی قارورہ سفید، مکدر ہوتا ہے، اس میں چمک نہیں ہوتی اور اس کا قوام غلیظ ہوتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ سردی کے غلبہ کے باعث جگر اور رگیں ضعیف ہوجاتی ہیں، جس کی وجہ سے قارورہ میں نضج نہیں ہوتا اور ایسا قارورہ خاص کر اس وقت ہوتا ہے جب فالج دائیں جانب ہوتا ہے۔

علاج:

اس کا علاج اس طرح شروع کیا جائے کہ مادہ کو لطیف کرنے کے لیے گلقند کو ماءالبزورت [تخموں کا پانی] میں حل کر کے دیں تخم مثلاً انیسون، تخم سویا، اجوائن، قردمانا، تخم کرفس یا ماءالاصول [جڑوں کا پانی] میں حل کر کے پلائیں جڑیں مثلاً بیخ بادیان، بیخ کرفس، بیخ اذخر اور اصل السوس، یہ دوائیں چوتھے یا ساتویں روز تک پلائیں، لیکن اگر مرض شدید ہو تو چودھویں روز تک پلائیں۔ اس لیے کہ:

۱۔ مادہ خام ہوتا ہے جو دواء کے اثر کو قبول نہیں کرتا، نہ استفراغ کے لیے تیار ہوتا ہے اور مسہل سے حرکت میں آجاتا ہے، لہٰذا اس مادہ کا ضرر لازمی طور پر زیادہ ہوجاتا ہے۔

۲۔ اس لیے کہ مواد کے جلد خارج کرنے میں فضلات کا رقیق حصہ خارج ہوجاتا ہے اور غلیظ حصہ باقی رہ جاتا ہے۔

۳۔ اس لیے کہ اس مرض میں مادہ اعصاب کے اندر جذب ہوتا ہے، لہٰذا دوائے مسہل سے اس کا خارج ہونا ناممکن ہوتا ہے، کیونکہ یہاں ایسی رگیں نہیں ہوتیں جو اعصاب کے ساتھ متصل ہوں اور ان کے ذریعہ مواد لوٹ کر آسکتے ہوں۔ البتہ یہ مادہ تحلیل تعریق [پسینہ لانا] اور تنشیف [جذب و خشک کرنا] کے ذریعہ ہی خارج ہوسکتا ہے اور یہ صورتیں اس وقت تک ناممکن ہیں جب تک مادہ کو بہت زیادہ لطیف نہ بنالیا جائے۔

ساہر نے کہا ہے کہ "مفلوج کو کوئی قوی دواء چوتھے، ساتویں یا چودھویں روز تک نہ پلائیں، کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ شروع میں قوی دواؤں کا پلانا بالعموم مرض بڑھا دیتا ہے پھر [نضج دینے اور لطیف بنانے کے بعد] مادہ کو خارج کرنے کے لیے تیز حقنے کریں جو سویا، مرزنجوش، اکلیل الملک،

میتھی، تخم ارنڈ کوفتہ، انجیر، ملہٹی اور قنطوریون دقیق سے شہد، کانجی، روغن زیتون کہنہ اور شحم حنظل سے تیار کیے گئے ہوں۔ گولیاں کھلائیں مثلاً حب منتن، حب شیطرج اور حب مقل۔

پھر [حقنہ کے بعد مہروں اور ماؤف اعضاء پر گرم اور محلل] روغنوں کی تمریخ کریں جو [بقایا فضلات کو تحلیل کریں اور] اعصاب کو قوت دیں مثلاً روغن ارنڈی، روغن قلقلانج، روغن ناردین، روغن قسط اور روغن سویا، گاہے صرف یہی روغن لگائیں اور گاہے ان میں جند بیدستر اور عاقرقرحا ملا کر لگائیں۔

یہ علاج اس وقت کے لیے ہے جب فالج کے ساتھ مریض کے مزاج میں حرارت نہ ہو، لیکن اگر فالج کے ساتھ مزاج میں حرارت ہو جس کی علامت یہ ہے کہ قارورہ رنگین ہوتا ہے، مریض کا بدن گرم اور اس کی رنگت سرخ ہوتی ہے اور مریض جوان ہوتا ہے تو پہلے حرارت کو تسکین دینے کا ارادہ کریں کیونکہ سوء مزاج گرم کی تکلیف زیادہ ہوا کرتی ہے اور طبیعت کو اس کے دمعیہ لیے زیادہ اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ گاہے گرم چیزوں کے استعمال سے بلغم متعفن ہو جاتا ہے اور بخار آنے لگتا ہے اور اس صورت میں ضرورت کے مطابق علاج نہیں ہو سکتا، لہذا مناسب یہی ہے کہ تسکین حرارت میں جلدی کی جائے اس غرض کے لیے سکنجبین پلائیں کیونکہ سکنجبین سردی پیدا کرنے کے باوجود غلیظ اخلاط کو کاٹتی اور ان کو لطیف بناتی ہے۔ زیرباج پلائیں اس لیے کہ زیرباج بھی حرارت کو تسکین دیتا اور بلغم کو کاٹتا ہے اور زیرباج بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ پیاز لے کر خشک دھنیئے کے ساتھ پیسیں اور روغن بادام شیریں میں جوش دیں یہاں تک کہ وہ پک جائے، پھر اس میں پانی ڈال کر دو جوش اور دیں، اس کے بعد تھوڑا سا سرکہ اور شکر سفید اور تھوڑی سی کانجی ملائیں اور خشک دھنیا اور تھوڑے سے زیرہ سے خوشبودار کریں اور روغن گل کو سرکہ میں جوش دے کر سر پر رکھیں [سرکہ میں جوش دینے کی غرض یہ ہے کہ یہ روغن زیادہ تری نہ پیدا کرے] تا کہ دماغ میں ٹھنڈک پہنچے، لہذا دماغ اپنی ٹھنڈک کی وجہ سے قلب کی گرمی کا مقابلہ کرتا ہے اور نہ تنہا روغن کے نہ ہونے کی وجہ سے رطوبی فضلات میں اضافہ بھی نہیں ہوتا ہے۔

فالج میں مزاج کے اندر گرمی پیدا ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ قلب و دماغ گرمی و سردی میں باہم مقابلہ کرتے ہیں اور اسی طرح دوسرے اعضاء بھی اپنے مزاج کی کیفیتوں میں باہم مقابلہ کرتے ہیں اور انسان کا مزاج صرف اسی لیے معتدل ہے کہ اس کے اعضاء مزاج میں ایک دوسرے کے متعادل [برابر] ہوتے ہیں، لہذا اگر گرم عضو [مثلاً قلب] کی گرمی، سرد عضو [مثلاً دماغ] کی سردی کے

Scanned with CamScanner

برابر ہوتی ہے اور خشک عضو [مثلاً ہڈی] کی خشکی تر عضو [مثلاً جگر] کی تری کے برابر ہوتی ہے۔

پس مرض فالج میں جب دماغ سے رطوبتیں جذب ہو کر آتی ہیں تو قلب و دماغ کا مقابلہ باطل ہو جاتا ہے کیونکہ رطوبت اس روح کے مزاج کو معتدل بنانے میں سردی کی مدد کرتی ہے جو قلب سے دماغ کی طرف جاتی ہے اور روح نفسانی کی مدد کرتی رہتی ہے تاکہ وہ فکر و تخیل کی حرکات کے باعث تیز نہ ہو جائے اور دماغ کو خشکی کے غلبہ سے محفوظ رکھتی ہے جو روح کی گرمی سے اور ان بخارات کی گرمی سے [جو تمام بدن سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں] اور ان دائمی حرکتوں کی گرمی سے پیدا ہوتی ہے، پس جب یہ رطوبتیں دماغ سے جذب ہو کر آ جاتی ہیں تو دماغ میں گرمی کی تاثیر شدید ہو جاتی ہے، کیونکہ ایک ہی درجہ کی حرارت کی تاثیر خشک جسم میں تر جسم کی نسبت زیادہ شدید اور زیادہ قوی ہوا کرتی ہے۔ اس کے وجود دماغ سے جذب شدہ رطوبتیں اپنی کیفیت کی مخالفت کے باعث حرارت کا مقابلہ بھی کرتی ہیں، کیونکہ یہ رطوبتیں بلغمی اور سرد ہوتی ہیں۔

اعتراض:

پس اگر یہ کہا جائے کہ دماغ کی تری رطوبت اصلیہ [۱] کی وجہ سے ہے، جو ہر دماغ کے ساتھ قائم ہے اور یہ جذب شدہ رطوبتیں محض رطوبت فضلیہ غریبہ [۲] [بیرونی فضلی رطوبتیں] ہوا کرتی ہیں۔ ان کے جذب ہو جانے سے دماغ کس طرح خشک ہو سکتا ہے؟ تو اس کا جواب میں مثلاً وہ سرسبز اور تازہ شاخ جسے پانی میں بھگو دیا گیا ہو، آگ کی تاثیر کا مقابلہ اس تازہ شاخ کی نسبت زیادہ کرتی ہے جسے پانی میں نہ بھگویا گیا ہو نیز یہ بیرونی فضلی رطوبتیں جب دماغ سے جذب ہو کر آتی ہیں تو خلا پیدا ہونے کے باعث ان کے ساتھ ہی رطوبت اولی [۳] اور رطوبت ثانیہ بھی جذب ہوتی ہیں اور یہ دونوں اصلی رطوبتوں میں سے ہیں۔

۱- رطوبت اصلیہ [رطوبت غریزیہ یا پیدائش رطوبت] وہ رطوبت ہے جو ابتداء پیدائش سے اعضاء کی ساخت میں موجود ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے اعضاء کے اجزاء باہم ملے ہوئے ہیں۔

۲- رطوبت فضلیہ غریبہ اس خارجی اور زائد رطوبت کو کہتے ہیں جو بدنی عناصر سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ غیر طبعی طور پر پیدا ہوا کرتی ہے، طبعی نہیں ہوتی۔

۳- رطوبت اولی سے عموماً اخلاط مراد ہوتے ہیں، لیکن اس مقام پر اس سے مراد وہ رطوبت ہے جو عروق شعریہ میں ہوتی ہے اور جب یہ رطوبت عروق شعریہ سے رس کر اعضاء پر شبنم کے مانند گرتی ہے تو یہ رطوبت ثانیہ کہلاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

لہذا قلب اور جگر کی حرارت کا دماغ پر غلبہ ہو جاتا ہے قلب وجگر کی یہ حرارت اُسْطُقُسِیہ[1] ہوتی ہے۔ حرارت غریزی نہیں ہوتی ہے، لہذا امزاج گرم ہو جاتا ہے، چنانچہ جالینوس نے کہا ہے کہ "فالج ولقوہ میں جب دماغی رطوبتیں اعصاب کی طرف بہ جاتی ہیں تو اپنے مقام میں گرمی چھوڑ جاتی ہیں اور گاہے صرف بدن و تندرست جانب گرم ہو جاتی ہے۔

شیخ نے کہا ہے کہ:

"گاہے تندرست جانب اس قدر گرم ہوتی ہے گویا آگ میں رکھی ہوئی ہوتی ہے اور مفلوج جانب [اس قدر سرد ہوتی ہے] گویا کہ برف میں رکھی ہوئی ہے"۔

اس کی دو وجہیں ہوتی ہیں۔

ایک تو یہ ہے کہ جب روح نفسانی راستہ کے بند ہو جانے کے باعث مفلوج جانب میں نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے تو یہ تندرست جانب چلی جاتی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جب مفلوج جانب خون کو جذب کرنے سے ضعیف ہو جاتی ہے تو اس حصہ کا خون تندرست جانب میں تقسیم ہو جاتا ہے اور اس کی پیروی میں روح بھی [تندرست جانب] چلی جاتی ہے، کیونکہ خون روح کا حامل [سواری] ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ گرمی پیدا کرنے والی دوائیں جن کے ذریعہ اس مرض کا علاج کیا جاتا ہے، اسی تندرست جانب میں ان کی تاثیر لازمی طور پر زیادہ ہوگی۔

استرخاء:

استرخا اس فالج کو کہتے ہیں، جو بدن کے کسی خاص عضو میں ہو، بدن کے ایک جانب نہ ہو۔ [استرخاء گاہے عصب کی چوڑائی میں کٹ جانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے] لمبائی میں کٹنے سے نہیں، کیونکہ لمبائی میں کٹنے سے روح نفسانی نفوذ کرنے سے نہیں رکتی اور نہ اس سے عضو میں کوئی ضرر پیدا ہوتا ہے۔

اس کا کوئی علاج نہیں ہے کیونکہ جب عصب چوڑائی میں کٹ جاتا ہے تو عصب کے دونوں سرے پیچھے کی طرف الٹ وسکڑ جاتے ہیں اور ان کو باہم ملانا ناممکن ہوتا ہے۔

۱- حرارت اُسْطُقُسِیہ - وہ گرمی ہے جو بدن کے گرم عناصر [آگ، ہوا] اعضاء میں حاصل ہوتی ہے۔ یہ حرارت غریزی کے خلاف ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

استرخاء ورمی:

گاہے استرخاء کا سبب یہ ہوتا ہے کہ حرام مغز کے گرم ورم کی وجہ سے روح کے راستے بند ہوجاتے ہیں

علامات:

درد ہوتا ہے کیونکہ عضو [حرام مغز] اپنے مخالف سوء مزاج اور تفرق اتصال کو محسوس کرلیتا ہے۔
تناؤ ہوتا ہے کیونکہ عضو کے خلل مسامات میں مادہ آگرتا ہے۔
بخار ہوتا ہے کیونکہ گرم اور متعفن بخارات قلب میں پہنچ جاتے ہیں۔

علاج:

فصد کریں اور نخاع کے متورم حصہ پر ورم کے زمانہ ابتداء، تزاید اور انتہاء کے لحاظ سے مناسب ضماد لگائیں عضو مسترخی پر ضماد لگائیں، چنانچہ زمانہ ابتداء میں وہ ضماد لگائیں جو مادہ کو لوٹائے مثلاً چھالیہ، صندل، اقاقیا اور مامیثا، مکوہ سبز کے پانی میں پیس کر لگائیں اور زمانہ تزاید میں مادہ کو لوٹانے والی دواؤں [ادویہ رادعہ] کے ساتھ نرم کرنے والی دوائیں [ادویہ مرخیہ] ملادیں، مثلاً آرد جو ہمراہ آب کشنیز سبز، روغن گل اور زمانہ انتہاء میں زمانہ انحطاط تک صرف نرم کرنے والی اور تحلیل کرنے والی دواؤں [ادویہ مرخیہ اور ادویہ محللہ] پر اکتفا کریں، مثلاً بابونہ، برگ چقندر ہمراہ روغن آس اور موم مصفی۔

استرخاء گاہے سرد ورم کی وجہ سے بھی پیدا ہوجاتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ ہلکا درد اور ہلکا بخار ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے ورم پر حب الغار، میعہ خشک، مرکی، جوزالسرو، زعفران، جند بیدستر اور پھٹکری ہمراہ موم جو روغن قسط میں پگھلایا گیا ہو، لگائیں۔

استرخاء ضربی:

استرخاء گاہے سقطہ یا ضربہ [چوٹ] سے پیدا ہوتا ہے، پس جو استرخار چوٹ لگنے کے بعد دفعۃً پیدا ہوا کرتا ہے اس کا بھی کوئی علاج نہیں ہے، کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ عصب عرض [چوڑائی] میں ٹوٹ گیا ہے یا کٹ گیا ہے، لیکن جو استرخاء چوٹ لگنے کے دو یا زیادہ دنوں کے بعد پیدا ہوتا ہے وہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ پٹھے میں ورم پیدا ہوگیا اور درد کی وجہ سے اس

Scanned with CamScanner

کی طرف مواد آرہے ہیں۔

علاج:

فصد واسہال کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کریں تاکہ مواد چوٹ کی جگہ سے دوسری طرف مائل ہوکر خارج ہوجائیں۔

محلل اور مقوی دوائیں [مثلاً مرکی، جاؤشیر، جند بیدستر اور فرفیون ہمراہ موم اور روغن زیتون] ورم کے مقام پر لگائیں، کیونکہ چوٹ کا مقام یہی ہے عضو مسترخی پر نہ لگائیں، جیسا کہ جالینوس نے ایک حکایت بیان کی ہے:

''ایک شخص اپنے چوپایہ سے گر پڑا، اس کی پیٹھ زمین سے ٹکرائی اور اس کے دونوں پاؤں مسترخی ہوگئے [ڈھیلے پڑ گئے] اطبا نے اپنی لاعلمی کے باعث مریض کے دونوں پاؤں پر دوا لگانی چاہئیں، لیکن میں نے ان کو منع کیا اور اس مقام پر دوائیں لگائیں، جہاں چوٹ لگی تھی، چنانچہ ورم دور ہوگیا اور مریض اچھا ہوگیا''۔

البتہ ان دواؤں کو محلل ہونا چاہیے، کیونکہ ورم کی اطلاع زمانہ انتہاء ہی میں ہوتی ہے۔

استرخاء خلعی:

استرخاء گاہے اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ جوڑ کسی لیسدار رطوبت کے باعث اکھڑ جاتا ہے۔ یہ رطوبت رباطات کو تر کردیتی ہے۔ [جو دو ہڈیوں کے کناروں کو باہم باندھتے ہیں] اور ہڈی کو کسی ایک جانب پھسلا دیتی ہے۔ لہٰذا پٹھہ دب جاتا ہے [اجو اس جانب آتا ہے اور روح کے راستے بند ہوجاتے ہیں اور نیز پٹھہ کھنچ جاتا ہے اور لمبا ہوجاتا ہے، اس سے لازمی طور پر پٹھے کے بعض اجزاء دوسرے بعض اجزاء سے چوڑائی میں مل جاتے ہیں۔

اور استرخاء گاہے مہروں کے ٹلنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس سے بھی اعصاب دب جاتے ہیں اور مہروں کے ٹلنے کی علامت یہ ہے کہ پشت میں تقصع [ٹیڑھا پن] پیدا ہوجاتا ہے یعنی پشت اندر چلی آتی ہے اور سینہ باہر نکل جاتا ہے اور پشت [ظہر] سے مراد وہ بیرونی اعضاء ہیں جو گردن کے نیچے سے کمر تک پیدا کیے گئے ہیں یا گردن میں تقصع پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ گردن کے مہرے اندر کی طرف ٹل گئے ہوں یا پیٹھ یا گردن میں کوبڑ [تحدب] نکل آتا ہے بشرطیکہ مہرے باہر کی طرف ٹل گئے ہوں۔

Scanned with CamScanner

11938

مصنف کا مذکرہ بالا قول قابل اعتراض ہے کیونکہ مہروں کے اندر یا باہر کی طرف ٹل جانے سے اعصاب پر دباؤ پڑنا ضروری نہیں ہے، کیونکہ ان کے باہر آنے کے مقامات مہروں کے دونوں پہلو پر بنائے گئے ہیں۔ یہ مقامات نہ مہروں کے پیچھے ہیں، کیونکہ یہاں ان کی حفاظت نہیں ہو سکتی تھی اور نہ یہ مقامات مہروں کے آگے ہیں تاکہ بدن اپنی حرکات ارادیہ کے باعث ان اعصاب کے مخارج دب کر کمزور نہ پڑ جائیں۔

البتہ ان اعصاب پر دباؤ صرف اسی وقت ہوتا ہے جب مہرے دائیں یا بائیں کسی جانب ٹل جائیں، چنانچہ شیخ نے کہا ہے کہ استرخاء گاہے اس وقت پیدا ہوتا ہے جب مہرے دائیں یا بائیں کسی جانب ٹل جاتے ہیں۔ جس سے وہ پٹھہ دب جاتا ہے، جو اس جانب سے نکلتا ہے، لیکن اگر مہرے آگے یا پیچھے کی طرف ٹلتے ہیں تو اس سے بالعموم تمدد [تناؤ] پیدا ہوا کرتا ہے، دباؤ نہیں پیدا ہوتا، کیونکہ مہرے آگے یا پیچھے کی طرف پٹھوں کے مخارج پر باہم نہیں ملتے ہیں۔ اسی طرح [مصنف کے کلام کے قابل اعتراض ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ] تقصع صرف اس وقت بولا جاتا ہے جب پشت کے مہرے آگے کی طرف ٹل جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی سینہ کی ہڈیاں بھی شریک ہوتی ہیں۔ اسی طرح تحدب [کوبڑ] مہروں کے پیچھے کی طرف ٹل جانے کو کہتے ہیں۔ یہ دونوں لفظ گردن کے مہروں کے ٹل جانے پر ہرگز نہیں بولے جاتے ہیں۔

علامات:

جوڑوں کے اکھڑنے کی علامت یہ ہے کہ وہ زائدہ [ابھار] باہر نکل آتا ہے، جو جوڑ کے گڑھے میں ہوتا ہے

علاج:

جو استرخاء جوڑوں کے اکھڑنے اور مہروں کے ٹلنے سے پیدا ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ جوڑوں کے اکھڑنے [خلع مفاصل] کا علاج کریں اور مہروں کو اپنے مقام پر لوٹائیں

اسرخاء گاہے سوء مزاج سرد وتر سادہ سے پیدا ہوتا ہے مثلاً وہ استرخاء جو زیادہ سرد پانی پینے، برف میں سفر کرنے اور سرد پانی میں قیام کرنے سے ہو جاتا ہے، جیسا کہ جالینوس نے ایک حکایت بیان کی ہے:

Scanned with CamScanner

"ایک شخص مچھلی کا شکار کر رہا تھا کہ اس کے وہ مقامات سرد پڑ گئے جو اس کی مقعد اور مثانہ کے اوپر تھے۔ لہذا اس کا پیشاب اور پاخانہ بلا ارادہ خارج ہونے لگے"۔

اس کا سبب عضو کے مزاج کا فساد ہوتا ہے۔ لہذا وہ عضو اس روح سے متاثر نہیں ہوتا جو اس میں نفوذ کرتی ہے۔

علامات:

اس قسم کا استرخاء دفعۃً نہیں پیدا ہوتا ہے اور نہ اس جگہ استرخاء کی دوسری علامتیں پائی جاتی ہیں مثلاً عصب کا کٹنا، عصب میں ورم کا پیدا ہونا، ہڈی کا اپنے جوڑ سے نکل جانا۔

اس قسم کے استرخاء کی علامت یہ بھی ہے کہ چھونے سے [عضو سرد اور نرم] معلوم ہوتا ہے اور مرض پیدا ہونے سے پہلے [بیرونی یا اندرونی طور پر] سردی پیدا کرنے والے اسباب واقع ہو چکے ہوتے ہیں، جو عضو پر اپنا اثر کرتے ہیں۔

علاج:

مزاج کو تبدیل کریں یعنی عضو کے مزاج کو گرمی پیدا کرنے والی دواؤں کے ذریعہ تبدیل کریں۔

فالج بحرانی:

گاہے فالج اس مادہ سے پیدا ہوتا ہے جسے بعض اعضاء [مثلاً آنتیں اور رحم] بحران کے طریق پر دفع کر دیتے ہیں اور ایسا زیادہ تر مرض قولنج میں ہوا کرتا ہے۔ جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ طبیعت قولنج کے مواد کو اعصاب نخاعیہ کے پیدا ہونے کے مقامات کی طرف دفع کر دیتی ہیں، کیونکہ طبیعت اس مادہ کو جو آنتوں میں آتا ہے، دفع کر دیتی ہے اور یہ مادہ چونکہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے لہذا نہ پسینہ کے ذریعہ خارج ہوتا ہے اور نہ باہر کی طرف دفع ہوتا ہے، لہذا سر کی طرف چڑھ جاتا ہے اور پھر اعصاب کی طرف اتر کر ان کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔

اس مادہ سے فالج کی نسبت زیادہ تر استرخاء پیدا ہوا کرتا ہے، کیونکہ طبیعت اس مادہ کو بدن کے اندر سے ہاتھ پاؤں کی طرف اس لیے دفع کر دیتی ہے کہ یہ نسبتاً خسیس ہوتے ہیں۔ لہذا ان میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے —— اور گاہے اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ دونوں مونڈھے اور دونوں کولہے اکھڑ جاتے ہیں۔ جب کہ یہ جوڑ اس مادہ کو قبول کر لیتے ہیں، چنانچہ صاحب کامل کا قول ہے:

Scanned with CamScanner

''میں نے بہت سے لوگ دیکھے ہیں، جنہیں شدید قولنج ہوا جس سے ان کے مونڈھے
اکھڑ گئے اور ان میں سے بعض لوگوں کے دونوں مونڈھے اور دونوں کولہے اکھڑ گئے اور
میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جن کے دونوں مونڈھوں کی حرکت زائل ہو گئی تھی''۔

بولس نے کہا ہے:

''میرے زمانہ میں بہت سے لوگوں کو شدید قولنج پیدا ہوا، ان میں سے جو لوگ قولنج سے
اچھے ہوئے ان کے ہاتھ پاؤں مسترخی ہو گئے''۔

اور گاہے قولنج سے نچلے دھڑ میں استرخاء [استرخاء جسم اسفل] پیدا ہو جاتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب طبیعت مواد کو ریڑھ کے اعصاب میں پہنچا دیتی ہے۔

علاج:

اس کے علاج میں مناسب یہ ہے کہ ایسے روغن لگائیں جو زیادہ گرم نہ ہوں تاکہ ایسا نہ ہو کہ زیادہ گرم دواؤں سے عضو میں آیا ہوا مادہ رقیق ولطیف ہو کر زیادہ پھیل جائے اور پراگندہ ہو جائے نیز اعصاب اس سے تر ہو جائیں —— اور تاکہ ایسا نہ ہو کہ عضو سے جس قدر مادہ دفع ہوتا ہے زیادتی حرارت کے باعث عضو کی طرف اس سے زیادہ مادہ جذب ہو کر چلا آئے، مثلاً روغن بابونہ، روغن سوسن اور روغن ارنڈی [اور ایسے روغن لگائیں جو عضو کو قوت دیں اور مادہ کو اس عضو میں آنے سے روکیں]، مثلاً روغن بابونہ، روغن اکلیل الملک اور روغن مرزنجوش، جن میں ایسی دوائیں بھی شامل کردی گئی ہوں، جو کسی قدر ٹھنڈی ہوں، مثلاً رب السوس، آب کاسنی، کیونکہ سردی عضو کو سکیڑتی اور قوت دیتی ہے نیز اس سے مادہ کا حجم کم ہو جاتا ہے، لہٰذا وہ عضو سے دفع ہو جاتا ہے۔

معمولات مطب بقیہ سکتہ:

دس روز کے بعد ادویہ مسہلہ اضافہ کر کے مسہل دیں، تیسرے روز حب ایارج ۷ گرام کے ہمراہ پھر مسہل دیں۔ اگر مواد خارج ہو جائے تو فبہا ورنہ چار روز منضج کا نسخہ اور پلا کر پھر مسہل دیں۔ جب تنقیہ ہو جائے تو تقویت کے لیے خمیرہ ابریشم، شیرۂ عناب والا ۵ گرام چاندی کے ورق یک عدد میں لپیٹ کر پہلے کھلائیں اور اوپر سے عرق شاہترہ، عرق کاسنی، ہر ایک ۶۰ ملی لیٹر، شربت بنفشہ ۲۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں —— یا صبح کو کشتہ مرجان ۲ برنج خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۵ گرام ملا کر پلائیں اور شام کو کشتہ خبث الحدید دواء المسک معتدل جواہر

Scanned with CamScanner

والی ۵ گرام، جوارش جالینوس ۷ گرام میں ملا کر کھلائیں۔

یہ گولیاں بھی مفید ہیں: سکبینج، اشق، جاؤشیر، مقل، جند بیدستر، صبر، اسپند، کندر، ہر ایک ۷ گرام، فرفیون ۳ رتی، ایارج فیقرا ۱۷ گرام سب کو کوٹ چھان کر گولیاں بنائیں یہ ایک خوراک ہے۔

یہ گولیاں بھی مفید ہیں: فرفیون، شحم حنظل، ہر ایک ایک گرام، ایلوا ۱۵، ۴ گرام، جند بیدستر، جاؤ شیر، مقل، ہینگ، ہر ایک چار رتی، سقمونیا بریاں ۲ رتی —— ان سب کو ملا کر گولیاں بنائیں۔ یہ سب ایک خوراک ہے۔

یہ معجون بھی مفید ہے: مرچ سیاہ، مرچ سفید، دارچینی، آملہ، ہر ایک ۱۰ گرام، مرمکی، تخم کرفس، غاریقون، مصطگی، چلغوزہ، ہر ایک ۵ گرام، جند بیدستر، تخم حنظل، ہر ایک ۳ گرام، سب کو کوٹ چھان کر تگنے شہد میں ملا کر معجون بنائیں۔ مقدار خوراک ۱۰ گرام۔ [شریف خاں]

معمولات مطب فالج واسترخاء:

جس وقت فالج یا لقوہ کے آثار نمایاں ہوں تو فوراً مریض کو اندھیرے میں لے جائیں، روشنی سے قطعی پرہیز کریں اور ابتداء میں تین روز تک یا سات روز تک شہد خالص ۴۰ گرام/ملی لیٹر تولہ، عرق گاؤزبان ۱۲۰ ملی لیٹر میں جوش دے کر کھلائیں اور بطور غذاء تین روز کے بعد کبوتر کا شوربہ پلائیں۔

سات آٹھ روز کے بعد یہ نسخہ منضج پلائیں: بادیان، بیخ بادیان، بیخ کرفس، اصل السوس، پرسیاؤشاں، اسطوخودوس ہر ایک ۶ گرام، انجیر زرد ۳ عدد، تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک ۶ گرام، گاؤزبان ۵ گرام، رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ یا شہد ۴۰ گرام/ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ منضج کا یہ نسخہ بھی پلاتے ہیں۔ گل بنفشہ ۶ گرام، مویز منقی ۹ عدد، بیخ کاسنی، بادیان، تخم خطمی، تخم خبازی، بیخ اذخر، بیخ کرفس، بیخ کبر، اصل السوس، پرسیاوشاں، اسطوخودوس، گاؤزبان، گل گاؤزبان، ہر ایک ۶ گرام، تمام دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگوئیں صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴۰ گرام ملا کر پلائیں۔

گاہے اس نسخہ میں عنب الثعلب ۵ گرام، عناب ۵ دد، سپستان ۹ عدد، بادرنجبویہ ۵ گرام بھی اضافہ کردیتے ہیں۔ منضجات کے بعد مسہل دیں۔ جب مسہلوں سے فراغت ہوجائے تو عضو

Scanned with CamScanner

مفلوج ولقوہ زدہ پر روغن کلاں، روغن سیر، روغن خشخاش کی مالش کریں اور عام تقویت کے لیے کشتہ مرجان جواہر والا ۲ برنج، خمیرہ گاؤں زبان عنبری جواہر والا ۵ گرام میں ملا کر صبح کو کھلائیں اور کشتہ خبث الحدید ۲ برنج، اطریفل اسطوخودوس ۷ گرام میں ملا کر شام کو کھلائیں۔ کھانا کھانے کے بعد دواء المسک حار ۵ گرام۔ [بقیہ لقوہ میں ملاحظہ کریں]

تشنج

تشنج کا نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ [کیونکہ تشنج کے معنی ''سکڑنے'' کے ہیں، جو اس مرض میں لازم ہے] یہ ایک عصبی مرض ہے یعنی عصب میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ عضلات اپنے مقام پیدائش کی طرف حرکت کر جاتے ہیں۔ اس لیے ان کا پھیلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی ایک قسم تو وہ ہے جو اپنے حال پر قائم رہتی ہے [یعنی اس میں عضلات سکڑے ہی رہتے ہیں] بالکل نہیں پھیل سکتے۔ البتہ علاج سے پھیل سکتے ہیں اور بعض قسمیں ایسی ہیں کہ ان کا خود بخود پھیلنا آسان ہوتا ہے، جیسا کہ تثاؤب [جمہائی] میں ہوتا ہے کیونکہ تثاؤب [جمہائی] بھی ایک قسم کا تشنج ہے، جو جبڑے کے عضلات میں پیدا ہوتا ہے اور جلد ہی جاتا رہتا ہے، کیونکہ وہ ریحی بخارات سے پیدا ہوتا ہے جو جلد ہی تحلیل ہو جاتے ہیں۔

اس قسم کا تشنج زیادہ تر غلیظ ریاح سے پیدا ہوا کرتا ہے، اسی وجہ سے یہ دفعۃً پیدا ہوتا اور فوراً دور ہو جاتا ہے۔ اس ریحی تشنج کا نام ''عقال'' رکھا جاتا ہے۔ گاہے یہ تشنج مادی بھی ہوتا ہے جیسا کہ مریض صرع کا تشنج، لیکن اس میں مادہ خاص پٹھے میں نہیں ہوتا ہے، تا کہ اس سے پٹھے کا عرض بڑھ جائے اور تشنج پیدا ہو جائے، کیونکہ یہ تشنج جلد ہی دور ہو جاتا ہے۔ اگر مادہ خاص پٹھے میں ہوتا تو تشنج زیادہ عرصہ تک قائم رہتا۔

تشنج رطوبی:

پہلی قسم کا تشنج [جو ایک حال پر قام رہتا ہے] غلیظ بلغمی مادہ سے ہوا کرتا ہے، جو اعصاب کے فرج [خلل] میں نفوذ کر جاتا ہے اور ان کو چوڑائی میں پھیلا دیتا ہے، لہذا ان کی لمبائی کم ہو جاتی ہے اس لیے عضو پھیل نہیں سکتا۔ اس مادہ کے اعصاب میں نفوذ کرنے سے [استرخاء نہ پیدا ہونے

کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ مادہ غلیظ ہوتا ہے اس کا اعصاب کے جرم [جسم] اور عصبی ریشوں کے جوہر میں نفوذ کرنا ناممکن ہے اس لیے اعصاب اس مادہ کو جذب نہیں کر سکتے۔ حتیٰ کہ یہ اس سے بھیگ کر ڈھیلے پڑ جائیں اور پھیل جائیں تشنج کی یہ خاص قسم تشنج امتلائی اور تشنج رطب کے نام سے موسوم ہے

علامات:

اس قسم کا تشنج فوراً پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ جب مادہ اعصاب میں گرتا ہے تو اس کا عرض بڑھ جاتا ہے اور طول گھٹ جاتا ہے اس کے ساتھ ہی امتلاء کی علامتیں موجود ہوتی ہیں مثلاً گرانی، حرکات میں سستی، جلد کا تناؤ، نبض کا ممتلی ہونا اور قارورہ کا غلیظ ہونا۔ نیز غلبہ بلغم کی علامتیں پائی جاتی ہیں مثلاً رنگت کا سفید ہونا۔ بدن کا ڈھیلا ہونا۔ چھونے سے بدن کا نرم اور سرد محسوس ہونا پیاس کی کمی، نیند کی زیادتی اور اعصاب کا ڈھیلا ہونا۔

اور مرض پیدا ہونے سے پہلے مریض بلغم پیدا کرنے والی تدبیریں کر چکا ہوتا ہے مثلاً بلغم پیدا کرنے والی چیزوں کا ہمیشہ کھاتے رہنا، پانی کے قریب رہنا، زیادہ سکون و آرام کی زندگی بسر کرنا۔ [یعنی محنت و مشقت کے کام بالکل نہ کرنا]

علاج:

ماء الاصول اور ایارج فیقرا کے مانند دواؤں سے بتدریج بدن کا تنقیہ کریں یعنی تھوڑا تھوڑا کر کے کئی بار تنقیہ کریں۔ مادہ کو خارج کرنے میں زیادتی سے کام نہ لیں، کیونکہ

۱- یہ مادہ غلیظ ہونے اور مشکل سے اثر کو قبول کرنے کے باعث بآسانی خارج نہیں ہوتا۔

۲- اور اس لیے کہ اعصاب میں رگیں نہیں ہیں، جن میں مادہ لوٹ کر خارج ہو جائے، لہذا اعصاب سے مادہ کا اخراج ترشح [رساؤ] کے طریقہ پر ہی ہو سکتا ہے، اسی وجہ سے مناسب یہ ہے کہ تنقیہ کئی بار کیا جائے اور اس میں زیادتی نہ کی جائے۔

۳- اور اس لیے کہ عضو متشنج کی حرکت مادہ کو تحلیل کرنے اور اس کو خارج کرنے پر مدد دیتی ہے، لہذا اگر تنقیہ میں زیادتی کی جائے گی تو قوت کمزور ہو جائے گی۔

اور اسی طرح یہ بھی مناسب ہے کہ تنقیہ کے لیے ایسی دواؤں استعمال کریں جو بہت تیز نہ ہوں۔ لیکن پہلے مادہ کو نضج دے لیں اور نضج کے لیے روزانہ صبح کو ماء الاصول گلقند کے ساتھ پلائیں

Scanned with CamScanner

تا کہ ایسا نہ ہو کہ لطیف مادہ خارج ہو جائے ،اور غلیظ باقی رہ جائے۔جس سے علاج دشوار ہو جائے۔

پھر تنقیہ کرنے کے بعد گرم روغنوں [مثلاً روغن قسط ،روغن سداب ،روغن چمیلی] سے تمریخ کریں ،جن میں جند بیدستر [فرفیون اور عاقرقرحا] ملائے گئے ہوں

تشنج یبسی:

گاہے تشنج کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اعصاب میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں ،جو ان کے جوہر میں قائم ہوتی ہیں۔ جس سے اعصاب میں تشنج پیدا ہونے لگتا ہے کیونکہ اعصاب بذات خود سکڑ جاتے ہیں۔ان کی لمبائی اور چوڑائی کم ہو جاتی ہے اور عضلات اپنے مقام پیدائش کی طرف کھینچ جاتے ہیں ،لہذا عضو سمٹ جاتا اور سکڑ جاتا ہے جس طرح کے تر چمڑے آگ کے قریب لے جانے سے سکڑ جاتے ہیں اس لیے کہ چمڑے اس حالت میں سمٹ جاتے اور لاغر ہو جاتے ہیں۔ان کی لمبائی اور چوڑائی کم ہو جاتی ہے اور جس طرح کے عود [ایک باجہ کا نام ہے] کے اوتار دھوپ میں رکھنے سے اس قدر سمٹ جاتے اور سکڑ جاتے ہیں کہ ٹوٹ جاتے ہیں۔

علامات:

وقوع مرض سے پہلے خشکی پیدا کرنے والے اسباب وقوع میں آچکے ہیں، مثلاً استفراغات جیسا کہ شدید قے ، بہت زیادہ خون کا نکل جانا ،دستوں کا بہت زیادہ آنا ریاضت کی شدت اس لیے کہ زیادہ ریاضت کرنے سے رطوبتیں بکثرت تحلیل ہو جاتی ہیں اور تحلیل شدہ رطوبتوں کا بدل نہیں پہنچتا ،لہذا بدل ما یتحلل نہیں پہنچتا۔

بہت بھوکا رہنا کیونکہ طبیعت بھوک کی حالت میں بدن کی رطوبتوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ان کی طرف مائل ہو جاتی ہے، جس سے ان کا کسی قدر حصہ تحلیل ہو جاتا ہے اور جو حصہ باقی بچتا ہے وہ اعضاء کی غذا بن جاتا ہے، پھر جب بھوک شدید ہوتی ہے تو گرمی شدید ہو جاتی ہے ،اس لیے کہ گرمی کو تسکین دینے والی رطوبت موجود نہیں ہوتی ،لہذا تحلیل اور خشکی زیادہ ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس لیے بھی خشکی پیدا ہوتی ہے کہ بدل ما یتحلل میں کمی آجاتی ہے۔

نیز محرقہ بخار میں مبتلا ہونا کیونکہ تیز محرقہ بخار رطوبت غریزیہ کو فنا کر دیتا ،اعصاب کو خشک کر دیتا اور دماغ کو بھون ڈالتا ہے۔اس قسم کے تشنج کی علامت یہ بھی ہے کہ یہ بتدریج پیدا ہوتا

Scanned with CamScanner

ہے کیونکہ تشنج یابس صرف اسی وقت پیدا ہوسکتا ہے جب اعصاب میں لچک پیدا کرنے والی رطوبتیں اس قدر فنا ہو جائیں کہ اعصاب خود بخود سکڑ جائیں اور ایسا دفعۃً ہونا ناممکن ہے، بلکہ بتدریج ہی ہوسکتا ہے۔

اس قسم کے تشنج کا نام تشنج یابس ہے اور تشنج استفراغی بھی اور یہ لاعلاج ہے کیونکہ جو رطوبات اصلیہ اعضاء کے جوہر میں قائم ہیں، ان تحلیل شدہ حصے کا بدل ما یتحلل پہنچنا بالکل ناممکن ہے۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو بڑھاپے بلکہ موت کو دور کر دینے کا ذریعہ بھی ممکن تھا——اور ناممکن ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان رطوبات اصلیہ سے وہ رطوبات مراد ہیں جو اولاً اعضاء غذاء میں پکتی ہیں پھر اوعیہ منی میں، اس کے بعد ظرف رحم میں پکتی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جنین کے بدن کا جزو بن جاتی ہیں اور وہ رطوبتیں جو غذاء سے ولادت کے بعد بدن میں پیدا ہوتی ہیں وہ صرف اعضاء غذاء ہی میں پکتی ہیں۔ وہ رطوبات اصلیہ کا بدل ما یتحلل بننے اور ان کے قائم مقام ہونے کی قابلیت وصلاحیت نہیں رکھتیں۔ جس طرح پانی چراغ میں روغن زیتون کا قائم مقام نہیں ہوسکتا۔ البتہ اگر خشکی اس حد تک پہنچ گئی ہو کہ رطوبات اصلیہ فنا ہو گئی ہوں، بلکہ رطوبت ثانیہ[1] کی صرف پہلی اور دوسری رطوبتیں فنا ہو گئی ہوں تو ان کا قائم مقام ہونا ممکن ہے، لیکن یہ بھی مدت دراز میں ممکن ہے، لیکن مرض کی شدت و تیزی درد کی شدت کے باعث اس کی مہلت نہیں دے سکتی، بلکہ جلد ہی موت آموجود ہوتی ہے۔ جیسا کہ جالینوس نے صاف اور واضح طور پر بیان کیا ہے۔

لیکن بچوں اور جوانوں میں اس کا علاج ہوسکتا ہے کیونکہ ان کے بدن نشو و نما [بڑھوتری] کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ان کے اعصاب نرم اور لچکدار ہوتے ہیں۔ ان کی قوت نامیہ [بڑھانے والی قوت] ابھی تک بدن میں موجود ہوتی ہے، جو بدن میں تحلیل شدہ حصے سے زیادہ غذاء لاتی ہے اور اس لیے کہ ان کے بدن میں وہ رطوبتیں بھی زیادہ ہوتی ہیں، جو ان کے اعضاء کے جوہر میں قائم ہیں اور جن کے ذریعہ اعضاء باہم جڑے ہوئے اور ملے ہوئے ہیں، لہٰذا ان اعضاء میں ان رطوبتوں کا بالکل فنا ہونا شاذ و نادر ہی ہے، بلکہ ان رطوبتوں کا اس قدر حصہ باقی رہتا ہے، جس کے

۱۔ رطوبت ثانیہ۔ کی پہلی قسم سے وہ رطوبت مراد ہے جو لوگوں میں اخلاط سے پکنے کے بعد بنتی ہے اور عروق شعریہ میں موجود ہوتی ہے——اور دوسری رطوبت سے وہ رطوبت مراد ہے جو عروق شعریہ سے رس رس کر اعضاء پر شبنم کے مانند پڑی ہوتی ہے۔ اسی کو رطوبت طلیہ بھی کہتے ہیں [مترجم]

Scanned with CamScanner

سبب سے ان رطوبتوں کی تلافی ہوسکتی ہے، جو فنا ہو چکی ہے لیکن شاذ و نادر ہی ہوسکتا ہے جس کا سبب ہم بیان کر چکے ہیں کہ مرض مہلت نہیں دیتا ہے وہ بھی عرصہ دراز میں کیونکہ ایک ایسے عضو میں جو داخلی اور خارجی اسباب سے برابر تحلیل ہو رہا ہوئی رطوبت کا پیدا کرنا زیادہ مدت ہی میں ممکن ہے، تا کہ تھوڑی تھوڑی رطوبتیں عضو میں آتی رہیں اور وہ تحلیل شدہ رطوبت سے زیادہ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ عرصہ دراز میں رطوبت کی مقدار کافی ہو جائے۔

علاج:

تمام بدن اور خصوصاً عضو متشنج میں ہر ایک طریقہ سے رطوبت پیدا کریں مثلاً گدھی اور بکری کا دودھ پلائیں۔ ماء الشعیر اور لعاب بہدانہ ہمراہ شربت بنفشہ، شربت نیلوفر اور روغن کدو، روغن بادام پلائیں۔

غذاء میں بھیڑ اور بکری کے بچوں کے پائے اور پالک روغن بادام شیریں کے ساتھ پکایا ہوا۔ کنکریلی زمین پر بہنے والے دریا کی مچھلی کھلائیں۔ حریرہ پلائیں، جو نشاستہ گندم سے مصری اور روغن بادام کے ساتھ بنایا گیا ہو۔

بنفشہ، برگ کاہو، چھلے ہوئے جو، برگ خطمی برگ بید سادہ، برگ کدو اور نیلوفر کے جوشاندہ سے نطول کریں۔

روغن بنفشہ، گائے کی پنڈلی کا گودہ، مرغیوں کی چربی، موم سفید اور لڑکی والی عورت کے دودھ کے ساتھ لگائیں ——— اور بنفشہ خشک، خطمی، آرد جو ہمراہ لعاب اسپغول اور روغن کدو ضماد کریں۔

تشنج ورمی:

گاہے تشنج اعصاب کے گرم ورم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ ورم سے اعصاب کی چوڑائی بڑھ جاتی ہے اور لمبائی گھٹ جاتی ہے، لہذا وہ پھیل نہیں سکتے ہیں۔

تشنج ایذائی:

گاہے تشنج کسی ایسی موذی چیز کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جس سے اعصاب اپنے مبداء [دماغ] کی طرف بھاگتے اور اسے دفع کرنے کے لیے بذات خود سکڑ جاتے ہیں لہذا ان کی لمبائی گھٹ جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

یہ موذی چیز گاہے قطع [عصب کا کٹ جانا] ہوتا ہے جو عضلات یا اعصاب میں لاحق ہوتا ہے، لیکن اس حد تک نہیں پہنچتا کہ عصب بالکل کٹ جائے، کیونکہ عصب کے بالکل کٹ جانے سے تشنج نہیں پیدا ہوتا، بلکہ استرخاء پیدا ہوا کرتا ہے۔

یا یہ ایذا دینے والی چیز کوئی گرم خلط ہوتی ہے۔ جو لاذع اور اکال ہوتی ہے۔ یعنی کوئی پہلے یہ اسباب واقع ہوتے ہیں —— اور اگر معدہ پر صفراء کے گرنے کی وجہ سے تشنج ہوتا ہے تو صفراوی قے، متلی اور معدے کی جلن ظاہر ہوتی ہے —— اور اگر تشنج کا سبب معدہ، رحم اور عصبی اعضاء کے امراض ہوتے ہیں تو ان اعضاء میں آفت موجود ہوتی ہے —— اور اگر دیدان [کرم شکم] تشنج کا سبب ہوتے ہیں تو اس کی علامت یہ ہے کہ یہ کیڑے کبھی کبھی گرا کرتے ہیں۔

علاج:

اعصاب کو اذیت سے بچائیں ورم اور قطع میں اذیت سے بچانے کی تدبیر اعصاب کے اورام اور ان کے تفرق اتصال میں بیان کی جائے گی۔

خلط حاد [تیز خلط] سے بچانے کی تدبیر یہ ہے کہ خلط کو خارج کریں۔

ضماد، نطول اور روغنوں وغیرہ سے عضو میں ٹھنڈک پہنچائیں۔

بچھوں اور سانپ کے کاٹنے اور زہریلی دواؤں کے کھانے کی صورت میں اذیت سے بچانے کی تدبیر آئندہ بیان ہوگی۔ لیکن شدید سردی کی اذیت سے محفوظ رکھنے کی تدبیر یہ ہے کہ گرم روغنوں، گرم نطول اور گرم کماد [تکور] استعمال کریں اور وہ تدابیر کام میں لائیں جو آئندہ سردی کے ضرر کو دفع کرنے کے لیے بیان کی جائیں گی اور جو تشنج کسی دوسرے عضو کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ان اعضاء کا علاج کریں۔ [جن کی شرکت سے تشنج پیدا ہوتا ہے] علاوہ ازیں عضو پر مناسب روغنوں کی تمریخ کریں اور کیڑوں کی صورت میں انہیں ہلاک کر کے خارج کریں۔

معمولات مطب:

اس کا اصول علاج بھی بالکل فالج ولقوہ کے مانند ہے۔ دورہ کے وقت مریض کو آرام وسکون سے رکھیں، تنگ کپڑوں کو کشادہ کر دیں اور جس حصہ میں تشنج پیدا ہو رہا ہو اس میں گرم تیل مل کر آہستہ آہستہ سیدھا کرنے کی کوشش کریں۔ چونہ ونوشادر پانی میں حل کر کے مریض کو سونگھائیں۔

Scanned with CamScanner

اگر مثانہ میں پیشاب جمع ہونے کی وجہ سے تشنج ہو تو سلائی سے خارج کر دیں اور ہلکے درجہ کے مسہل وحقنوں کے ذریعہ آنتوں کو صاف کریں۔

یہ حقنہ معمولی حالات میں مفید ہے۔ صابون دیسی ۲۰۰ گرام، نمک طعام ۱۰ گرام، سب کو ۲ لیٹر گرم پانی میں ملا کر روغن بیدانجیر ۲۰ ملی لیٹر اضافہ کر کے حقنہ کریں۔

بعد ازاں سبب مرض کو معلوم کر کے رفع کرنے کی کوشش کریں، مثلاً اگر اس کا سبب بلغم ہو تو منضج بلغم پلا کر دو یا تین مسہل دیں اور تنقیہ کے بعد یہ گولیاں کھلائیں۔

عاقر قرحا، حلتیت، جاؤشیر، قسط شیریں، ہر ایک ۳ گرام، جند بیدستر ۲ گرام، فلفل سیاہ ۳ گرام، سب کو کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور صبح وشام ۲-۳ عدد کھلائیں۔

رفع قبض کے لیے قرص ملین ۲ عدد یا اطریفل زمانی ہفتہ میں دو بارہ کھلائیں اور یہ تیل مالش کریں۔

جند بیدستر، فرفیون، میعہ سائلہ، ہر ایک ۴ گرام، سب کو باریک کر کے موم ۱۰ گرام، روغن سوسن، روغن بیدانجیر ہر ایک ۴۰ ملی لیٹر ملا کر عضو پر ملیں۔

فراغتِ مسہل کے بعد تقویت جسم کے لیے کشتہ مرجان جواہر والا ۲ برنج، خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ گرام میں ملا کر صبح کو کھلائیں اور کشتہ طلاء کلاں ۲ برنج خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۵ گرام میں ملا کر ——— یا خبث الحدید ۲ برنج دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ گرام میں ملا کر کھلائیں۔

[بقیہ تمدد کے ذیل میں ملاحظہ کریں۔]

تمدد وکزاز

تعریف:

تمدد وہ تشنج ہے جو اعصاب کے دونوں جانب [آگے اور پیچھے] پیدا ہوتا ہے، لہٰذا عضو کھڑا رہتا ہے اور کسی جانب نہیں مڑتا، وہ جس حالت میں بھی ہوتا ہے اس سے زیادہ نہ سکڑتا ہے نہ پھیلتا ہے اور نہ لوٹتا ہے اور نہ مڑتا ہے، یہاں تک کہ انسان ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس کے عضو میں جوڑ ہی نہیں ہیں، جہاں سے کہ وہ مڑے۔

جالینوس کا کلام بھی مصنف کی اس اصطلاح کو بتلاتا ہے، چنانچہ بقراط کے اس قول کی شرح میں کہ:

''جسے تمدد پیدا ہوتا ہے وہ شخص چار روز تک ہلاک ہو جاتا ہے، لیکن اگر چار روز سے تجاوز

کر جائے تو تندرست ہو جاتا ہے''۔

جالینوس نے کہا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ تمدد پیچھے اور آگے کے دو تشنجوں سے مرکب ہوتا ہے، اسی لیے تمدد تشنج بسیط [سادہ تشنج] سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور تمدد شدید کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اس تمدد کا بحران روز ہوتا ہے۔

اور تمدد تشنج کا ضد ہوتا ہے۔ یہ بات قابل اعتراض ہے۔ شیخ نے کہا ہے:

''تمدد وہ مرض ہے جو اعضاء مرکبہ میں پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ کو ان اعضاء کے سکڑنے سے روک دیتا ہے جو سکڑ سکتے ہیں''۔

یہ تعریف اعضاء کو پھیلنے سے روکنے یا نہ روکنے کے لحاظ سے عام ہے۔ [یعنی اعضاء پھیلیں یا نہ پھیلیں، دونوں صورتوں پر یہ تعریف حاوی ہے] پس تمدد اس لحاظ سے تشنج کا ضد ہے کہ یہ عضو کو سکڑنے سے روک دیتا ہے۔ جس طرح تشنج اعضاء کو پھیلنے سے روک دیتا ہے۔ لیکن تمدد کی جو تعریف مصنف نے کی ہے اس کے لحاظ سے تمدد تشنج کا ضد نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ دو تشنجوں سے مرکب ہوتا ہے۔

اور اسباب میں تشنج کا شریک ہوتا ہے کیونکہ تمدد بھی تشنج کے مانند امتلاء، استفراغ اور اذیت سے پیدا ہوتا ہے۔

کزاز کی وجہ تسمیہ:

کزاز کا نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے، اس لیے کہ ''کزاز'' کے معنی لغت میں سکڑنے اور خشکی کے ہیں۔ [جو اس مرض میں لازمی ہے۔]

گاہے کزاز اس تشنج کو کہا جاتا ہے جو ہنسلی کے عضلات سے شروع ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے عضلات لمبائی میں آگے یا پیچھے کی طرف یا دونوں طرف [آگے یا پیچھے] تن جاتے ہیں۔ عضلات دونوں طرف اس وقت تنتے ہیں جب تمدد دو تشنجوں سے مرکب ہوتا ہے۔

اور گاہے کزاز ہر ایک تشنج کو کہتے ہیں، خواہ وہ کسی بھی عضو میں ہو —— اور گاہے کزاز کا نام خاص طور پر اس تمدد کے لیے بولا جاتا ہے جو اندرونی سردی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ سردی اس قدر ہوتی ہے کہ رطوبت کو جما دیتی ہے مثلاً وہ تشنج جو افیون کھانے اور زیادہ ٹھنڈا پانی پینے سے پیدا ہوتا ہے۔

اور یا بیرونی سردی سے پیدا ہوتا ہے مثلاً وہ تشنج جو برف اور سرد ہوا کے لگنے اور سرد پانی میں غوطہ لگانے سے پیدا ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

خواہ یہ تمدد ایک جانب ہو، یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ مصنف نے تمدد کی جو تعریف کی ہے اس کے لحاظ سے تمدد ایک جانب نہیں ہو سکتا۔

اور خواہ دونوں جانب ہو جالینوس نے کہا کہ "تمدد گاہے شدید سردی سے پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اعصاب میں جمود کے مشابہ حالت پیدا ہو جاتی ہے" ——— اور رازی نے کہا ہے کہ "کزاز اسی قسم کو کہتے ہیں ——— اور گاہے کزاز خاص طور پر ان عضلات کے جمود کو کہتے ہیں جو ریڑھ کے مہروں پر واقع ہیں۔

کزاز کا سبب:

اس جگہ کزاز سے مراد وہ تمدد ہے جو شیخ کی تعریف کے مطابق تشنج کا مقابل ہوتا ہے۔ اگر کزاز مادی ہو تو اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ سرد اور کزاز پیدا کرنے والی رطوبت [رطوبت باردہ کازہ] اعصاب کے ریشوں میں نفوذ کر جاتی ہے اور پھر وہاں [خود بخود یا بیرونی یا اندرونی طور پر سردی پہنچنے سے] جم جاتی ہے اور سختی کی حالت میں باقی رہتی ہے، لہذا عضو کا سکڑنا اور مڑنا مشکل ہو جاتا ہے لیکن اس کی لمبائی کم نہیں ہوتی اور یہ رطوبتیں عضو کے مسامات دخلل کو بھر دینے کے باوجود اس کی لمبائی کو بدستور حالت میں محفوظ رکھتی ہیں، کیونکہ یہ رطوبتیں اعصاب کے ریشوں میں مادۂ استرخاء کے نفوذ کے مانند یکساں نفوذ کرتی ہیں۔ البتہ یہ فرق ہے کہ مادۂ استرخاء رقیق اور نرم کرنے والا ہوتا ہے اور مادۂ تمدد منجمد اور سخت ہوتا ہے، اس کو اعصاب جذب نہیں کر سکتے اور نہ عضو کو یہ رطوبتیں مڑنے اور سکڑنے دیتی ہیں اور مادہ تشنج [تشنج پیدا کرنے والا مادہ] غلیظ ہوتا ہے۔ وہ اعصاب کے اندر اگرچہ نفوذ کر جاتا ہے لیکن اس کا نفوذ یکساں نہیں ہوتا بلکہ اس کے نفوذ کرنے کی صورت مختلف ہوتی ہے، اس لیے مادہ تشنج عصبی ریشوں کو چوڑائی میں پھیلا دیتا ہے اور عضو کو پھیلنے سے روک دیتا ہے۔

یا مادہ [رطوبت] اعصاب کی جڑوں میں ان کے مقام پیدائش میں واقع ہوتا ہے۔ پس یہ مادہ اعصاب کو پیچھے سے لمبائی میں [مبداء کی خلاف جانب کو] دھکیل دیتا ہے لہذا عضو سکڑنے پر قادر نہیں ہو سکتا یا تمدد کا سبب کوئی اذیت ہوتی ہے جو اعصاب کی جڑوں میں پہنچتی ہے مثلاً کسی زہریلے جانور کے کاٹنے یا لذع پیدا کرنے والے مادے یا ضرب سے یا ان کے علاوہ کسی دوسرے سبب سے جیسا کہ شدید قے کے بعد تمدد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ شدید قے سے

Scanned with CamScanner

معدے میں اذیت پہنچتی ہے جس سے اعصاب لمبائی میں مخالف جانب کو بھاگتے ہیں۔

کزاز یابس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ جب عضلات خشکی کے باعث [اور رطوبتوں کے تحلیل ہوجانے کی وجہ سے] چوڑائی میں کم ہوجاتے ہیں تو ان عضلات کی لمبائی بڑھ جاتی ہے۔[اور اس سے روح کے راستے سکڑ جاتے ہیں] لہٰذا ان راستوں میں قوتِ محرکہ کا نفوذ کرنا دشوار ہوجاتا ہے جو عضلات کو سکیڑ سکے، جس سے عضلات اعضاء کو سکیڑنے کے لیے امداد کرے۔

تمدد [جو دو مخالف جانب کے تشنجوں کے مرکب ہونے سے پیدا ہوتا ہے] اور کزاز [جو دونوں طرف پیدا ہوتا ہے] دونوں تشنج مفرد سے زیادہ ردی ہوتے ہیں کیونکہ دوہرا تمدد لازمی طور پر تشنج مفرد سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اسی لیے ان دونوں [تمدد و کزاز] کا فیصلہ چوتھے روز ہوتا ہے۔ مریض اچھا ہوجاتا ہے۔ یا ہلاک ہوجاتا ہے۔ لیکن تشنج یابس [خشک تشنج] ان دونوں [تمدد و کزاز] سے زیادہ خراب ہوتا ہے خواہ یہ دونوں بھی خشک ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ تشنج یابس کی خشکی کزاز یابس اور تمدد یابس دونوں کی خشکی سے زیادہ شدید ہوا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں تشنج یابس ان دونوں [تمدد یابس اور کزاز یابس] سے اس لحاظ سے بھی زیادہ خراب ہوتا ہے کہ تشنج کی خشکی اس قدر ہوتی ہے کہ بھُن جانے کے طور پر عضلات کا طول و عرض کم ہوجاتا ہے، لیکن تمدد و کزاز میں صرف عرض کم ہوتا ہے۔ اسی لیے کزاز میں عضو ایسا نظر آتا ہے گویا کہ وہ لمبا ہوگیا ہے اور تشنج میں ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ وہ چھوٹا اور دبلا ہوگیا ہے۔

گاہے کزاز کا سبب غلیظ ریح ہوتی ہے جو عضلات میں تناؤ پیدا کردیتی ہے اس قسم کا کزاز دفعۃً پیدا ہوتا اور بہت جلد دور ہوجاتا ہے لیکن اس کے باوجود یہ مرض شدید ہے۔

اور گاہے کزاز زخم یا آگ سے جلنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جس سے عضلات اذیت پاتے اور دردناک ہوتے اور سکڑنے سے عاجز ہوجاتے اور رک جاتے ہیں اور درد کی وجہ سے حرکت کو برداشت نہیں کرسکتے، لہٰذا ایک ہی شکل پر باقی رہتے ہیں۔

علامات:

اگر کزاز آگے کی طرف ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ چہرہ سرخی مائل ہوتا ہے کیونکہ اعضاء تنفس میں تناؤ پیدا ہونے اور عضلات تنفس کے کھنچ جانے کے باعث خناق اور ضیق النفس جیسی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔ اسی لیے مریض کے سانس میں شدتِ تنفس کے باوجود تنگی ہوتی ہے، لہٰذا

Scanned with CamScanner

وہ ہوا جو سانس کے ذریعہ خارج ہوتی ہے اعضاء کی طرف لوٹ آتی ہے۔ درانحالیکہ بخارات اور خون وغیرہ بھی اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ لہذا دماغ اور اس کے قریبی اعضاء خون سے بھر جاتے ہیں، جس کی وجہ سے چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، جیسا کہ اس شخص کا چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں جس کی گردن کو رومال سے باندھ دیا گیا ہو۔

یا چہرہ سبزی مائل ہوتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب دماغ اور سر کی رگیں بھر جاتی ہیں اور ان میں اس قدر مواد جمع ہو جاتے ہیں کہ سانس کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ جس سے حرارت غریزی کی ترویح موقوف ہو جاتی ہے۔ [یعنی حرارت غریزی کو ہوا نہیں ملتی] لہذا حرارت غریزی بجھ جاتی اور گھٹ جاتی ہے اور ایسی حالت میں رطوبتوں پر سردی کا غلبہ ہو جاتا ہے، لہذا وہ جم جاتی اور کثیف ہو جاتی اور جلد سکڑ جاتی ہیں اور جلد کے اندر سے ان شفاف اجزاء کا بہت سا حصہ نکل جاتا ہے جو سفیدی اور سرخی کا موجب ہے، لہذا جلد کی رنگت سے چمک اور تازگی زائل ہو جاتی ہے اور وہ سبزی مائل ہو جاتی ہے چہرہ نیلگوں اور سیاہی مائل ہوتا ہے جب کہ جلد کے اندر سے تمام شفاف اجزاء خارج ہو جاتے ہیں۔ [یعنی سبزی کی حالت میں ان شفاف اجزاء کا اکثر حصہ خارج ہو جاتا ہے اور نیلگوں و سیاہی مائل ہونے کی صورت میں یہ شفاف اجزاء بالکل خارج ہو جاتے ہیں۔ مترجم]

دونوں آنکھیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کا سبب بھی دماغ کا امتلاء ہوتا ہے اور مریض ایسا نظر آتا ہے گویا کہ وہ ہنس رہا ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ چہرے اور دونوں جبڑوں کے عضلات میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اور مریض کو نیند نہیں آتی۔ جس کی وجہ درد کی شدت ہوتی ہے، کیونکہ کزاز کی تمام قسموں میں درد لازمی ہوتا ہے اور نیند نہ آنے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ دماغ سے رطوبتیں جذب ہو جاتی ہیں۔ [جس سے دماغ خشک ہو جاتا ہے] پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ جس کا سبب حجاب حاجز اور عضلات شکم کا تناؤ ہوتا ہے۔ اس لیے کہ پیشاب مثانہ سے قوت طبعی [قوت دافعہ جو مثانہ میں طبعی طور پر موجود ہے] کے ذریعہ اور ان عضلات کی مدد سے خارج ہوتا ہے جو مثانہ پر سکڑتے اور جو کچھ مثانہ کے جوف میں ہوتا ہے اس کو دبا کر خارج کرتے ہیں۔

بعض اوقات مریض کو تھوڑا تھوڑا پیشاب بلا ارادہ آتا رہتا ہے، کیونکہ مثانہ کے منہ پر ایک عضلہ لگا ہوا ہے جو سکڑ کر پیشاب کو روکے رکھتا ہے۔ پس جب یہ عضلہ جو مثانہ کی گردن کے گرد واقع ہے کھنچ جاتا ہے تو پیشاب کے روکنے کے لیے نہیں سکڑتا، لہذا پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا رہتا ہے اور

بعض اوقات زیادہ دباؤ کے باعث [جو دباؤ اندرونی اور بیرونی طور پر اعضاء کے تناؤ سے پیدا ہوتا ہے] رگوں کے پھٹ جانے سے مریض کو خون کا پیشاب آنے لگتا ہے۔

تمدد اور کزاز کے اسباب [مثلاً رطوبت، خشکی، ورم اور اذیت] کی علامتیں تشنج میں بیان ہو چکی ہیں، اسی طرح ان کا علاج بھی ہے لیکن کزاز کا علاج جیسا کہ شیخ نے کہا ہے، تشنج کی نسبت جلد کرنا چاہیے، کیونکہ کزاز گلا گھونٹ کر مریض کو دفعتہً ہلاک کر دیتا ہے۔

معمولات مطب:

یہ روغن تشنج کے لیے نہایت مفید ہے۔ اس کو روغن مجموعہ کہتے ہیں۔

نسخہ:

روغن خیری روغن یاسمین، روغن بلغم، روغن سوسن، روغن ارنڈی، روغن خوبانی، روغن غار ہر ایک ۱۰ ملی لیٹر میں جند بیدستر، مشک ۳ گرام ملا کر ہلکا سا جوش دیں اور استعمال کریں۔

بعض اطباء نے اس نسخہ کی بہت تعریف کی ہے: ایک سیاہ مرغی کا گلا گھونٹ دیا جائے اور ویسے ہی ہانڈی میں ڈال کر رات بھر اس قدر پکایا جائے کہ اس کا گوشت پانی میں بالکل حل ہو جائے اور تشنج کے مریض کو پلایا جائے تو اسی روز افاقہ ہو جاتا ہے۔ اگر سنگ مقناطیس تشنج کے مریض کے ہاتھ میں رکھا جائے تو تشنج فوراً زائل ہو جاتا ہے۔

یہ گولیاں بھی تشنج کے لیے بہت مفید ہیں۔

نسخہ:

تخم کرفس، تخم اسپند، مصطگی، زعفران، ہر ایک ۳،۵ گرام،، ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ ہر ایک ۷ گرام، سکبینج، مقل ارزق، ہر ایک ۵ گرام، پودینہ، فطراسالیون، شگوفہ اذخر، قسط تلخ، نرکچور، عود، وج ہر ایک ۵ گرام، تمام کو کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر گولیاں بنائیں۔

مقدار خوراک ۷ گرام، ہمراہ ماء العسل۔ مریضان کزاز کے لیے یہ دوائیں مفید ہیں۔

نسخہ:

جاؤشیر، وج سفید، قسط تلخ، ہموزن لے کر ۵ گرام، سوتے وقت کھلائیں۔

یہ معجون بھی تمدد و کزاز میں مفید ہوتی ہے:

Scanned with CamScanner

نسخہ:

برگ سداب، جند بیدستر، مشک، ہینگ، ہر ایک ۴ گرام، شگوفہ اذخر، پودینہ، ابریشم، سکبینج، جاؤشیر گوگل، علک البطم، ہر ایک ایک گرام، بزرشوکۃ البیضاء، تخم حرمل ۴ گرام، خصیۃ الثعلب ۴،۵ گرام، زراوند، گول، عاقر قرحا، نمک طعام، اولاً تمام گوندوں کو گلاب میں حل کرلیا جائے، بعدازاں تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد میں مل کر معجون بنائیں۔ اس معجون کو چالیس روز تک ایک چینی کے برتن میں دفن کریں، بعدازاں ۷ گرام، سے ۹ گرام، تک استعمال کریں۔ [شریف خان]

رعشہ

[کپکپی]

وجہ تسمیہ:

رعشہ کے معنی لغت میں "کانپنا اور ہلنا" ہیں۔ اس مرض کا نام "رعشہ" لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ [کیونکہ اس مرض میں کانپنا لازمی ہے]

تعریف:

رعشہ ایک مرض آلی ہے] یعنی رعشہ ایک مرض ہے جو اعضاء آلیہ یعنی اعضاء مرکبہ میں پیدا ہوتا ہے اور اعضاء مرکبہ ان اعضاء کو کہتے ہیں، جن کے کسی ایک جز پر کل کا نام صادق نہیں آتا۔ [مثلاً ہاتھ ایک مرکب عضو ہے، انگلی اس کا ایک جزء ہے، لیکن انگلی کو ہاتھ نہیں کہہ سکتے۔ مترجم]

جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ [عضو مرتعش کی] قوت محرکہ جو عضو کو اٹھاتی ہے بذات خود یا اپنے آلات [اعصاب کے باعث] عضلات کو متصل طور پر حرکت دینے سے [یا عضلات کو متصل طور پر ایک حالت پر قائم رکھنے سے] عاجز ہو جاتی ہے اور نیز متحرک عضو کے اس ثقل کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے، جو اس قوت محرکہ کے فعل میں مزاحمت پیدا کرتا ہے اور بوجھ چونکہ عضو کو نیچے کی طرف حرکت دیتا ہے۔ اس لیے یہ اختیاری حرکت [یا اختیاری سکون] کا مقابلہ کرتا ہے۔

"بوجھ قوت محرکہ کے فعل میں مزاحم ہوتا اور اختیاری حرکت کا مقابلہ کرتا ہے"۔

اس کا ثبوت وہ رعشہ ہے جو قوی و توانا آدمیوں کے پاؤں میں زیادہ بوجھ اٹھانے سے پیدا

Scanned with CamScanner

ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ قوت اگر قوی ہوتی تو وہ عضو کو گرنے نہ دیتی اور اگر قوت بے حد ضعیف ہوتی تو عضو بالکل گر جاتا، جیسا کہ مرض استرخاء میں گر جاتا ہے۔

لہٰذا اختیاری حرکتیں غیر اختیاری حرکتوں کے ساتھ مل جاتی ہیں جو عضو کے ثقل سے اور عضو کے نیچے کی طرف جانے سے پیدا ہوتی ہے۔

گاہے اس غیر اختیاری حرکت کو اس ثقیل مادہ سے بھی مدد پہنچتی ہے جو عضو کے نیچے کی طرف جانے کا موجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر سے نیچے گرنے والا پتھر اپنی قوت طبعی سے اور نیز قوت قاسر و[1] اسے نیچے آ گرتا ہے۔

یا عضو کا اختیاری سکون غیر اختیاری حرکت کے ساتھ مل جاتا کیونکہ قوت عضو کو اوپر اٹھانا چاہتی ہے یا اوپر قائم رکھنا چاہتی ہے، لیکن مرض کی وجہ سے کچھ دیر تک اوپر نہیں رک سکتی، لہٰذا عضو اپنے بوجھ سے نیچے جاتا ہے اور قوت اسے اوپر کھینچتی ہے، کیونکہ عضو میں کسی قدر قوت تو ضرور باقی ہوتی ہے اور ہمیشہ یہی کشمکش رہتی ہے، لہٰذا عضو کے سکون و حرکت دونوں میں حرکت ارتعاشیہ [کپکپی] ضرور ہوتی ہے۔

اسباب:

رعشہ کا سبب یا اعصاب کا سوء مزاج سرد ہوتا ہے جو اعصاب کے اعتدال کو تبدیل کر دیتا ہے، لہٰذا اعصاب اس روح سے کامل طور پر متاثر نہیں ہوتے جو ان میں نفوذ کرتی ہے۔ جس سے اعصاب کسی قدر مسترخی ہو جاتے ہیں۔ اس قدر مسترخی نہیں ہوتے کہ فالج پیدا ہو جائے یعنی پورا استرخاء نہیں ہوتا، حتی کہ اعصاب بالکل گر جائیں۔ بلکہ ان میں کسی قدر قوت باقی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے عضو کو اوپر کی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ لیکن یہ ضعیف ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عضو کو اوپر نہیں روک سکتے۔ لہٰذا عضو اپنے ثقل طبعی کی وجہ سے نیچے گرتا ہے۔ اس طرح ان دونوں کے درمیان مخالف حرکتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ بوڑھوں میں اور ان لوگوں میں پیدا ہوتا ہے جو سرد پانی بکثرت پیتے ہیں یا بے وقت پیتے ہیں] مثلاً نہار منہ، ریاضت کے بعد، حمام کے بعد خصوصاً جب شکم خالی ہو اور ان لوگوں میں پیدا ہوتا ہے جو ہمیشہ شراب پیتے ہیں کیونکہ شراب کی زیادتی بلکہ تمام غذاؤں کی زیادتی خواہ یہ گرم ہوں اور خواہ سرد حرارت غریزی کو بجھا کر اور دبا کر مزاج کو سرد بنا دیتی ہیں جس

[1] قوت قاسرہ وہ قوت ہے جو کسی چیز کی اپنی ذاتی قوت نہ ہو جیسے پتھر کا اوپر جانا بذاتہ نہیں بلکہ دوسری قوت کی وجہ سے ہے [مترجم]

Scanned with CamScanner

طرح زیادہ لکڑیاں تھوڑی آگ کو بجھا دیتی ہیں، لہذا اعصاب، روح اور قوت اعضاء کو حسب دستور حرکت دینے سے ضعیف ہو جاتے ہیں اور رعشہ اور استرخاء وغیرہ سرد امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں شراب نوشی سے رعشہ پیدا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شراب فاسد بخارات سے دماغی بطون کو پر کر دیتی ہے اور یہ بخارات اپنی کثرت کے باعث اور جھلیوں کے ٹھوس ہونے کی وجہ سے تحلیل نہیں ہوتے، لہذا یہ دماغی بطون میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور رطوبتیں بن کر اعصاب میں اتر آتے اور ان میں پھیل جاتے ہیں، جس کی وجہ سے اعصاب ان رطوبتوں سے بھیگ جاتے اور تر ہو کر ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ [جس طرح بھیگا ہوا چمڑا ڈھیلا پڑ جاتا ہے] لہذا رعشہ وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ یا شراب سے رعشہ اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ حرارت کے ضعیف ہونے کے وقت اور اس وقت جب کہ حرارت شراب کو ہضم کرنے سے عاجز ہوتی ہے، شراب تیز سرکہ بن جایا کرتی ہے، کیونکہ ایسی حالت میں شراب کے اندر جوش پیدا ہو جاتا ہے، جس طرح عصارات[1] میں ضعیف حرارت سے جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے شراب ترش ہو جاتی اور سرکہ کی طبیعت حاصل کر لیتی ہے اور یہ سرکہ تیز صرف اس لیے ہوتا ہے کہ وہ سرکہ جو بدن سے باہر شراب سے بنایا جاتا ہے تیز ہوا کرتا ہے تو اس صورت میں یہ کس طرح تیز نہ ہوگا جب کہ اس میں بدن کی حرارت بھی عمل کرتی ہے ــــ یا شراب سے رعشہ اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ شراب کی کثرت کے وقت اعصاب میں جو شراب پہنچتی ہے۔ [اعصاب کی] سردی اس کو سرکہ بنا دیتی ہے۔ خصوصاً جب شراب میں پانی ملا ہوا ہو ــــ اور سرکہ اعصاب کے لیے، بہت مضر چیزوں میں سے ہے۔

یا رعشہ کا سبب نامکمل سدہ ہوتا ہے جو اعصاب میں غلیظ لیسدار اخلاط سے پیدا ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے قوتِ محرکہ اعصاب میں پورے طور پر نفوذ نہیں کر سکتی اور ان میں نفوذ کرنے سے پورے طور پر نہیں رکتی۔ بلکہ کسی قدر قوت اعصاب میں نفوذ کرتی رہتی ہے۔ جو عضو کو اوپر کی طرف اٹھانے کا قصد کرتی ہے۔ لیکن عضو اپنے ثقل طبعی کے باعث اور خلط غلیظ کے ثقل سے [جو اس عضو میں ٹھہری ہوئی ہوتی ہے] نیچے کی طرف اترنا چاہتا ہے۔

علامات:

سوء مزاج سرد اور امتلاء کی علامتیں [جو سدہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں] فالج میں بیان ہو چکی ہیں

1- عصارات، عصارہ کی جمع ہے اور عصارہ تازہ پھلوں اور سبزیوں کے نچوڑے ہوئے پانی کو کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

علاج:

خلط کو خارج کریں جب کہ رعشہ کا سبب امتلاء ہو ــــــ اور اس خلط کا استفراغ ماء الاصول کے ذریعہ اور پھر حب شیطرج سے تھوڑا تھوڑا کریں۔ لیکن اگر یہ کافی ہو تو خیر ورنہ اس کا استفراغ ایارجات کے ذریعہ کریں۔ قوی دواؤں اور قوی استفراغ سے پرہیز رکھیں، کیونکہ اس قسم کی تمام چیزیں قوتوں کو تحلیل اور ضعیف کردیتی ہیں اور رعشہ کو بڑھادیتی ہیں۔

اور دونوں قسم کے رعشے [یعنی سوءِ مزاج سے پیدا ہونے والے رعشے اور امتلائی رعشہ] میں مزاج کو تبدیل کریں۔ اس غرض کے لیے روغن قسط اور روغن زنبق لگائیں۔

چرخ [لگڑ بگا] اور خرگوش کے شوربے میں مریض کو بٹھائیں۔

رطبہ [اسبت] کا ضماد لگائیں۔

گرم چشموں کے پانی سے غسل کرائیں۔

عضو ماؤف کو دبائیں اور مالش کریں۔

اس لیے کہ یہ تمام تدبیریں عضو ماؤف کی طرف بہت سا خون جذب کر کے اس مقام کو گرم کردیتی ہیں، جس سے قوت حرکت لوٹ آتی ہیں۔

گاہے رعشہ اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ عوارض نفسانیہ مثلاً غصہ وغضب، شرمندگی، خوشی اور خوف کی وجہ سے قوت محرکہ عاجز اور ضعیف ہو جاتی ہے چنانچہ ان میں سے بعض عوارض قوتِ محرکہ کو ضعیف کرتے ہیں جیسا کہ خوفناک چیز کے پہنچ جانے، بلند مقام سے [نیچے کی طرف] دیکھنے، کسی خوفناک درندہ کے راستہ میں مل جانے اور کسی بلند مرتبہ اور بارعب شخص کے مخاطب ہونے سے [قوت محرکہ کے عاجز اور ضعیف ہوجانے سے رعشہ ہونے لگتا ہے]، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خوف قوت حیوانی کو گھونٹ کر ضعیف کردیتا ہے لہٰذا قوت نفسانی بھی ضعیف ہو جاتی ہے، کیونکہ قوت نفسانی قوت حیوانی ہی کا ایک حصہ ہے۔

اور بعض عوارض قوتِ حیوانیہ کی حرکتوں کے نظام میں تشویش پیدا کردیتے ہیں۔ مثلاً غصہ و غضب جب خوف کے ساتھ ملا ہوا ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ چہرہ زرد پڑ جاتا ہے اور جب چہرہ سرخ ہو جاتا ہے تو یہ قلب کے قوی ہونے کی علامت ہوتا ہے، اس کے ساتھ رعشہ نہیں پیدا ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

اور مثلاً خوشی، بشرطیکہ قوت ضعیف ہو اور مثلاً شرمندگی۔ اس لیے کہ شرمندگی بھی روح کی حرکتوں میں اختلاف پیدا کر دیتی ہے اور اسے طبعی طریق سے بدل دیتی ہے، کیونکہ شرمندگی میں روح کی حرکت گاہے باہر کی طرف ہوتی ہے اور گاہے اندر کی طرف ——— اور روح کی حرکتوں میں تبدیلی ہونے کے ساتھ ہی قوتِ نفسانیہ کی حرکتوں میں تبدیلی ہونے کے ساتھ ہی قوتِ نفسانیہ کی حرکتوں کا نظام بھی بدل جاتا ہے۔ لہٰذا قوت نفسانی اعضاء کو برابر اٹھائے رکھنے سے عاجز ہو جاتی ہے اور رعشہ پیدا ہو جاتا ہے

گاہے رعشہ غصہ، خوشی اور مراد کے پورا ہونے سے بھی پیدا ہوتا ہے، بشرطیکہ ایسی حالت میں جلد کے نیچے رطوبت فضلیہ موجود ہو، جسے غصہ اور خوشی کی حرارت پگھلاتی اور باہر خارج کرتی ہے ——— اور گاہے رعشہ تنہا غصہ سے اور تنہا خوشی سے [بغیر اس کے کہ ان کے ساتھ کوئی دوسرا سبب مرکب ہو] پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ غصہ اور خوشی سے روح میں شدید بے چینی پیدا ہوتی ہے، جس سے روح کی حرکتوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے قوت کی حرکتوں کے نظام میں گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔

رعشہ کے ان اسباب میں سے جو قوت کو کمزور اور سست کر کے رعشہ پیدا کرتے ہیں، شکم سیر ہونے کی حالت میں جماع کی کثرت بھی ہے، کیونکہ جماع عام طور پر [خواہ کسی بھی حالت میں ہو] بے حد ضعف پیدا کرتی اور قوت کو ضعیف کر کے رعشہ پیدا کرتی ہے، کیونکہ جماع میں شدید لذت اور تکان پیدا کرنے والی حرکات کے باعث آخری غذاء کا جوہر، روح کا جوہر اور حرارت غریزی خارج ہو جاتے ہیں لیکن جب جماع شکم سیر ہونے کی حالت میں کیا جاتا ہے تو اس وقت مذکورہ بالا امور کے علاوہ اعصاب کی طرف غیر منہضم فضلات کو بھی جذب کر لیتا ہے، تاکہ ان کو اعصاب کا بدل ما یتحلل بنائے اور حرکت جماع اس جذب میں معین ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ فضلات آخر کار اس جگہ سرد ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ اگرچہ جماع سے بدن میں انزال سے پہلے حرارت غریبی [عارضی حرارت] میں حرکت جماع کے باعث جوش پیدا ہو جاتا ہے، لیکن آخر کار شدید سردی پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ جماع سے روح اور حرارت غریزی خارج ہو جاتی ہے، لہٰذا اس وجہ سے بھی رعشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

علاوہ ازیں رعشہ کے ان اسباب میں سے جو قوت کو ضعیف کر کے رعشہ پیدا کرتے ہیں اور مقابلہ امراض بھی ہے۔ جیسا کہ ناقہین میں [کثرتِ استفراغ اور بدل ما یتحلل کی کمی سے] رعشہ پیدا ہو جاتا ہے

علاج:

نفس کو تسکین دیں اور خوش کریں جب کہ رعشہ کا سبب عوارض نفسانیہ ہوں۔

مریض کو آرام و آسائش سے رکھیں تا کہ تحلیل زیادہ نہ ہو اور قوت زیادہ کمزور نہ ہو جائے۔

اور ہر قسم کے رعشہ میں رعشہ کے سبب کو زائل کریں

گاہے رعشہ کا سبب انتہائی خشکی ہوتی ہے اور یہ خشکی اس قدر ہوتی ہے کہ اعصاب خشک ہو کر اور ٹھیلے ہو کر بآسانی نہیں مڑتے جس طرح کہ خشک چمڑے نہیں مڑا کرتے ہیں، کیونکہ قوت محرکہ کے اعصاب میں نفوذ کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ ان میں اعتدال کے ساتھ رطوبت موجود ہو، تا کہ آلہ [عصب] روح کے نفوذ کو قبول کر سکیں، اس لیے کہ جب اعصاب خشک ہو کر سکڑ جاتے ہیں تو ان میں روح کا نفوذ کرنا دشوار ہو جاتا ہے —— اور اسی طرح اعصاب میں قوت محرکہ کی تاثیر کے لیے بھی رطوبت کے اعتدال کے ساتھ موجود ہونے کی شرط ہے تا کہ اعصاب انبساط و انقباض [پھیلنے اور سکڑنے] کو قبول کر سکیں، لیکن جب آلہ [اعصاب] میں خشکی اس قدر پیدا ہو جاتی ہے تو جو قوت اس میں نفوذ کرتی ہے وہ ضرور ضعیف ہو جاتی ہے، کیونکہ مزاج عضو [اعصاب] کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے روح کا مزاج بھی بدل جاتا ہے جو قوت کی حامل [سواری] ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں آلہ [اعصاب] بھی اس قوت کو قبول نہیں کرتے ہیں، لیکن اگر اعصاب میں خشکی درجہ انتہا تک نہ پہنچی ہو تو اس سے رعشہ نہیں پیدا ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ مدقوق میں حالانکہ خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔ لیکن تاہم اس کو رعشہ نہیں پیدا ہوتا۔ البتہ دق کی انتہائی حالت میں پیدا ہو سکتا ہے۔

علامات:

خشکی پیدا کرنے والا سبب پہلے واقع ہو چکا ہوتا ہے۔ رعشہ والا عضو اور عضلہ [جو اس عضو میں واقع ہے] لاغر ہوتا ہے اور عضو روغن کو جلد ہی جذب کر لیتا ہے لیکن [اس کے باوجود] اس عضو میں حرارت غریبی نہیں ہوتی۔

Scanned with CamScanner

علاج:

اس کا علاج تری پہنچانا ہے، جس طرح کہ تشنج یابس میں بیان ہو چکا ہے۔

گاہے رعشہ کسی ایسی اذیت سے پیدا ہوتا ہے جو اعصاب کو باہر سے پہنچتی ہے۔ جس سے اعصاب میں ایسا مزاج پیدا ہوتا ہے جو روح کے طبعی طور پر قبول کرنے کے مخالف ہوتا ہے اور پھر یہ ضرر اعصاب سے روح میں بھی پہنچ جاتا ہے، جس کے باعث اعصاب اور روح دونوں ایک ساتھ اعضاء کو حرکت دینے اور ان کو سیدھے طور پر قبول نہیں کرتے ہیں نیز سردی اعصاب کے قوام کو کثیف بنا دیتی ہے۔ لہٰذا ان میں روح بخوبی نہیں پہنچتی اور ان کی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ مثلاً شدید سردی جو اعصاب کے مزاج کو تبدیل کر دیتی ہے۔ جس کے باعث اعصاب روح کو پورے طور پر قبول نہیں کرتے ہیں نیز سردی اعصاب کے قوام کو کثیف بنا دیتی ہے، لہٰذا ان میں روح بخوبی نہیں پہنچتی اور ان کی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔

یا احتراق [اعصاب کا جل جانا]، کیونکہ اعصاب میں احتراق ہونے کے باعث روح اور اعصاب کا مزاج اعتدال سے منحرف ہو جاتا ہے، جس سے قوت ضعیف ہو جاتی ہے اور اس سے اعصاب کا جوہر بھی کسی قدر خشک ہو جاتا ہے، جس سے روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں، لیکن یہ پورے طور پر بند نہیں ہوتے۔ راستوں کے بند ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عصبی ریشے جمع ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے اوپر دب جاتے ہیں، لہٰذا ان میں روح بھی بخوبی نفوذ نہیں کرتی۔

یا کسی زہریلے جانور کا کاٹنا اس سے اعصاب اور روح کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے۔

علامات:

اس کی یہ ہے کہ سبب موجود ہوتا ہے۔

علاج:

علاج یہ ہے کہ سبب کو زائل کریں اور اس کے بقایا اثر کا تدارک کریں۔ سردی کے بقایا اثر کو اس طرح دور کریں کہ روغن زیتون میں عاقر قرحا، ہینگ اور جند بیدستر ملا کر لگائیں اور احتراق کے بقایا اثر کو دور کرنے کے لیے لعاب اسپغول، انڈے کی سفیدی اور سرد روغن لگائیں۔

زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی صورت میں وہ تدابیر اختیار کریں جو آخر کتاب میں بیان کی

Scanned with CamScanner

LUQMAN ... COLLEGE
BIJAPUR

جائیں گی۔

معمولات مطب:

رعشہ کا علاج بالکل دیگر امراض عصبانیہ کے مانند ہے، لہٰذا لعینہ وہی علاج کریں جو لقوہ اور فالج میں تحریر کیا گیا ہے۔ اگر سردی پہنچ جانے کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو جند بید ستر، عاقر قرحا، حلتیت، ہرایک تین گرام، روغن زیتون میں حل کر کے مالش کریں۔

مواد کی موجودگی میں نضج کے بعد مواد کا تنقیہ کریں اور معجون فلاسفہ ۵ گرام، معجون سیر علوی خاں، ہرایک ۵ گرام، معجون ازاراقی، معجون لنا، ہرایک ۳ گرام، دواء المسک حارہ ۵ گرام، میں کشتہ گئودنتی ۲ برنج ملا کر استعمال کریں۔

شراب خوری اور کثرت جماع کی وجہ سے جو رعشہ پیدا ہوتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ان چیزوں کو ترک کر کے مقوی دوائیں استعمال کریں۔ جیسے حب اعصاب ۲ عدد، حب خاص ایک عدد مکھن کے ہمراہ یا کشتہ طلاء کلاں ۲ برنج لبوب کبیر، دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ گرام، ہمراہ صبح کے وقت اور شام کو کشتہ مرجان ۲ برنج خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۵ ماشہ کے ہمراہ کھلائیں۔

اگر تریاق کبیر ایک دن میں ۹ گرام، چند بار کر کے کھالیا جائے تو رعشہ کو اسی روز بہت فائدہ ہوتا ہے۔

یہ طلاء بھی بہت مفید ہے: قسط، مرکی، جند بید ستر، فرفیون، مرچ سیاہ، ہرایک ایک گرام، کوٹ چھان کر روغن گل ۲۰ ملی لیٹر میں ملائیں اور رات کو سوتے وقت طلاء کریں اور صبح گرم پانی سے دھو دیں۔

اگر تازہ جوز مریض رعشہ کو کھلایا جائے تو بہت فائدہ دیتا ہے۔

اگر حمام میں بیٹھ کر روغن سداب ۱۲ ملی لیٹر پی لیا جائے تو بھی رعشہ کو مفید ہوتا ہے۔ [شریف خاں]

خدر

[کن بہری]

وجہ تسمیہ:

اس مرض کا نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے، کیونکہ خدر کے لغوی معنی "سُست ہو جانا" ہیں۔ [جو اس مرض میں لازم ہے]

Scanned with CamScanner

مصنف نے اس مرض کی تعریف میں بعض باتیں شیخ الرئیس کے کلام سے اور بعض باتیں ''صاحب کامل'' کے کلام سے اخذ کی ہیں۔ لیکن وہ اس امر سے ناواقف ہے کہ چیونٹیوں کے رینگنے جیسی حالت کا احساس صرف خدر کی بعض ہی قسموں میں ہوا کرتا ہے۔[سب قسموں میں نہیں ہوتا] لیکن ''صاحب کامل'' نے اس علامت کو خدر میں بیان کیا ہے تو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اس نے خدر کے اسباب:

۱-سدہ

۲-سوءمزاج

۳-ضغط [دباؤ] —— کے سوا اور نہیں بیان کیے ہیں اور ان اسباب سے جو خدر پیدا ہوتا ہے اور اس میں واقعی چیونٹیوں کے رینگنے جیسی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ مترجم چنانچہ مصنف نے کہا ہے:

تعریف:

خدر ایک مرض آلی ہے جو حس لمس کو باطل کر دیتا ہے بشرطیکہ اس کا سبب قوی ہو یا حس لمس کو کم کر دیتا ہے، بشرطیکہ سبب ضعیف ہو —— اور بہت سے اطباء متقدمین خاص طور پر خدر اس مرض کو کہتے ہیں جس میں ''حس'' فقط کم ہو جاتی ہے۔

اور مریض عضو میں چیونٹیوں کے رینگنے اور سوئیوں کے چبھنے جیسی حالت بغیر درد کے محسوس کرتا ہے اور ایسا صرف اس وقت ہوتا ہے جب عضو میں سوءمزاج سرد پیدا ہو جاتا ہے جو عصب کو کثیف بنا دیتا اور اس کے اجزاء کو سمیٹ دیتا ہے نیز روح کے قوام کو اور عضو سے چڑھنے والے بخارات کو غلیظ بنا دیتا اور روح کے راستوں اور مسامات کو تنگ کر دیتا ہے، لہذا جب یہ روح جس کا مزاج سرد اور قوام غلیظ ہے، حرکت کرتی ہے نیز یہ بخارات حرکت کرتے اور اعضاء حساسہ سے گزرتے ہیں تو انسان سردی کی اذیت کے باعث چیونٹی کے رینگنے اور سوئی کے چبھنے جیسی کیفیت محسوس کرتا ہے، جیسا کہ شمالی ممالک میں سرد ہوا کے چلنے سے جلد میں سوئی کے چبھنے جیسی حالت مسرور ہوا کے لذع پیدا کرنے کے باعث معلوم ہوا کرتی ہے یا ایسا اس وقت ہوتا ہے جب عضو کے باندھنے وغیرہ سے عضو میں خون بھر جائے، جو ہوا کے راستوں کو بند کر کے حرارت غریزی کو گھونٹ دیتا ہے اور نیز روح کے قوام کو اور ان بخارات کو کثیف بنا دیتا ہے جو اس عضو سے چڑھتے ہیں، لہذا اس روح اور بخارات کے حرکت کرنے کے وقت چیونٹیوں کے رینگنے جیسی کیفیت معلوم

Scanned with CamScanner

ہوتی ہے ساتھ ہی اس بے حس عضو کا طبعی طریق پر حرکت کرنا دشوار ہوتا ہے چنانچہ اس عضو میں خدر کے ساتھ یا رعشہ ہوتا ہے بشرطیکہ سبب ضعیف ہو یا استرخاء ہوتا ہے بشرطیکہ سبب قوی ہو —— اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی عضو کی قوتِ حس باطل ہوجاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی حرکت بھی باطل ہوجاتی ہے۔ کیونکہ حرکت بہت زیادہ قوت کے ذریعہ ہی پوری ہوا کرتی ہے۔ تا کہ قوت اعضاء کو کھینچ سکے اور ان کو حرکت دے سکے، خصوصاً زیادہ بھاری اعضاء کو حرکت دے سکے، ان کے بوجھ کو اٹھا سکے اور ان کو روک سکے۔ لیکن قوت حس کے لیے ادنیٰ اور معمولی قوت بھی کافی ہوتی ہے، کیونکہ احساس ایک قسم کا انفعال [متاثر ہونا] ہے اور حرکت ایک قسم کا فعل [اثر کرنا] ہے۔ اس لیے حرکت دینے والی قوت کے لیے حرکت کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ جب تھوڑی سی لطیف قوت رکتی ہے تو اس سے پہلے قوی اور کثیف قوت کا رکنا ضروری ہے۔

البتہ اگر عصب حس عصب حرکت کے مخالف ہو تو اس صورت میں حس لمسی میں خدر پیدا ہوجاتا ہے، لیکن عضو کی حرکت میں کوئی دشواری نہیں پیدا ہوتی ہے۔

اور حس ردی ہوتی ہے یعنی حس ناقص یا باطل ہوتی ہے۔ یہ شرط کلامِ سابق کی موجودگی میں بے ضرورت ہے۔ [کیونکہ حس کی خرابی تو پہلے ہی بیان ہوچکی ہے۔ مترجم]

سبب:

خدر ضغطی:

خدر کا سبب یہ ہوتا ہے کہ قوتِ حساسہ اعضاء میں نفوذ کرنے سے [بالکل یا کسی قدر] رک جاتی ہے اور اس کے رکنے کا سبب یا دباؤ ہوتا ہے جو اعصاب پر پڑتا ہے، جیسا کہ ہڈی کے ٹوٹنے [کسر] اور جوڑ کے اکھڑنے [خلع] کی صورت میں ہوا کرتا ہے کیونکہ ہڈی کے ٹوٹنے اور جوڑ کے اکھڑنے کی صورت میں ہڈی کی طبعی وضع بدل جاتی ہے اور کسی ایک جانب کو جھک جاتی ہے، جس سے اس جانب کا پٹھا دب جاتا ہے اور روح کے راستے بند ہوجاتے ہیں۔ یا جیسا کہ عضو پر بیٹھنے اور عضو پر بند باندھنے سے دباؤ پہنچ کر عضو سن ہوجاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ دباؤ کو دور کریں چنانچہ ہڈی کو اس کی جگہ پر بٹھائیں، بیٹھنے کی صورت کو بدل دیں اور بند کو کھول ڈالیں۔

Scanned with CamScanner

خدر سدی:

یا خدر کا سبب سدہ ہوا کرتا ہے جو اعصاب میں خام، غلیظ اور سرد خلط سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے قوت حس اعصاب میں نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے ـــــ یا یہ سدہ مرطوب پانی جیسے فضلات سے پیدا ہوتا ہے، جنہیں اعصاب جذب کر لیتے ہیں [اور ان سے تر ہو کر] ڈھیلے ہو جاتے اور لٹک پڑتے ہیں اور قوت حس کے راستے بند ہو جاتے اور ایک دوسرے کے اوپر دب جاتے ہیں کیونکہ اعصاب کے ریشے ڈھیلے اور سست ہو جاتے ہیں۔

علامات:

بدن ڈھیلا ہوتا ہے کیونکہ بدن میں رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ خون کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔

اور بدن سست ہوتا ہے کیونکہ اعصاب مسترخی ہو جاتے ہیں اور بدن کا بوجھ اٹھانے سے سست ہو جاتے ہیں اور نفسانی قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں۔

بدن کا رنگ سفید ہوتا ہے اور حواس کند ہوتے ہیں بشرطیکہ رطوبت دماغ میں ہو، کیونکہ اس سے روح غلیظ ہو جاتی ہے اور اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

علاج:

اس فالج کا علاج کریں، جو سردی اور تری سے پیدا ہوتا ہے

گاہے اعصاب میں سدہ خون سے بھی پیدا ہو جاتا ہے جو عضو مخدر کی طرف بہت سا آ گرتا ہے جس کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ بدن خون سے پر ہوتا ہے یا عضو ایسی وضع میں ہوتا ہے کہ اس کی طرف خون بہت زیادہ آ جاتا ہے، جس سے شرائین اس قدر پُر ہو جاتی ہیں کہ روح حیوانی کی آمد بند ہو جاتی ہے اور وہ گھٹ جاتی ہے۔ ایسی حالت میں عضو روح نفسانی کو قبول کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے ـــــ یا میرے نزدیک یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے کہ خود روح حیوانی کا رک جانا بھی خدر پیدا کر دیتا ہے، جیسا کہ جالینوس نے اپنے دو قولوں میں سے ایک قول کے ثبوت میں بیان کیا ہے کہ خدر عضو کے مردہ ہو جانے کے مانند ہے ـــــ اور موت سے مراد یہ ہے کہ اعضاء میں روحوں کی آمد بالکل بند ہو جائے، اسی لیے دماغ جب روح حیوانی کے رک جانے کے باعث [جو دماغ کو گرم

Scanned with CamScanner

کرتی ہے [طبعی حالت سے زیادہ سرد ہو جاتا ہے تو ماغ میں خدر [بے حسی] پیدا ہو جاتی ہے اور اس آخری قسم میں [جو عضو کی وضع سے پیدا ہوتی ہے] اگر عضو کی وضع بدل دی جاتی ہے اور اس وضع کو دور کر دیا جاتا ہے، جس پر قائم رہنے سے اس کی طرف خون گر رہا ہے، تو اس کی طرف حس لوٹ آتی ہے۔

علامات:

رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے کیونکہ بخارات جمع ہو جاتے ہیں۔

علاج:

اگر عضو کی وضع تبدیل کرنے سے خدر نہ جائے تو فصد کریں اور غذا کم کر دیں

خدر سوء مزاجی:

گاہے خدر کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اعصاب کے جوہر میں کثافت پیدا کرنے والے سوء مزاج سرد سے غلظت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ سوء مزاج اعصاب کے جوہر کو سمیٹ دیتا اور اسے ٹھوس بنا دیتا ہے۔ لہذا اعصاب میں روح نفسانی بخوبی نفوذ نہیں کرتی ہے کیونکہ اعصاب کے راستے سکڑ جاتے اور بند ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاؤں کی قوتِ حس ہاتھ کی قوتِ حس کی نسبت مخدر [بے حس] جیسی ہوتی ہے اور ایڑی کی جلد پنڈلی کی نسبت مخدر [بے حس] جیسی ہوتی ہے۔

علامات:

اعصاب غلیظ [کثیف اور سخت] ہوتے ہیں۔ گرمی پہنچانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ گرمی سے سبب دور ہو جاتا ہے۔

علاج:

اعصاب کو نرم کریں اور اس غرض کے لیے گرم روغن اور نیم گرم پانی استعمال کریں مزاج کو تبدیل کریں اس غرض کے لیے گرمی پیدا کرنے والے ضماد اور نطول استعمال کریں اور مالش کریں جس سے عضو سرخ ہو جائے۔

خدر یبسی:

گاہے اعصاب کا سدہ خشکی سے پیدا ہوتا ہے۔ جس سے اعصاب کے راستے بند ہو جاتے ہیں، کیونکہ خشکی سے اعصاب کے ریشے سمٹتے اور ایک دوسرے کے نیچے دب جاتے ہیں کیونکہ

Scanned with CamScanner

جب وہ رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں جو عصبی ریشوں کے خلل کو بھرتی ہیں تو خلا پیدا ہونے کے باعث یہ ریشے سمٹ جاتے اور سکڑ جاتے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ خشک تشنج کی علامتیں موجود ہوتی ہیں اس کا علاج بھی خشک تشنج کے مانند ہے

خدر سمی:

گاہے خدر زہروں سے پیدا ہوتا ہے خواہ وہ سرد ہوں، جیسا کہ افیون اور خواہ گرم ہوں جیسے کہ بچھناک [بیش] —— اور یہ زہر اس لیے خدر پیدا کرتے ہیں کہ یہ روح کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہیں، اعضاء کی صحت میں تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں، لہٰذا اعضاء روح کو کما حقہ قبول نہیں کرتے ہیں۔

اور گاہے بچھو کے ڈنک مارنے اور سانپ کے کاٹنے سے خدر پیدا ہو جاتا ہے

علاج:

تریاق کھلائیں کیونکہ تریاق تمام زہروں کے لیے مفید ہے اور وہ دوائیں دیں جو اس زہر کے مخالف اور اس کے لیے مخصوص ہوں، جیسا کہ اس کتاب کے آخر میں بیان کی جائیں گی۔

معمولات مطب:

خدر کا علاج بھی بالکل فالج ولقوہ کے مانند ہے۔ لہٰذا اس کے علاج میں انہی امور کا خیال رکھا جائے جو دیگر امراض عصبانیہ میں تحریر کیے گئے ہیں۔ ابتداء مرض میں یہ نسخہ پلائیں۔

ہرن کھری، مرچ سیاہ، ہر ایک ۱۰ گرام شب کے وقت پانی میں بھگو دیں، صبح زلال نتھار کر پی لیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہوتا ہے: معجون خدر پہلے کھلائیں اور اوپر سے شاہترہ ۶ گرام، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی ۵ ہر ایک گرام، عناب ۵ عدد، ہلیلہ سیاہ، عشبہ مغربی ہر ایک ۵ گرام، رات کو پانی میں بھگو دیں، صبح مل چھان کر شربت عناب ۴۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں —— اور عضو پر ضماد خدر لگائیں یا عاقر قرحا ۱ گرام، شراب ۱۰ ملی لیٹر میں پیس کر طلاء کریں۔

یہ ضماد بھی مفید ہوتا ہے: مرچ سیاہ، عاقر قرحا، لونگ ہر ایک ۲ گرام، فرفیون ۳ گرام، کلونجی، زنجبیل ہر ایک ۲ گرام، تمام کو باریک پیس کر روغن گل ۴۰ ملی لیٹر میں ملائیں اور لیپ کریں۔

گاہے یہ نسخہ بھی مفید ہوتا ہے: زرنباد، زنجبیل ہر ایک ۱ گرام، جدوار ہر ایک ۱ گرام، باریک

Scanned with CamScanner

پیس کر جوارش زرعونی ۷ گرام میں ملائیں اور پہلے اس کو کھلا کر بادیان، اصل السوس، اسطوخودوس، پرسیاؤشاں ہر ایک ۶ گرام کا جوشاندہ شہد ۴۰ ملی لیٹر ملا کر پلائیں۔ شام کے وقت جو ہر منقی ۲ برنج منقی میں رکھ کر پہلے کھائیں اور اوپر سے جوارش زنجبیل ۷ گرام، استعمال کرلیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے: سفوف خدر پہلے کھلائیں اور نگند بابری ۱۰ گرام، فلفل سیاہ ۵ عدد پانی میں پیس چھان کر شہد ملا کر پلائیں۔

یہ سفوف بھی خدر کے لیے بہت مفید ہے۔

نسخہ:

ذرونج عقربی، زرنباد ۶، مصطگی رومی، غبار ابریشم، بوزیدان، تخم بادرنجبویہ، گاؤزبان ہر ایک ۶ گرام، چھوٹی الائچی ۳ گرام، سورنجان، بہمن سفید، بہمن سرخ، ہر ایک ۶ گرام، نبات سفید، ہموزن ادویہ تمام کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۷ گرام عرق بادیان کے ہمراہ استعمال کریں۔

لقوہ

وجہ تسمیہ:

لقوہ عقاب [1] کا نام ہے ابوعبیدہ کا قول ہے کہ:

> ''اس مرض کا نام لقوہ اس لیے رکھا گیا ہے کہ عقاب کے کنج دہن [باچھیں] کھلے رہتے ہیں، لہذا اس مرض کا نام بھی لقوہ رکھ دیا گیا ہے، کیونکہ اس میں مریض کے کنج دہن [باچھیں] عقاب کے مانند کھلے رہتے ہیں''۔

بعض لوگوں نے مرض لقوہ کو عقاب کے منقار [چونچ] کی کجی سے مشابہت دی ہے اور بعض نے لقوہ کو عقاب سے اس امر میں مشابہ کیا ہے کہ عقاب ہمیشہ اس حالت میں دیکھا جاتا ہے کہ اس کا سر کسی ایک طرف کو ہوتا ہے۔

تعریف:

لقوہ ایک مرض آتی ہے جو چہرہ میں پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے ایک جانب کا چہرہ غیر طبعی طور پر دوسری جانب پھر جاتا ہے، جس سے چہرے کی طبعی شکل بدل جاتی ہے اور دونوں لب عمدگی

۱- عقاب مشہور شکاری پرندہ ہے، جو باز کے مشابہ لیکن اس سے بڑا ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

کے ساتھ باہم نہیں ملتے ہیں۔ لہذا مریض کسی چیز کو چوس نہیں سکتا اور جب پھونک مارتا ہے تو پھونک ایک جانب کو نکل جاتی ہے۔ اس لیے مریض کے لیے چراغ بجھانا ناممکن ہوتا ہے۔ [اور نہ ایک جانب کی دونوں پلکیں باہم عمدگی کے ساتھ ملتی ہیں] لہذا مریض کے لیے اس طرف کی آنکھ بند کرنا ناممکن ہوتا ہے۔

یہ مرض چہرے کے دونوں جانب میں نہیں ہوتا، البتہ شاذ و نادر ہو سکتا ہے، لیکن فالج و تشنج اس کے برخلاف ہیں اور اس کا سبب یہ ہے کہ بدن کے تمام اعصاب کے لیے بالاشتراک ایک ہی مبداء ہے اور وہ نخاع [حرام مغز] ہے چنانچہ جب آفت نخاع [حرام مغز] کے دونوں جانب ہوتی ہے تو بدن کے دونوں جانب میں آفت کا ہونا ضروری ہے، لیکن چہرے کا مبداء جس میں چہرے کے تمام اعصاب شریک ہیں، دماغ ہے۔ جب دماغ میں کوئی آفت پیدا ہوتی ہے تو چہرہ اور تمام بدن میں آفت عام ہوتی ہے، صرف چہرہ ہی میں آفت نہیں ہوتی ہے، لیکن چہرے کے دونوں طرف کے اعصاب میں آفت پیدا ہو جائے اور ان کا مبدا [دماغ] آفت سے محفوظ رہے، ایسا شاذ و نادر ہی ہو سکتا ہے۔

جب چہرے کے دونوں جانب کے اعصاب میں آفت پیدا ہوتی ہے تو چہرے میں ٹیڑھا پن بالکل ظاہر نہیں ہوتا، جیسا رازی نے حکایت بیان کی ہے:

> "ایک شخص نے سنکیاں کھنچوائیں اور مدت تک بھوکا رہا، اسے لقوہ پیدا ہو گیا، جس سے اس کا منہ ٹیڑھا نہیں ہوا، لیکن مریض کے لیے ایک آنکھ کا بند کرنا دشوار تھا اور دوسری آنکھ کو بند کرنا بالکل ناممکن تھا۔ جب وہ پانی کا گھونٹ لیتا تھا تو پانی اس کے منہ سے نکل جاتا تھا"۔

رازی نے کہا ہے کہ اس کے چہرے میں ٹیڑھا پن ظاہر نہ ہونے کی وجہ محض یہ تھی کہ مرض چہرے کے دونوں طرف تھا۔

یہ جانب [جس جانب چہرہ ٹیڑھا ہو گیا ہے] مریض ہے یا تندرست؟ اس میں اطباء کا اختلاف ہے۔ بہت سے اطباء متقدمین کا مذہب یہ ہے کہ جس جانب چہرہ ٹیڑھا ہوتا ہے یہی جانب مریض ہوتی ہے۔ رازی نے اس کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ:

> "لقوہ کے اکثر مریض میں اسی جانب فالج بھی تھا جس جانب کہ ان کا چہرہ ٹیڑھا تھا"۔

Scanned with CamScanner

رازی کہتا ہے کہ:

''یہ اس امر کی دلیل ہے کہ ان لوگوں کا قول غلط ہے، جن کا خیال ہے کہ مرض چہرے کی سیدھی جانب ہوتا ہے''۔

میں کہتا ہوں کہ اس دلیل سے رازی کا مدعا بالکل ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ جس لقوہ کے ساتھ فالج ہوا کرتا ہے وہ لقوہ استرخائی ہوتا ہے، لقوہ تشنجی نہیں ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں لقوہ استرخائی ضعیف اور ہلکا ہوا کرتا ہے، کیونکہ وہ مادہ جو چہرے کی ایک جانب گرتا ہے اور ساتھ ہی بدن کے ایک جانب میں بھی گرتا ہے، تھوڑا ہوتا ہے، اس قدر زیادہ نہیں ہوتا اس کا ثقل چہرے کے دوسرے حصہ کو بھی بدل دے [جیسا کہ لقوہ استرخائی میں کثرت مادہ کے وقت ہوسکتا ہے۔ مترجم]

یوحنا بن ماسویہ کا قول ہے کہ:

''اس مرض کی ایک شناخت یہ ہے کہ یہ مرض ٹیڑھی جانب میں نہیں ہوتا ہے، بلکہ دوسری جانب ہوتا ہے اور تندرست جانب کے ٹیڑھا ہو جانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ مادہ زیادہ ہوتا ہے اور چہرے کے مریض جانب پر اس کا بوجھ زیادہ ہوتا ہے، اس لیے یہ جانب اس بوجھ کو تندرست جانب پر ڈال دیتا اور اسے ٹیڑھا کر دیتا ہے''۔

یہ قول لقوہ تشنجی کے متعلق بالکل صحیح نہیں ہوسکتا، بلکہ صرف لقوہ استرخائی ہی میں صحیح ہوسکتا ہے، جب کہ لقوہ استرخائی شدید ہو اور چہرے کی مسترخی جانب اپنے ثقل کی وجہ سے چہرے کے اندرونی جانب مائل ہو، ایسی صورت میں یہ جانب اپنے بوجھ کو تندرست جانب پر ڈال دیتی ہے اور اس کی بیرونی جانب ٹیڑھا کر دیتی ہے جو ماؤف جانب کے مخالف ہوتی ہے۔ جس سے صحیح جانب کی شکل بدل جاتی ہے اور یہ گمان ہوتا ہے کہ مرض اسی جانب ہے کیونکہ مریض جانب اپنے بوجھ سے تندرست جانب کو اپنی طرف کھینچ لیتی اور اسے باہر کی طرف جھکا دیتی ہے، جس طرف یہ خود جھکی ہوئی ہے، جیسا کہ شیخ نے بھی بیان کیا ہے۔

لیکن اگر لقوہ استرخائی ضعیف ہو تو صرف ماؤف جانب مسترخی ہوتی ہے اور اسی میں ٹیڑھا پن ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا بوجھ اور ڈھیلا پن اس قدر نہیں ہوتا کہ تندرست جانب کو بھی کسی جانب مائل کر دے۔

Scanned with CamScanner

بعض لوگوں نے تندرست جانب کے ٹیڑھا ہونے کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ:

''تندرست جانب ماؤف جانب کی اصلاح کرنا اور اسے سیدھا کرنا چاہتی ہے، اس لیے ماؤف جانب کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے، کیونکہ صحیح و سالم عضلات مریض عضلات کو کھینچ سکتے ہیں، لہذا صحیح و سالم عضلات بذات خود سکڑتے اور سمٹ کر مخالف جانب جھک جاتے ہیں تا کہ [دوسرے جانب کے عضلات کو] پورے طور پر کھینچ سکیں اور ماؤف جانب پورے طور پر درست اور سیدھی ہو جائے، اس وجہ سے تندرست جانب میں ٹیڑھا پن ظاہر ہوتا ہے''۔

لیکن یہ قول بالعموم غلط ثابت ہوتا ہے۔ تشریح اور چہرے کے عضلات کا علم اس کے غلط ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

حق بات یہ ہے کہ چہرے کی ٹیڑھی لقوہ تشنجی میں بے شک تندرست ہوتی ہے، لیکن لقوہ استرخائی میں ٹیڑھی جانب کبھی تندرست اور کبھی مریض ہوا کرتی ہے۔ تندرست اور مریض جانب میں فرق صرف اس طرح کیا جاتا ہے کہ مریض جانب کی حس باطل یا ناقص ہوا کرتی ہے اور نیز اس جانب اختلاج ہوا کرتا ہے اور چبانے کی قوت ضعیف ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جب ماؤف جانب کو ہاتھ سے کھینچ کر درست کیا جاتا ہے تو وہ درست ہو جاتی اور اپنی شکل پر لوٹ آتی ہے اور دوسری جانب بھی طبعاً اپنی شکل پر بآسانی لوٹ آتی ہے۔

ثابت بن قرہ کا قول ہے:

''یہ مرض شکل کو مکروہ بنا دینے کے ساتھ ہی چکھنے اور چبانے کی قوتوں کو بھی زائل کر دیتا ہے، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حس و حرکت کی قوت دونوں جبڑوں میں سے ایک جبڑے کے عضلات میں نفوذ کرنے سے رک جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ ان علامتوں کے ساتھ ہی گاہے آنکھوں سے ہر وقت آنسو بہتے رہتے ہیں اور مریض گفتگو کرنے میں سست ہو جاتا ہے''۔

سبب:

لقوہ کا سبب یہ ہوتا ہے کہ چہرے کے ایک حصہ میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے اور تشنج پیدا ہونے کا سبب یا خشکی ہوتی ہے، لیکن ہماری گفتگو اس قسم کے تشنج کے متعلق نہیں ہے، کیونکہ اس قسم کا تشنج صرف گرم امراض حادہ ہی میں پیدا ہوتا ہے۔ جب کہ مریض موت کے قریب پہنچ جائے اور

دماغ میں خشکی کا غلبہ ہو جائے اور ایسا ہو نہیں سکتا کہ خشک تشنج سے لقوہ اس مقام کے علاوہ دوسرے مقام پر پایا جائے، کیونکہ لقوہ دفعۃً پیدا ہوا کرتا ہے اور خشک تشنج بتدریج لاحق ہوتا ہے۔
خشک تشنج اگرچہ چہرے کے اعصاب میں دفعۃً پیدا ہو سکتا ہے تو وہ اس ہی مقام پورا ہو سکتا ہے کیونکہ اعصاب دماغیہ بلا واسطہ [براہ راست] دماغ سے رطوبت حاصل کرتے ہیں، پس جب تک دماغ میں رطوبت رہتی ہے اعصاب کو رطوبت کی مدد پہنچتی رہتی ہے، ان پر خشکی کا غلبہ نہیں ہوتا اور ان میں خشک تشنج نہیں پیدا ہوتا اور دماغی رطوبتیں اسی وقت معدوم اور بالکل خشک ہو سکتی ہیں جب کہ دماغ پر سخت حرارت کا غلبہ ہوتا ہے جس سے جوہر دماغ جھلجھلا جاتا اور اس میں گرمی بھڑک اٹھتی ہے۔ لہٰذا دماغی رطوبتیں بالکل فنا ہو جاتی ہیں اور دماغ سے پیدا ہونے والے اعصاب خشک ہو جاتے ہیں اور ان میں دفعۃً تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خشک لقوہ [یعنی خشک تشنج سے پیدا ہونے والا لقوہ] بتدریج پیدا ہوا کرتا ہے اور اس کے پیدا ہونے سے پہلے اعصاب میں اختلاج ہوا کرتا ہے اور خشکی پیدا کرنے والی تدابیر ہو چکی ہوتی ہیں۔

یا تشنج پیدا ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ایک جبڑے کے اعصاب سرد اور غلیظ خلط سے بھر جاتے ہیں، جو دماغ سے جذب ہو کر چلی آتی ہے۔ لہٰذا تشنج والی جانب دوسری تندرست جانب کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے لہٰذا تندرست جانب کی پلکوں اور لبوں کے باہم ملنے کی خوبی جاتی رہتی ہے۔

علامات:

تشنج والی جانب میں پیشانی کی جلد سخت ہو جاتی اور اوپر کی طرف کھینچ جاتی ہے اور ایسی تن جاتی ہے کہ اس طرف پیشانی کے شکن بالکل مٹ جاتے ہیں، لیکن سر کی جلد میں شکن پیدا ہو جاتی ہیں، جو اس سے پیشتر موجود نہیں تھیں —— یا گردن میں شکنیں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان کا دور کرنا مشکل ہوتا ہے۔

منہ میں رال اور تھوک کی کمی ہوتی ہے خشک تشنج میں ان کی کمی کا سبب ظاہر ہے لیکن تشنج امتلائی میں ان کی کمی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرنے والا مادہ غلیظ اور خام ہوتا ہے۔ اس میں سے تھوک کے ساتھ کچھ بھی نہیں نکلتا لیکن اس کے برخلاف استرخاء کا مادہ رقیق اور لطیف ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

اور تھوک کے ساتھ بآسانی خارج ہوتا ہے۔

تندرست جانب کی آنکھ کا بند کرنا ناممکن ہوتا ہے کیونکہ آنکھ کا بالائی پپوٹہ گھٹ جاتا اور اوپر کی طرف کھنچ جاتا ہے، بشرطیکہ اعصاب سر کی طرف کھنچیں یا آنکھ کا زیریں پپوٹہ نیچے کی طرف کھنچ جاتا ہے، بشرطیکہ اعصاب گردن کی طرف کھنچ جائیں، جس کی وجہ سے بالائی پپوٹہ زیریں پپوٹہ سے نہیں ملتا اور اسی علامت سے لقوہ تشنجی اور لقوہ استرخائی میں بھی فرق کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ لقوہ استرخائی میں پپوٹے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور بالکل حرکت نہیں کر سکتے، لیکن لقوہ تشنجی میں اگر مریض کوشش کرے تو پپوٹوں کو اپنے ارادہ سے حرکت دے سکتا ہے، البتہ اتنی حرکت نہیں ہوسکتی کہ وہ دوسرے پپوٹے سے مل جائے۔

بہتر یہ ہے کہ مریض لقوہ کا علاج چوتھے روز تک [بشرطیکہ مرض شدید نہ ہو] یا ساتویں روز تک بشرطیکہ مریض شدید ہو اور ساتھ ہی سر اور بدن میں گرانی ہو اور حواس مکدر ہوں نہ کریں۔ کیونکہ اس سے مریض کے دفعۃً ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے ——— اور اس کا سبب یہ ہے کہ ان دنوں سے پہلے لقوہ کے مادہ میں ہیجان اور جوش ہوتا ہے۔ ان دنوں میں اس کے اندر سکون نہیں ہوتا اور اس کے باوجود مادہ میں نضج بھی نہیں ہوتا، اس میں دوائے مسہل کا اثر قبول کرنے کی استعداد نہیں ہوتی اور جب اس مادہ کو عدم استعداد کے باوجود علاج کے ذریعہ حرکت دی جاتی ہے تو اس میں خوف کیا جاتا ہے کیونکہ اگر تحریک دینے سے یہ مادہ قلب کی طرف گر جاتا ہے تو مریض فوراً مر جاتا ہے یا اگر کچھ مادہ نخاع [حرام مغز] کی ایک شق میں چلا جاتا ہے تو فالج ہو جاتا ہے یا یہ مادہ دماغی بطون میں چلا جاتا ہے تو اس سے شدید سکتہ اور موت [یا ضعیف سکتہ] پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ لقوہ بالعموم ان امراض کا منذر [ڈرانے والا] ہوتا ہے کیونکہ لقوہ صرف اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب کہ بلغمی مواد چہرے کے ایک طرف کے اعصاب میں گرتے ہیں اور ان مواد کے دماغ سے گرنے کی وجہ محض یہ ہوا کرتی ہے کہ یہ اعصاب دماغ سے پیدا ہوئے ہیں اور یہ مواد اعصاب کی طرف اسی وقت گرتے ہیں جب ان کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور ساتھ ہی دماغ بھی ضعیف ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر دماغ قوی ہوتا تو یہ فضلات و مواد ضرور دفع ہوتے رہتے اور دماغ میں ان کے اس قدر جمع ہونے کی نوبت ہی نہ آتی۔ ایسی صورت میں ان مواد کا کسی قدر حصہ دماغی بطون میں پہنچ کر ان میں کامل سدہ پیدا کر دیتا ہے، بشرطیکہ دماغ بہت ضعیف ہو یا ان مواد کا کچھ حصہ حرام مغز کی ایک

Scanned with CamScanner

شق میں چلا جاتا ہے، بشرطیکہ دماغ کسی قدر قوی ہو، جو خسیس عضو کے مقابلہ میں شریف عضو کو بچا سکے یا کچھ مواد و فضلات سینہ پر گریں اور سینہ سے قلب تک پہنچ جائیں، بشرطیکہ قلب ضعیف ہو۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ پہلے خلط کو لطیف بنائیں۔ اس میں خارج ہونے کی استعداد پیدا کریں اور اس مقصد کے لیے ماء الاصول ہمراہ سکنجبین بزوری یا ہمراہ سکنجبین عنصلی یا ہمراہ گلقند پلائیں۔

بعض اطباء کا قول ہے اور یہ قول رازی کا ہے جو اس نے اپنی کتاب حاوی کبیر میں ذکر کیا ہے کہ جب لقوہ پر چھ مہینے گزر جاتے ہیں تو اس کے اچھا ہونے کی امید نہیں رہتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ لقوہ کا مادہ چونکہ غلیظ ہوتا اور مشکل سے حرکت کرتا ہے۔ اس لیے یہ مادہ چاند کے تغیرات متغیر نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس میں آفتاب کے تغیرات سے تغیر پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح چاند کا سب سے قوی اور شدید تغیر وہ ہوتا ہے جو چاند کے نصف دور یعنی چودھویں روز یا اس سے پہلے ہوتا ہے۔ اسی طرح آفتاب کا سب سے قوی اور شدید تغیر وہ ہوتا ہے جو آفتاب کے نصف دور یعنی چھ مہینے میں یا اس سے پہلے ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس مرض لقوہ میں اس مدت کے اندر تغیر نہ پیدا ہو تو اس کے بعد تغیر پیدا ہونا ناممکن ہے، کیونکہ زیادہ مدت گزر جانے سے مادہ زیادہ غلیظ، کثیف اور لیسدار ہو جاتا ہے۔ لہذا اعصاب سے اس کا تحلیل ہونا رک جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اعصاب پر دو سخت اور ٹھوس جھلیاں لپٹی ہوئی ہیں اور اعصاب تک دوا پہنچنے کے راستے دور بھی ہیں اور نہایت تنگ بھی نیز یہ اعصاب اعصاب نخاعیہ کی نسبت زیادہ سرد ہوتے ہیں، کیونکہ دماغ نخاع کی نسبت زیادہ سرد ہوتا ہے، کیونکہ دماغ قلب اور جگر سے دور واقع ہے اور اس لیے کہ اعصاب نخاعیہ کا منبت یعنی نخاع عارضی مزاج کے لحاظ سے دماغ سے بہت کم سرد ہوتا ہے کیونکہ نخاع قلب سے نزدیک ہونے کے باعث گرم ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں رازی نے حاوی کبیر میں قرابادین قدیم سے یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ:

"اگر لقوہ پر چھ مہینے گزر جائیں تو اس کا علاج نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ اچھا نہیں ہوتا ہے"۔

علاج:

خشک تشنج یا تشنج امتلائی کا جو بھی سبب ہو اس کا علاج کریں اور نرم اور ملائم کرنے والے کماد سے تکمید کریں، مثلاً گرم پانی میں کپڑا بھگو کر یا جانوروں کے مثانہ میں روغن بھر کر تکمید کریں۔ نیم گرم روغنوں کی مالش کریں یہ علاج دونوں قسم کے تشنج میں مشترک ہے اور تشنج امتلائی کا

Scanned with CamScanner

باقی علاج لقوہ استرخائی کے مانند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر ان دونوں کی تمیز نہ ہو سکے تو کوئی خوف کی بات نہیں ہے کیونکہ دونوں کا علاج ایک ہی ہے۔

علامات:

کنج دہن ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور اس کو حرکت دینا دشوار ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اس کی طرف فضلات و مواد کے گرنے کے باعث روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ پیشانی اور رخسارے کی جلد میں تناؤ کم پیدا ہوتا ہے کیونکہ یہاں نہ تشنج ہوتا ہے اور نہ اعصاب کھنچتے ہیں۔ جن سے تناؤ پیدا ہو۔ صرف اسی قدر تناؤ ہوتا ہے۔ جس قدر اس شق کے غیر طبعی جہت کی طرف اترنے اور مائل ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

زیریں پپوٹہ نیچے کی طرف لٹک جاتا ہے لہذا بالائی پپوٹہ اس سے نہیں ملتا اور اس لیے بھی نہیں ملتا کہ وہ دونوں عضلات مسترخی ہو جاتے ہیں جو بالائی پپوٹہ کو نیچے کی طرف کھینچتے ہیں۔

اور اسی جانب کے تالو کی نصف جھلی بھی مسترخی ہو جاتی ہے اور یہ اس طرح معلوم ہوا کرتا ہے کہ مریض لقوہ کا منہ کھول کر اور زبان کو دبا کر دیکھا جائے تو یہ جھلی جو تالو پر استر کیے ہوئے ہے، نصف مسترخی نظر آتی ہے اور یہ اس طرح معلوم ہوا کرتا ہے کہ مریض لقوہ کا منہ کھول کر اور زبان کو دبا کر دیکھا جائے تو یہ جھلی جو تالو پر استر کیے ہوئے ہے نصف مسترخی نظر آتی ہے اور باقی نصف جھلی بدستور حالت میں ہوتی ہے اور اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ یہ جھلی باہر کی جھلی سے [یعنی سر اور چہرے کی بیرونی جھلی سے] اس درز کے ذریعہ متصل ہوتی ہے جو تالو کو دائیں اور بائیں دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے ـــــ اور لہذا تالو کی یہ جھلی بھی ڈھیلا ہونے میں بیرونی جھلی کے ساتھ شریک ہو جاتی ہے۔

اور اس جانب سے آنسو بہتے رہتے ہیں کیونکہ اندرونی گوشۂ چشم [ماق اکبر] کشادہ ہو جا اور لحمہ [گوشت کا چھوٹا سا لوتھڑا] مسترخی ہو جاتا ہے جو اندرونی گوشۂ چشم میں واقع ہے۔ لہذا یہ اپنے ضروری فعل "آنسوؤں کو روکنے" پر قادر نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں دماغ بھی رقیق رطوبتوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

پھونک مارتے وقت جو ہوا اس طرف ہوتی ہے۔ [اس جانب سے بلا ارادہ] خارج ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس جانب نصف ہونٹ مسترخی اور نیچے کی طرف لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ لہذا مریض کے

Scanned with CamScanner

لیے اس ہونٹ کو بالائی ہونٹ سے ملانا ناممکن ہو جاتا ہے، اسی لیے مریض چراغ کو پھونک مار کر نہیں بجھا سکتا۔

اور ان سب علامتوں کے ساتھ ہی مریض کے حواس بھی مکدر ہوتے ہیں کیونکہ رقیق رطوبتوں سے دماغ کے بھر جانے کے باعث روح غلیظ اور اعصاب مسترخی ہو جاتے ہیں۔

علاج:

لطیف تدابیر اختیار کریں اور فضلات و مواد کو بخوبی نضج دینے کے بعد خارج کریں اس غرض کے لیے گولیاں اور ایارجات استعمال کریں جو فالج میں مذکور ہیں —— اور مرزنجوش، صعتر، عاقر قرحا، رائی، پوست کبر، انار دانہ ترش اور سونٹھ کے جوشاندہ کے ہمراہ سکنجبین عنصلی یا ایارج فیقرا یا ماء العسل سے غرغرے کرائیں۔

کلونجی اور باز کا پتہ سبز مٹی کے عصارہ میں ملا کر سعوط کریں۔

صعتر، سداب، عاقر قرحا، شیح، برگ غار، حرمل، بابونہ، اکلیل الملک، مرزنجوش اور ان کے مانند دوسری دواؤں کے جوشاندہ سے نطول اور تکمید کریں۔

جند بیدستر، کبیکج، جاؤشیر اور گوگل سونگھیں۔ اس لیے کہ یہ دوائیں بلغم کو لطیف کرتی اور دماغ سے جذب کرتی ہیں۔

اسی طرح مصطگی، علک البطم اور روج [بچھ] کا نہار منہ چبانا مفید ہے۔

اور ایسی دواؤں کے استعمال میں جلدی نہ کریں جو تیز ہوں اور [رقیق و لطیف مواد کو خارج کرکے] مادہ کو خشک اور غلیظ کرنے والی ہوں اور جو رقیق رطوبتیں اعصاب میں تری اور نرمی پیدا کرتی ہیں ان کو خارج کرکے اعصاب میں خشکی پیدا کرنے والی ہوں، ورنہ علاج دشوار ہو جائے گا اور ان میں دواؤں کا اثر پہنچنا مشکل ہو جائے گا۔

لقوہ میں غرغرہ اور مضوغات [یعنی چبانے کی دواؤں] کا فائدہ نمایاں طور پر فوراً ہوتا ہے کیونکہ مقام مرض تک دوا کی قوت بجنسہ بغیر ٹوٹے پہنچ جاتی ہے، لیکن یہ دوائیں ابتداء مرض میں نہایت مضر ہوتی ہیں، کیونکہ یہ رقیق مواد کو قریب سے جذب کر لیتی ہیں اور جو مواد خام، غلیظ اور غیر طبعی ہوتے ہیں ان کو تحلیل نہیں کرتیں۔

Scanned with CamScanner

جالینوس کا قول ہے کہ گاہے لقوہ تشنج واسترخاء دونوں سے ایک ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ جس سے چہرے کی ایک جانب میں استرخاء اور دوسری جانب میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ خلط غلیظ ورقیق ہوتی ہے، یعنی اس کا قوام مختلف ہوتا ہے۔ پس غلیظ مادہ سے تشنج اور رقیق سے استرخاء پیدا ہو جاتا ہے۔

معمولات مطب بقیہ فالج واسترخاء ولقوہ:

دواء المسک معتدل ۵ گرام، کھلانا بھی مفید ہے —— نیز معجون سیر علوی خان ۵ گرام، و معجون اذاراقی ۳ گرام، بھی مفید ہوتی ہیں۔

علاوہ ازیں حب اذاراقی ۲ عدد، معجون فلاسفہ ۷ گرام میں جند بیدستر ملا کر کھلانا بھی مفید ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے: جدوار، عوصلیب، جند بیدستر، ہر ایک ایک گرام، باریک پیس کر تریاق فاروق ۳ گرام، میں پیس کر تھوڑا تھوڑا کھلانا مفید ہے۔

خمیرۂ گاؤزبان ۱۰ گرام، ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر پہلے کھلائیں اور گاؤزبان، گل گاؤزبان، ہر ایک ۶ گرام، مصری ۲۰ گرام، عرق گاؤزبان ۱۲۰ ملی لیٹر میں جوش دے کر پلائیں۔

نسخہ ماء الاصول جو تقریباً ہر ایک امراض عصبیہ میں مفید ہوتا ہے:

بادیان، بیخ بادیان، بیخ کبر، بیخ کاسنی، بیخ کرفس، بیخ اذخر، تخم خطمی، تخم خبازی، ہر ایک ۶ گرام، مویز منقی ۹ عدد، شب کو عرق بادیان ۲۰ ملی لیٹر میں بھگو دیں۔ صبح چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴۰ گرام ملا کر پلائیں۔

اگر مریض زیادہ کمزور ہو تو کشتۂ طلاء کلاں ۲ برنج، معجون فولاد کلاں ۵ گرام میں ملا کر شام کو کھلائیں۔

یہ معجون بھی لقوہ و فالج کو مفید ہوتی ہے۔

نسخہ:

مرچ سیاہ، لونگ، تج، سعد کوفی، برنج کابلی، جوز الطیب، ہر ایک ۴۵ گرام، حب النیل ۲۷ گرام، تربد سفید، شکر ہر ایک ۹۰ گرام، سونٹھ ۱۸ گرام، تمام کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد میں ملا کر معجون بنائیں۔ مقدار خوراک ۵ تا ۷ گرام۔

اگر افسنتین و تخم اسپند کو گائے کے پتہ میں پیس کر لیپ کیا جائے تو استرخاء کے لیے مفید ہے۔

Scanned with CamScanner

جدوار خطائی کا لیپ بھی استرخاء میں مفید ہوتا ہے۔

اگروج وزنجبیل ہموزن کو شہد میں ملا کر صبح وشام ۱۰--۱۰ گرام کھلایا جائے تو مجرب چیز ہے۔

مریض لقوہ کے منہ کو سرکہ سے دھونا بھی مفید ہے، بشرطیکہ اس میں حاشا، پودینہ بری، زوفا، صعتر جوش دیے گئے ہوں۔

ریٹھہ کے بالائی چھلکہ کو گھس کر ناک میں ٹپکانا بہترین سعوط ہے۔

اذان الفار [چوہا کرنی] بھی سعوطاً مفید ہے۔

اطریفل صغیر بھی مفید ہے۔ [شریف خاں]

اختلاج

وجہ تسمیہ:

اس مرض کا نام "اختلاج" لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔ [کیونکہ اختلاج کے معنی "پھڑکنا" ہیں، جو اس مرض میں لازم ہے۔ مترجم]

چنانچہ جب آنکھ پھڑکتی ہے تو "اختلجت العین" [یعنی آنکھ پھڑکتی ہے] کہا جاتا ہے۔

تعریف:

اختلاج ایک قسم کی [غیر اختیاری] حرکت ہے، جو بدن کے کسی مقام [مثلاً قلب، معدہ، عضلات اور جلد میں جو عضلات کے ساتھ متصل ہے] پیدا ہوتی ہے اور یہ مقام اس طرح کی حرکت کا عادی نہیں ہوتا ہے۔ البتہ اس کے لیے ایسی حرکت کا امکان ضرور ہوتا ہے اور حرکت [انبساطی اور انقباضی ہوتی ہے] جلد جلد اور پے در پے ہوتی ہے کیونکہ اسے حرکت دینے والی چیز ریح بخاری ہوا کرتی ہے جو ہلکی اور جلد حرکت کرنے والی ہوتی ہے اور پھر یہ مقام حرکت کرنے سے جلد ہی ٹھہر جاتا ہے اس لیے کہ یہ ریح کم غلیظ ہوتی ہے اور اس پر بخارات کا غلبہ ہوتا ہے، لہذا یہ جلد ہی بالکل تحلل ہو جاتی ہے —— یا اس لیے کہ اس ریح سے بخارات کے لطیف اجزاء علاحدہ ہو جاتے ہیں۔ جس سے اس ریح کی غلظت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یہ مقام پھڑکتا ہے، پھر اس کی پھڑکن زائل ہو جاتی ہے اور پھر

Scanned with CamScanner

پھڑ کنے لگتا ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے جب پہلی حرکت سے ریح تحلیل نہیں ہوتی ہے —— یا اس لیے تحلیل نہیں ہوتی ہے کہ یہ زیادہ غلیظ ہوتی ہے —— یا اس لیے تحلیل نہیں ہوتی ہے کہ اس میں بخارات کم ہوتے ہیں۔

سبب:

کسی عضو میں اختلاج پیدا کرنے کا سبب غلیظ لیسدار رطوبت ہوتی ہے اس لیے کہ اگر یہ رطوبت پانی کے مانند رقیق ہوتی تو اس سے لطیف بخارات پیدا ہوتے، جو جلد ہی تحلیل ہو جاتے ہیں یہ رطوبت تحلیل ہو کر غلیظ بخاری ریح بن جاتی ہے، جس کا مسامات سے خارج ہونا ناممکن ہوتا ہے کیونکہ یہ ریح غلیظ ہوتی ہے اور اس لیے کہ اس کے اوپر کا گوشت اس کو تحلیل ہونے سے روک دیتا ہے، خصوصاً جب باہر کی طرف سردی کا غلبہ ہو، جو گوشت کو کثیف بنا دیتی ہے لیکن قوتِ دافعہ اسے دفعۃً دفع کرنا چاہتی ہے، لہٰذا اس ریح اور اس قوت کے درمیان مدافعت اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہے یہ ریح عضو کی حرکت سے تحلیل ہو جاتی ہے، کیونکہ حرکت سے حرارت پیدا ہوتی ہے، جس سے ریح لطیف ہو کر مسامات سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا [اس اضطراب کی وجہ سے] یہ مقام پھڑ کنے لگتا ہے، یہاں تک کہ ریح لطیف ہو کر تحلیل ہو جاتی ہے

ہم نے کہا ہے کہ "اختلاج غلیظ ریح سے پیدا ہوتا ہے" —— اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ عضلات کو حرکت دینے والی قوت سے اختلاج کا پیدا ہونا ناممکن ہے، کیونکہ عضلات کی تحرک ارادی ہوتی ہے۔ اس عضو کی تحریک سے اس عضو میں لازمی طور پر حرکت پیدا ہوتی ہے۔ جس کی حرکت اس عضلہ سے ہوا کرتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ بھی ناممکن ہے کہ اختلاج کا سبب کوئی قوام والا مادہ ہو، کیونکہ ایسے مادے میں کسی قسم کی حرکت ہی نہیں ہوتی ہے —— اور اس کا اس قدر جلد گرنا اور تحلیل ہو جانا ناممکن ہوتا ہے —— اور یہ بھی ناممکن ہے کہ اختلاج کا سبب ہوا ہو یا صرف بخارات ہوں، کیونکہ ان کی حرکت سیدھی اوپر کی طرف ہوا کرتی ہے، لہٰذا ان سے اختلاج نہیں پیدا ہوتا، بلکہ یہ پوشیدہ طور پر تحلیل ہو جاتے ہیں، بشرطیکہ یہ دونوں لطیف ہوں یا انتفاخ [پھول جانا] پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ یہ دونوں غلیظ ہوں اور گوشت و جلد ان کو نفوذ کرنے سے روکیں، لیکن یہ ناممکن ہے، کیونکہ بدن کے

Scanned with CamScanner

مسامات ان سے زیادہ کشادہ ہوتے ہیں، لہذا اختلاج ریح ہی سے ہوسکتا ہے۔

علاوہ ازیں اختلاج میں حرکت زیادہ تر مختلف جانب ہوا کرتی ہے۔[اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اختلاج ریح ہی سے ہوتا ہے] نیز اس لیے کہ اختلاج سردی کے وقت سرد بدلنوں، سرد عمروں میں اور سرد پانی سے نہانے اور سرد پانی پینے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ ان حالات میں روح غلیظ اور کثیف ہو جاتی ہے، لہذا تحلیل نہیں ہوتی۔

علاوہ ازیں مسامات بھی کثیف ہو جاتے ہیں اور اس لیے کہ عضو جب ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس کے لیے اس ریح کو تحلیل کرنا اور لطیف بنانا ناممکن ہو جاتا ہے ——— اور اختلاج کے ریح سے پیدا ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ ''یہ زیادہ نرم اعضاء مثلاً دماغ میں لاحق نہیں ہوتا'' کیونکہ ریح ایسے اعضاء میں بند نہیں ہوسکتی ہے اور اسی طرح ''اختلاج بہت سخت اعضاء مثلاً ہڈی میں بھی نہیں پیدا ہوتا ہے'' اور اس ریح کا لطیف ہونا ناممکن ہوتا ہے ورنہ یہ معمولی حرکت سے پراگندہ اور تحلیل ہو جایا کرتی اور اس کے بارے بار اور بکثرت حرکت کرنے کی ضرورت نہ پیش آتی، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ یہ ریح جسم میں گرمی پیدا کرنے والی اور اس میں تخلخل پیدا کرنے والی تدبیروں، مثلاً دلک [مالش] اور حمام کے سوا کسی تدبیر سے دفع نہیں ہوتی ہے۔

اگر اختلاج ہمیشہ ہوتا رہے تو یہ مرگی اور لقوہ پیدا ہونے کی خبر دیتا ہے اور سکتہ، تمدد، تشنج اور مالیخولیا کے پیدا ہونے کی خبر دیتا ہے اور یہ اس لیے کہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ اختلاج کی پیدائش صرف غلیظ ریاح سے ہوتی ہے اور وہ لازمی طور پر غلیظ مادہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ اس جگہ حرارت بھی ہو جو اس مادہ کو لطیف کر کے ریاح بنا دے ——— اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ حرارت ضعیف اور قاصرہ [کم] ہو، کیونکہ اگر یہ حرارت قوی اور تیز ہوتی ہے تو مادہ کو بالکل تحلیل کر دیتی ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو حرارت کے باعث اس مادہ کا کسی قدر دماغ کی طرف چڑھنا ضروری ہے۔

اگر یہ مادہ سرد و خشک ہوتا ہے تو اس سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہے اور اگر یہ مادہ سرد و تر ہوتا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں چنانچہ

یا تو یہ مادہ اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ دماغی بطون کو بھر دیتا ہے اور روح کے راستوں کو بند

Scanned with CamScanner

کر دیتا ہے، لہذا اس سے سکتہ پیدا ہو جاتا ہے

یا مادہ اس قدر زیادہ نہیں ہوتا —— تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں: چنانچہ یا تو اس مادہ کو پورے طور پر دفع کرنے پر قادر ہوتا ہے یا قادر نہیں ہوتا ہے۔ اگر دماغ اس مادہ کو دفع کرنے پر قادر ہوتا ہے تو یہ مادہ بالعموم اعصاب کی طرف دفع ہو جاتا ہے، کیونکہ اعصاب دماغ سے متصل ہیں۔ اس صورت میں اس سے لقوہ پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ یہ مادہ چہرے کے اعصاب کی طرف دفع ہو —— یا تشنج یا تمدد پیدا ہوتا ہے، بشرطیکہ چہرے کے سوا دوسرے اعصاب کی طرف دفع ہو۔

لیکن اس مادہ سے فالج واسترخاء نہیں پیدا ہوتا، کیونکہ فالج واسترخاء کے لیے مادہ کا رقیق ہونا ضروری ہے تاکہ اعصاب اس کو چوس لیں اور اس سے تر ہو جائیں اور اعصاب چوڑائی میں نہ کھینچیں، ورنہ ان کی لمبائی کم ہو جائے گی اور اس سے تشنج پیدا ہو جائے گا۔

علاج:

پھڑکنے والے عضو کو تحلیل کرنے والے کمادات [مثلاً گرم نمک] سے سینکیں، گرم روغنوں [مثلاً روغن بابونہ، روغن خیری، روغن قسط] کی مالش کریں اور مالش باہستگی شروع کر کے بتدریج قوی مالش پر پہنچیں۔ پس اگر یہ علاج کافی ہو تو خیر ورنہ مسہل پلائیں جو فالج میں بیان ہو چکے ہیں تاکہ مسہل کے ذریعہ اختلاج سبب سابق یعنی غلیظ رطوبت خارج ہو جائے۔

شیخ نے کہا ہے کہ:

> "اختلاج گاہے عوارض نفسانیہ، مثلاً خوشی، غصہ اور غم سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ روح کی حرکت گاہے مواد کو تحلیل کر کے ریاح بنا دیتی ہے"۔

اختلاج اور رعشہ میں فرق:

دونوں میں فرق یہ ہے کہ:

۱- رعشہ تشنج کے مانند ان اعضاء مرکبہ میں پیدا ہوتا ہے جو بالارادہ حرکت کرتے ہیں اور اختلاج ان تمام اعضاء میں پیدا ہو سکتا ہے جن میں انبساط و انقباض [پھیلنے اور سکڑنے] کی استعداد ہوتی ہے، مثلاً اعصاب، عروق، جگر، طحال اور رحم

۲- اختلاج دفعۃً پیدا ہوتا اور دفعۃً زائل ہو جاتا ہے۔ [رعشہ میں یہ بات نہیں ہے]

Scanned with CamScanner

۴۔ رعشہ میں عضو کا میلان نیچے کی طرف ہوتا ہے لیکن اختلاج میں عضو مختلف جانب حرکت کرتا ہے اور اس کا میلان اوپر کی طرف ہوتا ہے۔

معمولات مطب:

اختلاج بالکل رعشہ کے مانند ہے، اس کا علاج بھی بالکل اسی کی طرح پر کریں نیز تنقیہ عام و خاص ہو جانے کے بعد یہ نسخے مفید ہوتے ہیں۔

نسخہ:

کباب، کشنز خشک، نبات سفید ہموزن لے کر سفوف بنائیں اور ہر روز ۹ گرام، استعمال کریں۔

تریاق اربعہ ۱ گرام، شربت بادرنجبویہ ۴۰ گرام کے ہمراہ مفید ہوتا ہے۔

مقام اختلاج پر روغن چنبیلی ۴۰ ملی لیٹر میں جند بید ستر حل کر کے لگائیں۔

خرگوش کا دماغ ۴ رتی، ماء العلسل ۵۰ ملی لیٹر کے ہمراہ نہایت مفید ہے۔

روغن مصطگی یا روغن چنبیلی ۱۰ ملی لیٹر میں مشک ۱ گرام، حل کر کے لگانا بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔

بابونہ، اکلیل الملک، درمنہ، کسم ہر ایک ۱۰ گرام، برگ غار کے جوشاندہ کا نطول بھی بے حد مفید ہے۔

مرغیوں کے چھوٹے بچے اور کنجشک صحرائی بھی بطور غذاء مفید ہوتے ہیں۔

زکام

تعریف:

زکام وہ مرض ہے جس میں تر فضلات دماغ کے دونوں اگلے بطون سے جذب ہو کر نتھنوں کی طرف آتے ہیں ــــــ اور نزلہ وہ مرض ہے، جس میں یہ فضلات حلق کی طرف گرتے ہیں، لیکن بعض اطباء نزلہ مخصوص طور پر اُسے کہتے ہیں جس میں فضلات پھیپھڑوں اور سینہ کی طرف گرتے ہیں اور بعض لوگ تمام کو نزلہ کہتے ہیں۔ [خواہ فضلات ناک کی طرف نازل ہوں اور خواہ حلق اور سینہ کی طرف گریں۔ مترجم] ــــــ اور زکام مخصوص طور پر اسے کہتے ہیں جس میں رقیق فضلات برابر گرتے رہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

مذکورہ بالا تعریف میں "دونوں اگلے بطون" کی قید محض اس لیے لگائی گئی ہے کہ دماغ کے پچھلے بطن سے فضلا کچھ کم ہی خارج ہوا کرتے ہیں، اس لیے کہ یہ بطن چھوٹا ہے، نیز دماغ کے ایک طرف واقع ہے اور اسے نخاع کے پیدا ہونے کے لیے بنایا گیا ہے، لہذا اس کے اکثر فضلات تحلیل ہوتے رہتے ہیں اور باقی فضلات اس راستہ میں چلے جاتے ہیں جو دماغ کے اگلے اور پچھلے حصوں میں مشترک ہے اور وہاں سے اس غدہ [گلٹی] میں چلے جاتے ہیں جو غشاء صلب اور تالو کی ہڈی کے درمیان واقع ہے، لیکن دماغ کے دونوں اگلے بطون کے درمیان ان کی حد مشترک کے قریب یعنی جس جگہ دماغ کے اگلے دونوں حصے ملے ہوئے ہیں ایک راستہ قمع [نالی] واقع ہے، جس کے ذریعہ ان دونوں بطون کے فضلے دفع ہو کر ان دو ابھاروں میں چلے جاتے ہیں، جو سر پستان [زائدہ شمیہ] کے مشابہ ہوتے ہیں، اس کے بعد یہ فضلات عظم مشاشی عظم المصفاۃ۔ میں چلے جاتے ہیں جو ان ابھاروں کے نیچے واقع ہے، یہاں سے نتھنوں کی طرف چلے جاتے ہیں جیسا کہ درد سر میں بیان ہو چکا ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہے کہ جو فضلات دونوں نتھنوں کی طرف دفع ہوتے ہیں وہ دماغ کے اگلے دونوں بطون ہی سے دفع ہوا کرتے ہیں۔

زکام گرم:

زکام کا سبب:

ا- گاہے دماغ کا سوء مزاج گرم ہوتا ہے، جو دماغ میں خارجی اسباب مثلاً دھوپ کی گرمی یا سر پر گرم روغن لگانے اور ان کے مانند دوسرے اسباب [مثلاً] مشک، زعفران کی بو سے پیدا ہوتا ہے، جس سے دماغ گرم ہوتا اور اس کے فضلات رقیق ہو جاتے ہیں، چنانچہ دماغ گرم ہو جانے سے اس کی طرف تمام بدن سے فضلات جذب ہو کر چلے آتے ہیں۔ کیونکہ دماغ کی رطوبتیں تحلیل ہو کر خارج ہو جاتیں اور خلاء کے باعث ان رطوبتوں کے عوض بدنی رطوبتیں جذب ہو کر چلی آتی ہیں۔ جس طرح [چراغ میں] آگ کی طرف روغن جذب ہوا کرتا ہے۔ جب یہ فضلات و رطوبات سر میں بھر جاتے اور رقیق ہو جاتے ہیں تو نتھنوں کے راستے خارج ہو جاتے ہیں۔

دماغ سے کوئی فضلات نتھنوں کے ذریعہ جذب ہو کر نہیں آتے اور نہ مذکورہ بالا طریقہ پر بدنی فضلات دماغ میں پہنچتے ہیں۔ [مترجم]

Scanned with CamScanner

علامات:

ناک میں خارش وسوزش ہوتی ہے، کیونکہ ناک کی طرف جو مادہ بہتا ہے وہ تیز اور شور ہوتا ہے۔ آنکھوں اور چہرے میں سرخی ہوتی ہے۔

اگر بدن اخلاط سے پر ہو تو بذریعہ فصد واسہال بدن کا تنقیہ کریں۔ تاکہ بدن سے دماغ کی طرف مادہ نہ چڑھے۔

علاج:

نیم گرم پانی سے حمام کرائیں۔ کیونکہ نیم گرم حمام بالقوہ سردی پیدا کرتا اور نرمی پیدا کر کے خارش وسوزش کو تسکین دیتا ہے۔ نیم گرم پانی سرد پانی کی طرح جلد کو کثیف نہیں کرتا اور نہ مسامات کو بند کرتا ہے، اس لیے کہ دماغ کے تحلل ہونے اور فضلات کے رقیق ہونے کے بعد جلد کا سکڑنا اور کثیف ہونا زکام کے لیے مددگار ہو جاتا ہے۔

ناک میں سرد روغن ٹپکائیں۔ مثلاً روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن کدو وغیرہ، تاکہ خارش ساکن ہو اور دماغ میں ٹھنڈ پہنچے۔ اگر زکام بہتے ہوئے مدت ہو چکی ہو تو بند کرنے کے لیے کافور کی دھونی دیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ انگاروں پر شیشہ کا ٹکڑا رکھ کر کافور چھڑک دیں، کیونکہ کافور سردی پہنچاتا اور رطوبتوں کو خشک کر دیتا ہے نیز زیادہ سردی پیدا کرنے کے باعث ان کو جما دیتا ہے۔ گیہوں کی بھوسی کی دھونی دیں، جسے سرکہ میں بھگویا گیا ہو۔ کیونکہ یہ بھی سردی پیدا کرتا اور رطوبتوں کو خشک کرتا ہے۔ بنفشہ، جو اور خشخاش کا جوشاندہ شربت خشخاش ملا کر پلائیں۔ حریرہ پلائیں جو سبوس گندم، آرد باقلا، نشاستہ، کتیرا، روغن بادام اور شکر سے بنایا گیا ہو۔

۲- گاہے زکام کا سبب دماغ کے مزاج کی گرمی ہوتی ہے، جو باہر سے دماغ کو نہیں پہنچتی۔

۳- گاہے دماغ کی گرمی کے ساتھ تمام بدن میں گرمی ہوتی ہے۔ جس سے بخارات چڑھ کر دماغ کو بھر دیتے ہیں، اس کے علاوہ دماغ سے اترنے والے فضلات زیادہ تر تیز صفراوی ہوا کرتے ہیں، جیسا کہ بعض اطبا نے بیان کیا ہے۔ کیونکہ جو مادہ دماغ کی غذا بننے کے لیے پہنچتا ہے اس میں صفرا زیادہ ہوتا ہے، تاکہ صفرا کی آمیزش سے دماغ کی طرف چڑھنا آسان ہو جائے، لیکن دماغ اس مادہ کے صرف سرد و تر اجزاء کو اپنی غذا بناتا [یہ صحیح نہیں] اور

Scanned with CamScanner

صفراوی اجزاء ان رطوبتوں کے ساتھ مل جاتے ہیں، جو دماغ کی غذا سے بچ جاتی ہیں۔ یہی صفراوی اجزاء ان رطوبتوں کے ساتھ شریک ہو کر دفع ہو جاتے ہیں۔

علامات:

مذکورہ علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جو خارجی گرمی سے پیدا شدہ زکام کی صورت میں ملتی ہیں۔ نبض میں تبدیلی ہوتی ہے۔ یعنی عظیم، سریع اور متواتر ہوتی ہے۔ قارورہ زرد ہوتا ہے۔

علاج:

خطمی، سپستاں، عناب، مغز املتاس و شیر خشت وغیرہ کے ذریعہ دست لائیں۔ ماء الشعیر پلائیں، مزاج کو تبدیل کریں۔ اس غرض کے لیے سرد نطولات، سرد شمومات اور سرد روغن استعمال کریں۔

زکام سرد:

گاہے زکام کا سبب دماغ کا سوء مزاج سرد ہوتا ہے، جو دماغ میں خارجی اسباب سے پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ سردی لگ جانے سے ہوا کرتا ہے۔ اس سے جلد کثیف ہو جاتی اور مسامات بند ہو جاتے ہیں نیز دماغ سے تحلیل ہونے والے بخارات بند ہو جاتے ہیں جو دماغ میں جمع ہو کر رطوبت بن جاتے ہیں اور نتھنوں کی طرف لوٹ آتے ہیں، جیسا کہ عرق کشید کرنے کی صورت میں انبیق کے وہ بخارات رطوبت بن کر لوٹا کرتے ہیں جو دیگ سے اس طرف چڑھا کرتے ہیں نیز ان رطوبتوں سے جو ہر دماغ سرد اور کثیف ہو جاتا ہے کیونکہ سردی دماغ کے متخلخل ہونے کے باعث اس کی گہرائی تک بآسانی پہنچ جاتی ہے اور چونکہ دماغ کی ساخت نرم اور ڈھیلی ہوتی ہے لہذا وہ بسرعت کثیف و منجمد ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں جو غذا دماغ کے لیے پہنچتی ہے، ضعف کے باعث ہضم نہیں ہوتی اور فضلہ بن کر ناک کی طرف اتر آتی ہے۔

علامت:

سردی پیدا کرنے والے خارجی اسباب کے بعد زکام پیدا ہوتا ہے۔

باجرہ کی پوٹلی یا کپڑا گرم کر کے سر کو سینکیں، تا کہ سر کے اندر تک گرمی پہنچ جائے۔ حمام کرائیں تا کہ مسامات کھل جائیں اور فضلات پختہ ہو جائیں۔ ناک کی طرف فضلات بہنے کو روکنے کے لیے عود خام اور اس جیسی دواؤں کی دھونی دیں جو دماغ کو گرم کریں اور سدوں کو

Scanned with CamScanner

کھولیں، مثلاً قسط، کلونجی، سرکہ میں بھگویا ہوا۔

زکام دماغی:

گاہے زکام خاص دماغ کے سرد ہونے سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب دماغ سرد ہو جاتا ہے تو اپنی غذا کو اچھی طرح نہیں پکا سکتا اور نہ صعود شدہ بخارات کو تحلیل کر سکتا ہے، بلکہ غذا فضلہ بن جاتی ہے پھر بخارات تحلیل نہ ہونے کے باعث دماغ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ بخارات ٹھنڈے ہو کر رطوبات بن جاتے اور غلیظ ہو کر نتھنوں کی طرف گرتے ہیں۔ ایسے مریض کو ہمیشہ نزلہ رہتا ہے۔

علامات:

حواس کند ہوتے، بدن ست اور سر میں بغیر گرمی کے گرانی ہوتی ہے۔ سر کو گرم کرنے والی چیزوں سے آرام ملتا ہے۔ دماغ کے سرد ہونے کی دوسری علامتیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ جو سابقہ فصول میں بیان ہو چکیں۔

علاج:

سر کو گرم کرنے کے لیے کمادات اور نطولات استعمال کرائیں۔ مثلاً بابونہ، ناخونہ، مرزنجوش کے جوشاندہ سے تکمید اور تریڑے کریں۔ سونگھنے کی دوائیں استعمال کریں، مثلاً کلونجی بریاں اور انیسون سنگھائیں۔

زکام امتلائی:

گاہے زکام کا سبب بدن اور دماغ کا مواد سے امتلاء ہوتا ہے، خصوصاً دماغ کا امتلا زیادہ ہوتا ہے۔ پھر سارے بدن سے بھی دماغ کی طرف بخارات چڑھ کر زیادہ بھر دیتے ہیں۔

زکام صفراوی:

زکام کی یہ قسم چار قسموں میں منقسم ہے:

الف: دماغ میں پیدا شدہ بخارات پر صفراء کا غلبہ ہو۔

علامات:

نتھنوں کی رطوبت میں تیزی ہوتی ہے، حتی کہ مریض اپنے نتھنوں کو جلتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ گویا نتھنوں پر آگ کی چنگاریاں رکھی ہوئی ہیں۔ درد سر ہوتا ہے۔ کیونکہ کہ تیز مادہ سے دماغ بھرا

رہتا ہے اور سوزش اور پیاس معلوم ہوتی ہے اور مریض کے گلے میں تلخی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ صفراوی مادہ کا کچھ حصہ دماغ کے درمیانی بطن سے اس گلی [غدہ نخامیہ] کی طرف دفع ہو جاتا ہے، جو غشائے صلب اور تالو کے درمیان واقع ہے۔ پھر وہاں سے تالو میں آ جاتا ہے، جس سے مریض اپنے کوے میں تبدیلی اور تلخی محسوس کرتا ہے۔ [مذکورہ راستے سے کوئی رطوبت نہیں آسکتی۔ مترجم]

مریض کی دونوں آنکھوں میں جلن محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ جلن پیدا کرنے والا مادہ جب نتھنوں اور چہرے کے اگلے حصہ کی طرف دفع ہوتا ہے تو اس کا کچھ حصہ آنکھوں کی طرف بھی دفع ہو جاتا ہے۔ آنکھ سے آنسو نکلتا ہے۔ کیونکہ آنکھوں میں سوزش اور جلن ہوتی اور ان کی طرف مواد دفع ہوتے ہیں۔

علاج:

قبض دور کریں۔ مادہ کو خارج کریں۔ اس غرض کے لیے آب فواکہ میں مغز املتاس اور ترنجبین حل کر کے پلائیں اور غذا میں صرف ماء الشعیر ہی دیں، بنفشہ، بابونہ، خطمی، برگ کاہو اور پوست خشخاش کے جوشاندہ کا بھپارہ دیں بشرطیکہ نضج دشوار ہو۔ یعنی دماغ میں بند شدہ خلط کا نضج دشوار ہو، کیونکہ ان دواؤں کے بخارات جب دماغ میں پہنچیں گے تو وہ اپنی تاثیر سے دماغ میں ٹھنڈک اور تراوٹ پیدا کر کے سوزش کو بھی تسکین دیں گے اور رقت کو دور کر کے قوام کو اعتدال پر لائیں گے۔ یعنی نضج دیں گے۔ شربت خشخاش پلائیں۔ بشرطیکہ ناک سے بہنے والی رطوبت رقیق ہو تا کہ غلیظ ہو کر حجاب حاجز وسینہ کی جھلیوں پر نہ گرے نیز نتھنوں کی جھلیوں اور آنکھوں میں نفوذ نہ کرے، جس سے ان میں سوزش اور جلن پیدا ہونے لگے اور عظم مصفات میں سدہ پڑ جانے سے ناک کی طرف مادہ کا بہنا رک جائے تو مصری کاغذ، دھنیا اور عنبر کی دھونی دیں، کیونکہ ان دواؤں کی دھونی سدے کھولتی، دماغ کو قوی کرتی، بخارات دور کرتی اور دماغ کو گرم نہیں کرتی۔

زکام دموی:

ب: دماغ کے بند شدہ بخارات پر خونی بخارات کا غلبہ ہو جائے۔

علامات:

زکام کی علامتوں کے ساتھ مریض کی آنکھوں میں سرخی معلوم ہوتی ہے اور اس کی آنکھ کی حالت سدر [اندھیری آنا] سے مشابہ ہوتی ہے۔ سر میں گرانی ہوتی، حواس مکدر ہوتے اور مریض

Scanned with CamScanner

مبہوت و پریشان ہوتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ غلیظ بخارات دماغ میں جمع ہو کر بوجھ ڈالتے ہیں جس سے دماغی روح وحرارت غریزی گھٹ جاتی اور دماغ سرد و بے حس ہو جاتا ہے۔ مریض پر غنودگی طاری ہوتی ہے۔ کیونکہ خونی بخارات کثرت رطوبت کے باعث اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے اور ایک دوسرے کے نیچے دب جاتے ہیں۔ لیکن نیند نہیں آتی۔ کیونکہ یہ بخارات اپنی گرمی کے باعث روح کو پھیلاتے اور باہر کی طرف حرکت دیتے ہیں، لہذا گہری نیند نہیں آتی۔ مریض کوے، مسوڑھے [عمور]، دونوں کان اور چہرے میں دغدغہ اور خارش محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ یہ بخارات غلظت کے باعث جلد کے نیچے دب جاتے اور بآسانی تحلیل نہیں ہوتے، لہذا یہ اپنی گرمی سے خارش اور جلن پیدا کرتے ہیں۔

عُمور [عین کو پیش] عَمر [عین کو زبر] کی جمع ہے۔ یہ وہ گوشت ہے جو دانتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ [مسوڑھے] مریض اپنے منہ میں مٹھاس اور بساندھ محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ دماغ میں بند شدہ مواد سڑ جاتے اور ان میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج:

قیفال کی فصد کریں۔ رفع قبض کریں۔ ماء الشعیر، شربت عناب اور شربت خشخاش برابر پلاتے رہیں، لیکن اگر سدہ کی پیدائش سے مواد کا بھنارک جائے تو ان ہی دواؤں کی دھونی دیں، جو زکام صفراوی میں بیان کی گئی ہیں، بعض اوقات اس دھونی میں سنبل، سندروس اور عود بھی اضافہ کیا جاتا ہے، کیونکہ مادہ زیادہ غلیظ ہوتا اور سدہ کھولنے کے لیے زیادہ گرم دواؤں کی ضرورت پیش آتی ہے اور ان دواؤں کے جوشاندوں کا بھپارہ دیں مثلاً ناخنہ، مرزنجوش وغیرہ۔

زکام بلغمی:

ج: دماغ میں پیدا شدہ بخارات پر مرطوب بلغمی بخارات کا غلبہ ہو جائے۔ یہ قسم تمام قسموں سے بہتر ہوتی ہے۔ کیونکہ جس مرض کا مزاج عضو کے مزاج کے موافق ہوتا ہے وہ غیر موافق مرض کی نسبت کم خطرناک ہوتا ہے، اس لیے کہ عضو کے مزاج کے مخالف مرض اسی وقت پیدا ہوتا ہے، جب اس مرض کو پیدا کرنے والا سبب قوی ہو، اگر سبب فاعل قوی نہ ہو تو عضو کے اصلی مزاج کو مغلوب کرنے پر قادر ہی نہیں ہو سکتا۔

Scanned with CamScanner

علامات:

سر میں گرانی ہوتی ہے۔ کیونکہ سر مادے سے پُر ہوتا ہے اور اس کی قوت بوجھ اٹھانے سے ضعیف ہو جاتی ہے حواس بھاری ہو جاتے ہیں۔ یعنی حواس مکدر ہو جاتے ہیں، کیونکہ روح غلیظ ہوتی، اعصاب ڈھیلے پڑ کر ایک دوسرے کے نیچے دب جاتے ہیں، لہذا ان میں روح بھی پورے طور پر نفوذ نہیں ہو سکتی۔ مریض کی گفتگو میں تبدیلی ہو جاتی اور اس کی ناک سے آواز نکلتی ہے، کیونکہ نتھنے آواز کو صاف کرنے اور اچھا بنانے کے آلات ہیں، جب یہ لیسدار بلغم سے بند ہو جاتے ہیں تو مریض کے لیے عمدگی کے ساتھ گفتگو کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ مریض اپنے منہ میں رطوبت محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ منہ میں رطوبت جذب ہو کر چلی آتی ہے۔ کھانے اور پینے میں حسب منشاء لذت حاصل نہیں ہوتی، کیونکہ حواس مکدر ہوتے اور زبان پر لیسدار چکنی رطوبت چمٹی رہتی ہے نیز وہ اعصاب رطوبت سے پُر ہوتے ہیں جو زبان میں قوت ذائقہ بخشتے ہیں۔ مریض سوتے ہوئے یا کسی چیز کو کھاتے ہوئے اپنی زبان کاٹ ڈالتا ہے۔

سونے میں زبان کٹنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جبڑے کے عضلات و اعصاب میں وہ رطوبتیں جمع ہو جاتی ہیں، جو بیداری میں تحلیل ہوتی رہتی ہیں، لہذا ان عضلات و اعصاب میں کسی قدر ثقل اور تناؤ پیدا ہو جاتا ہے، پس جب طبیعت نیند میں تحلیل رطوبت کے لیے ان عضلات و اعصاب کو حرکت دیتی ہے تو ان کے ساتھ زبان بھی عادت کے مطابق حرکت کرتی ہے، جیسا کہ غذا کو منہ میں الٹنے پلٹنے اور دانتوں کے درمیان رکھنے کے لیے کیا کرتی ہے، مگر وہ ثقل کے باعث عضلات کی پیروی میں جلد جلد حرکت نہیں کر سکتی، لہذا دانتوں سے کٹ جاتی ہے۔

کھاتے وقت زبان کٹنے کی وجہ یہ ہے کہ زبان چبائی ہوئی غذا کو الٹنے پلٹنے، جمع کرنے اور لوٹا کر دانتوں کے درمیان رکھنے کا آلہ ہے۔ مگر جب یہ بڑی اور موٹی ہو جاتی ہے تو دانتوں کے درمیان لوٹنا اور حرکت کرنا زبان کے لیے دشوار ہو جاتا ہے، لہذا یہ دانتوں سے کٹ جاتی ہے۔

رفع قبض کریں۔ اس غرض کے لیے زوفا، ملیٹھی، انجیر کے جوشاندے میں ترنجبین شامل کر کے پلائیں۔ غذاؤں میں صرف حریروں پر اکتفا کریں۔ جو مونگ، مغز بادام سے بغیر شکر یا ہلکی شکر سے بنائے گئے ہوں یا سبوس گندم مغز بادام اور شہد سے تیار کیے گئے ہوں یا سویاں شہد کے

Scanned with CamScanner

ساتھ کھلائیں۔ پانی کے بجائے جلاب پئیں۔ کیونکہ پانی مادہ کو کچا رکھتا اور دیر میں پکاتا اور بلغم کو زیادہ کرتا ہے۔ گرم دواؤں کے جوشاندے سے بھپارہ دیں۔ مثلاً سویا، بابونہ، کسم، صعتر، ناخونہ وغیرہ۔ بشرطیکہ مادہ کو نضج دینے کے لیے اس کی ضرورت پیش آئے اور اگر سدّہ پیدا ہو جائے تو شکر سرخ، کاغذ، سنبل، اسپند حراق اور سندروس کی دھونی دیں۔ حراق سے جلا ہوا کپڑا یا جلی ہوئی اون یا وہ جلا ہوا کپڑا مراد ہے، جسے ضبع ارضہ کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا سرخ کپڑا ہے، جو عراق و خراساں میں ہوتا ہے۔

زکام سوداوی:

د: دماغ میں بند شدہ بخارات پر سوداوی بخارات کا غلبہ ہو جائے، زکام کی یہ قسم بہت کم پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ سوداء بدن میں کم ہوتا اور دماغ میں سوداوی امراض کی پیدائش بغیر سبب قوی کے نہیں ہو سکتی۔ اس لیے سوداء کا مزاج دماغ کے مزاج کا مخالف ہوتا ہے، لہذا یہ کم ہوتا ہے۔

علامات:

مریض آنکھوں میں خشکی، سر میں گرانی و درد اور منہ میں جلی ہوئی چیز کا مزہ محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ جلا ہوا مادہ [سودا] کسی قدر تالو کی طرف چلا آتا ہے۔ اگر مریض کوئی چیز سونگھتا ہے تو اس سے دھوئیں اور گندگی کی بو آتی ہے۔ کیونکہ اس مادہ کا کچھ حصہ نتھنوں اور عظم مصفات کی طرف دفع ہو کر اسی جگہ ٹھہر جاتا ہے، لہذا جب کوئی بو سونگھی جاتی ہے تو اس میں اس مادہ کی بو سرایت کر جاتی ہے۔

علاج:

ماء الشعیر خشخاش کے ساتھ پکا کر پلائیں، حریرہ پلائیں۔ جو نشاستہ، شکر اور روغن بادام سے تیار کیا گیا ہو تو دواؤں مثلاً بنفشہ، خطمی، برگ کاہو، خشخاش [کدو وغیرہ] کے جوشاندہ کا بھپارہ دیں اور اسی سے سر کے اگلے حصے پر نطول کریں۔ اگر سدّہ پیدا ہو جائے تو شکر، سلارس اور سندروس کی دھونی دیں۔

ابتداء میں یہ نسخہ پلائیں: بہدانہ ۳ گرام، عناب ۵ دانہ، سپستان ۹ دانہ پانی میں ہلکا جوش دے کر مصری یا شربت بنفشہ ۲۰ ملی لیٹر، ملا کر پلائیں۔ اگر اس سے رطوبت میں غلظت پیدا نہ ہو تو مذکورہ نسخہ میں گاؤزباں، خطمی، ہر ایک ۴ گرام کا اضافہ کریں۔ گاہے لعاب ریشہ خطمی بھی بقدر ۳ گرام

Scanned with CamScanner

اضافہ کرتے ہیں۔ اگر رطوبت کا سیلان زیادہ ہو اور درد شدید ہو تو شیرۂ تخم خشخاش ۳ گرام، اضافہ کریں اور بجائے شربت بنفشہ کے شربت خشخاش ۳۰ ملی لیٹر اضافہ کریں، ضعف دماغ میں شیرۂ مغز بادام ۵ دانہ نسخہ میں شامل کریں اور اول خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا کھلائیں۔ ورم عروق خشنہ اور ابتدائی ذات الریہ میں شیرۂ مغز کدو ۳ گرام اور آخر میں شیرۂ تخم کاہو ۳ گرام، بہدانہ والے نسخہ میں اضافہ کر کے شربت توت سیاہ ۲۰ ملی لیٹر اضافہ کریں۔ غرغرے کرائیں اور مضمضہ گلنار استعمال کریں۔ معمولی کھانسی میں اصل السوس ۳ گرام کا نسخہ میں اضافہ کریں۔

اگر نزلہ بہنے میں کمی نہ ہو اور رطوبات میں غلظت پیدا نہ ہو تو نزلہ بند استعمال کرائیں نیز چونہ اور نوشادر کو باہم ملا کر سونگھنے اور ناک میں سڑ کنے سے نزلہ فوراً بند ہو جاتا ہے۔

برشعشا ٦ سرخ، نزلہ زکام بند کرنے اور دوسری بلغمی دماغی شکایات کے لیے اکسیر ہے۔

عصابہ

[بھوں کا درد]

وجہ تسمیہ: اس درد کا نام عصابہ [پٹی] اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ اس مقام پر ہوتا ہے، جہاں پٹی باندھی جاتی ہے۔

تعریف:

عصابہ وہ درد ہے جو دونوں بھوؤں میں ہوا کرتا ہے۔ گاہے ایک بھوں میں بھی ہوتا ہے۔ یہ بھوں کے بالائی حصے [یعنی پیشانی کے عضلات] اور گوشۂ چشم کی ہڈی کے ساتھ متصل ہوتا ہے۔ لہذا ہڈی کے بالائی عضلات اور جھلی وغیرہ دردناک ہوتی ہیں، لیکن خاص ہڈی میں درد نہیں ہوتا۔ اس درد کا مقام ان چار عضلات کے کنارے ہیں جن میں سے وہ ہیں جو آنکھ اور پپوٹے کو حرکت دیتے ہیں۔ یہ کلام بالکل مہمل ہے۔

پپوٹوں کو بند کرنے والے ہر طرف دو عضلے ہوتے ہیں، جن کو محیط جفنیہ اور حافظۃ الجفن کہتے ہیں۔ ان دونوں کا جب عمل ہوتا ہے تو پپوٹے نہایت سختی سے بند ہو جاتے ہیں اور اگر محیط جفنیہ عمل کرے تو پپوٹے صرف بند ہو جاتے ہیں، جیسا کہ سوتے وقت ہوا کرتا ہے۔ اگر دونوں طرف کے

Scanned with CamScanner

عضلات کو شمار کیا جائے تو واقعی چار ہوتے ہیں۔ تیسرا رافعۃ الجفن ہے، جو ان دونوں عضلوں کے خلاف عمل کرتا ہے، یہ دونوں طرف کے عضلات ملا کر دو ہوتے ہیں، اس میں ماتن و شارح دونوں کو غلطی ہوگئی ہے۔[مترجم]

کیونکہ جو عضلات خاص آنکھوں کو حرکت دیتے ہیں، وہ بارہ ہیں یعنی ہر آنکھ کے لیے چھ عضلے ہیں۔ چار آنکھ کے چاروں طرف (اوپر، نیچے، دائیں، بائیں) جو آنکھ کے ڈھیلے کو اپنی رفتار کے مطابق حرکت دیتے ہیں۔ دو ترچھے ہیں جو آنکھ میں دوری حرکت پیدا کرتے ہیں، اسی طرح بالائی پپوٹے کو حرکت دینے والے چھ عضلے ہیں، یعنی ہر ایک پپوٹے کے لیے تین۔ ان میں سے دو عضلے آنکھ کے دونوں کویوں سے پیدا ہوتے ہیں اور بالائی پپوٹے کو نیچے کی طرف کھینچتے ہیں، ایک عضلہ وہ ہے جو اوپر سے پپوٹے کے بیچ میں آتا اور اس کے سکڑنے سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ عضلات ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں۔ دو عضلے وہ ہیں جو چہرے کے دونوں طرف رخساروں کو آگے اور نیچے کی طرف حرکت دیتے ہیں۔ ان کے کنارے ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں۔ یہ کلام بھی مہمل ہے۔

کیونکہ جو عضلہ رخسارہ کو حرکت دیتا ہے وہ ایک چوڑا عضلہ ہے، جس کے ریشے چار مقامات سے آتے ہیں۔

۱۔ ہنسلی کی ہڈی سے۔

۲۔ سینہ کی ہڈی سے۔

۳۔ اس ابھار [غیر الکتف] سے جو شانہ کی ہڈی کی پشت پر ہے۔

۴۔ گردن کے دوسرے مہرے کے سننے سے۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ ان عضلات کے کنارے ایک دوسرے کے قریب نہیں ہوتے نیز اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ رخسارے کے دونوں عضلات کے کنارے اس مرض میں لازمی طور پر تندرست ہوتے ہیں۔ مصنف کے اس غلطی میں مبتلا ہونے کی وجہ محض یہ ہے کہ اس نے یہ کلام معالجات بقراطیہ سے صحیح سمجھ کر نقل کر دیا ہے اور غور و فکر سے کام نہیں لیا۔

ماتن نے جو عضلہ بیان کیا ہے اس سے مراد غالباً عضلہ عریضہ ہے جو عضلہ ذالیہ و صدریہ کبیرہ کے لفافہ سے شروع ہو کر اوپر کی جانب تھوڑی، گوشۂ دہن، فک اسفل اور چہرے کی خانہ دار ساخت

Scanned with CamScanner

میں ختم ہوتا ہے۔ اس کی حرکت سے گردن کے نیچے اور سامنے کو حرکت کرتی ہے، جیسا کہ ماتن نے بیان کیا ہے لیکن شارح نے جس عضلہ کا بیان کیا ہے، وہ عضلہ مربعہ منخرفہ ہے جو چار مقامات سے شروع ہو کر قمحدوہ پر ختم ہوتا ہے، لیکن یہ عضلہ سینہ کی ہڈی سے نہیں شروع ہوتا۔ بلکہ مہروں سے شروع ہوتا ہے، بقیہ تین مقامات وہی ہیں جن کو شارح نے بیان کیا ہے۔ یہ عضلہ گردن کو ایک جانب جھکاتا ہے، جس سے چہرہ دائیں یا بائیں جانب مائل ہو جاتا ہے۔ اب غور کی بات یہ ہے کہ اگر ان دونوں عضلات کے بالائی کناروں میں درد ہو تو پھر ان کو عصابہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ ہاں عضلۂ مربعہ منخرفہ تو ایسا عضلہ ہے کہ اگر پیشانی پر پٹی باندھی جائے تو جس وقت پٹی گھوم کر قمحدوہ کے پاس پہنچتی ہے تو اس عضلہ کا بالائی کنارا پٹی سے دبتا ہے۔ اس تعریف سے عضلہ عریضہ خارج ہو، لیکن مربعہ منخرفہ چہرے پر کوئی عمل نہیں کرتا۔ مگر یہ صحیح ہے کہ ان دونوں عضلوں کے کنارے ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں، جیسا کہ تشریح کی کتابوں میں عام طور سے موجود ہے۔ ہماری رائے بھی یہی ہے کہ یہ عضلہ عضلۂ مربعۂ منخرفہ ہے، جس کو شارح نے بیان کیا ہے کیونکہ اس کے مخصوص کونے سے دونوں جانب ایسے عضلات آجاتے ہیں، جو پٹی سے دبتے ہیں۔ ماتن کے قول کے مطابق عصابہ کی تعریف صحیح نہیں ہو سکتی۔ [خواجہ]

سبب:

اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ گرم بخارات چڑھ کر اس مقام میں بند رہتے ہیں۔ کیونکہ اس مقام کی جلد کثیف ہوتی اور مسامات بند ہوتے ہیں، اسی لیے یہ مرض زیادہ تر شمالی ہوا لگنے اور سرد پانی میں نہانے سے ہوا کرتا ہے۔

علامات:

مریض اپنے پپوٹوں کو اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ عضلات کے حرکت کرنے اور وتر کے کھینچنے سے درد شدید ہوتا ہے اوندھے منہ پڑا رہتا ہے۔ کیونکہ اوندھے منہ ہونے کی صورت میں دوسری صورتوں کے برخلاف بخارات کم چڑھتے ہیں۔ آنکھیں نہیں گھومتی ہیں۔ کیونکہ آنکھ کے عضلات حرکت کرنے سے ضعیف و عاجز ہوتے ہیں یا اس لیے کہ حرکت سے درد زیادہ ہونے لگتا ہے اور ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ گویا عنقریب پیشانی پھٹ جائے گی۔

Scanned with CamScanner

علاج:

ناک میں خارش پیدا کر کے نکسیر جاری کریں۔ تا کہ مادہ قریب ہی کے مقامات سے خارج ہو جائے جو اس مادہ کے اخراج کے لیے مناسب ہو۔ اگر نکسیر نہ جاری کی جائے تو قیفال کی فصد کریں تا کہ سر کا تنقیہ ہو جائے۔ سرکہ اور کافور سنگھائیں، تا کہ دماغ کو ٹھنڈک پہنچے اور بخارات واپس لوٹ جائیں۔ مریض کی پنڈلیوں اور قدموں کی مالش کریں، تا کہ یہ اخلاط و بخارات نیچے کی طرف جذب ہوں۔ غذا میں چھوٹے شوربے، سرکہ اور شکر ملا کر دیں۔ سرکہ اس لیے دیا جاتا ہے کہ یہ گرم اخلاط کو زائل کرتا، بخارات کو ساکن کرتا اور مزاج کو سرد کر دیتا ہے اور شکر اس کے لیے موافق ہونے کے باعث طبیعت اسے قبول کر لیتی ہے ماء الشعیر پلائیں۔ تا کہ ٹھنڈک پیدا ہو۔ گاہے یہ مرض سوء مزاج گرم سادہ سے لاحق ہوتا ہے جو کنپٹیوں اور آنکھ میں پیدا ہوتا ہے۔

علامات:

درد طلوع آفتاب سے شروع ہوتا اور آفتاب کی بلندی کے ساتھ ساتھ بڑھتا اور ڈھلنے کے ساتھ گھٹتا ہے، یہاں تک کہ رات کو بالکل زائل ہو جاتا ہے۔ [یہ علامت شقیقہ کی ہے۔]

سوء مزاج گرم سادہ کی پیدائش کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مریض گرمیوں میں دھوپ کے اندر زیادہ چلنے پھرنے کے بعد سرد ہوا میں سر کو کھول دیتا ہے، جس سے مسامات بند ہو جاتے اور حرارت سر میں بند ہو جاتی ہے۔

علاج:

سردی پہنچائیں۔ مسامات کو کھولیں اور روغن گل میں کافور حل کر کے ناک میں ٹپکائیں

مجربات:

طباشیر، افیون، زعفران، نبات سفید کو باریک کر کے عورت کے دودھ اور روغن گل میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔ چھوارے کی گٹھلی پانی میں گھس کر ناک میں ٹپکائیں۔ گلاب بھی ناک میں ٹپکا سکتے ہیں۔ [شریف]

Scanned with CamScanner

جِس دماغ

تعریف:

جس دماغ وہ مرض ہے جس میں مریض خیال کرتا ہے کہ دماغ میں خارش ہورہی ہے، لیکن دردسر اور تکلیف نہیں ہے نیز سر کو دبانے سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ دبانے سے شریانوں کی تڑپ ساکن ہوجاتی اور بخارات کے راستے بند ہوجاتے ہیں۔ سر پر کوئی بھاری چیز مارنے سے لذت ملتی ہے۔ کیونکہ بھاری چیز لگنے سے تکلیف دینے والے بخارات پراگندہ ہوجاتے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں جیسا کہ وزنی چیز پھینکنے پر پانی اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے لہذا بخارات کی سوزش ساکن ہوجاتی ہے۔ سر پر گرم پانی ڈالنے سے مزہ ملتا ہے۔ کیونکہ گرم پانی بالقوہ ٹھنڈ پیدا کرتا، جلد کو نرم کرتا اور ڈھیلا کرتا ہے۔ مسامات کو کھولتا اور بخارات کو تحلیل کرنے پر معین و مددگار ہوتا ہے نیز بخارات کی جلن اور تیزی کو دور کرتا ہے۔ اگرچہ اس مرض کا کوئی نام نہیں، لیکن اکثر واقع ہوا کرتا ہے۔

سبب:

اس مرض کا سبب لطیف و رقیق بخارات ہوتے ہیں جو متخلخل، تیز، لذاع اور مقدار میں کم ہوتے ہیں، یعنی اتنے نہیں ہوتے کہ ان سے دردسر ہونے لگے، چنانچہ یہ بخارات بطون دماغ میں پہنچ کر اسی طرح خارش پیدا کرتے ہیں جیسا خارش کے بخارات مسامات جلد میں خارش پیدا کیا کرتے ہیں۔ یہ بخارات پسینہ بن کر لوٹتے اور مسامات کے ذریعہ خارج ہوتے وقت خارش پیدا کرتے ہیں، لیکن یہ بخارات غلیظ ہوں تو خشک خارش پیدا کرتے ہیں۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب اخلاط تیز ہوں اور ان میں لذع اور تیزی کی کیفیت پیدا ہوگئی ہو۔ ان سے جو بخارات جدا ہوں گے ان میں تیزی بھی ہوگی۔

علاج:

اخلاط کے مزاج کو تبدیل کریں۔ اس غرض کے لیے سرد دوائیں استعمال کرائیں، ماء الجبن،

Scanned with CamScanner

[TARJAMAH SHARAH ASBAB]

LUQMAN UNANI MEDICAL COLLEGE
BIJAPUR

Vol-I

HAKEEM KHAWAJAH RIZWAN AHMAD

CCRUM

CENTRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE
Department Of Ayurveda, Yoga & Naturopathy, Unani, Siddha And Homoeopsathy (AYUSH)
MINISTRY OF HEALTH AND FAMILY WELFARE, GOVT. OF INDIA
NEW DELHI

Scanned with CamScanner

TARJUMA SHARAH ASBAB

Vol-I

Translated by :

HAKEEM
KHAWAJA RIZWAN AHMAD

Reproduced by :
CENTRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE
(Department of Ayurveda, Yoga & Naturopathy, Unani, Siddha and Homoeopathy {AYUSH})
MINISTRY OF HEALTH AND FAMILY WELFARE GOVT. OF INDIA
NEW DELHI

Scanned with CamScanner